

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

کتاب بستان

حدا کی نعمت

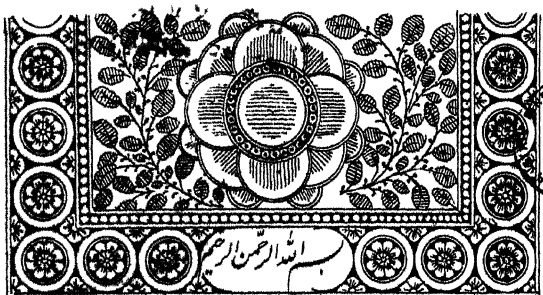
المعروف

نور محمد

سے شاہ مراد اللہ انصاری قادری نقشبندی غفر اللہ ذنوبہ نے تالیف فرمایا ہے  
 اسے احقر العباد قاضی نور محمد صاحب پلہندری نے اور نور اللہ  
 بن جیو اخا صاحب ۱۳۸۶ء کے مطبع حیدری میں زیور  
 طبع سے تاریخ ۱۳۸۶ء کو فرمایا

Checked

1387



شروع کرتا ہوں اللہ کے نام جو بہت مہربان ہی نہایت رحم والا اس سورہ فاطمہ  
 کے نازل ہونیکا سبب مولانا یعقوب چرخی نے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ  
 اور عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں بیان کیا ہے کہ یہ سورہ مکہ میں  
 نازل ہوا اور اسکی حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں  
 میدان میں جاتا تھا ایک آواز سنتا تھا کہ یا محمدؐ اور ایک شخص نورانی کو دیکھتا  
 کہ سونیکے تخت پر آسمان وزمین کے درمیان معلق کھڑا ہی میں اُس آواز سے ڈر کر  
 بھاگتا تھا جب ایسا معاملہ کئی بار ہوا ورقہ بن نوفل جو چچیر بھائی بی بی خدیجہ علیہا  
 السلام کا تھا اس سے یہ بات کہی وہ انجیل اور تورات کے علم سے خوب واقف  
 تھا اور نے نصار کے عالموں سے بہت علم حاصل کیا تھا کہا کہ جب وہ آواز سنو  
 بھاگو اور کان لگا کر سنو کہ کیا کہتا ہے ویسا ہی میں نے کیا جب پھر آواز آئی کہ  
 یا محمدؐ میں نے کہا لیکن اُس نے کہا میں جبریل ہوں اور تو اس امت کا نبی پھر کہا  
 اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ پھر کہا کہ الحمد للہ تا آخر سورہ  
 یہم فائدہ دوسری کتاب سے ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ  
 سب تعریف اسکو ہی جو صاحب سب جہان کا الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بہت مہربان نہایت

رحم والامالک يوم الدين مالک انصاف کے دن کا ایاک بعد وایاک تستعین بھی  
کو ہم بندگی کریں اور بھیجی سے ہم مدد چاہیں اهدنا الصراط المستقیم چلا سکو راہ سید  
صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین راہ الہی جن پر تو نے فضل  
کیا نہ جن پر غصہ ہوا اور نہ ہنگامیوں کے اور یہہ فائدہ اصل قرآن شریف مترجم ہندی کا ہی  
اور یہہ پورہ اللہ صاحب نے بندو کی زبان سے فرمایا ہی کہ اس طرح کہا کریں جن پر تو نے  
فضل کیا اسے چار فرقے مراد ہیں نبیین وصدیقین و شہداء و صالحین اور جن پر نقص  
ہوا اسے یہود اور گمراہوں سے نصاریٰ مراد ہیں لیسیم اللہ الرحمن الرحیم شروع کرنا ہو  
عم سید کی تفسیر بعد کے نام کی برکت سے جسے ہمکو دنیا میں پیدا کیا اور روزی دی  
اور سب طرح کی نعمت بخشی۔ ~~سکھنے والا ہی ہر مومن اور مسلمان کو آخرت میں اور~~  
بہشت میں لیجا نیا والا ہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے عم سید کریں  
پہلی سورت عم ہی مکہ میں نازل ہوئی انہیں چالیس آیتیں اور ایک سو تہتر کلمے اور سات سو تہتر  
حرف ہیں جب حضرت نبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبری کی خلعت پہنی پیغمبر ہوئے اور حکم  
سے حق تعالیٰ کے مکہ کے سارے آدمیوں کو اپنی پیغمبری خبر دی اور ایمان لائیکو فرمایا  
اور بت پوجنے سے منع کیا اللہ تعالیٰ کی بندگی بجا لائیکے واسطے حکم فرمایا اور شرک  
سے توحید کی طرف بلایا اور آیتیں قرآن شریف کی سنائیں آخرت کی حقیقت  
بیان کر دی اور فرمایا کہ یہہ کلام اللہ کا ہی اس وقت کے اچھے لوگ ان باتوں کو  
سنکر ایمان لائے مسلمان ہوئے اور بہت لوگ جو گنہگار اور بد بخت تھے یہہ بات سنکر  
تعجب کرنے لگے اور بہت لوگوں نے نئی باتیں قیاس کر کے انکار کیا اور انہیں  
پیغمبر کران باتوں کا چرچا کرنے لگے ایک دوسرے کہنے لگا کہ یہہ کیسی بات ہے جو  
محمد کہتے ہیں اور کس طرح دے پیغمبر ہوئے خدا کا کلام آسمان سے اُن پر کیونکر  
اُترتا ہے سب ایک خدا کی بندگی کیونکر کریں اور آخرت کیونکر ہوگی اور مرد سب

کیونکہ زندے ہووینگے قیامت کس طرح ہووے گی ایسی ایسی نادانی کی باتیں کہ انہیں کہنے لگے ان باتوں کو سچا نیکی واسطے جو کہ حضرتؐ فرماتے تھے کہ یہ سورہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے مومن مسلمانوں کی اور کافر مشرکوں کی حقیقت اور دنیا آخرت کا احوال اور بہت سا بیان فرمایا چھپے ہوئے بھید کو ظاہر کر دیا جو کوئی اسکو بوجھے تو بہت سی دولت پائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہر پیکار کون کیا بات پوچھتے ہیں لوگ آپہیں یعنی آپہیں بیشک ایک دوسرے کو پوچھتے ہیں سوال کرتے ہیں اس بات پر اشارت ہے کہ مکے کے رہنے والے قریش سب کئی برس سے جاہل ہو گئے تھے وہ لوگ حضرت ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کی اولاد نہیں تھے پہلے ذہنیار مسلمان تھے پھر آخر کو نادانی آتی گئی جاہل ہو گئے باب داد کی راہ و رسم دین آئین طور طریق سب بھول گئے تھے مسلمانوں کی بات بگڑ گئی تھی تو نکو پھروں کو درختوں کو پوچھتے تھے اور دنیا ہی کی بہتری کو بہتری جانتے تھے آخرت کی بھلائی برائی کی کچھ خبر نہ رکھتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ دنیا کی برکت اور زیادتی مال اولاد کی اور سب کام کی اٹھین تو بنکے پوچھنے سے حاصل ہوتی ہے اس خیال میں بہت سا مال تو بنکے واسطے خرچ کرتے تھے اونٹ گائے اکبریاں ذبح کرتے اور حیوانوں کی طرح کھاتے تھے اگر دنیا کی خوبی اُنکے ہاتھ نہ لگتی تو برا جانتے اور آخرت کا عذاب ثواب درد دکھ سخت آگ میں جلنا اور ہمیشہ کے آرام راحت آبر و عزت میں پہنچنا اور دوزخ بہشت کی خبر کبھی کسی سے نہیں سنی تھی نادانی کے کوئے میں گرا ہی کے بند سچا نے میں پڑے تھے ناقص کرتے تھے کہ اس درمیان میں اللہ نے اپنے فضل و کرم سے مہربانی فرما کر اور اپنے بند و نکو بڑے عذاب سے چھڑا کر آرام و راحت کی دولت میں پہنچانے کیلئے ایک اپنے بڑے پیار بند سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے بندوں میں سے



چکر پسند کر کر اور سب طرحی خوبیاں کمال بخش کر اور سب طرح کی بڑائیوں کے لائق  
 کر اور سب طرح کے علم اور ہدایت دیکر اپنا رسول کیا آخر زمانیکا پیغمبر کر بھیجا اور سب  
 پیغمبروں کی ہدایت اور اسکے کارخانیکو اس سے بہتر بندے اپنے محبوب کے اوپر تمام کر دیا اور  
 دروازہ پیغمبری کا قیامت تک سوا انکے تمامی جہان پر بند کر دیا تو کوئی قیامت  
 تک دعویٰ پیغمبری کا نہ کر سکے اور ہدایت کی راہوں کے دروازوں کو سب پر سوا انکے  
 قفل لگا دئے اگر کوئی چاہے کہ اللہ کی قرب کی دولت میں پہنچے ہمیشہ کی خوبی حاصل  
 کرے تو وہ سوا اس ایک راہ کے کہین نہ پاوے گا جس سے کوئی یہ خوبی ملی ہی ہو  
 بھی ایک راہ سے ملی ہی ہے پس جب اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسطر حکم پیغمبری  
 دی اور حکایت بخشی اس سبب دو لکھوں کے لائق کیا تب حکم فرمایا کہ تم خلق کو ہدایت  
 گراہو نیکو راہ بتاؤ جاہلوں کو عالم کرو اور ناجہر داروں کو خبردار کرو و غافلوں کو ہوشیار  
 کرو سو تو لکھو جگاؤ اندھوں کو سیدھی راہ بتاؤ کیونکہ لوگ سب جہالت کے اندھیار  
 میں گمراہی کے کوئے میں پھنسے ہیں ان کو علم کی روشنی اور ہدایت کے نور میں  
 لے آؤ اور کفر سے ایمان میں اور شرک سے توحید میں یہ معرفتی سے معرفت میں غفلت سے  
 ہوشیار میں بلاؤ ہمیشہ کی خرابی سے چھٹنے کا طور بتا کر ہمیشہ کی خوشی اور آرام  
 راحت کی راہ بتاؤ پھر اس خاوند نے حضرت پیغمبر کے اوپر حضرت جبرئیل کی  
 معرفت جو بڑے مقرب فرشتے ہیں کتاب بھی قرآن مجید نازل کیا بسبب طرح کی  
 ہدایتیں اور بہتر طریقے اس کتاب میں نیدونکے واسطے فرما کر بیان کر کر چھپے ہوئے  
 بھید و نکو ظاہر کر دیا جب حضرت نے اللہ کی پابندی تب حکم سے اللہ تعالیٰ کے ہر کسی پیغمبر  
 ہدایت کرنے لگے اور لوگوں کی طرف جانے لگے کہ میں خدا کا رسول ہوں اللہ  
 مجھ کو تمھاری راہ بتا دینے واسطے پیغمبر کر بھیجا وہ خداوند سبحان پیدا کر نواہا اور پائے  
 مارا اور آسمان زمین کا بادشاہ و مالک ہے اور جو کچھ اُس کے بیچ ہے سب کا مالک و پالنے والا

روز سی ٹینے مارا اور مارنیوالا اور جلائیوالا وہی ایک اللہ ہی دنیا اور آخرت  
 سب ہی کے اختیار میں ہیں وہ سارے جہان کا بادشاہ مالک ہے کوئی اس کا شریک نہیں  
 اور کوئی اس کے برابر نہیں ہمیشہ دیکھتے ہو جسکو جو چاہئے بخشے اور جسکو نہ چاہئے نہ بخشے اور دل  
 آخر کا بھید اسکو معلوم ہے کسی کی کچھ بات اس کے آگے پوشیدہ نہیں ہر طرح کی قدرت اسکو  
 ہے اور وہ خاوند بے طرح کے نقصان اور عیب سے پاک ہے اس خاوند پر ایمان لاؤ سب کام  
 اسکا اچھا ہے اور وہ عادل ہے اسکا حکم قبول کرو اسکی بندگی بجا لاؤ اسکو یاد کرو اور  
 اسکی بندگی میں دوسرے کو شریک نہ کرو اور بت پرستی سے توبہ کرو اور کسی کے پوجنے سے  
 کچھ فائدہ نہیں دنیا آخرت کا فائدہ اسکی بندگی سے ہی سمجھ لو جھکے دیکھو مگر اسی سے  
 راہ میں آؤ اور راہ میں مت بہکو اور میرا پر ایمان لاؤ اور مجھکو سچا پیغمبر جانو اور  
 میرا کہا مانو اور ہر کام میں ہر بات میں میرے تابع ہو رہو اور میں جو کہوں سو کرو  
 اور جو منع کروں وہ سرگزنہ کرو اور قرآن کے اوپر ایمان لاؤ اور یقین جانو کہ یہ  
 اللہ کا کلام ہے جبرئیل کی معرفت میرے اوپر نازل ہوا ہے اسکو پڑھو خوب سمجھو  
 اس کے مطابق عمل کرو تو تمہارا دنیا و آخرت میں بھلا ہوگا اور آخرت کے اوپر  
 ایمان لاؤ یقین کرو کہ مرنے کے بعد اللہ ساری خلق کو زندہ کرے گا ایک روز حکم سے  
 پروردگار کے صور پھونکا جائیگا اسکی آواز سے زمین و آسمان سب ہٹ جائیں گے  
 سب خلق مرجاویگی سوئے ذات پاک پروردگار کے کچھ چیز باقی نہ رہیں گی پھر جب وہ خاوند  
 چاہیگا تو آسمان زمین پیدا کرے گا اول آخر کے مردے سب زندے ہوں گے قیامت  
 قائم ہوگی اللہ تعالیٰ اپنے کو ظاہر کرے گا اور ساری خلقت کا حساب کتاب  
 ہو جائیگا اور ہر بندے سے اللہ تعالیٰ سوال کرے گا پوچھے گا کہ دنیا میں تم کو پیدا کر کے جان  
 دل تن بدن ہاتھ پاؤں آنکھ کان عقل شعور کھانا پینا اور نہارون طرح کی نعمتیں بخشیں  
 تھیں ان نعمتوں کا کیا کیا شکر بجالایا اور کیا احسان مانا پھر ان باتوں کو جانیں گے واپس

اٹھارہ طرف بنی بھیجا کتابین بھیجن ہر چیز کوئی خبر دی گئی اور اچھی راہ بری راہ  
 بتا دی اور دوزخ بہشت کی خبر دی کھول کھول کر کہہ دیا تھا کہ جو کوئی اللہ پر اور اس کے  
 رسول پر اور کتاب پر ایمان لاویگا آخرت کو سچ جائیگا اور حکم کے مطابق عمل کرے گا تو  
 اسکو بہشت میں داخل کروں گا بہشت میں سب طرح کا آرام راحت عیش ہی کھانا پینا لذت  
 فراہم ہے ہمیشہ ہمیشہ اس آرام کے مقام میں رہے گا کبھی ہاں نہ مانا نہیں اور جو کوئی ایمان  
 نہیں لاویگا اور اس کے رسول کو سچا برحق نہ مانے گا یا کفر نہ قبول نہیں کرے گا حکم کے مطابق  
 کام نہ کرے گا یا فرامانی کرتا رہے گا اور اسکی کتاب پر ایمان نہیں لاویگا قرآن کو خدا کا کلام نہیں  
 جائیگا آخرت کے اوپر ایمان نہیں لاویگا اور دوزخ ترازو بلبلا حساب کتاب جو شخص  
 کو شر عذاب ثواب اور جو کچھ کہ اللہ نے اس جہان کی واسطے پیدا کر مقرر کر رکھا ہے  
 اور خبر بھی دی ہے جھوٹے سمجھے گا اسکودوزخ میں ڈالوں گا دوزخ کے نیچے آگ سب بلا ہے اور  
 ہزاروں طرح کے عذاب ہیں کافر مشرک منافق کس دوزخ کی آگ میں جلتے گلتے عذاب  
 میں خواری میں خرابی میں ہمیشہ خراب رہیں گے کبھی وہاں سے نجات پانیکا حکم نہیں ہووے گا  
 اور جو لوگ کہ مومن مسلمان ہیں اور متقی ہے پر ہیزگار خدا اور رسول کے حکم پر قائم ہیں  
 محکم ہیں انکے اوپر اللہ تعالیٰ فضل و کرم فرما کر نجات بخشیگا سب طرح کے غم فکر اور درے  
 چھوٹ جائیں گے عزت حرمت سے بہشت کے اندر داخل ہووینگے ہمیشہ کے آرام میں رہیں گے اور کافر  
 مشرک کو مکوفہ شے سب اللہ کے حکم سے بڑی سختی اور عذاب کے ساتھ بُرے حال خواری خرابی  
 سے ٹھیکٹ رد و زخمین ڈالینگے اور ساعت بساعت سختی عذاب کی ان پر زیادہ ہوتی جاوے گی  
 اور دوزخ میں سب دوزخ میں روینگے پھینگے آہ و نالہ وادیا کریں گے اور دم بدم اپنی موت مانگیں گے  
 میرنکی خواہش کریں گے لیکن کچھ فائدہ نہ ہووے گا ان پر رحم نہیں کرے گا جھوٹے پیاس درد  
 دکھ میں اور خواری خرابی میں سانپ کھچھو اور ہزاروں طرح کی بلا میں ہمیشہ پڑے رہیں گے  
 اسی مسلمانو سمجھو تو آخرت میں ایمان آرو نکے واسطے کیا فائدہ ہے اور ایمان کافر کو بھی

کیا خرابی حضرت پیغمبرؐ نے بائین سمجھا کر پھر فرمانے لگے کہ میں تم سب کو خدا کی بندگی کی طرف  
 بلاتا ہوں اور دنیا آخرت کی خیر خواہی کی دعوت کرتا ہوں کہ تم لوگ ایمان لاؤ مسلمان ہو جاؤ  
 میرا حکم قبول کرو تو تمھارا دونوں جہان میں بھلا ہو گا اور بے ایمانی و کفر و شرک سے دو نوجہان میں  
 برائی ہی ہے جب حضرتؐ نے یہ پیغام اللہ کی طرف سے کھول کھول کے کھدے ظاہر کر دیے تب جن لوگوں کو  
 ہمیشہ کی دولت نصیب تھی ایمان لائے اور ان باتوں کو غور کر کے سمجھے یقین لائے اور حکم کے  
 تابع ہو گئے سچے مسلمان ہو دینا اور آخرت کی اور ہزاروں طرح کی بزرگی بڑائی پائی اللہ و رسول کی  
 رضامندی حاصل کی اور جو لوگ جو کچھ سہارا کہلاتے تھے اپنے مال دولت اور زاد اولاد میں  
 خوش تھے مغرور تھے غیر کے تابع ہونے سے عار کرتے تھے اور بہت سے لوگ اپنی احمقی اور  
 نادانی سے اور جہالت کے سبب ان باتوں سے تعجب کرنے لگے اور آپس میں بیٹھ کر ان  
 باتوں کا چرچا کرنے لگے ایک دوسرے کو کہنے لگا کہ محمدؐ جو دعویٰ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ  
 میں پیغمبر ہوں اللہ نے مجھ کو خلق کی ہدایت کیو اسطے بھیجا یہ کیسی بات ہے ساری عمر  
 ہم میں رہے وہ عبد اللہ کے بیٹے اور عبد المطلب کے پوتے ہیں یہ کس طرح پیغمبر ہوئے اور کوئی  
 کہتا تھا کہ ہم نے تو کبھی محمدؐ سے جھوٹے بات نہیں سنی یہ بات بھی جھوٹے ہوگی پھر شک میں  
 پڑتے اور دل اسکا نادانی کے سبب سچی بات کو جھوٹے مقرر کر کر قبول نہیں کرتا تھا اور بھی  
 کہتا تھا کہ محمدؐ جو کہتے ہیں یہ کلام خدا کا ہے بھلا پوچھو تو خدا کا کلام آدمی کے اوپر کیونکر  
 آویگا ہم میں بہت لوگ بڑے بڑے بڑا دانا عقلمند ہیں ان پر کیوں نہیں آیا جو ایک انھیں پر  
 آیا ہے اس میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ بائین محمدؐ آپ بنا بنا کر لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کلام  
 خدا کی طرف سے آتا ہے پھر جب قرآن کی آیتوں پر نظر کرتا تو حیران ہو کر کہتا یہ آدمی کا بنا  
 کلام نہیں شک میں رہتے نہ تو سچ کہہ سکتے نہ جھوٹے پھر کبھی کہتے محمدؐ کہتے ہیں جو اس ایک  
 خدا کی بندگی کرو بھلا یہ کہو کیونکر ہو گا ہم سب اتنے ہونکو پوجتے ہیں پیغمبر بھی کام سب مقصد  
 ہمارے بر نہیں آتے ہیں تو ایک خدا کے پوجنے سے مقصد ہمارا کیونکر حاصل ہو گا اپنی

جو قومی سے پہنچ جاتے کہ وہ ایک اللہ ایسا ہی جو دونوں جہان کے مقصد کے  
 حکم سے ایک پل میں حاصل ہو جاتے ہیں سوائے اسکے دوسرے کچھ نہیں ہو سکتا ہے  
 اور کبھی کہتے محمدؐ جو کہتے ہیں قیامت ہو ویگی آدمی سب مرے ہو خاک مٹی ہوئے پھر کے  
 زندے ہو و نیلے حساب کتاب ہو و یگا اور دوزخ ہی بہشت ہے عذاب ہی ثواب ہے سب  
 باتیں بڑے تعجب کی باتیں ہیں کبھی ہم سمجھوں نے ایسی بات اپنے باپ دادا سے بھی سنی تھی  
 جو مر کر پھر زندے ہو و نیلے یہ بات کب یقین ہو کہ ایسی ایسی باتیں آپس میں کہتے ہوتے  
 اور تعجب کرتے تھے نادانی کے کوئیں اور جہالت کے بند بخیانین پھنسے تھے اور  
 ناواقفی کے سبب یہ تقریر آپس میں کرتے تھے اُن سوا لوں کے مذکور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ کیا بات پوچھتے ہیں لوگ آپس میں عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيمِ اس بڑی خبر سے  
 الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ جس میں سے کسی طرف ہو رہے ہیں یعنی اختلاف کرتے ہیں شک  
 شبہ میں اور حیرت میں ڈوبے ہوئے ہیں کبھی کبھی کہتے ہیں کبھی کبھی کہتے ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے اپنی پیغمبری کی خبر دی اور فرمایا کہ میں پیغمبر ہوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے  
 پیغام لایا ہوں یہ پیغام بڑی چیز ہے اسکے اوپر ایمان لانیے ہزاروں لاکھوں فائدے  
 تمکو آخرت میں ملیں گے سب چیزیں جسے چھوٹ جاؤ گے اس بات پر و نادان سب اختلاف  
 کرتے تھے کوئی کہتا کہ محمدؐ کے دشمن دیوانے ہوئے ہیں جن کا اثر ہوا ہے اور کوئی  
 کہتا کہ اس بہانے سے لوگوں کے اوپر اپنی سرداری جتاتے ہیں اور لوگوں پر اپنے حکم  
 چلائیں خواہش رکھتے ہیں اور مجھ کو نکو دیکھ کر کہتے کہ وہ ساحر ہوئے جادوگر ہیں  
 اور قرآن کی آیتوں کو سن کر کہتے کہ وہ شاعر ہوئے ہیں طرح طرح کی باتیں بنانا  
 لوگوں کو سناتے ہیں اور لوگوں کو یہ باتیں کہہ کر اپنا تابع کر کر مال دولت لیا جاتے  
 ہیں اور بعضے کہتے تھے کہ کبھی ہم نے ایسی باتیں نہیں سنی ان باتوں کو کہ طرح  
 مانوں اور کوئی کہتا تھا کہ یہ بڑی مشکل کی بات ہے ہزاروں برس کے بعد سرے

گلے خاک ہوئے کس طرح زندے ہووینگے اسی طرح سے وہ احمق نادان سب اپنی اپنی نادانی کے سبب ایسی باتیں کہیں کہتے تھے اختلاف کرتے تھے کچھ کا کچھ کہتے تھے ان باتوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے كَلَّا سَيَعْلَمُونَ یوں نہیں اب جان لینگے یعنی شباب ہے تھوڑے دن کے بعد یہ کفار اختلاف کر نیوالے سچی خبر دینگے بیشک جانینگے جب میرے لگینگے عذاب کے فرشتے اُن کی جانوں کو سختی سے نکالینگے اور کہیں گے کہ اسی کمبخت تو کافر کیوں رہا تھا خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان کیوں نہ لایا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر کیوں نہ جانا تھا اور قرآن مجید کو کیوں نہ مانا تھا اور قیامت کو کیوں جھوٹھ جانا تب معلوم کرینگے پھر اُسکے پیچھے جب قبر میں داخل ہووینگے منکر نکیر دو فرشتے آکے بُری ڈرائی شکل سے ہیبت دکھلا کر سوال کرینگے پوچھینگے کہ تو کون ہے اور پروردگار تیرا کون ہے تو کسے حکم پر چلتا تھا اور کیا تیرا دین و مذہب کس دین میں عمل کرتا تھا اور کس کتاب کے موافق چلتا تھا اور کسکی حمایت میں کافر اُن سوالوں کا کچھ جواب دے نہ سیکگا مائے مائے کرنے لگیگا اور عذاب ہوتا جائیگا قرآگ ہو جاوے گی اور فرشتے سب اگ کے گرز سے مارینگے اسوقت اُن خبر و نکو سچ جانینگے اور اپنی بے ایمانی پر حسرت کرینگے افسوس کھاوینگے لیکن اسوقت افسوس اُنکا کچھ فائدہ نہ کرے گا اتم كَلَّا سَيَعْلَمُونَ پھر بھی یوں نہیں اب جان لینگے یعنی تحقیق مقرر سچ بیشک اسجانے کے پیچھے شباب جانینگے جب جہنم رہا ہو گا مردے سب زمین سے زندہ اٹھینگے اور ہزاروں بلا میں گرفتار ہوینگے تب اُن حقیقت کو معلوم کرینگے جو کہ پیغمبروں نے خبریں دی تھیں اپنی آنکھوں سے دیکھنے پاوینگے اور سخت عذاب میں پھنسیں گے اسوقت آپ ہی آپ معلوم کرینگے سچ جانینگے جو بتوں کو پوچھا جھوٹھ تھا بندگی کرنی سوائے اللہ کے دوسرے کو سزاوار نہ تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے تھے وہ سب است تھا اور قرآن مجید سچ اللہ ہی کا کلام تھا اور قیامت کا ہونا اور میرے بعد زندہ ہونا راست ہے اور حساب کتاب و دوزخ بہشت

عذابِ ثواب برحق پھر اپنی بے ایمانی اور بدجہتی کے اوپر ہزاروں طرح کے افسوس کرینگے  
 روونینگے اور آنکھوں نے انکی آنسوؤں کی ندیاں بہہ چلیں گی اور ہائے کرینگے اور  
 کہیں گے کہ ہم لوگ ایمان لائے یقین کئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچ کہتے تھے وہ سب ہم لوگوں  
 نے دیکھا معلوم کیا اب ہم بھونہر رہا ہوں کہ رنجات بخشو لیکن کوئی ان پر رحم نہ کرے گا اس وقت کا جانا  
 اور ایمان لانا کیا فائدہ کرے گا کچھ نہو گا ان باتوں کے پیچھے اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا بیان  
 فرماتا ہے پیغمبر نکو اپنے مخالفوں کی جزدیتا ہے قدرت کاملہ جو سب کے اوپر ظاہر ہے ہر کوئی  
 ان مخالفوں کو رات دن دیکھتے ہیں اس میں لازم ہے ہر کسی کے تئیں کہ اپنے دلیں خوب سوچیں غور کریں  
 کہ جبکہ یہ قدرت ہے وہ جو چاہے سو کرے اپنا کلام جس بندے پر بھیجے چاہے بھیجے جسکو چاہے اسکو  
 پیغمبر کرے اور زندہ کرے اور مر دیکو چلاو اور جسے چاہے عذاب کرے اور جسکو چاہے ثواب  
 بخشے جو ایسا قادر قدرت والا اور رحم کرنے والا ہے اسکی بندگی بجا لانا سزاوار ہے لائق ہے  
 اسکی بندگی میں سزا پنا زمین پر لگاوے اسکا شریک کسیکو نہ بنائے اور گے اسکے عاجزی کرے  
 اور اپنی حاجتیں اس سے مانگے وہ ایک ہے کوئی اسکا شریک نہیں اَلَمْ يَجْعَلْ اَلْاَرْضَ ضَعْفًا  
 کیا ہم نے نہیں بنایا زمین کو بھوننا واسطے آرام کے تمہارے تم سب اس زمین پر چلتے پھرتے  
 ہو سفر کرتے ہو کھیتی سوداگری کرتے ہو محل عمارت بناتے ہو اور مرنے کا جیسا تمہارا اسی  
 زمین پر ہے کسیکو قدرت ہے جو ایسی چیز بنا سکے وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا اور پہاڑ میخیں جو  
 زمین جنبش نہ کر سکے تفسیر میں مذکور ہے کہ اللہ نے جب زمین کو پانی کے اوپر بچھایا کشتہ  
 کیا تو زمین جنبش کرنے لگی تب اللہ نے پھر اپنی قدرت سے زمین کے اوپر پہاڑوں کی  
 میخیں بنا دی تو زمین اسکے بوجھ سے قرار پکڑی یعنی سے موقوف رہی یہ بھی ایک  
 بڑی قدرت ہے اور بڑا فضل ہے بندہ نکو اوپر اگر زمین ہمیشہ جنبش کرتی تو کوئی  
 اس پر آرام کرنے نہیں سکتا اور چلنا پھرنا بھی نہ کرنی کام کاج کرنا بھی موقوف ہو جاتا  
 اور دنیا کا کار بار بند ہو جاتا اس قدرت کے فضل سے سارا کار بار عالم کا بن گیا سب

سب طرح سے امن چین حاصل ہو گیا وخلقنا کما اذواکجا اور پیدا کیا ہم نے تمکو جوڑے جوڑے  
 نہ مادہ بھانت بھانت کے یہ بھی ایک بڑی قدرت ہی حکمت ہی بڑا فائدہ ہی  
 اگر سب کے سب مرد ہوتے یا سب عورتیں ہوتیں تو کچھ خوبی نہ ہوتی لذت مفرانہ ملتا اور نسل  
 جاری نہ ہوتی اور اگر سب کے سب ایک ہی شکل پر ہوتے تو پہچان نہ ہوتی آپس میں خراب  
 ہونے لگتے بھلی بڑی صورتوں میں تفاوت نہ سمجھا جاتا خوب صورتوں کی کچھ قدر نہ ہوتی  
 اس واسطے اللہ تعالیٰ جوڑا جوڑا طرح طرح کی خوبصورت بد صورت قوی ضعیف زور آور  
 ناتوان بھاری ہلکے موٹے غنی فقیر پیدا کئے بنائے اور ہر چیز کی پہچان ہر چیز سے  
 معلوم کروادسی یہ بھی ایک بڑی قدرت ہی اور بڑی مہربانی ہی بندے پر  
 وجعلنا نوکمو سبائنا اور بنایا تمھاری نیند کو دفع ماندگی یعنی واسطے آرام کے  
 تمھارے اگر کسی کو نیند نہ ہوتی ہمیشہ جاگتے رہتے تو جاگتے جاگتے تھک جاتے  
 بیچین رہتے نیند سے سب خلق کو بڑی راحت ہی بڑا آرام ہی جب کوئی آدمی نیند سے  
 اٹھتا ہی تو گویا نئے سرے سے تازہ ہوش ہوتا ہی نئی قوت پاتا ہی یہ بھی ایک بڑا احسان  
 ہی پروردگار کا بندوں پر اب بند و نکول لازم ہی کہ اس احسان کے ادھر شکر گزاری کریں  
 اور کہیں الحمد للہ الذی احیاہنی پھر اٹھ کر اسکی بندگی میں خدمت میں قائم ہو دین  
 اور جو جو کام اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی ان کاموں میں چستی کریں چالاکی کریں اور اس  
 نئی تازگی قوت کو بے فرمانی کی راہ میں کھونہ دین اور فرمایا وجعلنا اللیل لباسا  
 اور کیا ہم نے رات کستین لباس تمھارا ستر تمھارا رات کی اندھیری سب چیز کو پوشیدہ  
 کر لیتی ہی ڈھانپ لیتی ہی رات کے لباس میں آدمی سب کام سے فارغ رہ کر آرام ہوتے  
 ہیں راحت لیتے ہیں وجعلنا النھار معاشا اور کیا ہم نے دن کے تین معاش کا روزگار  
 کا تمھارے سب کام دنیا کے دن میں ہوتے ہیں کھیتی تجارت نوکری کسب آنا جانا ملنا  
 بیٹھنا خرید فروخت سیرو سفر اور ہر ایک کام کا ج اور یہ رات اور دن دو دن بڑی



انشان میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی سکون طاقت ہے جو دن سے رات کرے اور رات سے دن کرے سو اُس قادر کریم کے اور پہرہ و نون بڑی رحمتیں ہیں بندہ نیکے اور جو ہمیشہ رات ہی رہی دن نہوتا تو دنیا کی زندگی گانی کے سب کار و بار بند ہو جاتے معاش کے کارخانے بکرجا ٹھکے رہتے خلق کو جنیا زندگی کرنی مشکل ہو جاتی تمام دنیا ویران ہو جاتی دنگو پیدا کر کے زندگی کی قوت پیدا کر دیتے ارون لاکھوں طرح کی نعمتیں پیدا کر دین کروڑوں احسان کئے اُس پاک پروردگار کے کروڑوں شکر بندوں پر لازم ہیں جس خاوند نے مفت اُن سب کو اور ایسے بڑے احسان کئے بعد بے نہایت بخششیں لیکن اور جو ہمیشہ دن ہی رہتا کبھی رات نہوتی آدمی کام کرتے کرتے ٹھیک جاتے آرام نہاتے وقت کو نہ پہچان سکتے جینے برس نہوتے حساب کی راہ نہ پاسکتے ہزاروں کارخانے چل چل ہو جاتے اور سو جلی گرمی سے کھیتیاں جل جاتیں آدمی جلنے لگتے جنیا شکل ہو پڑتا ایسے فایدوں کو واسطے اُن حکمتوں کے ظاہر کرنے کے لئے رات اور دنگو پیدا کیا کبھی رات کو ٹھہرایا دن کو گھٹایا کبھی دنگو ٹھہرایا رات کو گھٹایا جا اگر گرمی فصلیں برس جینے ساعت دن کی رات کی مقرر کردی ایسی رحمتیں سو اُسے ایسے قادر خاوند کے کون کر سکتا ہے یٰٰنبیٰؐ فوقکم سبعہ اشیداد اور بنایا کیا تیار کیا ہم نے تمہارے سروں کے اوپر سات آسمان محکم مضبوط جو کبھی پرانے نہیں ہوتے سست نہیں ہوتے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے ٹوٹ چوٹ اُن میں نہیں آسکتا ہے سوراخ شگاف ڈر اڑ کچھ نہیں ہوتا معلق بغیر ستون کے حکم پر بندھے کھڑے ہیں موجود ہیں ایسی بڑی محکم بنا ایسا بڑا محکم گھر محل ایسی بڑی شان کے ساتوں آسمان سو اُسے اللہ تعالیٰ کے اسکو قدرت ہے جو بنا سکے اور بغیر ستون کے قائم رکھ سکے ان آسمانوں کا پیدا کرنا ایسی بڑی شان کے ساتھ بڑی چل سے بڑی علامت ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی جو کوئی آسمان کو دیکھ کر تامل کرے غور کرے بوجھے سمجھے یقین لاوے اور خوب جانے کہ جس قادر کو ایسی بڑی قدرت ہے وہ قادر خاوند جو کچھ چاہے سو کر سکے جو وعدہ کرے سو دے سکے

کوئی کام اسکے پاس اسکی قدرت کے آگے بھاری نہیں مشکل نہیں وجعلنا کیرجا وھا جا  
 اور کیا بنا یا ہے آفتاب کو ایک بڑی خوبی کا چراغ روشن تمام عالم کا روشن کرنا اوجہ وقت  
 نکلتا ہے اندھیری رات کی سارے عالم سے دور ہوتی ہے مشرق سے مغرب تک جہاں روشن  
 ہو جاتا ہے اگر سورج کو اللہ تعالیٰ پیدا نہ کرتا اور چاند نہ ہوتا تو ہمیشہ اندھیرا رہتا ہزاروں  
 لاکھوں کا رخانے دنیا کے بند ہو جاتے اور کوئی جاندار اندھیرا کیلئے سبب اور جاڑے سے  
 اور برف کے گرنے سے دنیا میں جیتا نہ رہتا سورج کا پیدا کرنا ماری خلافت کے واسطے بڑی  
 رحمت ہے بڑی قدرت ہے بڑا فضل ہے جو کوئی پروردگار کے ایسے بڑے جانوں کی طرف  
 نظر نہیں کرتا غور نہیں کرتا شکر نہیں کرتا ایسے خاوند کی بندگی نہیں کرتا اسکے حکم کو  
 فرمانوں کو اپنے دل و جان اپنے سراور آنکھوں پر نہیں رکھتا وہ نادانی کی تاریکی میں  
 جہالت کی اندھیری میں پھنس رہا ہے اندھا ہو رہا ہے اسکو کچھ نہیں سوجھتا رات دن ایسی  
 ایسی بڑی قدریں نعمتیں پروردگار کی دیکھتا ہے اور کچھ نہیں دیکھتا اچھے بندوں کے دلوں  
 ایمان کا آفتاب چمکتا ہے آنکھیں اگلی کھل گئی ہیں دل روشن ہو گیا ہے ہر ہر ذریعہ اللہ تعالیٰ  
 کی قدرت کا تماشا دیکھتے ہیں اور نظر کرتے ہیں اس خاوند کی فضل و کرم کی نعمتوں کے  
 دم بدم ہزاروں لاکھوں دریا بہتے ہوئے دیکھتے ہیں اور شکر کرتے ہیں بندگی کرتے ہیں  
 ہر بات پر ہر وعدے پر آخرت کے اللہ تعالیٰ کے یقین کرتے ہیں سمجھتے ہیں ہر رات کو سارا  
 عالم مشرق سے مغرب تک سوجھتا ہے ہر تمام عالم کے رہنے والے بندے میں آتے ہیں مردوں  
 کی طرح گرتے ہیں بخیر ہو جاتے ہیں وہ خاوند جو ہر رات کو سارا عالم کو اس حال میں  
 لاتا ہے کیا تعجب ہے کیا بڑی بات ہے جو ایک حکم سے ایک صور دم کر نہیں تمام خلق کو نیست  
 نابود کر دے اور ہر دن ہر صبح کو دیکھتے ہیں کہ تمام خلق آدمی چرند پرند جاگتے ہیں خواب  
 سے سر اٹھاتے ہیں جان خوش ہوتی ہے حواسوں میں قوت آتی ہے تن بدن کی قوت  
 تازمی ہوتی ہے ہر کوئی اپنے اپنے کام میں لگتا ہے بوجھنے والے بوجھتے ہیں چاند ہر دن صبح کو

کے لیے کیونکہ اس سے اٹھا تاہی کام میں لگتا ہی اس خاوند کو کیا مشکل ہی جو ایک دن ایک حکم سے سب مرد و کمزور زندہ کر دیے قبروں سے اٹھا کر کھڑا کر دیوے کو ایک جگہ پر دیوے کی بڑی بات ہی اور یقین کے نور سے دیکھتے ہیں دیکھنے والے بوجھتے ہیں جس خاوند نے دنیا میں ایک سورج کا چراغ روشن کر دیا ہی کہ تمام عالم پر اس کا غلبہ ہو گیا ہی جس کے نور کے گرد اُنی تین سو ساٹھ حصے دنیا کی زمین سے بڑی ہی جو خاوند دنیا میں ایسی چیز پیدا کر سکتا ہی وہ خاوند قادر ہی جو آخرت میں بہشت جو دنیا سے لاکھوں کروڑوں وحید بے نہایت درجوں میں بڑی ہی مومنوں کو اس میں لاکھوں گھر کروڑوں محل لعل یا قوت کے نور کے تیار کر دیوے نے بخش دیوے تو کیا تعجب ہے کیا مشکل ہی اس قادر خاوند کی قدرت کے آگے کچھ چیز نہیں بہت آسان ہی وَأَنزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً أَبْهَجًا ہم نے باؤ کے ساتھ بادلوں سے ابر پانی بچھا جا بہت گرتا ہوا برساتا يَخْرُجُ مِنْ تَحْتِهَا لَیْنٌ ہم اس پانی کے سبب جگا و بنا گا دانے بوئے گھاسین ان بوئی طائر کرین گیہوں جو جام مونگ ماش اور حبس جو آدمیوں کے کھانین آتا ہی اور کھاس پالابل بو باو جب جانوروں چرند کے مثل گھوڑا اونٹ گائے بیل بکری کے کھانین آتے ہیں اور ہر طرح کی ترکاریاں اور بوٹیاں دوائیاں جو بیماریوں کے علاج میں لگتی ہیں ہزاروں کام آتی ہیں وَجَنَاتُ الْفَاكِ اور باغ آپس میں ملے ہوئے ان میں ہون کے برسنے میں زمینوں کو پانی کے ہنچے میں بڑے درخت ہر طرح کے پیدا کرین لاکھوں کروڑوں باغ تیار کر دیوے ہمارے ہر طرح کے جو پانی درخت شاخ در شاخ برہم درہم پئے ہوئے ہر سبز ہو جاوے رنگ برنگ کے گل پھول میوے درختوں میں لگ جاوے دیکھنے والوں کو تماشے نظر آوے کھانیاں لذت پاوے درختوں کے سار آرام پاوے خوشیاں کرین راحت پاوے میں ہونا کابر سنا پانی کا آسمان آتا ہی قدرت ہی پروردگار کی اور بہت بڑی رحمت ہی تمام عالم کو اسطے رزق کا اور روزی نے کا اسکا عالم میں دنیا میں یہہ ایک سبب کر دیا ہی ایک رکھی ہی یہہ خاوند کی حکمت کے کارخانے

ہیں جو مینہ نہ برسے تو دنیا میں کچھ خیر پیدا ہووے سب جانور آدمی چرند پرند بھوکھ سے  
 مر جائیں ہلاک ہو جائیں جیسا کہ خداوند روزی نے ولے کا حکم ہوتا ہے دریا سے بخار  
 اٹھتا ہے ابر بادل ہوا میں تیار ہوتے ہیں باد کو چنان کہیں کا جس شہر کے  
 اوپر جس گائوں میں بھیتوں میں باغون میں جس جگہ حکم ہوتا ہے باد بادلوں کو لیجاتی ہے  
 حکم سے باد لوگوں کو چڑتی ہے چلی کی طرح باد لوگوں میں سوراخ ہو کر پانی برسے لگتا ہے جتنا  
 حکم ہوتا ہے اتنا ہی برساتا ہے زمین میں آتا ہے اور دریا بخار کا اٹھتا ہوا میں بادلوں  
 کا تیار ہونا اور ابر پانی کا گرنا ظاہر کا اسباب ہے اور چھپے ہوئے شے کی نظروں سے  
 اور بھید میں انھیں ہر کوئی نہیں پاسکتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ان بھید کو جانتے ہیں  
 حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے جو عرش کے نیچے ایک دریا ہے بحر الحیات اسکا نام  
 ہے اس دریا میں سے فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے پانی لاتے ہیں بادلوں میں رکھتے ہیں  
 جہاں کا حکم ہوتا ہے وہاں لیجاتے ہیں برساتے ہیں پھر نہاروں لاکھوں طرح کے فائدے  
 خلق کے واسطے دریا سے زمین میں سے پیدا ہوتے ہیں دریا سے موتی نکلتے ہیں بوندیں  
 سیدوئیں پرتی ہیں قدرت سے موتی ہو جاتے ہیں زمین سے سب طرح کے اناج فکے گیہوں  
 جو چاول جو آدمیوں کی غذا ہے پیدا ہوتے ہیں اور گھاس جو حیوانوں کی غذا ہے اور  
 نہاروں لاکھوں طرح کے درخت باغ بہار میوے گل پھول دوائیاں پھریاں بوٹیاں نہاروں  
 چیزیں پیدا ہوتی ہیں کڑوڑوں فائدے دنیا میں پیدا ہوتے ہیں جو کوئی ان سے غفلت  
 کے اوپر اس خداوند قادر کرم کی نظر کرے دیکھے اور جس کی آنکھیں کھلیں میں ان  
 سب قدرت کی نشانیوں کے اوپر جو خداوند نے بیان فرمائیں اور کہیں زمین پہاڑ  
 جوڑا ہو پیدا کرنا سونا جانگنا رات دن چاند سورج بادل مینہ باغ بہار میوے کھانا پینا  
 نہاروں لاکھوں کا رخصانے حکمت کے قدرت کے جو ظاہر میں پیدا ہیں ہر کسی کو نظر آتے ہیں  
 معلوم کہے اور نہاروں لاکھوں کڑوڑوں فائدوں نعمتوں میں سے کچھ تھوڑے سے

تھے فائدے نعمتیں بھی آپ تین عالم اپنے ظاہر میں باطن میں پکے تو بوجھے سمجھے یقین کر لے ایمان  
لاوے کہ سوائے ایک پاک پروردگار کے دوسرا کوئی نہیں جسکو پوچھے نہنگی کرے مبعود  
برحق ہی ایک خاوند ہی جسکا ایسا بڑا حکم ہے ایسی بڑی قدرت ہے جو چاہا سو کیا جو چاہے سو کر  
اور یقین جلتے کہ جو کچھ پاک پروردگار نے قرآن میں اپنے کلام میں خبر دی ہے سچ ہی  
مقرر ہے جس خاوند کو ایسی بڑی قدرت ہے جو دنیا میں ایسے بڑے فائدوں کی ایسی  
بڑی بڑی چیزیں پیدا لیکن ظاہر میں بنائیں وہ خاوند مہر و نیکو پھر کر اٹھاوے اور جسے  
ایک بار پیدا کیا ہے پھر دوسری بار مار کر سب کو جلاوے زندہ کرے تو کیا بڑا تعجب ہے  
کیا ہی بھاری بات ہے اور جو کچھ اس خاوند نے خبر دی ہے آخرت کے کارخانے کی اس  
جہان کے کاروبار کے حساب کتاب ترازو پلھراط دوزخ بہشت کی سب سچ ہی مقرر ہے  
اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کی نشانیوں کو جو دنیا میں ظاہر میں بیان فرما کر آخرت کی باتوں کا  
بیان فرماتا ہے قیامت کا دن کس طرح ہو ویگا خلق پر کیا گزرے گی مومنوں مسلمانوں  
مستحقین کشتیں کیا خوش حالیان ملجاویگی اور کافروں مشرکوں کے ساتھ کیا معاملہ ہو ویگا فرمایا  
اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا تحقیق مقرر قیامت کا دن جدائی کا دن وعدے کا وقت  
ہے اللہ تعالیٰ نے اُس دن کے تین یوم لفصل فرمایا جدائی کا دن کہا قیامت کے دن میں  
ہر چیز جدا ہو ویگی دنیا میں ہر کوئی مومن کافر مخلص منافق جھوٹے سچے ملے ہیں ہم  
برہم سو رہے ہیں بھلے بڑے کو کوئی آپس میں جدا نہیں کر سکتا مخلصوں منافقوں میں کوئی  
تفاوت نہیں جان سکتا قیامت میں یہ برہمی درہمی ہووے گی اللہ تعالیٰ کے حکم سے  
فرشتے مومنوں کو کافروں سے موحّد و نیکو مشرکوں سے مخلصوں کو منافقوں سے سچے کو جھوٹے  
سے بندگی طاعت کرنیوالوں کو گنہگاروں بدکاروں سے یاد کرنیوالوں کو غافلوں سے عالموں کو  
جاہلوں سے خبردار و نیکو، بخبروں سے عارفوں کو منکروں سے جدا کر دے بے نیکی ہر کوئی اپنی  
اپنی گروہ سے جا ملیگا ایک گروہ کے لوگ دوسری گروہ سے مل سکیں گے گروہ گروہ جدا

ہو جاوینگے بھلا بُرا دوست دشمن حق باطل جدا ہو و یگا ہر کوئی اپنے اپنے درجہ میں مرتب  
 میں رہیگا ہر چیز کا تفاوت ظاہر ہو جاو یگا سب جھگڑے فیضی جو دنیا میں ہر ہر طرح  
 کے لوگوں میں ہوتے ہیں سچ جھوٹ اور دین کے مذہب کے جھگڑے ہو رہے ہیں اُس دن  
 کل فیصل ہو جاوینگے سب انفصال پاوینگے کوئی بات لگی نہ رہیگی اور وہ دن سب خلق  
 اکے جمع ہونگے وعدہ کیا ہے آخر اول کے آدمی اُس دن میں جمع ہووینگے اس روز میں سب  
 اکے جمع ہونیکا اکٹھا کر نیکا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے یَوْمَ نَبْیَحِیْ فِي الصُّورِ قِیَامَتِ  
 دن جدا ہو نیکا وہ دن ہے اُس دن میں صور دم ہوو یگا ہر سنگا قدرت کے حکم سے  
 چو نیکا صور ایک سنگے کی صورت ہے حضرت اسرافیل علیہ السلام جو بہت بڑے مقرب  
 فرشتے ہیں ساتویں آسمان کے اوپر ان کا حشر ہے ساتویں زمین کے نیچے انکے پاؤں  
 ہیں اس صور کو اپنے ماتھے میں لئے ہوئے کھڑے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے انتظار میں  
 ہیں کس وقت حکم ہووے جس ساعت حکم ہوو یگا اسی ساعت چھو نینگے دم کرینگے ایسا  
 بڑا وہ صور ہے جو پانسو برس کی راہ میں انکے سرے کی گردانی ہے ایسے بڑے صور میں  
 جب اپنی قوت سے آواز کرینگے آسمان زمین میں ہول پڑ جاو یگا آسمان ٹوٹ جاوینگے  
 پہاڑ اُڑنے لگیں اور آدمی جانور تمام عالم کے بڑا ہول بہت کھا کر مر جاوینگے تمام عالم  
 اور تمام عالم کے رہنے والے میت نابود ہو جاوینگے کئی چیزیں اللہ کے حکم سے باقی رہیں گی  
 عرش کرسی لوح قلم دوزخ بہشت اور چار فرشتے حامل عرش کے اور چار فرشتے حضرت  
 اسرافیل جبرئیل میکائیل عزرائیل علیہم السلام یہ آجھوں فرشتے بہت بڑے مقرب فرشتے  
 ہیں یہ چیزیں موجود رہیں گی پھر ایک وقت ایسا ہوو یگا جو ایک دن ایک ساعت یہ بھی  
 افانی ہو جاوینگے سوائے ذات پاک پروردگار کے اور کچھ نہ رہیگا پھر چالیس برس  
 کے پیچھے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہووے گا کہ پھر صور دم کریں  
 پھونکیں بہت اچھی خوبی کی آواز نرم آواز سے صور دم کرینگے سب آدمی اول آخر

کے جی اٹھیں گے زندہ ہو جاویں گے پہلے صورتوں کے دم ہوتے وقت اس وقت بہت  
 معاملے گذریں گے قرآن میں حدیثوں میں بہت جگہ بیان ہے اس سورہ میں اتنا ہی  
 فرمایا ہے پھر حکم ہو گا جہنم کے میدان میں گوروں اٹھ کر آویں حساب کے واسطے  
 سب کوئی جمع ہو وین فناء توں آفوا کجا پھر اُو کے تم گوروں اٹھ کر قیامت کے میدان  
 میں فوج فوج گروہ گروہ حدیث شریف میں بیان اُن فوجوں کا گروہوں کا فرمایا ہے  
 تفسیر میں لکھا ہے جہنم کے میدان میں کتنی گروہیں آویں گی ہر ایک گروہ کے لوگ جدی  
 جدی صورتوں میں ہو وینگے ایک گروہ کے ہزاروں لاکھوں آدمی ہندو کی صورت میں  
 آویں گے بری بری صورتوں میں ہو کر حساب گاہ میں چلے جاویں گے لوگ دیکھنے والے قرآن  
 سے پوچھیں گے یہ کون لوگ ہیں فرشتے کہیں گے یہ لوگ سخن چین ہیں جو دنیا میں مسلمانوں کی  
 مجلسوں میں بیٹھ بیٹھ کر ایک کی باتیں چن لیتے تھے یہاں کی بات وہاں لیجاتے تھے  
 وہاں کی بات یہاں لے آتے تھے اسکی بات اُس سے لگاتے تھے اسکی بات اس سے  
 لگاتے تھے آپس دشمنی ڈالتے تھے لڑائیاں کرواتے تھے آجکے دن اس صورت  
 میں یہ لوگ دوزخ میں جانیے لائق ہوئے ہیں اور ایک گروہ کے ہزاروں لاکھوں  
 آدمی بری صورتوں میں سر نیچے پاؤں اوپر اور اپنے مونہوں پر اپنے ہاتھوں سے  
 طمانچے مارتے ہوئے جاویں گے عذاب کے فرشتے انکے ساتھ ہو وینگے کہتے جاویں گے  
 پکارنے جا وینگے یہ لوگ سود کھانوں والے ہیں بیاج لینے والے ہیں اور ایک گروہ میں  
 ہزاروں لاکھوں اندھے ہو وینگے کہیں گے یہ قاضی مفتی ہیں دنیا میں رشوتیں لیکر  
 جھوٹے کو سچ سچ کو جھوٹہ کرتے تھے اور ایک گروہ کے لوگ ہو وینگے جو زبانیں عجیبی  
 انکے منہ سے نکل کر باہر پھری ہو وینگی اور اپنے دانتوں سے اپنی زبانوں کو چاٹتا  
 ہوئے جا وینگے فرشتے کہیں گے یہ لوگ ہیں جو دنیا میں عالم فاضل کہلاتے تھے  
 اور واعظ کہلاتے تھے علم پڑھاتے تھے خلق کو نصیحت کرتے تھے اور آپ اپنے

حکم کے موافق عمل نہ کرتے تھے بلکہ اور و نکو بُرے کام سے منع کرتے تھے اور آپ ہی  
 بُرے کام کرتے تھے اور ایک گروہ کے ہزاروں لاکھوں آدمی ہاتھ پاؤں اُن کے  
 کٹے ہوئے ہونگے بُرے حال میں آونگے کہیں گے فرشتے یہ کہ لوگ ہیں جو اپنے  
 ہمسایوں کو دکھاتے تھے آزار پہنچاتے تھے اور ایک گروہ میں ہزاروں ہونگے  
 آگ کی جلتی ہوئی سولیوں پر انکو چڑھا کر لجا دینگے سولیاں فرشتوں کے ہاتھوں میں  
 ہونگے کہیں گے یہ کہ لوگ ہیں جو غمازی کرتے تھے چل خور تھے پادشاہوں حاکموں  
 لوگوں کا کرخیلیاں کھاتے تھے ظلم کروا کر لوگوں کے مال چھنوا تے تھے جھوٹے کو سچ کہہ  
 جھوٹے کرتے تھے اور ایک گروہ کے ہزاروں لاکھوں آدمی آونگے تن بدن میں ہنگے  
 گندے بے ستر و دار کی سی بد بوئی فرشتے کہیں گے یہ کہ لوگ ہیں جو دنیا میں حرام لذتیں  
 لیتے تھے حرام لذتیں کرتے تھے حرام کام میں ڈوبے رہتے تھے اور ایک گروہ کے  
 لوگ آونگے قطر انکے سیاہ کپڑے پہرے ہوئے رال گندھک کی بد بو سے بھر  
 چکے تھے ملے جو کبھی بدن سے چھوٹ نہ سکیں کہیں گے یہ کہ لوگ ہیں جو اپنے بدن  
 پر لباس پر تکبر ہی کرتے تھے اپنے مال پر اور جاہ پر فخر کرتے تھے اپنی زیب و زینت  
 کے اوپر اتر پڑتے تھے اور ایک گروہ آوے گی سورت کی صورت میں بُرے ہاتھ  
 پاؤں بُرے منہ کہیں گے یہ کہ لوگ ہیں جو حرام کھاتے تھے حرام پیتے تھے اور  
 ایک گروہ آوے گی انکے پیٹوں کے اندر سے آگ جلتی ہوئی نظر آوے گی مونہوں  
 و ہواں نکلتا ہوا جاوے گا کہیں گے یہ کہ لوگ ہیں جو پیہو نکا مال ناحق کھاتے تھے اور  
 اس طرح گنہگاروں پر جنتوں کی بہت گروہیں بھانت بھانت کی خواہراب صورتوں میں  
 آونگے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو گناہوں سے برکاتوں اپنی پناہ میں رکھے اور مومن  
 مسلمان اچھے کام کرنیوالے صالح متقی بُرے کاموں سے پرہیز رکھنے والے اچھی اچھی  
 صورتوں میں خوبصورت بہت عزت حرمت سے شان و شوکت سے آونگے بعض مومنوں



گروہ کی صورتیں ایسی روشن نورانی ہوونگی جیسے ستارے روشن ہیں بھنے گروہ کی صورتیں  
چودھویں رات کے چاند سی ہوونگی اور پینچویں و بیون کی صورتیں آفتاب سے زیادہ روشن  
ہوونگی اور بڑے بھل سے آونگے ہر ایک کے عمل کے موافق معاملہ ہوونگا ہر اون کے  
ساتھ بڑے معاملے ہوونگے اچھون کے ساتھ اچھے معاملے درپیش ہوون گے  
وَفِيحْتَ السَّمَاءُ فَكُنْتَ آفَاقًا اَوْ رُكُوعًا وَنِگے آسمان پھر ہو جاونگے دروازے  
درواز پہلا صوبہ دم ہوونگا پھونکے آسمان پارہ پارہ ذرہ ذرہ ہو جاونگے اور  
مینت نابود ہو جاونگے کچھ نہ رہیگا پھر دوسری بار جب حکم ہوونگا دوسرا صور پھونکے گا  
قدرت سے سب کچھ پیدا ہو جاونگا ساتواں آسمان زمین پیدا ہوونگے تمام آدمی جی  
اٹھینگے سب حشر کے میدان میں جمع ہوونگے پھر حکم ہوونگا آسمانوں کے دروازے کھلیں گے  
ہر ایک آسمان کے فرشتے اتر کر درجہ بدرجہ تمام خلق کو گھر کر کھڑے ہوونگے اول  
پہلے آسمان کے فرشتے تمام اتر کر سب آدمیوں کو گرد گرد گزرا ہونگے اتر کر کھڑے  
ہو جاونگے پھر دوسرا آسمان کھلے گا دوسرا آسمان کے فرشتے اتر کر آونگے انکے سچھے  
کھڑے ہوونگے اس طرح ساتواں آسمان کے فرشتے اترینگے ادب سے صف در صف  
کھڑے ہوونگے حکم کے منتظر ہونگے سارے بادشاہوں کے بادشاہ کا تمام عالم کے پیدا  
کر نیا لیکا دربار بڑی شان بڑی شوکت بڑے ترک بڑے بھل سے قائم ہوونگا  
عدالت کے دیوانی ایسی بہار جاہ و جلال کا بندوبست ہوونگا کسی کی آنکھوں نے نہیں  
دیکھا کسی کا نون نے ویسی شان کا بندوبست نہیں سنا کسی کے دلمین ایسی ہیبت کا  
خطرہ نہیں گذرا و سب کچھ کائنات سرکایا اور چلائے جاونگے پہاڑ پھر ہو جاونگے  
پہاڑ دھوٹے پہرے پہرے صورت کے پھٹنے میں اسکی آواز کی سختی سے پہاڑ زمین سے اترنے  
لگینگے ناچیر ہو جاونگے دھوکے سے ہو جاونگے جیسے دور ریت کو آدمی دیکھنے والا  
دھوپ کی تابش میں پھٹنے سے پانی جانتا ہے پیاسا ہو کر اسکی طرف دوڑتا ہے

جب اسکے پاس پہنچا ہی دیکھتا ہی پائی نہیں پائی کا دھوکھا تھا اس طرح اس پہاڑ دیکھنے میں  
 آونیکے اور پہاڑ نہوونیکے دھوان سا ہو کر اڑ جاوے گئے قیامت کا دن پیدا ہووے گا  
 کافر و نیکو واسطے دوزخ ظاہر ہووے گی دوزخ کی بات اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اِن جہنم کا پتہ  
 اِن صراطِ تحقیق مقرر دوزخ راہ ہی گذر گاہ ہی تمام خلق کے عالم کے لوگوں کی مومن  
 کافر بھلے بُرے سب کوئی اس راہ میں چلینگے دوزخ کے اوپر ہو کر گذرینگے مومن مسلمان  
 جو بہت کو جاوینگے صراط کے اوپر ہو کر جاوینگے صراط ایک پل ہی دوزخ کے اوپر  
 پینیس ہزار برس کی راہ ہی اور بال سے باریک ہی اور تلوار سے تیز ہی بعض مومن  
 مسلمان پیغمبر اولیا نظر کی طرح ایک آن اُس پر سے پار ہو جاوینگے بعض مومن بجلی کی طرح  
 بعضے باؤ کی طرح بعضے پرند جافور کی طرح بعضے دوڑتے ہوئے بعضے قدم بہ قدم  
 جاوینگے اپنے اپنے علو کے موافق شباب و آہستہ اس پل کے اوپر سے پار ہو جاوینگے  
 بعضے اپنے قدم سے چل نہ سکیں گے تو سینے سے چلینگے بعضے اپنے آہستہ چلینگے پورے پینیس  
 ہزار برس میں مار ہووینگے بعضے جب صراط کے اوپر یا نون رکھینگے یا نون کجاوینگے  
 تو اُٹھ سے کپڑے لٹکے اُٹھ بھی کجاوے گا دوزخ میں گرینگے اگ میں غوطہ کھاوینگے پھر اُٹھ  
 یا نون درست ہو جاوینگے پھر قدم رکھینگے تو پھر کٹ جاوے گا وہی حال ہووے گا جو پہلے ہوا  
 تھا اس طرح اس خوارسی سے وہ راہ ہزاروں برس میں کاٹینگے اور کا فر سب پہلے  
 ہی قدم میں کٹ کر دوزخ میں گر پڑینگے پھر کبھی اُٹھ نہ سکیں گے اگ میں خدا ب میں جلتے  
 رہینگے پھر وہ پل صراط کی راہ بہت اندھیا رہی ہی لاگ لاگ اُٹھ سے اُٹھ اس میں نظر  
 نہیں آتا مومن کو ہر ایک کو اپنے اپنے عمل کے موافق اس راہ میں نور ملیگا بہت یا  
 قصور کم یا زیادہ کیلئے کم یا زیادہ بُرے لوگوں کے پہاڑ برابر نور آگے آگے  
 چلاوے گا بعض کو بُرے درختوں کے برابر اس طرح کم ہوتے ہوئے متعل کی مثال  
 چراغوں کے برابر ہوگا ہر کوئی اپنے ہی نور میں چل سکیگا اور کا نور اور کے کام نہ آوے گا

پھر بہت کم سے کم بعض نیکو پانوں کے انگوٹھوں کے ناخنوں کے سرے برابر نور ملیگا کبھی وہ روشنی لگے آویگی چلنے والا قدم آگے کو رکھیں گے کبھی وہ نور تیجھے جاویگا تو کھڑا ہو کر گیا اندھا رہیں چل نہ سکیگا جیسا جیسا کہ ایمان ہو گیا ویسا ہی ویسا نور اس راہ میں ملیگا ایمان ہی کی قوت سے شتاب پا رہا تر جاوے گا ایمان ہی کی سستی سے وہاں سست چلیگا اور کافروں کو کچھ نور نہ ملیگا اور دوزخ بھی بے نور ہے اور اندھیا رہا ہی کافر بھی بے نور ہے اندھیا رہا ہی اندھیا رہو ہی لائق ہی اس واسطے کافر دوزخ کے لائق ہیں دوزخ میں جاؤ نیگے باہر نہ نکل سکیں گے اس واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا طاعینہ صابا دوزخ طاعون کے سفر مان بے ایمان کافروں کے رہنے کی جگہ ہے وہ ہمیشہ اسی میں رہے رہیں گے نکلنے کا انکو کبھی حکم نہ ہو گیا لا ینتہین فیہا احتسابا رہنے والے ہیں کافر دوزخ میں مدتوں تک ایک مدت گزرنے کی پھر دوسرے عذاب کی مدت آویگی اسی طرح کافر ہمیشہ عذاب میں جلتے رہیں گے احتساب جمع حقے کی ہے حقہ ہر برس کا نام ہی آخرت میں حقہ کا حساب ہے ایک ایک حقہ وہاں اسی برس کا ہو گیا اور ایک ایک برس آخرت کا تین سو ساٹھ دن کا ہو گیا اور ایک دن دن کا دنیا کے برسوں کا پچاس ہزار برس کے برابر ہو گیا اس حساب میں ایک حقہ کروڑوں برس کا ہے ہی حساب میں کافر دوزخ میں حقے بعد بے شمار برسوں تک جلتے چلے جاؤ نیگے وہ حقے تمام نہ ہو نیگے ہر حقے میں طرح طرح کے عذاب پاتے رہیں گے ایک حقہ حساب میں ایک سو چالیس کروڑ برس کا ہوتا ہے اسی طرح بے نہایت حقے چلے جاؤ نیگے تمام کبھی نہ ہو نیگے لا ید وفون فیہا برد اولاشربا نہ چکھیں گے وہ کافر بے ایمان دوزخ کے اندر کچھ مزہ سردی کا اور نہ ملیگا کچھ شربت ٹھنڈا پانی اس آگ میں جلنے میں انکو کبھی سردی ٹھنڈائی نہ ملے گی جو راحت پاؤں آرام پاؤں ٹھنڈا پانی یا کچھ سرد کبھی نصیب نہ ہو گیا جو پیاس بجھے الا حمیما وعسا کا سوائے گرم پانی کے اور پیس

کے دوزخ کے درمیان دوزخیوں کو کبھی سردی آرام راحت سرد پانی شربت کا نام نشان بھی  
 نہ لگا دوزخ میں ان کو پیاس لگتی فریاد کرتے پکارنے لگتے کہ پیاس لگی ہے پانی  
 پلاؤ کوئی لیکن فریاد نہ سنیگا ہزار برس تک پکارنے پر پیسے پانی پانی کرتے رہیں گے ہزار برس  
 کے پیچھے مالک دوزخ کا دار و خدہ فرستو نکو حکم کریگا انکو حسینم اور غنائق پلاؤ حسینم ایک پانی ہے  
 جو دوزخی آگ میں جب سے دوزخ پیدا ہونے ہی وہ پانی جوش کھاتا ہے گرم ہوتا ہے  
 اور غنائق لہو اور پیپ کی ندیاں ہیں دوزخیوں کے تن بدن کے زخموں سے یہ چلی ہیں  
 فرستو نکے ہاتھوں سے گرزوں کی چوٹیں لگتے لگتے زخم پڑ گئے ہیں لہو اور پیپ کے  
 نالے بہہ چلے ہیں اور دوزخی آگ میں گرم ہوتے ہیں اور وہ گرم پانی اور وہ لہو پیپ  
 انکے پلانیکے واسطے انکے پاس لاؤ گئے جب وہ پانی ان کے منہ کے پاس پہنچا اسکی  
 گرمی سے تمام گوشت پوست انکے منہ کا گل کر اس پانی میں جا پڑیگا ایسے گرم پانی کو چھ  
 نہ ہو میں فرشتے دوزخ کے زور سے سختی سے انکے حلق میں ڈالینگے جب انکے پیٹ میں پہنچا  
 اسکی گرمی سے پیٹ کی آتین روک اور جو کچھ انکے پیٹ میں ہے گل کر سب کچھ نیچے کی راہ  
 سے بہہ جاؤ گئے یہ پانی بھی اسطرح کا ایسا گرم پلا نا ایک بڑا عذاب ہے دوزخ میں  
 بے ایمانوں کے اوپر جزا کو قافا بدلا دیتا ہے موافق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ سب  
 عذاب دوزخیوں کے اوپر جو کچھ بیان میں آئے سزا ہے انکی دنیا میں جو کچھ پہنچے فرمائی  
 کے کام کرتے تھے عمل کرتے تھے ان عملوں کے موافق ہے کفر اور شرک اور نفاق کے  
 برابر کوئی بڑا کام نہیں دوزخ سے بدتر کوئی بڑا عذاب نہیں ایسے پرے کام کے لائق  
 ایسا ہی بڑا عذاب ہے اور ان کا فرو کو دنیا میں ہمیشہ کفر شرک ہی میں رہنے کی نیت  
 تھی کبھی اپنے اس کفر کی بلا سے بچنے کی نیت نہ کرتے تھے شرک نفاق کے بند چلنے  
 سے کبھی چھوٹنے کا قصد نہ کیا تھا اس خرابی سے نکلا جاتا ہے اس واسطے آخرت  
 میں بھی ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں عذاب پاتے رہیں گے کبھی اس سے بچنے کے نہیں

اور ایمان دار اور مسلمان کے لئے اللہ تعالیٰ اور رسول کے حکم میں چلنے سے کوئی بہتر کام نہیں اور بہشت اور بہشت کی خوبیوں سے کوئی بہتر ثواب نہیں ایسے بہتر کلام کے لائق ایسا ہی بہتر بدلہ ہی اور وہ ہمیشہ ایمان اور مسلمان ہی میں رہنے کی نیت رکھتے تھے اسلام کے گھر سے مسلمان کے دو لٹخانے سے باہر نکلنے کا کبھی قصد نہ کرتے تھے اس سبب سے اس نیت کے بدلے میں ہمیشہ ہمیشہ بہشت کے راحت خانوں میں آرام کرتے رہینگے پھر سب بات کے سمجھے اللہ تعالیٰ اُن بے ایمانوں کا فروں کی حقیقت فرماتا ہے دنیا میں یہ کس طرح سے لیا جھٹھے لیا کہتے تھے کیا کرتے تھے انہم کا نوا لایہ جون حساباً تحقیق ہے دوزخیان دنیا میں اس حال میں تھے قیامت کے حساب کتاب کی کچھ امید نہ رکھتے تھے قیامت کے دن پر انکو ایمان نہ تھا اس سبب سے انکو اپنے حساب کی آسانی کی امید واری نہ تھی پھر بے ایمانی کے جذب سی امید واری تھی کچھ حساب کتاب کا ڈر بھی نہ تھا پھر کسی بات میں آخرت کی کچھ فکر بھی نہ تھی کچھ پروا بھی نہ کرتے تھے جس سخت کو قیامت کے ہونے کی اور پر حساب کتاب کے اور ایمان نہیں اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈرنا نہیں خدا کے رسول کی خوشی کی پروا نہ تھیں ایسے آدمی کو خلق کی بھی کچھ شرم حیا نہیں ہوتی ایسا آدمی کیسا ہی ہوسو گھین کا ہووے بہت بُرا آدمی ہے سوائے بُرے کام کے اسے اچھا کام نہیں ہو سکتا بُرے کاموں کا بُرا ہی بدلا ہی یہ بات جو اللہ تعالیٰ نے اُن دوزخیوں کے حق میں فرمائی یہ دوزخی دنیا میں حساب کے دن کی کچھ امید واری نہ رکھتے تھے اس بات میں اشارت ہے جو یہ بہت بُرے آدمی تھے سوائے بُرے کام کے اور کچھ نہ کرتے تھے اسی واسطے اپنے سخت عذاب میں پڑنے کے لائق تھے یہی سزا اُن کے مناسب تھی اور بہت بُرا کام اُنکا جو سب بہت بُرے کاموں کی اصل ہے جڑ ہی یہ ہے و لکن بوا یا لیتا کڈ ابا اور جھٹلائی جھوٹی کہی ہماری آیتوں کو قرآن کو نما نا خدا کا کلام بجا نا حکم نما نا ہے ہدیت

رہے گراہی کی راہ میں چلے گئے اچھے کام نہ کر سکے برے کاموں میں رہے کتاب کے  
 آیتوں کے جھٹلنے کی شامت بد بختی ان کے آگے آئی بڑی خوار سی میں بڑے بڑے عذاب  
 میں دوزخ کے گرفتار ہوئے دگل شیخ اخصیئہ کہتا گا اور ہر ایک چیز کو جانا ہی سمجھنے  
 ہر چیز کو شمار کیا ہی سمجھنے لوح محفوظ میں لکھ لکھ لیا ہی دنیا میں جو کوئی مومن ہوا ہی اور ہو گیا  
 اور کا فر رہا ہی اور رہ گیا اور جو کوئی جو کچھ اچھی بات بری بات کہیگا بھلا کام برا کام کرے گا  
 اس نے شمار کر لیا ہی جان رکھا ہی لکھ لیا ہی جیسا کو تپا بدلا مقرر ہو چکا ہی اچھے  
 کام کر نیوالے مومنوں مسلمانوں کو اچھا بدلا ملیگا برے کام کر نیوالے کافروں مشرکوں کو  
 برا بدلا ملیگا اس مقرر سی حکم میں پھر کچھ تفاوت نہیں اور دوسری بات نہیں کہ سب  
 جہاں فرشتہ دوزخ کے عذاب میں پڑ گئے اور گرم پانی پیپ ہو پونگے کھینکے ایسے برے  
 عذاب سے کبھی بھی ہکو چھوٹا نصیب ہو دیکھا تب حکم ہو دیکھا عذاب کے فرشتے ان سے  
 کہیں گے **فَذوقوا** انہیں کئے کا بدلا دوزخ کا عذاب آگ کھاتے رہو لیتے رہو **فَذوقوا**  
**الْعَذَابَ** آگ پھر گزرا زیادہ کرینگے تم تھکاؤ پر پڑتے ہو عذاب کے ان کو گھبراؤ اور پریشانی عذاب پر  
 ہی بڑھتا رہیگا درد پردہ ہی زیادہ ہوتا رہیگا تنبیہ الغافلین ایک کتاب ہی اس  
 میں لکھا ہی دوزخ دوزخ میں دنیا کے بادل مینہ یاد کر کر بادل مینہ مانگینگے یک  
 کالا بادل پیدا ہو دیکھا اس بادل سے سانپ کالے کالے موٹے موٹے زہر ملے رہیں گے  
 ایسا برا زہر ہو دیکھا ان میں جو ایک بار کے کاٹنے سے ہزار برس تک درد کم ہو دیکھا  
 وہ سب سانپ ان سب دوزخیوں کو کاٹتے رہینگے اس طرح عذاب پر عذاب ہوتا  
 رہیگا یہ آیت بڑی سخت آیت ہی دوزخیوں کے حق میں اللہ تعالیٰ مومنوں مسلمانوں کو  
 دنیا میں بے ایمانی ناسلمانی بے فرمانی سے اپنی پناہ میں رکھے اور آخرت میں  
 اپنے غضب سے پناہ دیوے نجات بخشے اور پر اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں دشمنوں کو  
 کافروں کی حقیقت کو بیان فرمایا آخرت کے عذاب کا حالت ان کا اپنے بندوں کو

سنایا اب مومنو متقیوں کی بات اپنے دوستوں کی خوبیوں کا اور اُن کی عزت خوشی  
 آرام کا بیان فرماتا ہے اِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَاذًا حَقِيقًا مُّثَمَّرًا مُّتَقَبُونَ وَاَسْطَىٰ رِسْتًا  
 ہستی چھٹان ہی خدا سے خلاصی ہی اپنے مقصد و نگو پہنچنے کی جاگہ ہے کہ لوگ جو  
 مومن ہیں متقی ہیں کفر سے شرک سے پرہیز کر نیوالے ہیں بری باتوں سے بری باتوں  
 سے بُرے کاموں سے گناہوں سے دور بھاگنے والے ہیں اُن کو آخرت میں ہر  
 طرح سے چھٹان ہی خلاصی ہی کہیں بند نہ رہینگے اُن کا کام بند نہ رہیگا جو کچھ چاہینگے  
 سو پاؤں گئے جان کہیں چاہینگے وہاں پہنچ جائینگے سب مطلب مقصود اُن کے حاصل ہوتے  
 رہینگے حکایت باغ میں اُن کے واسطے بہشت میں بڑی خوبیوں کے میوؤں سے نعمتوں سے  
 بھرے ہوئے سب طرح کی بہار و خوبیاں اُن باغوں میں موجود ہوں گی وَاَعْنَابًا وَاَوْ  
 اَنْجُورٍ ہر طرح بطر حکے بھانت بھانت کے مزون کے خبر میں آیا ہے کہ بہشت کے باغوں کے  
 درخت میوؤں سے سرپاؤں سے لدرہے ہیں اور بہشتی جتنا انے چاہینگے میوہ ڈرو  
 کھا ئینگے ایک میوہ بھی کم نہ ہو یگا اور ہر ایک میوہ میں جس میوہ کا فرا چاہینگے یوئینگے  
 وَاَكْوَابًا اور بہشتیوں کے واسطے لڑکیاں ہیں دہنیں بنی سنواری لڑکیاں  
 جو ان سونے موتی لعل جو ہر میں ڈوبی ہوئی خوبصورت باکرہ کنواری ہم عمر کبھی بوجی  
 نہوئیں گی ایسا حسن و جمال ہو یگا اُنکا جو چاند سورج اُن کے حسن کے آگے شرمندہ  
 ہو رہینگے تفسیر زائد سی میں لکھا ہے کہ سب جو روئیں بی بیان بہشت کی سولہ برس کی  
 عمر میں ہوئیں گی کوئی کم زیادہ نہوے گی اور مرد سب تیس تیس برس کی عمر پاؤں گے  
 جمال جوانی میں ہووئیں گے اور اکثر تفسیر و ن میں ہے جو عورتیں اور مرد بہشت کے سب  
 تیس تیس برس کی عمر پاؤں گے اور ہمیشہ ہمیشہ ایسے ہی جو ان رہینگے قوت زور حسن  
 جمال اُنکا ہمیشہ زیادہ ہوتا رہیگا وَاَسَاْدٌ هَاقًا اور اُن بہشتیوں کی واسطے پیالے  
 ہیں شراب کے پی در پی پیالہ بہشت کی شراب کا ہزاروں طرح کے مزون میں پھر اسوا

ہووے گا ہر پیالے میں بہت سے بہت مرے ہووے گئے اور اس شراب کے پینے سے  
 خوشی قوت لذت فراہم ہوتا ہے ہر چیز کا بڑھتا رہے گا حسن جمال باغ بہار کے دیکھنے کا مزا اور  
 راگ رنگ کا مزا زیادہ ہوتا رہے گا غلمان لینے لڑکے خوبصورت بہشتیوں کی خدمت  
 کرنے کے واسطے حاضر رہیں گے شیشے اور پیالے شراب کے ان کے ہاتھوں میں ہووے گئے  
 اپنے صاحبزادوں کو بی بیوں کو شراب پلاتے رہیں گے اور میوؤں کے نعمتوں کے خوان سونا  
 روپے کے جڑاؤ ان کے ہاتھوں میں ہووے گئے اور جو کچھ دل چاہے گا حاضر کریں گے  
 یہ خوبیاں نعمتیں مومنوں مسلمانوں کے واسطے بہشت میں ہووے گی لایسہ معون  
 فہما لکوا لا کذا باز سنیکے دے بہشتی مہی بہشت میں کچھ یہودہ بنے فائدہ  
 بات اور نہ جھوٹی بات یہہ ایک اور بڑی سی نعمت ہے بہشتیوں کے واسطے دنیا  
 میں جو شراب پینے والے آپس میں بیٹھتے ہیں شراب پیتے ہیں مجلس کرتے ہیں شراب  
 کے نشے میں جب کیف چڑھتا ہے یہودہ باتیں اول قول کہتے ہیں جھوٹی باتیں کہتے  
 ہیں گالی گلوچ آپس میں کرتے ہیں مجلسوں کا مزا جاتا رہتا ہے بہشت میں متقیوں  
 ایسی باتیں ہووے گی بہشت کی شراب کے نشوں میں جو کچھ باتیں کریں گے آپس میں سب  
 اچھی اچھی باتیں کریں گے فائدہ خوبی محبت خوشی خوشحالی ان باتوں سے زیادہ ہوتی  
 رہے گی اور دنیا کی مجلسوں میں آپس میں بیٹھ کر اپنے مقصود کی مطلوبوں کی باتیں کرتے  
 ہیں کہتے ہیں ہکو دولت ہوتی مال ہوتا بادشاہت ہوتی ایسا گھر ہوتا ایسا باغ  
 ہوتا یہہ ہوتا وہ ہوتا تو خوب ہوتا ہے سب باتیں بیفا دی ہوتی ہیں جھوٹے ہوتی  
 ہیں بہشتی آپس میں بیٹھ کر جو باتیں کریں گے ہر ایک بات میں ان کو اور سننے والوں کو  
 فائدہ اور خوشوقتیان حاصل ہوتی رہے گی اور جو کچھ مطلب مقصود کی بات کہیں گے اسی  
 وقت وہ مطلب مقصود حاصل ہوگا ان کی باتیں جھوٹے ہووے گی جو کہیں گے اس وقت  
 وہ ہوگا ایسی بہار ہوتی اس جگہ میں موتی کا محل ہوتا زمر کے دروازے ہوتے



یہم ہوتا وہ ہوتا جو کچھ کہیں گے چاہیں گے اسی ساعت وہ ہو جاوے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انکو جھوٹا نہ کریگا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ایسی ایسی بڑی نعمتیں انکو بہشت میں ملیں گی اسکا کیا سبب ہے کوسلطے ملیں گے جزاء من ربك عطا محسا با بدلا ہے جزا دینا ہے تیرے پروردگار کی طرف سے یا محمد بخشش ہے حساب کے موافق مومن مسلمان سچے دنیا میں یقین رکھتے تھے اخلاص سے محبت سے اللہ تعالیٰ کی بندگی بجالاتے تھے اپنے رسول کے حکم پر فرمانے پر عمل کرتے تھے اچھے کام کرتے تھے برے کاموں سے دور بھاگتے تھے اس سبب ان اچھے کاموں کا ان کو اچھا بدلہ پہنچنے والا ہے اچھی جزا اچھی مزدوری ملنے والی ہے تیرے پروردگار کی طرف سے یا محمد اور یہ عطا ہے بخشش ہے ان متقیوں کے اوپر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی یہ ایک مہربانی کا حساب ہے حسابی بات ہے بحساب نہیں انھوں نے اپنے مقدر کی طاقت کے موافق جان فشانی سے اچھے کام کئے تھے اچھی نیتیں رکھیں تھیں اللہ و رسول کو راضی رکھا تھا اللہ تعالیٰ بھی اپنے کرم کے لائق اپنے فضل کے لائق ان کو جزا بخشے گا انکو راضی کر دیگا اساکہ ان کے تین بخش گیا جو خوشنیں ان کی تمام ہو جاوے گی اتنی نعمتیں ان کے تین دیوے گا کہیں گے کفایت ہے بس ہے یا پروردگار اور کچھ بھوکو نہیں چاہتا بہت تو نے بخشی ہمارے مقصود تمام ہو گئے مطلب پورے ہوئے سب طرح کی نعمتیں خوبیاں ہم نے پائیں پھر اللہ تعالیٰ من ربك کا بیان فرماتا ہے تیرا پروردگار کون ہے کیسا ہے رب السموات والارض پیدا کر نیا لاہی آسمانوں اور زمینوں کا وما بینہما اور پیدا کر نیا لاہی پالنے والا ہے روزی دینے والا ہے ہر چیز کا جو چیز آسمانوں اور زمینوں کے درمیان میں ہے جان رکھنے والا جن پر ہی قہر آدمی حیوان درند چرند پرند کا الرحمن رحمت کر نیا لاہر بان بندوں کے اوپر بڑی بخشش کرنے والا ہے ہر کسی کے اوپر دنیا کے درمیان میں مومن کا فراچھ

بھلا برا اس عالم رحمت میں نہ راہوں طرح کی نعمتوں میں ڈوبے ہیں ہر کوئی  
 اس رحمت کے سبب جو کچھ چاہتا ہے سو کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے سو کہتا ہے اور آخرت  
 میں جب پروردگار اپنی عظمت اور بڑائی اور شان ظاہر کریگا لا یملکون منه خطاب  
 مالک نہ ہوئیگے آسمان زمین کے رہنے والے پروردگار سے بات کہنے کے قدرت نہ ہوگی  
 کہ کوہ کو دم مار نیکی طاقت نہ رہیگی کہ کوئی بغیر حکم کچھ پروردگار سے بات کہہ سکے بے اذن  
 بول سکے کسی کی کوئی شفاعت کر سکے سب کوئی اپنی اپنی جگہ میں ادب سے کھڑے ہوئیگے  
 کیونکہ کسی بات کی کچھ مجال نہ ہوگی یَوْمَ یَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلٰئِکَةُ صَفًّا جہنم میں کھڑا ہوگا  
 روح فرشتہ اور سب فرشتے صف باندھ کر ادب سے کھڑے ہوئیگے روح ایک فرشتہ  
 ہی تمام ارواح کا مکمل ہی خبریں آیا ہے کہ کوئی چیز پیدائش میں اس فرشتے سے بڑی  
 نہیں ہے قیامت کے دن میں وہ روح فرشتہ ایک صف میں کھڑا ہوئیگا اور سب فرشتے  
 لاکھوں کروڑوں سجدے نہایت صف میں کھڑے ہوئیگے وہ اکیلا سب کے برابر ہوئیگا  
 عین المعانی میں آیا ہے عبداللہ حضرت عباسؓ کے بیٹے کہتے ہیں روح کا مقام  
 چوتھے آسمان میں ہے ہر روز نہار بارہ گھنٹے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے سبحان اللہ  
 کتاب ہے ہر ایک تسبیح کے کہنے میں ایک فرشتہ اس دن ومان پیدا ہوتا ہے لا یتکلمون  
 الاٰمَن اذِنَ لَهُ الْخَمْسُنَ بات نہ کہہ سکیں کسی کو قدرت نہ ہوگی پروردگار کے آگے  
 بات کہنے کی کسی کی کوئی ہیکل عرض کر کر شفاعت کر کر رہائی نہ کروا سکیگا عذاب سے چھٹا  
 نہ سکیگا سوائے اس کسی کے جس کی کوئی پروردگار کہیگا شفاعت کر نیکا حکم فرماوے گا  
 وہی آدمی وہی بندہ بات کہیگا عرض کرے گا پروردگار کے حکم سے شفاعت کروا دیگا  
 فقال صوابا اور کہا اس نے اچھا جس آدمی نے دنیا میں اچھی بات کہی ہوگی اچھا کلمہ  
 اسلامی کا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دل سے زبان سے صدق سے پڑھا  
 گھا دین کی ایمان کی بات مسلمانی کی ہدایت کی بات کہتا رہا ہووے گا کفر کی

بات سے شرک کی بات سے مفایدہ یہودہ بے ہدایتی کی بات سے پرہیز کرتا رہا ہو ویگا ایسے ہی بندیکو بات کہنے کا حکم ہو ویگا وہی شفاعت کرنے کا اذن ہو ویگا اس سبب کا فراس دولت سے محروم ہیں انکو بات کہنے کا شفاعت کا حکم نہ ہو ویگا اور مومنو کو صلے کے کہنے والو کو بات کہنے کا عرض کر نیگا حکم ہو ویگا اس دن قیامت کے روز شفاعت گہنگاروں کی برحق ہیں پیغمبروں ولیوں نیک بندوں سے پہلے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کا حکم ہو ویگا سب بندوں میں ایک حضرت نبی صاحب ہی ایسے بندے ہیں جو دنیا میں انھوں نے کبھی جھوٹی بات نہ کہی تھام عمر چھی ہی بات سچی ہی بات ہدایت ہی کی بات کہتے رہے بے فایدہ یہودہ بات کہنے سے امت کو منع کرتے رہے اس واسطے سب سے پہلے اس دن حضرت نبی صاحب کو پیغمبر اللہ تعالیٰ بخشینگا انکی شفاعت کے تیجھے اور سب پیغمبر شفاعت کریں گے اور سب پیغمبر کے تیجھے حضرت نبی صاحب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جو کوئی ان کی پیروی میں قدم پر قدم چلے میں سب امت کے لوگوں میں بہت سے بہت قائم تھاسب سے پہلے ایمان لایا تھا دین کے قائم کرنے میں کمر باندھی تھی وہ بندہ شفاعت کریگا پھر درجہ بدرجہ مومن و مومن کی شفاعت کریں گے جبکہ دلمین ایک ذرہ برابر بھی ایمان ہو ویگا شفاعت کے سبب عذاب سے دور نکلے آخر کو خلاص ہو ویگا اور کافر ایمان نہایت ہمیشہ روز خلی اگ میں جلتے رہیں گے اللہ تعالیٰ نبی صاحب کے طفیل سے مومنوں مسلمانوں کو دنیا میں ایمان پر مسلمان کی راہ پر قائم رکھے اور بری راہ بری بات برے کام سے دور رکھے آخرت میں نجات بخشے پیغمبر کی شفاعت اور اپنا دیر نصیب کرے آمین آمین آمین ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ وَهَذَا يَوْمُ الْقِيَامَةِ کا دن برحق ہی ہونے والا ہی البتہ سوہ یگا شک شبہ کچھ نہیں قیامت کے انہیں جب مومن مسلمان کو یہ بات اسد تعالیٰ کے فرمانیے معلوم ہوئی اور قیامت کے ہونے پر

یقین حکم ہوا تو اب لازم ہے جو ایسی راہ لیوے وہ کام کرے جس راہ سے جس کام سے  
 خاوند کی قبولیت کے درجہ کو پہنچے پروردگار کی رحمت سے بہت میں جگہ پاوے اس بات کو  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **مَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا** جو کوئی چاہے اختیار کرے لیوے  
 اپنے پروردگار کی طرف اپنے رہنے کی جگہ جس کی خواہش ہووے اور چاہے صلے  
 کرنے پروردگار کی رحمت میں اپنے آرام کا ٹھکانا چاہے کہ دنیا میں پھوڑ سی  
 عمر پھوڑ سی زندگانی میں وے کام کرے جن کاموں سے اللہ تعالیٰ راضی ہووے  
 اور بہت میں اسکو جگہ دیوے اور ہمیشہ کی خوشوقتی بخشے اور جو کوئی اس دولت کو  
 پہچانے چاہئے وہ جانے اور اسکا کام جانے آخر کو عذاب میں روئے میں پہنچ رہیگا  
 اسواسطے بخیروں کے خرد دینے کو غافلون کے جہانم کو اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے  
**إِنَّا آتَيْنَاكَ عَذَابًا قَرِيبًا** تحقیق ڈرایا خردی ہم نے تمکو ایک بُرے عذاب کی ایسا  
 عذاب جو آنا اسکا نزدیک ہے ایک بات ڈر کی کہی تم سے خبر دی ہم نے تمکو اسی غافلو  
 بخیر و خبر عذاب کی جو شباب حساب ہووے گی آخر کے دن میں قیامت کے دن کو شباب  
 اسواسطے فرمایا ہے جو چیز مقرر ہوئی ہو یا نہیں وہ شباب ہے نزدیک ہے **يَوْمَ نُنظُرُ**  
**الْمَرْءَ مَا قَدْ كُنْتُ يَدَاهُ** اسدن میں جس دن میں نظر کریگا آدمی اس چیز کو جو چیز آگے  
 بھیجی ہے اسکے دونوں ہاتھوں نے ہر آدمی کے عمل اسدن آگے آونگے اچھے عمل ہوں  
 یا بُرے حسبِ طرف نظر کریگا اسدن اپنے ہاتھ عملوں کو دیکھیگا اور کچھ نظر نہ آوے گا  
 اچھے عمل ہوونگے تو اچھی اچھی خوشی کی صورتیں نظر آونگی خوشوقت ہووے گی بُرے  
 عمل ہوونگے تو بُری بُری خوار کی صورتیں نظر میں آونگی غم زیادہ ہوتا جائے گا  
**لِفُؤْسٍ بُرْهَمَارِ هِيَا** ویقول الکافر یا لیتبی کنت یز آبا اور کہیگا کافر کا شکے میں  
 خاک ہو جاتا جب کافر ایمان اپنے عملوں کی صورتوں پر نظر کریگے اور خوار یا  
 اپنی دیکھینگے آگ میں جلینے حقیقت پوچھنے لگینگے ہمیشہ کا عذاب یقین ہو جاوے گا آرزو

کرینگے اپنے دلیں کہینگے کیا اچھی بات ہوتی جو ہم پیدا ہوتے اور جو پیدا ہوتے تھے  
مرگئے ہوتے پھر جی نہ اٹھتے خاک ہوئے پڑے رہتے اور جواب جئے میں پھر مر جاؤں  
تو بہتر ہووے خاک ہو جاؤں یا پیدا ہو جاؤں اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ  
قیامت کے دن میں سب جان رکھنے والے کو زندہ کریگا آدمی حیوان درند پرند  
چرند سب جینگے اول عدل انصاف کے ظاہر کرینگے واسطے حیوانات سے ان کے  
آپس میں بدلا دیا جاوے گا سینگے اگر بکری نے دنیا میں بغیر سینگے والی بکری کو مارا  
تھا اس بغیر سینگے کی بکری کو قیامت کے دن سینگے نے جاوینگے اور اس  
سینگے والی کے سینگے دور کئے جاوینگے وہ اپنا بدلا اس سے لے لیوگی  
اسکو اپنے سینگے سے مار لیوگی اسی طرح سب جانور حیوانوں زبردستوں ضعیفوں  
نا توان کا بدلا دیا جاوے گا جب سب جانور ونکے اوپر عدل انصاف ہو چکیگا  
اور آدمی اس انصاف کو عدل کو دیکھینگے سب کوئی دیکھ کر اپنے دلوں میں رہینگے  
کا نینگے مومنوں کو شفاعت کی امید واری ہووے گی کچھ اپنے دل کی تسلی کرینگے  
اور کافر نا امید ہووینگے اور جب ان جانوروں کا انصاف ہو چکیگا اللہ تعالیٰ  
جانور ونسے سوال کرنگا میں تم کو ان آدمیوں کیواسطے پیدا کیا تھا آدمیوں نے  
تم سے کیا سلوک کیا کہینگے پروردگار اچھی نعمتیں انھوں نے آپ کھائیں اور  
ہمو سوائے کھاس چون پھوس کے اور کچھ نہ دیا اور جو کچھ آدمیوں کے ہاتھ  
سے نقد یح پائی ہوگی سو بھی تمام عرض کرینگے کہینگے پھر اس بات کا بھی انصاف  
جس طرح اللہ تعالیٰ چاہیگا پاونینگے پھر جب کافروں کو عذاب خواری میں گرفتار  
دیکھینگے جانور سب عرض کرینگے پروردگار ہم راضی ہیں حکم ہووے جو ہم خاک  
ہو جاؤں پھر سوائے ان جانوروں کے جو آدمیوں کو مومنوں کو ان سے  
انس تھا پالتے تھے طوطا مینا کبوتر مور اور سب جانور خاک ہو جاوینگے جب

کافرجانورونکو خاک ہوتے دیکھنے کے اس وقت یہ آرزو کرینگے کہ کیا خوب ہوتا کیا  
بھلی بات ہوتی جو ہم بھی اُن جانوروں کی طرح خاک ہو جاتے اور یہ عذاب دوزخ کا  
نیا ہے اور اسدن شیطان بھی خاک ہو نیکی آرزو کرے گا حضرت آدم علیہ السلام  
کو جب اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور علم بخشا بزرگی بخشی سب فرشتوں کو حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ  
کر و سب فرشتوں نے سجدہ کیا شیطان سب کا سردار تھا اسنے سجدہ نہ کیا حکم ہوا  
کہ تو نے کیوں سجدہ نہ کیا شیطان نے کہا میری ذات آدم کی ذات سے بڑی ہے  
میں آگ سے پیدا ہوا ہوں اور آدم خاک سے پیدا ہوا ہے آگ خاک سے اوپر  
ہے خاک سب سے نیچے ہے میرا درجہ آدم کے درجے سے بڑا ہے بڑا اچھوٹیکو کسطح  
سے سجدہ کرے شیطان نے غرور کیا مگر یہی کیا اللہ تعالیٰ کے حکم کو مانا حکم کے  
اوپر اپنی عقل کی بات زیادہ جانی اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں یہ بات کسی رد پری  
اسکو اپنی رحمت سے دور کیا مردود کیا آسمانوں سے گرا دیا اور آدم کو آدم کی اولاد  
کو بڑا کر دیا بڑائی بخشی مقبول کیا جب قیامت میں حضرت آدم کی بڑائی اور آدمیوں  
میں خاص بندوں کی بڑائیاں پیغمبروں و لیوں کی مومنوں متقیوں کی بڑائیاں عجیب  
انکے بڑے درجہ کو دیکھ کر حیرت کریگا غم کھا دیکھا آرزو کریگا جو میں بھی آگ کا  
ہوتا خاک سے پیدا ہوا ہوتا تو کیا خوب ہوتا جو ایسے درجے پاتا جو آدم کو اور آدم  
کی اولاد کو ملے اللہ تعالیٰ اس عاجز فقیر بندے محتاج امیدوار کو اور سب مسلمانوں کو  
اپنے فضل و کرم سے دنیا میں ایمان میں سلما نی میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی پیروی میں قائم رکھے اس دنیا سے ایمان کے ساتھ لیجاوے اور آخرت میں حضرت  
محمد کی شفاعت نصیب کرے اور دوزخ سے پناہ میں رکھے بہشت میں داخل کرے  
اپنے دیدار کی دولت سے ہمیشہ آنکھوں کو روشن رکھے خوشحال رکھے آمین آمین آمین

سُورَةُ النَّازِعَاتِ

مکی ہے کہ میں حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر نازل ہوئی چالیس آیتیں  
ایک سو اناسی کلمہ سات سو تیرہ حرف ہیں اس میں قیامت کے احوال ہیں اور وحدانیت کی  
دلیلین ہیں اور بہت فائدہ سے ہیں اس سورۃ میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالنَّازِعَاتِ غُرُقًا سُوْغُنْدَہِی مَہِی اُنْ فَرَشْتُوْنِ کی جو چھینچنے والے ہیں نکالتے ہیں  
کافروں کی جانوں کو سختی سے وَالنَّاسِطَاتِ نَسْطًا اور تم ہیں اُنْ فَرَشْتُوْنِ کی جو چھٹکا پھیر  
مومنوں کی ارواح کو بدن نرمی کر آسانی کرو وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا اور تم ہیں ان فَرَشْتُوْنِ کی  
جو ثنابی کرتے ہیں دوڑتے ہیں اللہ تعالیٰ کا حکم بجالاتے ہیں ثنابی کر دوڑ کر فَاَلْسَافُ  
سَبَقًا پھر تم ہیں اُنْ فَرَشْتُوْنِ کی جو سبقت کرتے ہیں آگے بڑھتے ہیں ایک دوسرے پر فرمان  
برداری میں حکم کے تابع ہیں جو حکم ہوتا ہے اس حکم کے کر نیکی واسطے ایک دوسرے سے ثنابی  
کرتا ہے فَاَلْمَدَائِرُ اَمْرًا پھر سو گندہ ہیں اُنْ فَرَشْتُوْنِ کی جو تدبیر کر نیوالے ہیں کام کی پر دگار  
کے حکم سے اُس عالم کے کاروبار کی تدبیر کرتے ہیں جس فرشتے کو جو کام کرنا دنیا کا اور دنیا  
کے لوگوں کا فرمایا ہے اس کام کے سنوا زمین بنائیں رہتا ہے جس طرح حکم ہوتا ہے  
ہر ایک کام میں اسی طرح کرتا ہے ایک ذرہ تفاوت نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کارخانہ  
میں لاکھوں کڑوڑوں قسم کے فرشتے ہیں ہر قسم کو ایک طرح کا کام چلے ہی اپنے اپنے  
کام میں ہر ایک فرشتہ تیار ہے حاضر ہے اور سب فرشتوں میں چار فرشتے بہت بڑے فرشتے  
ہیں پروردگار کے حضور میں اُنْ چار فرشتوں کا بہت بڑا مرتبہ ہے قرب کے درجن  
میں ہیں ایک اُنْ فَرَشْتُوْنِ میں حضرت اسرافیلؑ ہیں بہت بڑے فرشتے ہیں خبر میں آیا ہے  
ساتویں آسمان کے اوپر اُنکا سر ہے لوح محفوظ جو ایک تختی ہے نور کی پانسو برس کی  
راہ میں اسکی چوڑائی ہے سب علم سب احوال خلق کے ہر ایک بندے کی حقیقت  
اول سے آخر تک اس لوح میں قدرت سے لکھی ہوئی وہ لوح حضرت اسرافیلؑ کی ہے

سامنے رہتی ہے سب علم کو رکھنے والا ہے سب فرشتوں کو انھیں سے خبر لوح کے علم کی ملتی ہے جو فرشتہ جس علم کے لائق ہے اس علم کی بات اسے پاتا ہے لیتا ہے وہ لوح سامان کے اوپر ہے اور پائون لے کے ساتویں زمین کے نیچے ہیں اور اس بڑائی اور بزرگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور شان اور بزرگی اور بڑائی کو دیکھ کر اور اپنی عاجزی اور اپنی بندگی کے اوپر نظر کر کر شرم سے خوف سے ڈر سے پاک پروردگار کی بڑائی بزرگی کی ہدایت کے ہر روز نیچاس بار چڑھے کے برابر ہو جاتے ہیں حکم احکام قضاء و قدر کے سب فرشتوں کو پہنچاتے ہیں اور وجود قیامت کے دن دم ہوگا اور اسکی آواز پھونکنے سے آسمان زمین ٹوٹے گی انکے حضرت اسرافیل ہی کے ہاتھ میں ہے اسکے پھونکنے کی ہم انھیں کو خدمت ہے اور وہ صور ایا بڑا ہی جو اسکے منہ کا گردا جہاں سے آواز نکلتی ہے پائون اس کی راہ میں ہے اس صور کو اس نرسنگے کو لئے ہوئے ہاتھ میں تیار کھڑے رہتے ہیں حکم کے انتظار میں راہ دیکھتے ہیں جس ساعت حکم ہو یگا اسی ساعت صور پھونکنے کی قیامت ہو جاوے گی ہول ہبت سا کہ عالم میں پڑ جاوے گا اور آگ کے اوپر بھی حضرت اسرافیل علیہ السلام موکل ہیں انکے حکم میں آگ رہتی ہے نکلتی ہے بڑھتی ہے گھٹتی ہے اور دوسرے فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام ہیں بہت بڑے فرشتے ہیں سدرۃ المنتہی جو ایک درخت ہے ساتویں آسمان کے اوپر وہاں ان کا مقام ہے ہدایت کے علم کا کارخانہ انکے حوالے ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبروں کے اوپر وحی لاتے ہیں پیغام کلام پہنچاتے ہیں کتاب لاتے ہیں قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر انھیں کی وساطت سے اتر ہی اللہ تعالیٰ کے کلام کے امانت دار ہیں اور باؤ کے اوپر بھی وہی موکل ہیں جبریل کی باؤ حقنی باؤ جہاں کہیں حکم ہوتا ہے وہی بھیجتے ہیں باؤ کو چلاتے ہیں اور کافروں کے اوپر پہلے پیغمبروں کے وقت جو عذاب آیا تھا حضرت جبریل کو حکم ہوا تھا عذاب کرنے کا اور جس پیغمبر کی امت میں جو لوگ بے فرمانی کرتے تھے



بُرسے کام کرتے تھے حضرت جبریلؑ ہی کو حکم ہوتا تھا ان کے عذاب کر نیکا چھ سو ہیں  
 حضرت جبریلؑ علیہ السلام کے انھوں نے ایک اپنے چھوٹے پر کو زمین میں گڑا کر  
 سات شہر کا قرون کے ایک اس پر کے اوپر اٹھا کر آسمان کے پاس تک بجا کر  
 وہاں سے اُلٹ دئے تھے زمین میں پلٹ مارے تھے اور تیسرے فرشتے  
 حضرت میکائیلؑ علیہ السلام ہیں مینہ کے اوپر پانیوں کے اوپر بادل کے اوپر کھیتوں کے  
 اوپر اور جو کچھ زمین سے گھاس درخت پیدا ہوتا ہے اور تمام خلق کے رزق پہنچانے  
 کے کام کے اوپر داروغہ ہیں جس طرح حکم ہوتا ہے اس طرح کام کرتے ہیں کھیتیاں  
 آباد ہوتی ہیں رزق بندوں کا پہنچاتے ہیں لاکھوں کروڑوں فرشتے ان کے تابع  
 ہیں ہر ایک درخت کے پات بنائیں ہر ایک گھاس کے پیدا کر نہیں کتنے فرشتے  
 کام کرتے ہیں موکل رہتے ہیں تب سب کی قوت آدمیوں کی جانوروں کی پیدا ہوتی  
 ہے اور جو تھے فرشتے حضرت عزرائیلؑ علیہ السلام ہیں خاک اور زمین ان کے حکم میں  
 ہے اور خلق کی جان نکالنے کے اوپر موکل ہیں جو وقت جس کی جان نکالنے کا حکم ہوتا ہے  
 اسی وقت نکالتے ہیں اور ان کے بھی لاکھوں کروڑوں فرشتے تابع ہیں کافروں  
 کی جان نکالنے کی واسطے عذاب کے فرشتے بُری بُری صورتوں سے ڈرائی شکلوں  
 میں آتے ہیں سختی سے عذاب سے جان نکالتے ہیں اور مومنوں کی جان نکالنے  
 کی واسطے رحمت کے فرشتے اچھی اچھی صورتوں میں نورانی شکلوں میں آکر آسانی  
 سے نرمی سے جان نکالتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے جو فرمانبردار ہیں  
 ہیں نور کے بنے ہوئے ہیں قسم کھاتا ہے جو اب قسم کا یہ بھی اس واسطے اس بات پر  
 قسم کھائی جو تم سب مرنیکے پیچھے زندے ہوؤ گے سب کو ہم پھر جلاؤینگے قرون  
 اٹھاؤینگے تمہارا سب کا حساب ہووے گا ہر ایک مومن و کافر کو جزا سزا ملے گی البتہ  
 مقرر بھی یہ بات قسم ہے اس بات کی اوپر اللہ تعالیٰ قسم کھا کر فرماتا ہے تو بندے

اپنے دل میں بوجھیں جس بات پر پروردگار قسم کھاتا ہے وہ بات خواہ خواہ ہوو گی  
 اللہ تعالیٰ کا فرمانا جھوٹہ نہیں پھر قسم کھا کر فرمایا قیامت کا ہونا مردوں کا جلا ناعذا  
 ثواب برحق ہے سچ ہے پھر جو کوئی عقل رکھتا ہے اور اس بات کو اسنے سنا سمجھا بوجھا  
 اسکو لازم ہے جو اس دنیا کی زندگانی میں جو چلی جاتی ہے اس جہان کے واسطے  
 آخرت کی زندگانی کے واسطے جو ہمیشہ قائم رہے گی کچھ اچھی خوب کمائی کر لے  
 بہت کچھ اپنے ساتھ ذخیرہ باندھ کر لے چلے ہمیشہ خوشی کرتا رہے اور فرشتوں کی  
 قسم کھانیں یہ فائدہ ہے جو بے بندے خاک سے پیدا کئے ہوئے اور جن  
 پر یہ سب کوئی جانیں جو پروردگار کی بڑی بادشاہی بڑا حکم ہے اٹکے دربار میں  
 ایسے بڑے بڑے بندے ہیں جو انکے آگے ان خاکی بندوں کا کیا رتبہ ہے کیا تہ  
 ہے کیا قوت ہے کیا زور ہے بے ضعیف ہیں نا تو ان میں اپنی بکبری چھوڑیں اپنے  
 غرور دور کریں اپنی عاجزی پر نظر کریں اور یہ فائدہ ہے جو ان فرشتوں کے  
 مذکور کو سن کر جانیں جو پروردگار ان خاکی بندوں کی بندگی کا محتاج نہیں کسی  
 بندگی کی اسکو پرواہ نہیں اس کے دربار میں کڑوڑوں بے حد بے نہایت بندے  
 پاک صاف بندگی میں حاضر ہیں حکم کے فرمانبردار ہیں ان خاکی بندوں کو جو بندگی  
 کا حکم کیا ہے انھیں کے بھلے کیواسطے ہے کہ یہ اپنی عاجزی کے اوپر نظر کر کر  
 انکو رتکبر کو چھوڑ کر اپنے سچے صاحب کا حکم بجالا دیں اس کے فرمان کو اپنے سر اور  
 آنکھوں پر رکھیں اس کے فرمان کے موافق چلیں وہ خاوند قادر ہے مہربان ہو کر  
 رحم کر ان کے تئیں ایسے بڑے مرتبے میں پہنچا دے جو مقرب فرشتے سے بھی انکا  
 درجہ زیادہ ہو جاوے قبولیت کے درجوں میں پہنچ جا دیں اور جو اپنی جھوٹی بکبری کو  
 لئے رہیں غرور کو نہ چھوڑیں ایک تو ضعیف نا تو ان عاجز در ماندے ہیں اور خواری  
 خرابی میں گرین گھون گھون کے ٹھکانے سے بھی نیچے گر جاہیں کہیں کے نہوین

پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے ہونے پر قسم کھا کر فرماتا ہے یَوْمَ تَجُفُّ الْأَوَافِقُ یَا دُرُیو  
 بوجھو سمجھو اسی عاجز بندہ اسدن کی بات معلوم کرو جس دن مین کانیکا لرزیکا کا  
 لرزینوا لاجب حکم ہوو یگا پہلا صور دم ہونے لگیکا آسمان زمین مین ہول میت پر جاو یگا  
 آدمی جن پری ہول کھا کھا کر مرنے لگینگے پیٹ وایون کے پیٹ گر جاوینگے آسمان و  
 زمین سب ملنے لگینگے پیار اڑنے لگینگے کچھ ذرہ ذرہ ہو کر میت نابود ہو جاو یگا سو  
 ذات پروردگار کے اور کچھ نہ رہیگا تَبْعُهَا الذَّادُ فَهٗ اسکے پیچھے آو یگا پیچھے آئینوا  
 جب پہلا صور بھونک چلیگا اور سب کچھ میت و نابود ہو جاو یگا چالیس برس کے  
 پیچھے اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے حضرت اسرافیلؑ کو زندہ کرے گا صور پیدا ہووے گا  
 حکم ہوو یگا جو صور کو ہاتھ مین لیکر پھر بھونکو اسکو دم کرو حکم سے دوسری بار صور بھونینگے  
 آسمان وزمین تیار ہو جاوینگے مردون کے تن بدن ذرہ ذرہ جمع ہو کر موجود ہووینگے  
 سب جاندارون کی ارواح سب کی جان صور مین ہوو یگی جانون کو خطاب کریں گے آواز  
 کریں گے تم سب اپنے اپنے بدن مین جاؤ داخل ہوو پھر سب مردے درجہ بدرجہ جینے لگینگے  
 زندہ ہو جاوینگے اپنی اپنی قبرون کے پاس بکھڑے ہووینگے عالم کا رنگ اور طرح  
 دیکھینگے زمین صاف ہوو یگی او پچا نیچا درخت جو ملی کچھ ہوو یگا سارا عالم ایک برابر  
 میدان ہوو یگا تمام خلق اس حال کو دیکھ کر حیران ہووے گی کیسی پہ پہ کیا ہو کیا ہو گیا  
 پھر یاد کریگی کہے گی یہ وہی دن ہی جس دن کی پیغمبرون نے خبر دی تھی کتابون  
 مین لکھا تھا یہ قیامت کا دن ہی یہ حساب کتاب کا دن ہی ہر کسی کو ہول ڈر زیا  
 ہوو یگا نیک کار بدکار کے اوپر ڈر غالب ہو جاو یگا ہر کوئی اپنے دل مین کہیگا  
 آج دیکھئے میرے اوپر کیسی یتیمی میرا کیا حال ہووے گا نجات پاؤں گی یا عذاب  
 ہووے گا اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلُوبُ یَوْمَئِذٍ قَاجِحَةٌ اِیْضًا رَہَا  
 خَاشِعَةٌ دَل سب کتنے خلق کے اسدن خوف سے ڈرے کانپنے والے دھڑکنے والے

ہونگے انھیں ان کی خوف سے شرم سے بچے ہوونگی اسدن کا ہول دُرب کے  
 دلون میں ایسا پڑیگا جو سب کے دل تڑپنے لگیں گے کانپنے لگیں گے ہر کوئی اپنے لہا ہونے  
 اوپر نظر کر کر سر اٹھانہ سکے گا انھیں بچے ہو جاوے لیکن شرم سے عرق تن بدن سے  
 بہہ چلیگا ہر کسی کو یہی فکر پڑ جاوے گی جواب ہمارا کیا حال ہووے گا کیسی بات ہووے گی  
 کیا جواب دینگے جب یہ باتیں یہ سب حقیقت قیامت کے دن کی کافروں نے اُن  
 آیتوں سے معلوم کیں یہ آیتیں سنیں تعجب سے کہنے لگے کبھی قیامت کی بات سنی  
 نہ تھی کچھ کچھ ہو تو فی سے کہیں گے اُن کی بات فرماتا ہے پروردگار تعالیٰ یَقُولُونَ لَا  
 لَمَرَدٌ وَدُونَ فِي الْكَافِرَةِ کہتے ہیں یہ کافر اب دنیا میں انکار سے تعجب کر کر کیا ہم پھر  
 پھر نیگے پھر جینے جیسے حال میں اب میں ہم دوسری بار بھی ایسے حال میں ہو جاوے گے  
 کیا جس طرح اب جیتے ہیں مگر پھر اسی طرح جو نیگے ءَاِذَا كُنَّا عِطَافًا مَّتَجِرَّةً کیا جوت  
 ہووے گے ہم ہڈی پرانی گلی ہوئی پھر جو نیگے تن بدن خاک ہو جاوے گا فانی ہو جاوے گا  
 ہڈی بھی گل کر خاک ہو جاوے گی کیونکر دوسری بار پھر کر جی اٹھیں گے قَالُوا قُلْنَا  
 اِذَا كُنَّا عِطَافًا مَّتَجِرَّةً کہا ان کافروں نے یہ جینا اس وقت دوسری بار کا بُرا جینا ہی  
 زیان کا جینا ہی کافروں نے دوسری بار یہ جینے کی حقیقت کو نہ سمجھ کر اپنے  
 دل میں بوجھا جو یہ دوسری بار کے جینے میں پھر اس طرح تن بدن میں گوشت  
 محکم استخوان کے ساتھ نہ ہو سکنے صورت شکل پھر نہو سکے گی آدمی مرنے کی خاک  
 گڑتا ہی صورت شکل بگڑ جاتی ہی بدن خاک ہوتا ہی ہڈی گل جاتی ہی پھر جو نیگے  
 تو بھی ہڈی گلی مٹی سا تھ ہووے گی خاک مٹی لپٹی ہوئی ہووے گی صورت کچھ بگڑی ہوئی  
 ہووے گی تو اب جینا کچھ اچھا نہیں خوار جینا ہی بُرا جینا ہی زیان ہی نقصان  
 ہی اس بات کو نہ سمجھے جو پروردگار ایسا قادر ہے جو ایک حکم کرنے میں اسکے اول  
 آخر کے مردے سب جی اٹھیں گے پیدا ہو جاوے گے ہر ایک اپنی اپنی صورت میں تن بدن

میں ہو جاوے گا کچھ بار نہ لگے گا اس واسطے اللہ تعالیٰ ان کا فروغ دے تب ہی کہنے کا جوہر  
 قیامت کے دن سے منکر ہونے کا جواب فرماتا ہے فَاتِمَا حِي ذُجْرَةٍ وَاحِدَةٍ پھر تحقیق  
 نہیں ہی پہنچ رہا کہ نہ کرنا جلانا ان سب خلق کا سوائے ایک ہلکے مارنے کے دوسری  
 بار کا جلانا پیدا کرنا کچھ مشکل بات بھاری کام نہیں ہی اسرافیلؑ کو حکم ہو دے گا صور دم  
 کر ایک آواز کرے گی اور وح سے کہہ اپنے اپنے بدن میں آ جاؤ جی اٹھو ہمارے  
 ایک بندے کی ایک آواز کرنے میں تباہی اٹھنے کے تن بدن گوشت پوست پیدا  
 ہو کر قبروں سے اٹھ کھڑے ہووینگے فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ پھر یہ وقت یکایک پہرے سب  
 خلق قیامت کی زمین میں آ جاوے گی زمین کے نیچے سے اوپر ہو جاوے گی ساہرے  
 میں اٹھ کھڑی ہووے گی ساہرہ قیامت کے شہر کی زمین کا نام ہی وہ زمین سفید  
 ہووے گی برابر ہووے گی ہموار ہووے گی برابر صاف او پچا نیچا اس میں ایک نہ ہووے گا  
 روایت میں ہی ساہرہ زمین کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی قدرت سے پیدا  
 کرے گا اور وہ پوئے کی ہووے گی طول عرض لبنا چوڑا اس زمین کا دنیا کی زمین سے چار  
 برابر زیادہ ہووے گا اور اس زمین کا نام ساہرہ ہی سہر عربی میں بیداری کو  
 جانگنے کو کہتے ہیں اس دن میں تمام خلق کی نیند جاتی رہے گی شور ہنگامہ دھوم فکرا اندیشہ  
 حساب کتاب قصہ قضیہ ایسا کچھ ہو دیکھا جو نیند کا نام و نشان بھی کچھ نہ رہے گا پچاس  
 ہزار برس کا ایک دن ہی وہ قیامت کا دن کسی کو اپنے اپنے حال سے چھوٹ  
 نہوے گی جو سونے کے واسطے ہلکے سے ہلکے مار سکے اس سبب قیامت کی زمین  
 کا ساہرہ نام ہو ہی اللہ تعالیٰ نے قیامت کا بیان کر کر حضرت موسیٰ علیہ السلام  
 کا قصہ بیان کیا ان کو فرعون کی طرف بھیجا تھا ہدایت کرنے کے واسطے فرعون نے  
 حضرت موسیٰؑ کی بات نامانی اپنی دولت کی مغروری میں رہا کبر کرتا رہا منکر رہا آخر کو  
 حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نجات پائی اسکے ہاتھ سے چھوٹے اور فرعون اپنے

سب شکر و فوج کے ساتھ دریائین ڈوبانہ دنیا ہاتھ میں آئی اسکے نہ دین ہاتھ آیا اس  
 قصہ میں بہت فائدہ ہے میں ایک فائدہ یہ ہے جو اس قصے سے حضرت محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے پاک دل کو تسکین آرام آوے تسلی ہووے جو اکیلا محبہ کو ان کافروں  
 نے انکار نہ کیا اور بھی پیغمبر کی پیغمبری کے اوپر ان کے وقت کے کافروں نے  
 انکار کیا تھا ان کے منکر ہوئے تھے جیسے فرعون نے حضرت موسیٰ کا انکار کیا حکم نہ مانا  
 یہ کافروں کی عادت ہے پیغمبروں کی باتیں نامین حکم نہ سنیں اور فائدہ یہ ہے جو  
 ہر کوئی سنے سمجھے معلوم کرے کہ کسی اپنے پیغمبر کو نانا آخر کو وہ غبار ہوا عاقبت اسکی خراب ہوئی  
 فرعون کی عاقبت خراب ہوئی ہر کوئی عبرت پاوے اپنے بھلے کی نصیحت لیوے اور فائدہ یہ ہے جو ہر  
 کوئی جانے جسکو اللہ تعالیٰ نے عزیز کیا اس کی حمایت کی پھر اسکو کوئی ذیل نہیں کر سکتا  
 کیا ہی بڑا دشمن ہووے اسکی دشمنی سے کچھ نقصان نہیں ہوتا اور جسکو خوار کیا اسکی حمایت  
 نہ کی پھر وہ کیسے ہی بڑے مرتبے میں ہووے کیسی ہی دولت دنیا رکھتا ہووے آخر کو  
 ایسا نیچے گرتا ہے جو پھر کبھی اٹھ نہ سکے کوئی اسکا ہاتھ پکڑ نہیوالا اٹھانیوالا نہ ملے  
 جیسی فرعون کی حقیقت ہوئی اور بھی بہت فائدہ ہے میں اس قصے میں فرماتا ہے  
 پروردگار ہل ائتک حدیث موسیٰؑ کو یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہنچی بات موسیٰؑ کی  
 اذناک ونبہ بالواد المقدس طوی جب آواز کی موسیٰؑ کے تین موسیٰؑ کے پروردگار  
 نے وادی مقدس پاک جگہ میں جسکا طوا نام ہے کہا پروردگار نے اذہب الی  
 فرعون جا اسی موسیٰؑ فرعون کی طرف اسکو ہدایت کرندگی کی طرف بلا اللہ طغی  
 تحقیق فرعون حد درگزر ہے اپنی عاجزی کی ٹھکانے ندگی کی حد میں نہیں رہا خدا  
 کے دعوے کرتا ہے کہتا ہے میں ہی خدا ہوں فَقُلْ هَلْ لَكَ اِلٰی اَنْ تَرْجِعَ پھر کہہ  
 اُسے کچھ رغبت ہے تجھے اس بات کی طرف جو کفر کی ناپاکی سے پاک ہو جاوے گناہ  
 چھوٹ جاوے خدا تعالیٰ کے اوپر ایمان لاو لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ کہے تو دنیا آخرت میں

نجات پاوے وَاَهْدِيكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَخَشِيَ اور راہ دکھاؤ نہیں تیرے تین تیرے  
 پروردگار کی طرف پھر ڈرے تو میں اللہ تعالیٰ کی عظمت بزرگی بڑائی کی باتیں کہوں  
 تجھے جو تجھ میں معرفت پہچان اپنے پیدا کرنے والے کی پیدا ہوو ایمان آوے تجھ کو  
 پروردگار کا خوف پیدا ہووے تجھ میں اس ڈر کے سبب کفر سے گناہ سے دور  
 بھاگے تو اچھے کام کرنے لگے بُرے کام تجھ میں نہ رہیں اس جہان اس جہان میں  
 بھلائی پاوے خوبی پاوے فَارَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ پھر دکھایا موسیٰ نے فرعون تین  
 بڑی نشانی قدرت کی اپنا معجزہ دکھایا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بخشا تھا  
 عصا اور ید بیضا اس میں ہزار معجزے تھے اور جب عصا و شمنون کے واسطے زمین  
 میں ڈال دیتے ایک بڑی بیت کا ڈرائی صورت کا اثر دے جاتا اور حضرت موسیٰ  
 علیہ السلام اسکو جب کو کھا جانے کا اشارہ کرتے کہتے اسکو کھا جاؤ وہ کھا جاتا اور  
 ید بیضا بہت تھا حضرت موسیٰ جو قوت اپنے دے اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈال کر  
 دل کے اوپر پھیر کر باہر نکال کر ہاتھ کو دکھاتے آفتاب کی طرح روشن ہو جاتا چمکنے  
 لگتا اندھیری رات میں دکھاتے تو رات سے دن ہو جاتا کسی کی آنکھوں کو تاب  
 نہ آسکتی جو اسکی طرف دیکھ سکے ایسے ایسے بڑے معجزے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے  
 فرعون کو دکھائے لیکن اُن بد بختوں نے ہدایت قبول نہ کی لکن اب وعصی پھر دروغ  
 گو کہا فرعون نے موسیٰ کو اور بھاگا ہٹ گیا پیٹھ دی اُسکے ڈر میں اور عاصی ہوا جھوٹا  
 کہا فرعون نے موسیٰ کو اُن کی پیغمبری کو نمانا ان کے اوپر ایمان نہ لایا خدا کا گنہ گار  
 سوا کا فرما اَدْبُو كَيْتَعِي پھر پیچھے پھر گیا ایمان قبول کرنے سے ایمان نہ لاکر کفر میں  
 چلا گیا اور کوشش کی سعی کی شرارت پر کمر باندھی فساد کرنے چاہا دشمنی کرنے کی طرف  
 دوڑا فتنہ پھرتے کیا فرعون نے اپنی قوم کو شر کو جادو گر کو فنا دی پھر سکارا  
 فرعون نے آواز دی اپنے سب لوگوں کو جمع کر کر فقال اَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ پھر کہا فرعون نے

اپنی سب گروہ سے میں بن ہو گا رکھا رکھا تھا را اور سب چھوٹے خدا ہیں تمھارے میں  
 بڑا خدا ہوں جب اس بد بخت نے ایسی بے ادبی کی اور ایسی بے ادبی کے کلمے کہے  
 فَاخَذَ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَى پھر پکڑا اسکو خدا تعالیٰ نے رسوائی میں خرابی میں  
 آخرت کی اور دنیا کی دنیا میں اسکو اسکے سارے لشکر فوج گروہ کے ساتھ دریا میں ڈال  
 دیا غرق کر دیا اور آخرت میں اسکو اور انکی گروہ کو دوزخ کی آگ میں جلا یا ہمیشہ کے  
 خدا میں گرفتار کیا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنِ يَخْتَتِي تحقیق اس قصے کے بیان کرنا میں  
 عبرت نصیحت ہی اس کسی کیونکہ جو ڈرے خدا کا خوف کرے اس قصے کو سمجھے  
 تو بہت فائدہ حاصل کرے تھوڑا بیان اس قصے کا یہ ہے فرعون ایک بادشاہ تھا  
 مصر کے شہر میں اسد تلک نے اسکو بہت مال دولت حکومت دیا تھا بہت بادشاہ اسکے  
 حکم میں تھے لاکھوں آدمی اسکی فرمانبرداری میں رہتے تھے ایک رات اسنے خواب میں  
 دیکھا کہ کوئی اسے کہتا ہے تیرے شہر میں ایسا کوئی آدمی پیدا ہو گا جو تیرا ملک اسکے ہاتھ سے  
 خراب ہو گا تیری بادشاہت جاتی رہے گی تجھکو تیرے سب لشکر فوج گروہ کے ساتھ پانی  
 میں ڈبا دیا یو گیا غرق کر دیا اور وہ آدمی بنی اسرائیل میں پیدا ہو گیا اس خواب کو  
 دیکھ کر فرعون چونکا بہت بڑی فکر میں غم میں پڑا صبح کو سب اپنے امرا کو جمع کر کر اس  
 خواب کو بیان کیا اسکے پاس ہزار امیر ہزار چاہو گئے تھے ہزار کاہن تھے جو غیب کی خبریں  
 کیا ہو گا کیا ہو گا دیا کرتے تھے ہزار بخومی تھے ان سب کو بلا کر اپنے خواب کی بات کہی ان  
 سمجھون نے کہا تو فکر غم مت کر ہم اسکا علاج کر سکیں گے یہ بات نہونے پاویگی چالیس دن  
 ہم فرصت مانگتے ہیں کہا اچھا جاو کام کرو علاج کرو یہ سب کئی بخومی اپنے بخوم کی شہری  
 دیکھتے لگے حساب ٹھیک کرنے لگے ستاروں کی خواست کے صدقے مقرر کرنے لگے تو نا  
 رو پاموتی مونگا اور منتر جعفر بنانی لگے اور جادو گر اپنی جادوگری کے بند چھند کرنے  
 لگے اور کاہن اپنی راہ کے ڈھونڈھنے میں پڑ بھوکے رہنا را تو نکاحا گنا زمین کا



سونا پکڑا تخت ریاضت کرنی اختیار کی جنوں کی طرف رجوع ہو کر خبر دھونڈھنے لگے اس خواب کی کیا بات ہے کیا خواب ہے کیا ہوگا کیا ہوگا اس وقت یہ جن شیطان آسمانوں کے اوپر جاتے تھے فرشتوں سے خبریں سنتے تھے جب کچھ دنیا میں کوئی بات بُری ہو اچانکتی حق تعالیٰ اس بات کو اول عرش کے فرشتوں پر حکم فرماتا ہے پھر عرش کے فرشتوں سے سب آسمانوں کے فرشتے سنتے آپس میں فرشتے اس بات کا چرچا کرتے مذکور کرتے یہ جن ان خبروں کو لیکر کاهنوں سے بتوں کے پاس آکر بولتے ایک سچی بات کے ساتھ میں باتیں کفر کی ملا کر کہتے ایسا ہوگا ویسا ہوگا بتوں کو جو جو منت مانو چھند ادا ویسا کرو ویسا کرو اور کاہن محنت کر کر ان جنوں کی بندگی میں رہ کر ان سے راہ پیدا کر کر اپنا دوست کرتے وہ جن انکو بھی خبر دیتے باتیں کہتے یہ طرح کا کہنی کی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تھی جب اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں پیدا کیا جن اپنی ماں کے پیٹ سے دنیا میں پیدا ہو اسی دن سے شیطان جن آسمان کے اوپر جانے بند ہو گئے کہانت ٹی بات جاتی رہی پھر ان دنوں میں فرعون کے وقت میں اللہ تعالیٰ نے عرش کے فرشتوں کے اوپر وحی کی خبر دی جو بنی اسرائیل میں ایک پیغمبر پیدا کرونگا فرعون کو اس کے ماتھے سے ہلاک کرونگا ماہ ونگا دریا میں ڈباؤنگا اور وہ پیغمبر مصر میں پیدا ہووینگا جمعہ کی رات فلاں نے حبشہ میں غلامی ساعت میں جب تین عشاء رات سے گذریگی اسکو اسکی باپ کی پیٹھ سے اسکے ماں کے پیٹ میں پہنچاؤنگا یہ بات فرشتوں میں مشہور ہوئی جنوں نے دیوؤں نے سن پھر اگر کاهنوں کو خبر دی کہا چالیس دن میں ایسا شخص اپنی ماں کے پیٹ میں آوے گا کاهنوں نے خبر کر فرعون سے یہ حقیقت کہی فرعون نے سنکر کہا اس بات کے دفع ہونے کی کیا تدبیر کیا فکر کیا جائے جو اس لڑکے کی ماں کو معلوم کر کر بارڈالون ایسا لڑکا پیدا ہونے نہ پاؤ انھوں نے سب اسکے امرائے کہا یہ بات ہم سے ہو سکیگی ہم جان نہ سکیں گے تدبیر یہ ہے جو چالیسویں رات جس انکی

خبر پائی ہما ہم نے سب بنی اسرائیل کے مرد و نکو جو اس شہر میں ہیں جمع کر کر شہر سے  
 سب کو باہر نکال دیوین و اپنی جو روون سے جدا سو وین بنیر حکم کے کوئی مرد عورت  
 ملنے نہا وے یہ کیا چاہئے تو اسکا لفظ اس تدبیر سے بیٹھیں نہ آئے باو  
 پیدا نہو سکے اجماعوں نے خدا تعالیٰ کی تقدیر کے پھرنے کی یہ تدبیر باندھی اس شہر  
 میں بنی اسرائیل حضرت یعقوب بنمیر کی اولاد حضرت یوسف علیہا السلام کے وقت سے  
 بہت ہوئی تھی لاکھوں آدمی مرد عورت جمع رہتے تھے فرعون نے اسدن حکم کیا جس  
 اگلی رات میں مقرر کیا تھا ہزاروں ہراول بھیج کر سب مرد و نکو شہر سے باہر نکالا اگلی جو روون  
 کو شہر میں بسنے دیا اور محصل چھوڑے رکھوا لے رکھے جو ایک مرد بنی اسرائیل کا اور سب  
 فرعون کے لشکر کے شہر میں آنے نہا وین اسکا حکم بڑا بھاری تھا ڈر سے سب کوئی باہر  
 شہر کے تمام رات رہے کوئی اندر نہا سکا بخولی اور کاہن سب تمام رات جاگتے  
 رہے فرعون اور عمران جو اسکا بڑا خاص وزیر تھا یہ دونوں شہر میں گئے عمران  
 جو بنی اسرائیل سے تھا فرعون کو معلوم نہ تھا اور اس وزیر پر فرعون کا بڑا اعتبار  
 تھا پھر اس رات فرعون کے سب لشکر کے لوگ باہر شہر میں آئے فرعون نے عمران  
 سے کہا تو آج کی رات میرے پاس سے کہیں مت جا میرے محل کے دروازے کی چوکی  
 میں رہ عمران نے قبول کیا تمام رات وہیں رہا پھر اس رات میں جب وہ وقت پہنچا  
 جو خدا تعالیٰ نے چاہا تھا تمام عورتیں شہر کو خالی دیکھ کر تمام شہر میں پھرتی  
 تھیں عمران کی جو رو بھی آپ کو نبیا سنوار کر عمران کی خبر پا کر عمران کے پاس آنی عمران  
 کا دل اسکو کچھ کر رہ نہ سکا دونوں آپس میں ملے حکم سے اللہ کے اسی ساعت حضرت  
 موسیٰ باپ کی بیٹی سے مان کے بیٹ میں آئے پھر عمران نے جو رو سے کہا وہ لڑکا  
 جس سے فرعون ڈرتا ہے فرعون کے ملک کا خراب کر نیوالا اسکو پانی میں ڈوبائے  
 والا یہی ہمارا بیٹا ہے خبردار اس بات کو کسی سے مت کہو پھر جو میون نے اسوقت

کے پیچھے آسمان کو نظر کر کر کچھ نشانی پا کر جانا جو وہ لڑکا باپ کی پیٹھ سے مان کے پیٹ میں آیا سب ملکر فریاد کرنے لگے پکارنے لگے ایسا شور مہنگا مہ کیا جو فرعون منہ سے جاگ اٹھا عمران کے پوچھا یہ کیا شور و غل ہے عمران نے کہا شہر کے باہر بنی ہزار جمع ہیں آپس میں کھیلتے ہیں بازی کرتے ہیں فرعون کو تسلی نہ ہوئی منہ پر ہنسی مسکراتی رہی صبح میں فکر میں رہا جب صبح ہوئی انجومیون نے اپنے منہ کا لے کئے گریبان پھاڑ کر فرعون کے پاس آئے اور کہنے لگے وہ تیرا دشمن آج رات کو اپنے مان کے پیٹ میں آچکا فرعون یہ سن کر غصہ ہوا غمگین ہوا انجومیون نے کہا اب علاج یہ ہے جو دایئو نکو بھجک اسب بنی اسرائیل کی جو رو و نکو دیکھ کر جس کو حل رہا ہووے دو ادے کر گرا دیوین حکم کیا ہزاروں پیٹ گرا دئے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی مان کے پیٹ کو چھپا دیا کہ کیو معلوم نہوا پھر نو مہینے کی پیچھے حضرت موسیٰ پیدا ہوئے انجومیون نے معلوم کر کر فرعون سے کہا وہ دشمن تیرا دنیا میں آیا پیدا ہوا پھر فرعون نے حکم کیا اس مہینے میں جو عورت لڑکا جنی ہو دایئو جان جا کر ڈھونڈھ کر لڑکوں کو باہر لاوین مار ڈالین ہزاروں لڑکوں کو مار ڈالے جدھر کر مار ڈالے نوے ہزار لڑکے مار ڈالے خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو چھپا دیا بچا رکھا پھر حضرت موسیٰ کی مان کے دلمین اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈال دی جووے ایک لکڑی کا صندوق بنا کر حضرت موسیٰ کو اس میں لٹا کر بند کر کر دیا میں ڈال دیوین تو اس ملک سے وہ صندوق بہرہ ور کسی ملک میں جاوے کسی کے ہاتھ آوے ترس کھا کر اپنا بیٹا کر کے پالے کسی طرح سے جیتے رہیں پھر انھوں نے ویسا ہی کیا ایک صندوق چھپا کر بنوایا اس میں بچھونا بچھا کر ان کو لٹا کر اسکا منہ بند کر کر دیا میں بہا دیا اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا پھر وہ صندوق وچھ بہا چلا جاتا تھا فرعون دریا کے کنارے اپنے محلوں میں بیٹھا تھا اسکی نظر صندوق وچھے کے اوپر پڑی حکم کیا جانے نہ پاوے لاؤ لوگوں نے جا کر پھر کر اس صندوق وچھے کو لا کر فرعون کے آگے رکھا کہا اسکو کھولو

کیا ہے اس میں کھولا دیکھیں تو ایک لڑکا ہے اور بی بی آسیہ فرعون کی جو وہ بھی اسکے پاس  
 بیٹھی تھی ان کی نظر حضرت کے اوپر پڑی اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں میں اور جسکی نظر تیری  
 اسکے دلوں میں لکھی محبت ڈال دی شفقت آگئی فرعون نے کہا یہ وہی لڑکا ہے جو  
 میرا دشمن ہے اسکو مار ڈالوں بی بی آسیہ کہا مت مار ہمارے بیٹا نہیں ہے ہم  
 اسکو بیٹا کر کے پالیں تو خوب ہے فرعون کی بھی خاطر میں یہ بات پسند آئی قبول  
 کیا پھر انکے پرورش کرنے پالنے کی فکر ہوئی دایان بلامین دو دھ پلانے کو کہا  
 حضرت موسیٰ نے کیا دو دھ نہ پیار بچران ہوئے جسکو بلا یا تس کا دو دھ نہ پیار  
 سب کوئی اسی فکر میں تھے حضرت کی بہن اس جگہ انجان آنکلیں اسبات کو سنکر  
 انھوں نے کہا میری ماں کو لڑکا پالنے کا خوب ڈھب آتا ہے اسکو میں لاؤں اسکا  
 دو دھ پیوے تو پیوے فرعون نے کہا جا بلا لاوے اپنی ماں کو بلا لائیں انھوں نے  
 دیکھ کر حضرت کو پہچانا اپنی گودی میں لیا دل میں بہت خوش ہوئے شکر کیا دو  
 دھ لگے تب خوش ہوئے انھیں کو اسنے دائی مقرر کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو  
 ان کی ماں کے پاس پہنچا دیا فرعون نے گھر میں اپنی ماں کے پاس پرورش ہوئے  
 ارے پھر بڑے ہوئے بادشاہ زادوں کی طرح بہتے تھے ہر کوئی ان کو فرعون  
 کا بیٹا کہتا تھا تیس برس کی عمر ہوئی تھی مصر میں فرعون کے گھر میں تھے ایک  
 دن حضرت موسیٰ کے ہاتھ سے فرعون کا ایک مصاحب طمانچے سے مارا گیا فرعون  
 کو خبر ہوئی اسکے دل میں آیا وہی لڑکا ہے جو میرا دشمن اس مصاحب کے ہاتھ  
 ان کے مارنے کی مصلحت کی جو ادبی حضرت کا دوست تھا اسنے کہا تم اس  
 وقت تم یہاں سے نکل جاؤ تمھارے مارنے کی مصلحت ہوئی ہے حضرت اکیلے  
 راتوں رات چھپ کر اس شہر سے نکل کر کئی دن میں مدین ایک شہر تھا  
 وہاں پہنچے اس شہر میں حضرت شعیب پیغمبر رہتے تھے اسے ملاقات کی قصد

قصہ کہا اٹھون نے بہت تلی دسی خاطر جمع کی دس برس لنگے پاس سے انکی بکریاں  
چراغین پھر حضرت شعیب نے اپنی بیٹی کا کہ نبی صغیر اٹھکا نام تھا حضرت کے ساتھ  
نکاح کر دیا پھر دس برس کے بعد حضرت شعیب سے رخصت ہو کر اپنی بی بی کو ساتھ  
لیکر مصر کی طرف اپنی ما سے اور اپنے بھائی سے جٹکا مارون نام تھا ملنے کے واسطے  
چلے پھر سفر میں راہ میں ایک وقت رات کو چلے جاتے تھے اندھیا رسی رات تھی  
جاڑا تھا مینہ بہہ رہا تھا اس وقت ان کی بی بی کو درد زہ جئے کا درد پیدا ہوا آگ  
کی تلاش ہوئی حضرت نے سب لوگوں کو اپنے قافلے کے کہا تم اسی جگہ رہو میں کہیں  
سے ڈھونڈھکراؤں باہر نکل کر ایک اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر طرف نظر کی ایک  
طرف دور سے آگ نظر آئی ہے اس طرف چلے ایک پہاڑ دیکھا اُسکے اوپر چڑھے  
ایک درخت کے اوپر آگ نظر آئی اٹھون نے آگ لینے کو ہاتھ پھیلا یا وہ آگ  
سُرگ گئی اپنے عصا سے ایک لوکا باندھا جلانے کے واسطے اور عصا اوپر اٹھایا  
وہ آگ اور اوپر جا رہی حضرت کو خوف پیدا ہوا ڈرے چران ہو یہ کیا چیز ہے  
کیونکر اوپر سرک جاتی ہے اسی فکر میں تھے جو درخت کے اوپر کی طرف سے آواز  
آئی موسیٰ ڈرے مت یہم وادی مقدس ہے اس مکان کا طوسی نام ہے میں سے بڑھو  
ہوں تیرا تو میری بندگی میں حاضر رہ تجھ کو میں نے پسند کیا خاص بندوں میں  
داخل کیا پیغمبر بنا یا فرعون کی طرف جا وہ خدائی میں آپ کو شریک کرتا ہے غرور  
تکبر کرتا ہے گمراہ ہوا ہے ظلم کرتا ہے خلق کو گمراہ کرتا ہے تو جا کر اسکو میری طرف  
سے پیغام دے ہدایت کر راہ بتا بندگی کی توحید کی راہ میں بلا اور نبی اسرائیل کو  
ہدایت کر راہ دکھلا بندگی کی راہ میں لا حضرت نے یہہ کلام الہی کا آواز سنی خوف  
ڈر جاتا رہا دل کو ان کے تلی اور تسکین آئی جو کچھ حکم پروردگار کا تھا قبول کیا  
اور عرض کی کہا پروردگار میری زبان بات کہنے میں خوب نہیں چلتی ہے اور میں

اکیلا ہوں میرے بھائی ہارون کو بھی پیغمبری عنایت کر میرا اسکو وزیر کر دے میرے  
 دل اور زبان کو کھول دے جاری کر دے اور سب کام مشکل میرے آسان کر دے  
 ہر حال میں ہماری حمایت کر مددگار رہ قوت بخش فرعون بڑا ظالم ہے مغرور ہے  
 اسکے پاس بہت دولت ہے فوج نہیں لشکر ہے وہ میرے مارنے کے خیال میں ہے  
 بغیر تیری مدد قوت کے مجھ سے کیا ہو سکتا ہے اور آئی اسی موسیٰ تیری سب دلائل  
 پہنے قبول کن کچھ فکر مت کر تیرے بھائی ہارون کو بھی پیغمبری تیرا رفیق کیا خاطر  
 جمعی سے تم دونوں جاؤ اسکو پیغام پہنچاؤ میرے کرم فضل کی نظر تمہارے اوپر  
 ہے میں تمہارے ساتھ ہوں تمہارے سب حال کو دیکھتا ہوں تمہاری سب  
 باتوں کو سنتا ہوں پھر حضرت کے ہاتھ میں عصا تھا اللہ تعالیٰ نے سوال کیا پوچھا  
 تیرے ہاتھ میں کیا ہے اللہ تعالیٰ سب کچھ آسمان وزمین کے بھید جانتا ہے اسکے  
 علم سے کچھ چھپ چھپی نہیں یہ سوال صرف اُنکے دل لگنے کے واسطے فرمایا اُن کے  
 اوپر اس حال میں خوف اور ہیبت اور عظمت الہی کی غالب تھی زبان چل نہ سکتی تھی  
 اس خطاب سے تسکین ہوئی زبان کی گویائی کھلی کہا یہ میرے ہاتھ میں عصا  
 اسکے اوپر تکیہ کرتا ہوں اپنی بکریاں اس کے ہاتھ میں ہوں اور اور بہت کام کرتا ہوں  
 حکم ہوا اسکو اپنے ہاتھ سے زمین میں گرا دے حضرت نے ہاتھ سے عصا کو ڈال دیا  
 اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک بڑا سانپ بڑا اثر ڈا ہوا گیا حضرت ڈرے پیچھے کو  
 بھاگنے لگے حکم ہوا یا موسیٰ خوف مت کر ڈر مت ہاتھ سے پکڑے حضرت نے اسٹین  
 سے ہاتھ نکال کر پکڑا اثر ڈا ہوا گیا حضرت خوش ہو گئے پھر حکم ہوا یا موسیٰ اپنے  
 ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈال کر باہر نکال حضرت موسیٰ نے ہاتھ سینے کے اوپر  
 پھیر کر باہر نکالا ہاتھ آفتاب کی طرح روشن ہو گیا اسکی روشنی سے اندھیری  
 رات دن ہو گئی حکم ہوا یہ دو معجزے نشانیاں علامتیں ہیں تیری پیغمبری کی پھر

اور بائین بھید کی حضرت سے ہوئیں جو کچھ اس وقت ضرور تھا ارشاد ہوا پھر حضرت  
 وہاں سے رخصت ہوئے اپنے قافلے میں آئے سب کو خیر و عافیت سے پایا جو  
 کچھ درکار تھا سب کچھ موجود تھا حضرت کے ساتھ بہت بکریاں تھیں ان کی رکھولی  
 کے واسطے اللہ تعالیٰ نے گرگ اور بھٹیروں کو حکم کیا تمام رات چوکی دیتے رہو  
 قصہ کوتاہ حضرت وہاں سے مصر میں اپنی ماں سے بھائی سے ملاقات کی حضرت  
 ہارون بھی پیغمبر ہوئے تھے دونوں صاحب فرعون کے دربار میں گئے اس کا ایسا  
 بڑا ترک جاہ و جلال تھا جو کتنے دنوں سے ان کی خبر کسی نے فرعون کو نہ پہنچا سی  
 جب اسکو بہت دنوں میں خبر ہوئی لوگوں نے اس سے کہا دو آدمی باہر دروازے  
 میں ہیں کہتے ہیں ہم پیغمبر ہیں یہ یہ بائین کرتے ہیں فرعون نے اپنے حضور میں  
 بلایا انکے تین دیکھ کر پہچانا کہا تو وہی نہیں جو میرے گھر میں پرورش پائی ہے میرا  
 تقصیر وار ہے گناہگار ہے میرے ایک بندہ کو مار کر بھاگا تھا حضرت نے کہا ہاں میں ہی  
 ہوں اس وقت میں بخیر تھا کچھ جانتا تھا اسکو خطا سے مارا تھا تم نے میرے مارنے  
 کا قصد کیا تھا میں چلا گیا اللہ تعالیٰ نے جو سب کا پروردگار ہے معبود ہی صاحب ہی  
 مجھکو ہدایت کی راہ بتائی پیغمبر کیا تیری ہدایت کر نیکی واسطے بھیجا ہی تو اپنے اس چھوٹے  
 دعوے سے توبہ کر بندہ ہو کر رہ دوں جہاں کے پیدا کر نیوالے کو سجدہ کر میں نے  
 جو تجھ کو راہ بتائی قبول کر تیری اس بات میں سب طرح سے دوں جہاں میں بہتری ہے  
 اور جو پروردگار کی بندگی کا میں نہ آویگا میرا حکم ہدایت کا نایگا آخر پشیمان ہو وگا  
 دنیا آخرت میں تیرے اوپر خوار سی خرابی آوے گی پہلے تیری طرف پیغام ہی پڑ وگا  
 تعالیٰ کی طرف سے فرعون نے سنکر کہا میں اپنے سوا اور کسی کو جانتا نہیں مجھ سے  
 اور دوسرا کون بڑا ہی تیری اس بات کا کیا شاہد ہے حضرت موسیٰ نے اپنے ہاتھ کو  
 اپنے دل کے اوپر پھیر کر باہر نکالا آفتاب کی روشنی اس روشنی کے آگے پھکی ہو گئی

فرعون نے دیکھ کر تعجب کیا کہا کچھ اور بھی ہے حضرت موسیٰ نے عصا کو ڈال دیا وہ عصا  
ایک بہت بڑا اثر ڈا ہوا فرعون کی طرف چلا لوگ سب بے اختیار ہوا کر بھاگنے لگے فرعون  
نے سکارا موسیٰ پکڑ لے اسکو حضرت نے پکڑ لیا پھر وہ عصا ہو گیا اور بہت بہت بات  
ہوئیں فرعون نے حضرت موسیٰ کو رخصت کر کے کہا اب جاؤ پھر اس بات کی بات  
تم سے کہیں گے حضرت باہر آئے فرعون نے اپنے سب وزیروں امیروں سے مصلحت  
کی کہا یہ صورت درپیش ہے اس بات میں کیا کیا جائے کیا تدبیر کیجئے ہاں وزیر نے  
کہا یہ جادوگر ہیں ملک دولت ہماری لینے کے واسطے آئے ہیں اس کا علاج  
یہ ہے جو تمام ملک کے ساحروں کو جاؤ گونگو بلا کر اکٹھا کیجئے جمع کیجئے آپس میں ملکر  
سب جادو بچہ بچہ کو لا دیں ہزاروں جادوگر ان دو کے اوپر البتہ غالب آویں گے  
پھر ان دونوں کو ملک سے نکال دیجئے یا مار ڈالئے فرعون نے یہ مصلحت پسند کی ملک  
ملک شہر شہر خط لکھے آدمی بھیجے جہاں کہیں جادوگر تھا سب فرعون کے دربار میں  
آیا ستر ہزار جادوگر جمع ہوئے سمجھوں نے بہت بہت طرح کے تماشے فرعون کو  
دکھلائے بہت ڈرائی صورتیں دکھلائیں جو فرعون بہت خوش ہوا جانا جو یہ غالب  
آویں گے فرعون نے ان سب جادوگروں سے کہا دو آدمی اس طرح کے آئے ہیں  
ایسا کر رہتے ہیں جو تم انکو زیر کر دو تو میں تم کو بہت مال دوں گا اور تم کو اپنا  
مقرب کروں گا جادوگروں نے کہا تیرے اقبال سے ہم انکے اوپر غالب آویں گے  
ایک برس کی ہمت مانگی فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہلا بھیجا ایک برس تم رہو  
کچھ نہ بولو اس کے بعد فلا نے دن تمہاری بات سنی گے حضرت نے یہ قبول کیا وہ  
جادوگر اپنی جادوگری کے تمام اسباب بنانے لگے جو کچھ ہنر جانتے تھے سب کچھ  
خرچ کئے ہزاروں جادو کے سناپ اثر دیا حتیٰ باگ دیو بلا جھوت بنا کر تیار کئے  
موجود کئے ایک برس کے پیچھے عید کے دن شہر کے باہر ایک بڑا میدان تھا



وان جاگہ صاف کروائی ایک بڑی بلند جاگہ کے اوپر فرعون کا تخت رکھا فرعون  
سوار ہو کر آیا اپنے تخت کے اوپر بیٹھا ہزاروں لاکھوں آدمی تماشا دیکھنے کے واسطے  
جمع ہوئے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام بھی اگر ایک طرف کھڑے  
ہوئے اور اس طرف سے ستر ہزار جادوگر اگر اس میدان میں کھڑے ہوئے  
اور اپنی برس رُوز کی محنت کے کارخانے جادوگری کے تماشے ہزاروں طرح کے  
لا کر جمع کئے تمام لوگ کہتے تھے یہ دو آدمی اتنے ہزار جادوگروں کے اوپر کس طرح  
غالب آویں گے ساحرون نے حضرت موسیٰ سے کہا یا موسیٰ تم ڈالو اپنے عصا کو اور  
لاؤ جو کچھ لائے ہو حضرت موسیٰ نے کہا پہلے تم لاؤ جو کچھ لائے ہو میدان میں ڈالو  
دکھلاؤ ساحرون نے اس میدان میں ہزاروں لاکھوں سانپ اڑدھے دکھلائے  
بہت بلا بدتر ظاہر کئے تمام خلق میں شور مچا دھوم ہو گئی فرعون اوپر سے بیٹھا  
دیکھتا تھا اپنے ذمین کہا موسیٰ ایک سانپ دکھلاتا ہے یہ ہزاروں سانپ بڑے  
بڑے اڑدھے پھرتے ہیں اس میدان میں یہ بڑی بات ہے جب بے صبر تین  
ظاہر ہوئیں فرعون کے لوگ دیکھ کر سب تعجب میں سے بڑائی کرنے لگے جادوگر  
نے فرعون کو سجدہ کیا اور کہا تیری بڑائی کی تیری عزت کی قسم آج ہم موسیٰ کے  
اوپر غالب آئے فرعون نے کہا آج تمہارا میں بڑا مرتبہ کرونگا اپنا کام کرو حضرت  
موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کی نادانی سے اپنے دل میں خوف کھایا اپنے ذمین کہنے  
لگے یہ لوگ مجھ سے ہیں اور سحر میں تفاوت نہ کر سکیں گے ایک عصا کے سانپ کو ہزاروں  
سانپوں سے کیونکر بڑا کہیں گے اسی سوچ میں تھے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت  
جبریل نے پیغام پہنچایا کہا یا موسیٰ تم ڈرو مت کچھ خوف نہ کرو عصا کو ڈال دو قدرت  
کا تماشا دیکھو سب لوگ انتظار میں تھے جو حضرت نے عصا کو ڈال دیا زمین میں  
عصا گرنا تھا جو ایسا ایک ڈرائی صورت کا بڑا اڑدھا ہو گیا جو اس کو دیکھنے سے سب

کسی کو ڈر ہو گیا پھر اس اثر دھمے میدان کے تمام ہزاروں لاکھوں جادو کے سناٹوں کا  
 اڑنا وٹنا سمیٹ کر سب کا ایک نیوا لاکر گیا سناٹ میدان کو خالی کر دیا پھر سب کو کھاکر  
 فرعون کی طرف چلا ایسی ہیبت اسکی لوگوں کی اوپر پڑ گئی جو لاکھوں آدمی بے اختیار  
 بھاگے ایک ایک کے اوپر آپس میں گرنے لگا ستر ہزار آدمی اس وقت آپس میں پاؤں کے  
 نیچے دب کر تپ کر مر گئے فرعون بھی تخت سے اٹھ کر بھاگا پھر حضرت موسیٰ نے اڑدے  
 کو پکڑ لیا عصا ہو گیا جب جادو گروں نے یہ تماشا دیکھا اپنے دلمین بوجھا جانا کہ  
 یہ جادو کا کام نہیں ہم سے کوئی بڑا جادو گر نہیں ہے یہ خدا ہی کا کام ہے بھون  
 نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیغمبری کے اوپر یقین کیا سوچ جانا ستر ہزار آدمی بے اختیار  
 ایمان کا کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ اٹھے سب جادو گروں نے کفر سے جادو سے توبہ کی  
 ایمان لائے حضرت موسیٰ کے تابع ہوئے مسلمان ہو گئے فرعون نے جب یہ سب  
 کچھ حقیقت دیکھی چاہا جو ایمان لاؤ مان اسکے وزیر نے کہا یہ بڑے جادو گر ہیں  
 ان سب جادو گروں کے سردار ہیں ان بھون نے آپس میں مصلحت کر کر یہ کام  
 کیا ہے وہ جھوٹ فرعون پھر گیا جادو گروں سے بلا کر کہا تم کیوں سیر بغیر حکم موسیٰ  
 کے اوپر ایمان لائے اپنا بھلا چاہتے ہو تو اس بات سے پھر و نہیں تو میں تم کو  
 مار ڈالوں گا اٹھ پاؤں تمھارے کاٹ ڈالوں گا ساحروں نے یہ بات سن کر  
 کہا ہم اس بات سے پہلے گمراہ تھے بے خبر تھے تجھ کو بڑا جانتے تھے خدا کہتے تھے  
 جادو گر ہی میں ہم بہت بڑے ہیں تمھارے برابر کوئی نہیں مگر اب ہم لوگوں نے جانا  
 یقین کیا پیدا کر نیوا لائے اور ہمارا اور تمام عالم کا اللہ تعالیٰ ہے سب طرح کی قدرت  
 اسی خداوند کو ہی وہ خدا وند ایک ہی اسکا کوئی شریک نہیں تو اور ہم سب  
 عالم اس کے بند ہیں عاجز ہیں اور موسیٰ سچے پیغمبر ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم کو  
 ہدایت کی سچی راہ دکھائی اب کس طرح ہم تیری بات پر راہ بیراہ ہو جاویں تیرے

مارنے سے ہم ڈرتے نہیں اب دنیا میں کسی دن کا حکم اللہ تعالیٰ نے تجھ کو دیا ہے تو  
 مار سکتا ہے مار ڈال تیرے مارنے سے ہلکوبہتر ہی ہے ہلکوا ایمان مل چکا ہے مرنیکے  
 پیچھے ہمارا کچھ برا نہیں ہو ویگا بھلا ہی ہے پھر اس بد بخت فرعون نے حکم کیا جو ستر ہزار  
 آدمی مسلمان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر چومینا کر کرنا تھے پاؤں کاٹ کر سب کو مروا  
 ڈالا اور ان لوگوں نے اپنے ایمان سے ایک ذرہ تفاوت نہ کیا مارے جانے  
 میں محکم رہے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو شہید و شکار چھ دیا بہشت میں داخل کیا  
 ہمیشہ کی خوشوقتی نصیب کی پھر اسکے پیچھے حضرت موسیٰ سے اور فرعون سے بہت  
 قصے گذرے بہت بہت معاملے ہوئے پہر بڑا قصہ ہے تمام قرآن میں جاگہ جاگہ  
 حضرت موسیٰ کے قصے کا بیان ہے پھر آخر کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا حضرت موسیٰ کو  
 جو تم سب بنی اسرائیل کو اپنی امت کو لے کر شہر سے نکلو میں فرعون کو غرق کیا جا رہا  
 ہوں حضرت موسیٰ نے سب اپنے لوگوں سے مصلحت کی اور چھپ کر رات کو نکل گئے  
 لاکھ آدمی تھے سبھوں نے اور ملک کی راہ لی صبح کیوقت فرعون کو خبر پہنچی جو حضرت  
 موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر شہر سے نکل گئے فرعون غصہ ہوا اور کہا سب لوگ میرے  
 تیار ہو کر آو میں سوار ہو کر جا کر ان پکڑ لاکر مار ڈالوں گا پھر سوار ہوا تمام فوج  
 اسکے ساتھ ہوئی چھ لاکھ آدمی دابہ سے طرف چھ لاکھ آدمی بائین طرف چھ لاکھ  
 آگے چھ لاکھ پیچھے اور کئی لاکھ درمیان تھے بیٹھا رفوج سے حضرت موسیٰ کے پیچھے  
 چلا جلدی سے پہنچ گیا آگے سے حضرت اپنی فوج لئے ہوئے چلے جاتے تھے شتابی  
 سے راہ کاٹتے تھے پھر جاتے جاتے آگے ایک بڑا دریا آیا سب بند ہو رہے  
 اور پیچھے سے فرعون کے ہراول کی فوج نشان نظر آئے سب لوگوں کے  
 دل میں بڑا اور پیدا ہوا خوف آگیا حضرت موسیٰ نے عرض کی فرعون کی فوج اپنی  
 اور آگے دریا ہے اب آگے دریا ہے اب کسی طرف راہ نہیں رہی کس طرح اس

و دشمن سے فوج سینکڑوں حضرت نے کہا تم کچھ دسواں مت کرو خاطر اپنی جمع رکھو اسد تعالٰی  
 بچا نیوالا موجود ہے پھر حضرت موسیٰ نے اس پاک پروردگار کی طرف رجوع کیا  
 سجدہ کیا بندگی بجالائے عاجزی کی اپنا حال عرض کیا حضرت جبریل علیہ السلام اسد  
 تعالٰی کی طرف سے آئے حکم ہوا یا موسیٰ تم اپنے عصا کو دریا کے اوپر مارو کہو ہکو راہ  
 دے حضرت موسیٰ علیہ السلام حکم کے موافق بجالائے دریا کو عصا مارا اور کہا ہم کو  
 راہ دکھا تعالٰی کے حکم سے دریا پھٹ گیا باؤ کو حکم ہوا دریا کی زمین کو جو گیلی ہو رہی  
 اٹھی اسکا پانی اسی وقت اس نے سکھا ڈالا اور سورج نے حکم سے ایسی دھوپ کی  
 گرمی کی جو زمین سخت ہو گئی حضرت کے ساتھ ان کی امت بارہ گروہ تھی بارہ فوجیں  
 تھیں ہر ہر فوج میں لاکھ لاکھ آدمی تھے دریا بارہ جگہ پھٹا بارہ راہ بڑی کشادہ  
 ہو گئی اور درمیان پانی کے دیوار بن کھڑی ہو گئیں اور پانی کی دیواروں میں سے  
 سوراخ جالی کی طرح ہو گئے جو آپس میں ایک فوج دوسری فوج کو دیکھتی جاوے  
 اسی طرح تمام فوج حضرت موسیٰ کی خاطر جمع سے دریا کے اندر پھٹی بیوسواں تمام  
 آدمی پار اترے جب بھڑائی حضرت موسیٰ کی فوج کی اس کنارے پہنچی تب فرعون  
 کے لشکر کی لگاڑی اس کنارے دریا کے آپہنچی فرعون کے لوگوں نے یہ حقیقت دیکھ کر  
 بڑا تعجب کیا تعجب میں رہ گئے آگے نہ بڑھے کے کھڑے ہوئے فرعون کو یہ خبر پہنچی آپ  
 دریا کے کنارے آکر کھڑا ہوا بارہ راہیں دریا میں دیکھیں حیران رہا اسکے دشمن آیا  
 جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اوپر ایمان لاوے ایمان اس کا وزیر آگے آیا اور سبکی  
 یہ حقیقت معلوم کر کر اُسے کہا دریا نے تیرے ایک بند کو راہ دی ہے تو خدا کہلاتا ہے  
 مجھے کو کیونکر راہ نہ دیو گیا دسواں مت کر شتابی سے اس راہ کے اندر چلے  
 لوگ ہاتھ سے جاتے نہ رہیں انکو کپڑا وین مروا ڈالیں وہ کبھی اس بات سے مغرور  
 ہو کر دریا کی راہ میں پیچھا تب تک دریا کی راہ اسی طرح قائم تھی انھوں نے جانا کہ

اور یا ہمارے واسطے کھڑا ہو رہا ہے ساری فوج اسکی سب اہوں میں اخل ہونے  
 لگی جب لوگ آچکے ایک آدمی بھی باہر نہ رہا سب کوئی دریا کے درمیان پہنچے حکم ہوا  
 دریا کی دیوار میں ٹوٹے لگین دریا کے پانی آپس میں ملنے لگے آدمی ڈوبنے لگے  
 اور فرعون نے اپنا ڈوبنا یقین کیا تب بے اختیار کہنے لگا میں ایمان لایا میں مسلمان  
 ہوا موسیٰ اور ہارون کے خدا کو برحق جانا آواز آئی اسوقت تو ایمان لایا موسیٰ  
 عمر کا فرما آج تیرے تن کو عذاب دیکر سب کو دکھاؤ لگا جو ہر کوئی دیکھ کر عبرت اٹھاؤ  
 جانے جو کوئی اپنے پروردگار کی بندگی سے منہ پھیرے مغرور رہے اس کا یہی  
 حال ہوتا ہے اسی حال میں فرعون اور ب فرعون کے لوگ لوازم لاکھوں آدمی  
 دریا میں ڈوب رہے دریا نے حکم سے ان کو ایسا ڈبایا بہا کر لے گیا جو کسی کچا نہیں  
 سے نام و نشان نہ معلوم ہوا ایک فرعون کی لاش کو باہر اچھال کر جس کنارے میں  
 حضرت موسیٰ تھے اسی کنارے میں لاڈالا جڑاؤ تاج کپڑے لباس بادشاہی کا  
 اسکے بدن میں تھا لوگوں نے پہچانا اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے حضرت موسیٰ نے  
 اور سبھوں نے پاک پروردگار کو سجدہ کیا کہ ایسے دشمن سے اس طرح سے بچایا  
 اور اسکو اس خرابی سے مار ڈالا پھر اور سبھوں نے اسکو دیکھ کر عبرت اٹھائی  
 ہر کوئی کہتا تھا یہ وہ شخص ہے جو کل کے دن لاکھوں کڑوڑوں کا سردار تھا  
 خدائی کے دعوے کرتا تھا کڑوڑوں مال خزانوں کا صاحب تھا آج اس خرابی  
 سے اس حال میں خوار و خراب پڑا ہے کوئی اسکے اوپر رونے والا بھی نہ رہا  
 سچا بادشاہ قائم دائم خدا ہی ہے سب طرح کی قدرت سوائے اللہ تعالیٰ کے  
 اور کسی کو سنوار نہیں سب حکم اور قوتیں قدرتیں اسی ایک پروردگار کو لایق  
 ہیں اور بس پھر جب حضرت موسیٰ کو اس بڑے قصے سے خلاصی ہوئی چھوٹے  
 اور ایسا دشمن اپنے سب لوگوں کے ساتھ ہلاک ہوا اللہ تعالیٰ نے مصر کا ملک تمام

حضرت موسیٰ کی امت کو دیا بنی اسرائیل ان لوگوں کے سبب بنائے عمارتوں تیار  
گھر و زمین آ رہے خاطر جمع ہو کر بے وسواس اپنے پروردگار کی بندگی میں  
مشغول ہوئے پھر حضرت موسیٰ کا قصہ بہت بڑا ہی بہت معالمتیں گزریں ہیں  
اس صورت میں اتنا قصہ بہت ہی اس واسطے بیان میں کچھ آیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
اس قصے میں اس معاملت میں جو حضرت موسیٰ اور فرعون کے درمیان میں گزریں  
بہت بہت نصیحتیں ہیں بہت بہت فائدے ہیں اللہ تعالیٰ جس مومن مسلمان کو سمجھ  
بخشے وہ پاسکتا ہے اور بیان ان فائدوں کا کوئی کہان تک کر سکتا ہے جو کچھ  
بیان میں آئے سو ٹھوڑا ہی ناواقف و نیک واسطے کئی فائدے لکھنے  
ضرور ہیں تو سمجھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان زیادہ ہو جاوے ایمان کی قوت  
آجاوے ایک فائدہ یہ ہے اس قصے میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے کے  
لوگوں کو اپنی پیغمبری کی خبر دی اور سب لوگوں کو ایمان لانے کی طرف بلایا ان کی  
ہدایت کی اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے کی کو فرمایا اور کہا تم بتوں کی بندگی  
چھوڑ دو ایک پاک پروردگار کی بندگی کرتے رہو اور بری عادتوں کو اپنی دور  
کرو وے مشرک ان باتوں کو سنکر ناخوش ہوئے دشمنی میں کمر باندھی بہت بہت  
طرح سے اذیت دینے لگے بڑا کہنے لگے حضرت کی خدمت میں اور حضرت کے صحابہ  
کی خدمت میں بے ادبیان کرنے لگے ان باتوں کے سبب حضرت کی مبارک خاطر  
اکے اوپر دلگیری ناخوشی آجاتی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی تسلی کے واسطے پیغمبروں  
کے قصے بھیجے ان قصوں میں ان پیغمبروں کی حقیقت کا بیان اور ان کو جو کچھ ان کی  
امتوں سے معاملہ گذر ا تھا وہ بیان کر دیا اور یہ قصہ حضرت موسیٰ پیغمبر کا جو فرعون  
کے ساتھ معاملت گذری تھی ان کی تسلی کے واسطے بھیجا اس میں اشارت ہے  
یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم بھی ان مشرکوں کی اذیت دشمنی کے اوپر صبر کرتے رہو ہدایت کا کام

مت چھوڑو جو کہا ہے کہ جاؤ جس کسی کو جو کچھ نصیب ہو ہدایت یا گمراہی وہی بات  
 ہو رہی گی تم ہدایت کرنے کا ثواب پاؤ گے شتابی مت کرو نا خوش مت ہو دو لگیں مت یہ  
 یہ شرک کا فریضے زبردست نہیں بادشاہ نہیں خدائی کا دعوتیں کرتے ہیں فرعون  
 تو دنیا کے لوگوں میں بڑا زبردست تھا بادشاہ تھا ظالم تھا خدائی کے دعوے کرتا تھا  
 موسیٰ علیہ السلام نے اسکے ہاتھ سے بہت اذیت پائی موسیٰ کی قوم ہزاروں لاکھوں  
 آدمی طرح طرح کی اذیتیں ظلم اس کے ہاتھ سے کھینچتے رہے موسیٰ نے پانچ برس  
 تک اس کے جھگڑوں قضیوں کے اوپر صبر کیا آخر کو وہ کا فر ظالم خراب ہوا اور موسیٰ کی  
 قوم کے لوگ بالا ہوئے غالب آئے تمکو اور تھکے اصحابوں کو اور سب لوگوں کو  
 بھی یہی بات چاہئے خدا کے حکم بجالانے میں خدا کی رضا مندی حاصل کرنے میں کسی  
 ہی محنت آوے قصد تلح ہووے کوئی دشمنی کرے فقہ انگیزی کرے سب گوارا  
 کریں اپنی سعادت جانیں صبر کریں محنتیں قصد یں سب کچھ جاتی رہے بلکی راجتین ہو جائیں گی  
 کا فر شرک منافق بے دین ہر طرح خوار ہو جائیں گے اور مومنوں کا ہر طرح سے بھلا  
 ہووے گا مسلمان کو آخرت میں خوبیاں اور نعمتیں موجود ہیں اور فائدہ بہہ رہے  
 بندوں کو چاہئے یقین کریں کہ جس کام کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تمام کرنے اول سے آخر کو  
 پہنچائے کسی کو زمین میں آسمان میں یہ قدرت نہیں جو اسکو پورا نہونے دے تمام  
 نہونے دیوے جس کام کی جو وقت تقدیر کی ہے اسی وقت ہوتا ہے تفاوت نہیں ہوتا  
 تمام عالم کی خلق جمع ہو کر جو چاہیں تدبیر کریں وہ کام اسوقت ہووے کسی کی تدبیر کچھ کام  
 نہ کرے فائدہ نہ دیوے فرعون نے لاکھوں آدمیوں کو اپنے دوستوں کو لے کر  
 تدبیر کی جو حضرت موسیٰ پیدا ہونے پائیں کچھ نہ ہو سکا اسکے گھر کے دروازے پہن  
 جو کچھ چاہا تھا سو کرادیا لاکھوں آدمی ہزاروں نجومی اپنے سر میں خاک ڈالتے  
 رہے اور فائدہ یہہ ہی وہ خداوند ایسا قادر ہے کہ جسکو چاہے دشمنوں سے بچا

رکھے لاکھوں کٹوروں و دشمنوں کے درمیان اس کو سلامت رکھے کسی کو طاقت ہوو  
 جو اس کا ایک بال بھی ٹیڑھا کر سکے حضرت موسیٰ کو فرعون سے دشمن کے گھر میں  
 اسی کے ہاتھوں پرورش کروا دیا وہ حضرت موسیٰ کے لہو کا پیاسا تھا ان کی دشمنی  
 میں ہزاروں جسل گروا دئے نوے ہزار لڑکے مار ڈالے اور انکو مار نہ سکا  
 اپنے گھر میں اپنے ہاتھوں میں پالتا رہا اور جب کو مار ڈالا چاہے لاکھوں کی دولت  
 رفیق اسکے کام نہ آسکے کوئی اسکو بچانہ سکے فرعون ایسا بڑا بادشاہ تھا اور  
 ایسی بڑی دولت رکھتا تھا جو اسکی حد نہ تھی اور اتنے آدمی اسکے دوست تابع پار  
 مددگار تھے جو اس مغرور سی سے خدائی کا دعویٰ کرتا تھا جب خداوند تعالیٰ  
 نے اسکو ہلاک کرنے غرق کرنے چاہا کوئی اسکے کام نہ آیا کسی کی دوستی یاری  
 مددگاری اسکے کام نہ آئی ایک دم ڈوب گیا ہلاک ہوا اور فائدہ یہ ہے اللہ تعالیٰ  
 جب چاہے اپنے دوستوں کو پیغمبروں کو غالب کرے اور اپنے دشمنوں کو پست  
 کرے اول ان کو ان کی ہدایت کرنے فرماتا ہے دشمن اپنی دولت کی غروری  
 میں ان کو خاطر میں نہیں لاتے دوستوں کا حال پہلے ضعیف ہوتا ہے پھر ہست  
 دوست غالب آتے جاتے ہیں دشمن پست ہوتے جاتے ہیں آخر کو دشمن سب  
 آپسے الگے گرجاتے ہیں جو پھر کبھی اٹھ سکے کی راہ نہیں رہتی اور دوست آپسے  
 آپ بڑھتے ہیں جو تمام عالم میں آفتاب کی طرح روشن ہو جاتے ہیں اور فائدہ یہ  
 ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے دلیں بوجھیں دنیا کی دولت کا کچھ اعتبار نہیں  
 اللہ تعالیٰ کے پاس اس دنیا کی کچھ قدرت نہیں فرعون کا فر تھا اسلئے دنیا کی  
 دولت اور تمام مال اسباب اسکے پاس ہست تھا جو دنیا کے مال کی اللہ تعالیٰ  
 کے پاس کچھ بھی قدر ہوتی تو اس دشمن کو اس دنیا کے مال سے کچھ نہ ملت جس  
 چیز کی خدا نے تعالیٰ کے پاس قدر ہے وہ چیز دشمنوں کو نہیں ملتی اس دنیا کے حرام



مال دولت نہ ہوئیے مسلمان کو چاہئے کہ کچھ غم نہ کھاوے اپنے ایمان میں مسلمان  
 میں اور جو کچھ حلال رزق ملے اسی میں خوش رہے شکر کرتا رہے اور فائدہ پہنچے  
 مسلمان سب اپنے دل میں بوجھیں سمجھیں کہ دنیا کا مال بہت بُری چیز ہے فرعون  
 نے جب اتنے مال کا آپ کو خاوند دیکھا بہت لوگوں کے اوپر اپنی حکومت جتائی یہ  
 خدا فی کا دعوے کرنے لگا کہ فرما ہدایت قبول نہ کی اسی غرور میں مارا گیا  
 اللہ تعالیٰ مسلمان کو ایسے مال سے دنیا کے اپنی پناہ میں رکھے اور فائدہ پہنچے  
 اللہ تعالیٰ جو کسی کو بُری دولت دنیا کی دیوے اور وہ منحور ہو جاوے کبتر ہی کرے  
 نافرمانی کرنے ظلم کرے عاملوں کی فاضلوں کی مسلمانوں کی تحارت امانت کرتا  
 رہے حرام زادوں شریروں کو پیش کریے سب باتیں کرتا رہے اور اسکی دولت  
 میں کچھ خلل نہ آوے مال بڑھتا رہے تو چاہئے کہ اس بات سے کوئی مسلمان ڈھوکھے  
 میں نہ پڑے اور بُری بات کو بھلی بنانے اپنے دل میں اپنی زبان سے نہ کہے  
 کہ اچھی راہ ہے اچھی بات ہے ظالم ظلم کرتا ہے برا کام کرتا ہے اچھے آرام سے  
 خوبی سے دولت دنیا اولاد مراد پاتا ہے جو ایسے کام کرتے بُرے ہوتے اور  
 خدا ناراض ہوتا تو خوار ہوتا خراب ہوتا دنیا کی دولت اور یہ آرام نہ پاتا بہت  
 فاضل عالم نماز روزے کرنیوالے پریشان ہیں تنگی میں بہن کیا جائے خدا کس بات  
 میں راضی ہے یقین جانو کہ یہ خطر اڑا دھوکا ہے بہت جاہل نادان ایسے  
 ایسے خیال خطرے کیا کرتے ہیں سو اللہ تعالیٰ کے پاس ہرگز دنیا کے مال کی قدر نہیں  
 ہے علم کی ایمان کی اچھے اعمال کی قدر ہے مومن مسلمان دنیا میں کیسے ہی حال  
 میں رہے آخر کو اسکا بھلا ہے خوبیاں ہیں اور بے دین ظالم برا کام کر نیوالا  
 دنیا میں کیسے ہی بھلے حال میں ہووے کیسا ہی مال و دولت دنیا کا پاوے آخر کو  
 ہر طرح اس بُرا ہی ہوتا ہے ظالم شریر بدکار کو اللہ تعالیٰ دنیا میں مال و دولت

الٰہی دن کے واسطے دیتا ہے اور کسی رسی ڈھیلی کر دیتا ہے وہ ظالم جو چاہتا ہے سو  
 کرتا ہے گناہوں کے بوجھ بھارا اپنے اوپر اٹھاتا ہے آخر وہی بوجھ اس کو لے ڈوبتا ہے  
 اور مومن مسلمان کیسے ہی حال میں ہو وہ اپنی ہر خواہش کو دنیا کی فراغت میں ہو جو سچا  
 مومن مسلمان اچھا ہے اس کو ہر طرح سے آخر کو نجات ہی آرام راحت ہی دنیا  
 میں نہ کا فر ہے دین منافق کیسے ہی اچھے حال میں ہو وہ سیکڑوں برس تک دنیا کے  
 مال میں خوش رہے کچھ اعتبار نہیں بڑی چیز نہیں آخر کو ہمیشہ ہمیشہ اس کو خوار  
 ہی خرابی ہی عذاب ہے ہلاکی ہے دنیا کے ہزاروں برس آخرت کی عمر کے آگے  
 ایک ساعت ہی ایک آن ہے اور مومن مسلمان مخلص دنیا میں کیسے ہی حال میں  
 ہو وہ تھوڑے دنوں تک تنگی تصدیع میں رہے آخر یہہ کئی دن چلے جاتے ہیں ہمیشہ  
 خوشی خوشحالی میں رہنے والا ہے فرعون بڑی دولت میں حکومت میں کڑوڑوں  
 روپے مال خزانوں کے غرور میں کڑوڑوں آدمیوں کے اوپر سرداری کی تکبری  
 میں خدائی کے دعوے کرتا رہا ظلم کرتا رہا ہزاروں خون کئے ہزاروں پیٹ  
 کروادئے نوے ہزار لڑکے شیعہ خوار مارے ستر ہزار ساحرون کو ایمان کی صفد سے  
 مرواڈالے اور سوائے اسکے ہزاروں بد فعلیوں میں تھا ان سب بُری باتوں  
 کے ساتھ پانسو برس تک اس نے کبھی کچھ آزار نہ پایا بیمار نہ ہوا سب بھی ڈبکا  
 اور وہ جو کچھ چاہتا تھا عیش عشرت خوشی اس کو موجود ہوتی تھی مقصود سب اسکے  
 برآتے تھے پاک پروردگار نے ایسی ڈھیل دی تھی اسکے حق میں جو چار سو برس  
 تک اسکے باورچی خانے کا ایک باسن بھی نہ ٹوٹا تھا کسی چیز کا اسکے کچھ نقصان نہ  
 آیا تھا یہ سب مگر تھا اللہ تعالیٰ کا اور چون چون مقصود اسکے حاصل ہوتے تھے حکم  
 ایسا جاری دیکھتا تھا صحت عافیت تندرستی ملتی رہتی تھی تیون تیون مغرور رہی اس کی  
 بڑھتی جاتی تھی تکبر زیادہ ہوتا تھا گناہوں کے ظلم کے پہاڑ اس کی پٹھہ پر چڑھتے تھے

آخر کو اسی بوجھ سے ایسا ڈوبا جو پھر کبھی نہ اچھلے گا اس پانی کی راہ سے  
دور رخ کی آگ کے درمیان ہمیشہ ہمیشہ ڈوبتا چلا جاوے گا سب خوشیاں  
کئی دن بھین دنیا ہی میں رہ گئیں بفر گئیں جاتی رہیں کچھ کام نہ آئیں اور کوئی اسکے  
کام نہ آیا جو کچھ چیز مال دولت اسکی بھی کچھ کام نہ آئی یہ بات بہت بڑی عبرت  
کی بات ہے جو کوئی اس بات میں غور کرے تو بہت بڑی نصیحت پاوے جسے حضرت  
موسیٰ اور انکے ساتھ کے لوگ اس ظالم کے ہاتھ سے بڑی تنگی میں گئے تھے اور اسکے  
کے لوگوں کے ہاتھ سے بہت قصص تلے پاتے رہے سو برس تک اسکے ساتھ بہتے  
قصصیون قصصیون تھے آخر کو نجات پائی اسکے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اور انکے  
ساتھ کے سب لوگوں کو بچایا اس کی بادشاہت دولت ملک بنی اسرائیل کو دلایا  
اور حضرت موسیٰ اور انکے اوپر جو کوئی اخلاص سے ایمان لایا تھا دنیا میں بھی خوش  
رہا اور آخرت کی ہمیشہ کی خوشی و خوشحالی کو بھی پہنچا وے قصص یعین کبھی یاد  
بھی نہ رہیں اور نہ رہنمائی اور فائدہ یہ ہے مومنوں مسلمان کو چاہئے کہ اس  
قصص کے اوپر نظر کرے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے اوپر نظر کریں فرعون کو ملک  
دیا دولت دی بادشاہی دی ایسی بڑی قدرت دی جو اسنے دعویٰ خدائی  
کا کیا بڑی تکبر ہی میں غور میں رہا بڑا ظلم زیادتی حد سے باہر کیا ہزاروں بیگناہوں کو  
ہزاروں معصوم لڑکوں کو مار ڈالا بنی اسرائیل کو مدتوں تک بڑے سخت خدب  
میں ڈالا گناہوں کی ظلمات کے دریا میں آپ کو ڈوبا دیا ایسی بے ادبیوں کے  
ساتھ ان گناہوں کے اوپر پروردگار نے تھل کیا درگزر فرما کر اپنے دوست موسیٰ  
پیغمبر علیہ السلام کو اسکی ہدایت کیواسطے بھیجا اور موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا فرعون کے  
ساتھ نرم ملایم بات کہو سخت بات مت کہو پھر پان سو برس تک اسکو مہلت بخشی  
ڈھیل دی جو وہ بد بخت اس مدت کے درمیان بھی توبہ نہ کرنا ایمان لاتا تو توبہ قبول

ہوئی بخت اجاتا اس بد بخت نے اتنی مدت تک کچھ پروا نہ سمجھا آخر کو خراب  
 ہوا پھر مومن مسلمان کو اپنے پروردگار کے کرم اور فضل پر نظر کر کر چاہئے کہ اپنے  
 گناہوں کے سبب ناامید نہ ہوں اس خواہندگی مہربانی کے اوپر نظر کر کر امید  
 دار رہیں صدق سے اخلاص سے رجوع کریں تو بہترین قبولیت کا دروازہ کھلا ہوا  
 ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے مقبول ہو جاویں گے اور فائدہ بہہ ہے  
 کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے کئی آزمائش امتحان کرتا ہے محنت میں راحت میں  
 تنگی میں شادگی میں جس بندے نے محنت میں تنگی میں صبر کیا قائم رہا ناخوش  
 نہ ہوا اور راحت میں شادگی میں شکر کیا بندگی کے آداب بجالاتا رہا اس بندے  
 سعادت پائی اور جو بندہ محنت میں تصدیع میں ناخوش ہوا زبان سے گلا شکوہ  
 کرنے لگا کلمے کفر کے کہنے لگا بیزار سی کی باتیں کرنے لگا اور فراغت میں کشائش میں  
 اپنے پیدا کرنے والے کو بھول گیا غرور میں تکبر میں ڈوب گیا کفران نعمت کا کیا شکر  
 نعمت کا ادا نہ کیا وہ بندہ کم بخت ہے بد بخت ہے دنیا آخرت میں خواہ ہے  
 خراب ہے اور جو دنیا میں خواہ نہیں تو آخرت میں بڑی خرابی میں گر نیا لا ہے حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک بڑے سخت دشمن کے ساتھ آزمایا  
 کئی سو برس تک اس کے ہاتھ سے اذیت پاتے تھے تصدیع میں رہا وہ انکے  
 اوپر اور مومنوں کے اوپر اپنی حکومت چلاتا رہا انھوں نے صبر کیا حکم میں اللہ  
 تعالیٰ کے قائم رہے آخر کو نجات پائی فتح پائی فراغت جمعیت حاصل ہوئی  
 دنیا آخرت کا آرام پایا فرعون کو دنیا کی دولت میں آزمایا بہت بڑی دولت  
 اس کے دی اول تو یہ کہ اس بد بخت نے شکر نعمت کا نہ کیا اٹھا مغرور ہو گیا  
 نعمت کا کفران کیا کا فر ہو گیا دنیا میں بھی آخرت میں بھی خراب ہوا اور آخرت  
 کی خرابی میں ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار ہوا جو کوئی اس بات کو بوجھے چاہئے ہر

حال اپنے اوپر آزمائش امتحان سمجھے تنگی کے حال میں صبر کرتا ہے بیزار نہ ہو وے  
 ناخوش نہ ہو وے کشائش کے حال میں شکر کرتا ہے ناشکری نہ کرے دنیا آخرت میں  
 آرام خوشی خوشحالی اس کے نصیب ہو وے اور بس اور فائدہ یہ ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ کے اوپر  
 ایمان لایا حکم کے موافق چلا اور اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا ساتھ دیا پیغمبروں کا سچے  
 پیروں کا جواب اپنے پیغمبر کے طریق پر قائم رہا تابع ہوا فرمانبردار رہا تنگی میں تصدیق  
 میں صبر کیا ہر طرح اس کا بھلاہی اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ بے ایمان  
 رہا پیغمبروں کا حکم نہ مانا دنیا کی دولت پر مال پر نظر کی آخرت کی دولت پر نظر نہ رکھی  
 ہر طرح اس کا بُرا ہو وے گا لاکھوں آدمی فرعون کی دولت دیکھ کر اس کے تابع رہے  
 حضرت موسیٰ کے اوپر ایمان نہ لائے آخر کو اپنی بد بختی میں سب ڈوب گئے مال ملک  
 اپنا سب چھوڑ گئے ان کے گھر بار جو یلیان باغ اسباب ملک خزانے تیار بنے بنائے  
 حضرت موسیٰ کے ساتھ کے ساتھ کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا دنیا میں بھی ٹھون  
 نے آرام عزت دولت پائی آخرت میں بھی اپنے مقصودوں کو پہنچے یہ کسی فائدے  
 اس جاگہ میں لکھے گئے قرآن کی آیتوں میں اللہ تعالیٰ کے کلام میں بہت بہت  
 حکمتیں بہت فائدہ ہیں کوئی کہاں تک بیان کر سکتا ہے جو کوئی جتنا سمجھ سکے عبرت  
 اٹھا وے نصیحت لیوے فائدہ پاوے پھر اللہ تعالیٰ ان آیتوں کو عبرت کے بیان میں  
 فرما کر وے لوگ جو قیامت آنے کے منکر تھے منکر میں مرنے کے پیچھے جینا اپنا بہت  
 بڑی مشکل بات جانتے تھے جانتے ہیں ان لوگوں کی طرف خطاب کرتا ہے اپنی  
 قدرت کا بیان فرماتا ہے آلَہُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمَ السَّمَاوَاتِ کیا تم اسی قیامت کے انکار  
 کر رہو لو بہت سخت ہو پیدائش کی راہ سے یا آسمان تمھارا پیدا کرنا بہت مشکل کام  
 ہے یا آسمان کا جنم پیدا کیا اللہ نے نہایا آسمان کو سرسبز پہاڑوں کی اونچائی کی  
 چھت آسمان کی فصول پھر برابر کیا آسمان کو سب طرف سے اکسان کیا اس کو کہیں

نمودار کہیں پہلے نہ کیا کچھ قصور فتور عیب ٹوٹ پھوٹ اسہیں نہیں ایسے بڑے محکم مقصود  
 گھر کو ہمیشہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے جو خاوند ایسا قادر ہے  
 ایسا بڑا بھاری محل بنا سکتا ہے بغیر ستون کے قائم رکھ سکتا ہے وہ قادر ہے سب  
 خلق کو بھی پیدا کر سکتا ہے مار کر پھر جلا سکتا ہے جس کو ایسے بڑے محل کے بنانے کی  
 قدرت ہے اسکے اوپر مردوں کو پھر کر جلا کر کیا بھاری بات ہے وَاعْطَشَ لَيْلَهَا  
 اور تاریک کیا اندھیا رہی کیا رات کے تین جو آسمان سے پیدا ہوتی ہے وَاصْبَحَ  
صَحْهًا اور نکالا پیدا کیا دن سورج کے نور سے یہ رات اور دن دونوں بڑی قدرت  
 کی نشانی ہیں پروردگار تعالیٰ کی جو اللہ چاہتا ہمیشہ رات ہی رہتی کسی قدرت  
 نہ تھی جو دن پیدا کر سکتا اور جو ہمیشہ دن ہی رکھتا کسی کو طاقت نہ تھی جو رات لا سکتا  
 وہ خاوند جو رات سے دن کرتا ہے دن سے رات کرتا ہے اسی خاوند کو یہ بھی قدرت  
 ہے جو خلق کو پیدا کرتا ہے پیدا کر مارتا ہے مار کر پھر بھی جلا سکتا ہے ہر دن رات  
 اسکی قدرت کا تماشا سب کو نظر آتا ہے سونے جانے میں مرنے جینے کی حقیقت کا  
 نمونہ دکھلا دیا ہے دیکھو ایک رات میں تمام عالم سو جاتا ہے سب کو مٹی مردوں کی  
 طرح کر رہے ہیں پھر ہر صبح میں ہر کوئی جاگ اٹھتا ہے جو دل کے اندھے ہیں ان کو  
 کچھ سوچنا نہیں قیامت کے ہونے کا انکار کرتے ہیں مرنے کے پیچھے جینے کو بہت مشکل  
 بھاری بات جانتے ہیں اتنا نہیں سمجھتے جیسے سنانا اور جگانا تمام عالم کا اس پر  
 پروردگار کے ہاتھ میں ہے اور آسان ہے اسی طرح جو ایک بار سب خلق کو مار رہے  
 اور مار کر جلا تو کیا مشکل ہے کچھ مشکل نہیں کیونکہ سب باتو پر وہ پاک پروردگار خاوند  
 قادر ہے قدرت اسکی بہت بڑی ہے اب اپنی قدرت کا بیان فرماتا ہے وَالْأَرْضُ  
بَعْدَ ذَلِكَ دَحَاهَا اور زمین کو آسمان کے بنانیکے پیچھے اور دن رات ظاہر کر نیکی  
 پیچھے پانی کے اوپر کسادہ کیا کھولا پھیلا یا روایت میں آیا ہے حضرت ابن عباس رضی

اللہ عنہ کہتے ہیں آسمان سے پہلے اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا اس کو کثادہ کیا اس کے  
 نیچے آسمان کو بنایا حضرت عبداللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے کہتے ہیں اول اللہ تعالیٰ  
 نے کعبے کی زمین کو پیدا کیا آسمان کے پیدا کرنے کے ہزار برس آگے پھر آسمان کو  
 پیدا کر کر تمام زمین کو کعبے کے پانی کے اوپر بکھادیا پہلا آئینہ مائہا نکالا زمین سے  
 اپنی زمین کا چشے نہرین نہ یان دریا ہر جگہ زمین کے اوپر جاری کئے بہاؤ سے ہمیشہ  
 نکلتے جاتے ہیں بہتے رہتے ہیں — ہزاروں فائدے خلق کو پہنچتے رہتے  
 ہیں و مرقعنا اور سبز زار نکالے پیدا کئے وہ چرین جو انہی کے کھانین آوین  
 ترکار یان میوہ اور وہ چرین جو جانور چرندے کھاوین گھاس ہل بوٹا و انجبال آسٹہا  
 اور پہاڑوں کو پیدا کیا محکم کیا زمین کے اوپر قائم کیا مٹا گا لکھو فلا لکھو مگر یہ سب  
 کچھ پیدا کیا تمھارے فائدے نفع کے واسطے گھوڑا بھی اونٹ بیل بکری کھاوین پیوین تو  
 پاوین تمھارے کام میں آوین تم ہر طرح ہر چیز سے فائدے سے لیتے رہو ہزاروں طرح  
 کی لذتیں مفرے آرام قوتیں مکملتی رہیں بندوں کو لازم ہے ان فائدوں کو نفعوں کو  
 لے کر ان نعمتوں کو پا کر نعمت دینے والے کا شکر کریں ایمان لاوین اخلاص سے بندگی  
 کریں امر نہی کو قبول کریں نعمتوں کی زیادتی پاوین آخرت میں بہت نعمتیں خوبیاں پاوین  
 اپنے پروردگار کی رضا مند خوشنودی پاوین اور جو بے فائدے لیکر نعمتیں پا کر  
 ناشکر می کریں مغرور رہیں ایمان نہ لاوین بندگی نہ کریں امر نہی کو قبول نہ کریں سب  
 نعمتیں ہاتھ سے جاتی رہیں غضب میں پڑیں عذاب میں گرین و اذاجاء الطاف  
 الکرخی پھر جس وقت آوے گی ایک بڑی سخت بلا عقلموں کی لیجانے والی  
 سخت ڈرانیوالی ہوش کھو دینے والی اسرافیل کو حکم ہووے گا صور بھونکے گا آسمان زمین  
 ٹوٹنے لگیں گے پہاڑ اڑنے لگیں گے قیامت ہو جاوے گی سب خلق مہر جاوے گی پھر جی اٹھے گی  
 حساب ہونے لگیں گے ہر کوئی بڑے سخت عہد میں پڑے گا یا نفسی یا نفسی کرے گا اپنے

۱۲ رات جاوے گی نیک و نیک

دل میں کیگا دیکھئے آج کے دن میرا کیا حال ہوتا ہے بہت کی طرف جاؤں یا دوزخ  
 کی طرف اور دوزخیوں کے اوپر طامہ الکبریٰ بڑی سخت بلا اس وقت ہووے گی جو  
 بہت تیز ہوگا حکم ہووے گا بہت کی طرف جانے کا اور دوزخیوں کو دوزخ کی طرف تب  
 امید ان کی ٹوٹ جاوے گی لاکھوں غم کے دریا بہہ چلیں گے کوئی اس غم کو نہ پہنچے گا یوم  
 یئذ کما لانسان ماسعی اسدن میں نصیحت قبول کرے گا آدمی یاد کرے گا جو کچھ  
 دنیا میں کام کئے تھے اچھے بُرے نیک بد سب عملوں کی صورتیں نظر آنے لگیں گی  
 عملوں کے ہر سی کے ہاتھ میں دے جاویں گے وہی صورت اچھی ہوگی اور پید اکی  
 جاوے گی دوزخ ظاہر کرے دوزخ میں دیکھنے والے کے واسطے تمام خلق دوزخ  
 آگ کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے فاما من کفی پھر جو کوئی بے فرمان رہا دنیا میں سرکشی  
 غرور کرتا رہا اپنی عاجزی کی حد سے اسنے پائون باہر رکھا ہے ایمان رہا بندگی نہ کی  
 حکم مانا واثرا الحیوة الدنیا اور دنیا کی زندگی پسند کی وہی کام کئے ویسی ہی باتیں  
 کیں جو دنیا میں کام آویں دنیا میں خوشی سے جتنا رہے آخرت کو بھول رہا آخر کا کام کچھ  
 نہ کیا آخر کا اپنا بھلا نہ جانا فان اجمیعہ الماویٰ پھر تحقیق سچ دوزخ وہی جگہ ہے  
 اسکی ایسے لوگوں کی اور کہیں جگہ نہیں واما من خاف مقام ربہ اور جو کوئی ڈرا کہہ  
 ہونے سے نزدیک اپنے پروردگار کے دنیا میں یعنی جس آدمی نے خوف کھایا ہے  
 دل میں ڈرتا رہا سمجھا جو ایک دن اپنے پروردگار کے آگے مجھ کو کھڑا ہونا ہوگا یوحنا  
 جاؤں گا سوال ہووے گا دنیا میں تو نے کیا کیا کام کیا تھا کب کیا عمل کیا تھا ہر ایک عمل کا  
 حساب ہووے گا بلا لایکا استا پر تین رکھا وہی النفس من الھوی اور منع کیا باز رکھا اپنے  
 نفس کو اپنی طبیعت کو بُری خواہشوں سے گناہوں سے وکام حاشد تعالیٰ اور رسول  
 نے منع کئے تھے نکلے حرام کاموں سے ہر باتوں سے اے کو بچا رکھا فان اجمیعہ  
 الماویٰ پھر تحقیق سچ بہت وہی آرام کی جگہ ہے اسکی ہمیشہ خوشی میں آرام میں رہے گا



تفسیر میں آیا ہے یہ آیت اس سب کے حق میں ہے جو اکیلی حکم میں حکومت میں کسی گناہ کا قصد کرے اس وقت کوئی منع کرنے والا نہ ہو گیا اور یہ وقت اللہ سے ڈر کر وہ گناہ نہ کرے آپ کو بچا رکھے تب اس دولت کو پاک و بزرگوں نے فرمایا ہے حق تعالیٰ نے دنیا آخرت میں وہ ہوا وہ خواہش نفس کی جو اللہ و رسول کے فرمانے کے خلاف ہو وہ اس خواہش اور ہوا سے بدتر ناپاک کوئی چیز پیدا نہیں کی اور کاطون نے فرمایا ہے سب آدمی جو نفس کے ہوا کے تابع ہیں لڑکے ہیں پیرنا بالغ ہیں بالغ جو اندر وہی لوگ ہیں جو اپنے دل کی بری خواہشوں سے خلاص ہوئے ہیں وہ خواہشیں جو حرام ہیں ان خواہشوں کا حکم ہی ہے حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یَسْأَلُ الْعَبْدُ عَبْدَ اللَّهِ وَحْدَهُ بَرَّابِدَهُ ہا سبندہ ہوا کا جو اپنے دل میں آئے سو کرے حلال حرام کے اور ہر نظر نہ کرے بات وہی خوب ہے جو اللہ و رسول نے فرمائی ہے کام وہی اچھا ہے جو حکم کے موافق ہے اور سوائے اسکے جو بات جو کام ہو سو ہوا کے حکم سے ہے ہوا کے حکم کی بات ہوا کے حکم کا کام سب بے خیر ہے بے برکت ہے بے فائدہ ہے ایسی ہی بات ایسے ہی کام میں خرابی ہے ہلاکی ہے ضرر ہے نقصان ہے اور تفسیر میں لکھا ہے جب حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے قائم ہونے کی خبر دی لوگ کافر مومن پوچھنے لگے قیامت کب آوے گی اس وقت ہووے گی تب یہ آیتیں نازل ہوئیں یَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مَرْتَبُهَا سَوال کرتے ہیں پوچھتے ہیں تجھے یا محمد قیامت کے دن کی بات اس وقت ہووے گی قائم ہونا اس کا کب آوے گی قیامت فیم انت عن ذلکھا کن چیز میں ہے تو قیامت کی یاد کرنے سے کہان ہے تو یا محمد اس کے مقررہ وقت جاننے سے پوچھنے سے نبی جی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو حضرت نبی صاحب کے لوگوں نے پوچھا قیامت کب آوے گی حضرت کے ولیدین آیا جو اللہ تعالیٰ سے قیامت کا وقت پوچھیں حکم ہوا کس خیال میں ہے تو یا محمد اس کا علم اس کے قائم ہونے کے وقت کا جاننا تیرا حق نہیں خبردار اس کا سوال نہ کیا

چاہئے الی دیکھ متھا تیرے پروردگار کی طرف ہے نہایت قیامت کے علم کی  
اس بات کی کہ جو خبر نہیں دی یہ علم خاص پروردگار ہی کا ہے اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ مِّنْ  
نَّحْنُهَا سوائے اسکے نہیں یا محمد تو خبر دینے والا ہے قیامت کی اسکو جو کوئی دے  
قیامت کے دن تیرا ہی کام ہے جو جہنم کا دھارہ امتوں کو قیامت ہونیوالی ہے اسدن  
کے واسطے جو کوئی نیکی بھلائی کیا چاہے سو کر لیوے یہ کام نہیں جو قیامت کے ہونے کا  
وقت پوچھے تجھ کو اور کیو اس بات سے کیا کام ہے کا لکھ جو عید و نکاح جیسے یہ کافر  
ملک کے جہنم دیکھنے کی قیامت کے تین کم بیکتوالا عَشِيَّةً اَوْ صُحْحًا نہیں ہے  
دنیا میں قبر میں سوائے ایک رات کے یا ایک دن کے ایسا ہول میت ہو و یگا اسدن  
میں جو دنیا میں برسوں رہنے کو اپنے بھولے ہو جائے جو ایک رات دنیا میں رہے ہیں  
یا ایک تھوڑے دن چاشت کی وقت تک قیامت کے دن کی درازی دیکھ کر اپنے  
بہت برس دنیا میں رہنے کو بہت تھوڑا جانینگے بہت حسرت کریں گے جو ایسے تھوڑے  
وقت میں دنیا کے اچھے کام سمنے کیون نہ کر لئے جو آج آرام پاتے بھلا ہوتا

### سُورَةُ عَبَسَ

کی ہے بیالیس آیتیں ایک سو تیس کلمے اور پانچ سو تیس حرف ہیں اس سورہ میں  
بہت فائدہ ہیں اور اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے ارشاد اور تعلیم  
کی صورت کو سمجھنے کی اور عمل کی توفیق بخشنے والا وہی پروردگار عالم کا وہ فرماتا ہے

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَبَسَ غَظَبُهُ تَرَشَّحَ لَمَّا تَوَجَّهَ صُلِّی اللہ علیہ وسلم نے وقوف اور نہہ پھیر لیا نہہ  
مُورِ اس سے اَنْ جَاءَكَ الْاَعْمٰی جب آیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نابینا اندھا عبد اللہ  
ام مکتوم کا بیٹا اس سورہ کے اترنے کا سبب یہ ہے حضرت صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ  
میں ایک اصحاب تھے عبد اللہ نام تھا انکا اور انکی مان کا نام ام مکتوم تھا اپنی ما کے نام سے

مشہور تھے انکو عبداللہ ابن ام مکتوم کہتے تھے اور وہ آنکھوں سے معذور تھے فقیر تھے دنیا کی معاملات سے انکے تئیں کچھ کام نہ تھا اور ان کو دین کی علم کی بات پوچھنے کا شوق نہ تھا شوق تھا بہت ذوق تھا ایک دن حضرت نبی صاحب سجد میں بیٹھے تھے اور مجلسین حضرت کے اصحاب سب تھے اور مکے کے بڑے بڑے سردار و ولیمہ مشرک بھی اس مجلس میں آئے تھے بیٹھے تھے حضرت نبی صاحب ان مشرکوں کو نصیحت کرتے تھے ایمان لانے کو فرماتے تھے ارشاد کی باتوں میں مشغول تھے اسی درمیان میں عبداللہ حضرت کی خدمت میں آئے نزدیک جا کر بیٹھے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ص علیہ السلام اعلیٰ اللہ یعنی سکھلا دیرے تئیں وہ بات کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمکو سکھایا ہے ہدایت کرو مجھ کو ارشاد کرو تفصیل کو واسطرح سے حضرت کی خدمت میں بات کہتے تھے اور ان کو خبر نہ تھی جو حضرت اور طرف مشغول ہیں ان سرداروں سے بات کہتے ہیں عبداللہ بار بار اپنی بات کہے جاتے تھے حضرت نے ان کی بے ادبی کے سبب اپنا منہ ان کی طرف سے پھیر لیا جواب نہ دیا اور اصحابوں نے عبداللہ کو خبردار کیا جو حضرت اسوقت اور کام میں مشغول ہیں تم اور وقت عرض کیجیو اسوقت حقیقت کو معلوم کر کے شہید ہو کر اٹھے مسجد سے باہر نکلے اسوقت حضرت جبریل علیہ السلام آسمان اترے اور ایک پردہ غیب کا حضرت کے اور ان سرداروں کے درمیان میں کر دیا جو ان مشرکوں کے آنکھوں سے حضرت چھپ گئے نظر آنے سے رہ گئے پھر پردہ اٹھا لیا پھر ان آیتوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جولائے تھے پڑھے اس سورہ میں عجب کلام کی نزاکت ہے اول عبس قولی افرا یا عبس و قولی و دون غایب کا ضیفہ ہے اسطرح سے یہ بات ہے جیسے کوئی کسی کی بات کو کسی سے کہتا ہے جس کی بات ہے اس سے نہیں کہتا عبست و قولیت یعنی یا جس سے اس پر رش روئی کی تو نے منہ پھیر لیا تو نے نگاہا بلکہ فرمایا عبس و قولی یعنی ترش روئی کی محبت اللہ نے منہ پھیر لیا اپنا اس فقیر سے اس غایب کر بات کہتے ہیں

چھپی ہوئی ناخوشی کی اشارت ہی سمجھنے والے اس رمز کو سمجھتے ہیں جو اپنے محبوب کے  
 ساتھ کس طرح بات فرمائی پھر کلام میں التفات مہربانی فرمائی حاضر کر کے خطاب کیا  
 فرمایا وَمَا يَدَّبَّرِيكَ اور سن چرنے بنا یا تجھ کو کیا جانتا ہے تو یا محمد لَعَلَّه يَدَّبَّرِيكَ  
 شاید وہ اندھا بہت پاک ہو و پاکیزہ ہووے تم نصیحت کرو ہدایت کی راہ بتاؤ وہ  
 قبول کرے تمہارے کہنے کے موافق عمل کرے سب گناہوں سے پاک ہووے بڑی قبولیت  
 کے لائق ہو جاؤ أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذَّكْرُ یا پند لیوے نصیحت قبول کرے پھر نفع  
 کرے سکو نصیحت کرنی تمہارے کہنے کے موافق کام کرے عمل کرے قبولیت پاوے  
 مقبول ہو جاؤ وَأَمَّا مَنِ اسْتَعْنَىٰ فَلَهُ صَدَقَاتُ اور وہ شخص جو دوسرے سے دنیا  
 کا مالدار ہے ایمان لانے سے پرواہ نہیں رکھتا مغرور ہے مسلمان ہونے سے بے  
 نیازی کرتا ہے پھر تو اسی محمد اس کے واسطے اسکی طرف منہ کرتا ہے اس کے ایمان  
 لانے کی توقع کر کر اسکی طرف متوجہ ہوتا ہے اسکی بات سننے کے واسطے مشغول  
 ہوتا ہے کان رکھتا ہے وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَكَفِّرَ اور کیا ہے تیرا پر یا محمد جو وہ مالدار  
 بے پرواہ پاک ہو و ایمان نہ لاوے کفر کی شرک کی نجاست میں پڑا رہے تیرے اوپر  
 کچھ گناہ نہیں تجھ کو حکم پہنچا دینا ہی چاہئے اتنا مشغول ہونا اسکی طرف کچھ درکار نہیں  
 وہ بے پروائی کرتا ہے ایمان کی دولت اس کو ملنے والی نہیں وَأَمَّا مَنِ جَاءَكَ كَيْفًا  
 اور وہ شخص وہ آدمی جو آیا تیرے پاس ہشتابی دین کے علم سیکھنے کی واسطے دڑا  
 ہو عاشق سے اخلاص سے عبد اللہ ابن ام مکتوم وَهُوَ يَخْشَى اللَّهَ وہ ڈرتا ہے خدا  
 تعالیٰ سے فَأَنذَرْتَهُ پھر تو یا محمد اس کے طرف سے منہ پھیرتا ہے اس کے جواب  
 دینے میں اسکی تسلی کرنے میں مشغول نہیں ہوتا اور وہ اسکی طرف مشغول ہوتا ہے  
 ان مالداروں کی طرف منہ کرتا ہے كَذَلِكَ ایسا نہ چاہئے تجھ کو یا محمد جو تو نے  
 اب کیا پھر ایسا نہ کیا چاہئے أَفَلَا يَذَّكَّرُ یہ تحقیق سچ ہے سورۃ یس میں قرآن کی

یہ تمام قرآن نصیحت نامہ ہے تمام خلق کے واسطے کہ شَاءَ ذَکُوہ پھر جو کوئی چاہے یاد کرے اس سرت کو ان آیتوں کو اور یہ آیتیں سب خطاب ہیں حاضر کر کر بائین فرمائیں یہ سب مہربانی کی نصیحتیں ہیں اپنے محبوب کے واسطے اور شاد ہی اور پھر اس حاضر کر کر بات کہنے میں اس غائب کر کر بات کہنے کے پیچھے اشارت ہے جو وہ ناخوشی دوست کی ناخوشی تھی نصیحت کی واسطے جو پھر ایسی بات ہو و اور تمھاری امت کے واسطے نصیحت ہے جب حضرت جبریلؑ نے یہ آیتیں پڑھیں حضرت نبی صاحب کو سنائیں حضرت نے اس وقت منکر معلوم کیا جو یہ خطاب ہے عبد اللہ کے واسطے کہ اسکے سوال کا جواب نہ دیا اللہ تعالیٰ کو پس نہ آیا حضرت اس بات کو معلوم کر رہے تھے کہ اب ہو کر اٹھے اسکے منانے کے واسطے خاطر داری کے واسطے مسجد باہر نکلے انکے پیچھے شامی سے چلے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس ناخوشی کی ہیبت میں حضرت کا اسادل ہوا جو ان کی آنکھوں کے آگے اندھارا آ گیا اور نزدیک تھا جو حضرت کے مبارک سر کو ایک دیوار سے لگ کر چوٹ لگے پھر ان کو راس میں پایا ان بہت غدر کیا خاطر داری کی ناگھ بکڑ کر اپنے ساتھ لے کر اپنے پائین پایا اور انکے بیٹھنے کے واسطے چادر اپنی بچھا دی جو جو کچھ پوچھنے کا تھا پوچھا جو کچھ فرمایا تھا فرمایا اور کہا جب تک میں جیتا ہوں اور تو جیتا ہی تیرا کھانا پھر نامیرا ذمہ ہے اور انکو بہت خاطر داری کر کر رخصت کیا پھر سہاات کے پیچھے جب خدمت میں آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھتے ہی خوش ہوئے اور فرمائے مرحبا بالذی عانتی فیہ رقی یعنی خوشی ہو جو اس کسی کو جو عتاب کیا اسکے واسطے میرے تین پروردگار نے میرے کہتے اچھا بندہ، تو کچھ حاجت ہے تیری کچھ غرض ہے کچھ کام ہے تیرا جو میں کروں حاجت بر لاؤں اور بہت مہربانی کرتے اور حضرت نبی صاحب مدینے سے جہاد کے واسطے مشرکوں کی کافروں کی تنبیہ کے واسطے باہر نکلتے یا کہین کا

سفر کرتے عبداللہ ابن ام مکتوم کو مدینے میں اپنا خلیفہ کر جاتے پھر اللہ تعالیٰ اس  
 بات کو بیان کر کرار شاہ فرماتا ہے جو کوئی سعادت کیا چاہے سعادت مند ہوا  
 چاہے ان آیتوں کو یاد رکھے نہ بھولے ان آیتوں کے فائدہ و ن کو ذکر کرے مذکور  
 کرے نصیحت لیوے بوجھے سمجھے ان آیتوں میں کیسے کیسے فائدے ہیں جو کوئی ایمان  
 لاوے گا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے واسطے کام کرے گا دولت سعادت پاویگا  
 اور جو کوئی رضا مندی کا کام کرے گا بے دولت بے سعادت رہیگا تمام قرآن  
 فائدہ و ن سے معمور ہے ہزاروں طرح کے فائدے دنیا آخرت کی خیر کے فائدے  
 اللہ تعالیٰ کے کلام میں موجود ہیں اور اس تمام سورت میں بھی بہت فائدے ہیں  
 نصیحتیں ہیں اور ان آیتوں میں جو مذکور ہوئیں کتنے فائدے ہیں اور تیرہواں  
 فائدہ یہ ہے ان آیتوں سے اس مذکور سے فقیروں درویشوں کا شرف دنیا داروں  
 مالداروں کے اوپر ثابت ہوا فقیر کی ہدایت کو آگے کیا مالداروں کی ہدایت کو  
 پیچھے کر دیا ان دنیا داروں کے درمیان میں اور حضرت نبی صاحب کے درمیان  
 میں پردہ کر دیا ان سے نہم پھیرنے کا حکم اور اس فقیر کی طرف نہم لانے کو فرمایا  
 اور چودھواں فائدہ یہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس اپنے طالبوں کی مخلصوں کی  
 بہت بڑی قدر ہے بہت بڑا مرتبہ ہے ایک غریب فقیر اندھے کے واسطے جو مخلص  
 تھا طالب تھا اپنے محبوب کو جو دونوں جہان میں ایسا بڑا بندہ کوئی نہیں یہ خطاب  
 فرمایا اپنے لیے بڑے دوست کے اوپر عتاب کیا جو تمام عالم کے اوپر معلوم  
 ہو جو مخلصوں کی اللہ تعالیٰ کے طالبوں کی ایسی بڑی قدر ہے ایسا بڑا مرتبہ  
 ہے اور پندرہواں فائدہ یہ ہے جو کوئی دین کے علم کا طالب ہے اپنی آخرت  
 کے بھلے کا طالب ہے اسکی خاطر داری اللہ تعالیٰ کے پاس بہت ہے اور اللہ کے  
 رسول کے پاس بھی بہت ہے ایک فقیر علم کی طلب میں رسول کی خدمت میں آیا تھا

اسوقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کام میں تھے وہ بھی ضرور کام تھا ہے ہدایت کر نہیں مشغول تھے اُسکے جواب دینے کی طرف توجہ نہ کیا وہ وقت نہ پا کر اچھے اتنی بات کے اوپر اللہ تعالیٰ نے اسکی یہ خاطر داری کی جو اپنے نبی کے اوپر ہے آئین بھین اور حضرت نبی صاحب نے یہ خاطر داری کی جو انکے پیچھے آپ اٹھ کر دوڑے ان کا ہاتھ پکڑ کر لائے اپنی چادر مبارک انکے واسطے بچھا دی اسکا اوپر بھلا یا او بہت عذر کیا خوش کر کر رخصت کیا اس سلوک سے اللہ تعالیٰ کے رسول کے جو شفقیر سے دین کے علم کے طالب کیا سب لمانوں کو لازم ہوا جو دین کے علم سیکھنے والی خاطر داری کرتے رہیں طالب علم کی رعایت کرتے رہیں اور اس میں اللہ و رسول کی خوشنودی جانیں اور طالب علم کی ناخوشی میں اللہ و رسول کی ناخوشی بوجھیں اور سوھوان فائدہ یہ ہے جو اس معاملت سے استاد و نکو پیروں کو ہدایت کرنیوالوں کو بڑی تہنیت ہوئی اور سچے طالبوں کے حق میں سفارش ہوئی اب چاہئے جو سچے طالبوں کی ہدایت کو ان کی راہ بتانے کو سکھانے کو سب کاموں کے اوپر مقدم رکھیں پہلے ان کا کام کریں پیچھے اور کام کریں ان کی خاطر داری کو ضرور جانیں خدا تعالیٰ کی رضامندی خوشنودی بوجھیں دنیا کے طالبوں میں اور دین کے طالبوں میں تفاوت کریں دین کے طالبوں کی بہت خاطر داری کریں اسکی خاطر نشان کر دیوں جھوٹوں سچوں کا فرق بوجھتے رہیں اس تفاوت کے موافق ہر ایک سے معاملت کرتے رہیں اور سترھوان فائدہ یہ ہے کہ ہر ایک لمان کو چاہئے جو اللہ کا خوف و ڈر ہمیشہ اپنے دل میں رکھے اور آپ کو گہکار جانتا رہے اور کیسے ہی بڑے مرتبے میں پہنچا ہو وہ آپ کو قصیدہ وار بوجھتا رہے کبھی نہ بوجھے کہ میں خطاوں سے پاک ہو چکا ہوں اب مجھ کو کچھ پرواہ نہیں حضرت نبی صاحب سے کوئی بندہ بڑا ہوا ہی نہ ہو دیگا وہ ایک کام میں تھے وہ کام بھی ہدایت کا کام تھا اللہ تعالیٰ

کے حکم کے موافق تھا اسوقت حضرت نے ایک پوچھنے والے کا جواب یہ اتنی بات  
 کے اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عتاب آیا پھر دوسرے کون سا ہی جواب کو  
 خطا سے پاک جانے بے خوف ہو کر بیٹھے کچھ ڈر خدا کا دل نہ رکھے مسلمان کو  
 ہر حال میں خوف ڈر پاک پروردگار کا اپنے دل میں رکھنا لازم ہی ضروری  
 فرض ہی غرض آپ کو ہر حال میں تقصیر وار جوتھے رہے اور خوف کو دل سے جدا نہ کرے  
 خیر کی راہ ہی ہے پھر اس صورت میں اللہ تعالیٰ یہ خطاب نبی صاحب کے اوپر کر کے  
 قرآن کی بزرگی کا بیان فرماتا ہی فی صحیف مکتومۃ یہ کتاب بزرگ کتابوں  
 میں کیا گیا ہی امر فوجۃ بلند کیا گیا ہی لوح محفوظ میں لکھا گیا ہی لوح محفوظ  
 ایک تختہ ہی ایک موتی کے دانے کا مشرق سے مغرب تک ساتویں آسمان کے اوپر  
 پانچویں بس کی راہ میں سب طرح کے علم کتاب میں آئیں لکھیں ہیں قرآن مجید بھی زمین  
 بڑی بڑائی سے ایک ایک حرف قرآن کا اس لوح میں کوہ قاف کے برابر  
 ہی کوہ قاف ایک پہاڑ ہی زمرہ کا ساری دنیا کے گرد اس پاس اور  
 ایک گھر ہی جوتھے آسمان میں اس گھر کا بیت العزت نام ہی اس گھر میں  
 بھی قرآن کو لکھا ہی مٹھکڑے پاک کیا گیا ہی قرآن کو دروغ سے خلاف سے  
 قرآن میں جو بات ہے وہ سب سچ ہی جھوٹی نا پاک بات نہیں نا پاک چیز کا اس پاک قرآن میں  
 کیا کام ہی تفاوت کی بات قرآن میں نہیں جو بات ہے پروردگار نے خداوند نے فرمایا ہی  
 ٹھیک ہے بہشت کی دوزخ کی خبر دی ہی بہشت کی راہ دوزخ کی راہ بتائی ہی اگلے تیجے  
 زمانے کی باتیں بندوں کی جو فرمائی ہیں بے تفاوت اس طرح سے ہیں  
 یا ایہی سفرۃ ماشھون سے لکھنے والوں کے کہو بدستور سوار ہیں بزرگ  
 نبی ہیں نیک بندے ہیں دے فرشتے جو قرآن مجید کو لوح محفوظ سے نقل کرتے  
 ہیں لکھتے ہیں کتابوں میں لاتے ہیں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یار



قرآن کو حضرت نبی صاحب سے سنکر کاغذ و نون میں لکھ لئے ہیں یاد کر لئے ہیں تو میں  
 نقش کر لئے ہیں قرآن کے حکم احکام کے اوپر عمل کرتے ہیں قرآن کے احکام قرآن  
 کے بھید سب امتوں کو خلق کو سچاتے ہیں اور جو کوئی قرآن کو قرآن کی سورہ کو کوادب  
 سے کاغذ و نیر لکھتا ہے اپنے دل میں ادب سے شوق سے یاد کرتا ہے قرآن کی آیتوں  
 کو بھید و سکھ بھجتا ہے اپنے دل پر نقش کرتا ہے یہ سب اچھے بند ہیں اللہ تعالیٰ  
 کے نزدیک بزرگ ہیں نیکو کار ہیں مقبول ہیں حضرت نبی صاحب نے فرمایا اے امّہ  
 بالقرآن مع الکرام البہرۃ یعنی جو کوئی قرآن مجید کا ماہر ہے قرآن کے حکم کے حکام  
 کا قرآن کے بھید و نکات واقف ہے و انہی خبردار ہے وہ آدمی مقرب فرشتوں کے  
 ساتھ ہے دے فرشتے جو اچھے بندے ہیں کرام برہہ چنانچہ نام ہی انکے ساتھ ہے  
 اسکو بھی اللہ تعالیٰ کا قرب نزدیکی بزرگی بڑائی نصیب ہے قَتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرٰ  
 مارا جاوے لعنت کیا جاوے آدمی سچ چیز نے کافر کیا اسکو لعنت ہوئی کافر کو خدا  
 کی رحمت سے دور پڑا کافر کس چیز نے کس بات سے اسکو کافر کیا کہ خدا اور رسول پر ایمان  
 نہ لایا آخرت کو سچ نہ جانا کیا سمجھا اپنے دل میں کیسی سمجھ میں کس بات میں مغرور رہا  
 انجانانہ بوجھایا کہ کافر میں اتنی شئی خلقہ کس چیز سے کون سی چیز سے خدا نے پیدا کیا  
 آدمی کو من نطفۃ آب منی سے پیدا کیا ہے اپنے باپ کے پشاب کی راہ جو پانی  
 نکلتا ہے اس پانی سے پیدا کیا ہے غرور کرتا ہے خدا اور رسول کے حکم سے نہ کھینچتا ہے  
 آپ کو بہت بڑا جانتا ہے کتنی بہت بڑی چیز سے نہیں پیدا ہوا ایک گندے پانی سے  
 پیدا ہے خلقہ پیدا کیا خدا نے آدمی کو فقہ کا پھر کسی پیدائش کا اندازہ کیا ایک  
 طرح مقرر کی چالیس دن تک اپنی ما کے پیٹ میں پانی رہتا ہے پھر چالیس دن تک وہ  
 پانی لہو ہو جاتا ہے جما ہوا لہو رہتا ہے پھر چالیس دن تک گوشت کا ٹکڑا ہو رہتا ہے  
 پھر پانوں کا تھکھہ آکھہ کان اس گوشت سے پیدا ہوتا ہے چار مہینے میں تمام تر بدن

ٹھیک ہوتا ہے پھر اس چار مہینے کے پیچھے حکم سے خدا تعالیٰ کے اسمین روح دم ہوتی  
ہی پیٹ میں حرکت کرتا ہے پھر کتا ہی دن دن تازہ ہوتا ہے جب نو مہینے پورے  
ہوتے ہیں تمام ہوتے ہیں باہر نکلنے کا حکم ہوتا ہے <sup>نیم</sup> آکسیدل کثیر پھر راہ نکلنے  
کی پیٹ سے اللہ تعالیٰ نے اسکے اوپر آسان کر دیا پھر آدمی اپنے دل میں بوجھے  
سمجھے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر اسکے فضل پر ایمان لاوے شک کرے جو میں پیٹ  
میں تھا تنگی میں تھا اور راہ بھی اسکے نکلنے کی تنگ تھی کیا حکمت سے آسانی سے اسکو  
ما کے پیٹ میں رکھا پھر کس حکمت سے ایسی تنگ راہ سے آسانی سے باہر نکالا پھر اسکے  
اوپر سب طرح کی راہ آسان کر دی اول تو وہاں سے نکل کر قوت کے پیدا کر نیکی  
قدرت نہ تھی اور تنگی میں تھا کہ نہ عقل تھی نہ شعور تھا نہ زور تھا نہ قوت تھی جو اپنی  
قوت سے اپنی قوت پیدا کرتا پالنے والوں کے دلوں میں پیار شفقت ڈال دی ماکہ  
اچھا قی میں دو د پیدا کر دیا مابا پی نے محنت کر کر خدمت کر کر پالا قوت کی راہ بولنے  
کی راہ بوجھنے کی راہ سمجھنے کی راہ آسان کر دی جو ایک راہ بھی ان راہوں سے  
آسان نہ ہوتی تو ہمیشہ ایک طرح کی تنگی میں رہتا اس سبب خوار میں رہتا جو دیکھنے کی  
راہ آسان نہ ہوتی تو اندھا بن کے اندھیاری کے بند نیچا فے میں پھنسا ہوا رہتا ہزاروں  
رنگ صورت حسن و جمال گل پھول لاکھوں تماشوں سے محروم رہتا لاکھوں فائدوں  
سے بے خبر رہتا اور سننے کی راہ جو آسان نہ ہوتی بہرا ہوتا ہزاروں لاکھوں فائدوں  
سے بے خبر ہوتا اور نہ سننے کے سبب بولنے کی راہ بھی نہ کھلتی زبان کسی بات  
میں چل نہ سکتی گونگا ہوتا آدمی نہوتا حیوان جانوروں کی طرح رہتا دونوں جہان میں  
خوار رہتا دنیا کا فائدہ لے سکتا نہ آخرت کا فائدہ پاسکتا دنیا میں جو کوئی گونگا  
ہو وہی وہ مان کے پیٹ ہی سے بہرہ پیدا ہوا ہے نہ کچھ سن سکتا نہ سمجھ سکتا  
نہ بول سکتا جو اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہے وہ بہرون گونگون اندھون کے حال کا

دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر جو کچھ اسکو بخشیں ہیں اپنے دل سے جان سے  
 شکر کرتا ہے اپنے ایمان کو محکم کرتا ہے بندگی میں قائم ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ  
 نے آدمی کے اوپر سمجھنے کی راہ عفتل کی راہ آسان کی جیون جیون بڑا ہوتا جاتا ہے  
 سمجھ پیدا ہوتی جاتی ہے عفتل آتی جاتی ہے دنیا کی معاش کی تدبیریں آگے  
 آتی جاتی ہیں مثلاً جب دودھ پینے سے چھوٹا کھانا پینا آگے آیا دنیا کے مزدن کی  
 چیزوں کی خبر ہوئی ان مزدن کی چیزوں کی تلاش میں لگا اس تلاش میں بد بڑا  
 پھر مقصدون کے پیدا کرنے کے واسطے بھی سب طرح کی راہ آسان کی ان کی قوم کی  
 عادت پر ان کی راہ رسم پر کام سکھایا نوکری چاکری کھیتی تجارت لوہار کا بڑھی  
 کا کام کب جولاہے کا پیشہ اور طرح طرح کے کسب پیشے دنیا میں پیدا کر دے  
 ہر ایک کے اوپر ایک ایک طے علی راہ آسان کر دی جون سی راہ چاہئے اس ۱۰  
 میں آسانی سے چلے اپنا مقصود حاصل کرے اور جس راہ کو اللہ تعالیٰ نے جسکے  
 شکل کر دی اس راہ میں قوت نہیں جو قدم رکھ جائے پھر دنیا میں نین پریشی کی راہ میں یا نوکری یا نوکری  
 میں چلنے کے واسطے یا نوکری میں قوت دی اور جو ٹھکے نہ چل سکے تو ما بھی ٹھوڑا اونٹ  
 خچر تھیل گاڑی چھگڑا پیدا کر دیا وریاؤں میں جہاز ناؤں نوٹسے بناوے  
 جہان چاہتا ہے تہاں جاتا ہے اپنے اپنے مقصدون کو حاصل کرتا ہے پھر اس  
 پاک خاوند نے دنیا کی راہوں کو آسان کر کے آخرت کی راہوں کو آسان کر دی  
 آدمی کو کچھ خبر نہ تھی کچھ نہ جانتا تھا دنیا کے ہزاروں مقصدون میں ہزاروں طرح کی  
 راہوں میں پڑ کر انھیں مقصدون میں گر کر انھیں راہوں میں جلا جاتا تھا ایک  
 اور فضل کیا رحمت کا دروازہ کھولا نہیم اپنی طرف بھیجے انکے پورے کام بھیجے کتابت بھیجے اور ان  
 ایک تابون میں آخرت کی سب خبر دی مرنے کے پیچھے جو حقیقت ہووے گی جو حال  
 آدمیوں کے اوپر آویگا آخرت کا احوال اس جہان کی بات سب مرد و نکاحینا

حجاب کتاب ترازو پل صراط ووزخ بہشت کافر مومن کا ٹھکانا پرے بھلے کی جگہ ہے  
 عذاب خواری عزت دکھ سکھ ناخوشی بیماری آرام ہمیشہ کا جینا برے حال میں بھلے  
 حال میں رہنا کہدیا اور بتا دیا دنیا میں جیسا کوئی کام کرے گا آخرت میں ویسا ہی  
 وہ پاویگا برے کاموں کی بُری جزا ہے اچھے کاموں کی اچھی جزا ہے برے  
 فعلوں کا بُرا بدلہ ہے اچھے فعلوں کا اچھا بدلہ پھر برے کام اچھے کام سب طرح سے بتا دے  
 سب راہ آسان کر دی جو کوئی جس راہ میں اپنے اختیار سے اپنے شوق سے چاہے  
 چلا جاوے اچھی راہ کے بتائیو اچھا نیو اپنی پیروی اولیاء شیخ عالم فاضل پیدا  
 کروئے اسباب سامان تیار کر دے اس طرح بد راہ کی بھی راہ بتائیو اچھا نیو  
 شیطان نفسِ نیا میں پیدا کر دے اسباب سامان اسکا تیار کر دیا سب طرح کی  
 بات بتا دی سنا دی سکھا دی پھر آدمی جس راہ کو اختیار کرتا ہے شوق کرتا ہے اسی  
 راہ میں آخر عمر تک سانی سے چلا جاتا ہے بہت بہت راہیں خواہ اللہ تعالیٰ نے  
 آدمی کے اوپر آسان کر دیں اگر ان راہوں کا بیان کرے تو دُقرتیا رہو وہیں  
 کتدین لکھی جاوے اس بات کو جانکر چاہئے آدمی سمجھے اپنے ولیوں کو جیسے خداوند  
 نے سکون بایا ایک قطرہ پانی سے منی کے بنا کر اس درمیں پہنچا یا یہ نعمتیں بخش  
 کی کسی سی راہ مشکل کی آسان کی ایسے خداوند سے دور رہنا اس کے اوپر ایمان  
 نہ لانا اسکی بندگی اخلاص سے نہ کرنا بہت بری بات ہے لعنت کی جگہ ہے  
 کبھی بد بختی کی نشانی ہے چاہئے سمجھ کر جو کافر ہے ایمان لاو مشرک ہے  
 اللہ کو ایک ہی جانے دے مسلمان ہوو اس کے فرمانے کو سر کے اوپر آنکھیں  
 اوپر رکھے بندگی کی راہ میں حکم کے ماننے میں مضبوط ہووے محکم ہووے  
 بیغمانی سے دور بھاگے بری راہ کو پیٹھ دیوے دنیا میں آخرت میں ہمیشہ  
 سبکی خیر و دولت پاوے کب کام اللہ تعالیٰ نے آدمی کے درمیان کور کر دے

سب راہ آسان کر دی تھیں اما تھ فاقہ پھر مارا آدمی کو مردہ کیا اور  
کو تن سے جدا کر دیا پھر گورین رکھوا یا تقسیم و نہیں لکھا ہے جو آدمی  
مرے تو اسکے بدن کو لے کر قبر میں زمین کو کھود کر داب دیوے بند کر  
دیوے اس بات میں جو اللہ تعالیٰ نے آدمی کی موت کی اور گور کی  
بات فرمائی کئی باتیں ہیں ایک بات یہ ہے ہر آدمی کو چاہئے اپنے  
دو زمین بوجھے سمجھے اس دنیا کے جینے کا کچھ اعتبار نہیں کچھ بھروسہ  
نہیں آخر فرما ہے جب یہ بات بوجھے تو چاہئے کہ دنیا کی کسی بات پر  
کسی چیز پر مغرور نہ ہو ورنہ دنیا کے فزون میں پڑ کر آخرت کو بھول جائے  
اللہ تعالیٰ کی بندگی سے غور نہ کیجئے یا د سے غافل نہ رہے کئی دن دنیا  
میں جی کر نہزاروں محنتوں کے ساتھ بھروسہ کرنے لے کر اللہ تعالیٰ کے  
اوپر ایمان نہ لگا کر اپنے پیدا کر نیوالے کی سب کی نہ کر کے حکم اس کے خلاف کر  
قبول نہ کر کے کافر رہ کر آخر مر کر دنیا کے مال کو دنیا کے فزون کو چھوڑ کر  
چلا جاوے حسرت عمر دنیا کی جدائی کا اپنے ساتھ لیجاوے آخرت کی  
دولت سے ہمیشہ کی مراد سے محروم رہے ہمیشہ حسرت کی لگ  
جین چلا رہے دوسری بات یہ ہے آدمی کو چاہئے کہ بوجھے اپنے  
دن میں سمجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے آدمی کو انہی سے پیدا کیا  
اس لئے ہاؤن آنکھ کان دیکھ سکی ہاں کے پیٹ سے باہر نکال دیا  
ہر چیز کو اپنی ماہات کے ماتحت سے لایا ہوا یا ہر فعل بند کر  
سات کے کام کے ہر مقصد کے پائے کی اسکے اوپر راہ آسان کر دی  
ان کے لئے کئے گئے کام کر کے کام کر کے کام کر کے کام کر کے  
کے لئے کئے گئے کام کر کے کام کر کے کام کر کے کام کر کے

اختیار سے جو چاہے رہے جہاں چاہے چلا جاوے مقصد حاصل کرے  
 پر موت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں اپنے حکم میں رکھا ہے اس میں  
 آدمی کو اختیار نہیں دیا اس میں لاچار ہے جو موت بھی آدمی کے اختیار میں  
 ہوتی تو آپ کو ہرگز مرنے نہ دیتا ہزاروں طرح کے فساد کرتا ہر کوئی خلقی  
 کے دعوے کرتا دنیا کی لذت لینے میں پڑا رہتا کافر رہتا بے فرمان رہتا  
 سرکش رہتا دنیا کے جینے ہی کو جینا جانتا دنیا سے باہر نکلنے کو دل اُسکا  
 نہ کرتا آخرت کو کچھ نہ جانتا آخرت میں اس جہاں میں نہ پہنچتا ہمیشگی کی  
 دولت سے محروم رہتا ان حکمتوں کے واسطے اللہ تعالیٰ نے آدمی کی موت  
 اپنے حکم میں رکھی اجل آدمی کی مقرر کی ہر آدمی کی موت کا مرنے کا وقت  
 اپنی حکمت کے موافق بٹھرا دیا پروردگار تعالیٰ جو وقت جس آدمی کا مرنے کا  
 چاہتا ہے اس کی جان لینے کا حکم کرتا ہے وہ آدمی اس وقت مرنے کا ہے  
 کسی حکیم طبیب کی وانا عقلمند کی کچھ تدبیریں آتی نہیں ہزاروں دوا کرین  
 حکمت کرین مگر جتنے کرین کچھ کام نہیں آتا اس راہ سے سب لاچار رہے  
 اختیار اپنے اپنے وقت میں آخرت کی طرف چلے جاتے ہیں قافلے کے  
 قافلے اسی راہ سے اس جہاں میں راہ لیتے ہیں سفر کرتے ہیں جو کوئی  
 غور کرے سمجھے بوجھے اس دنیا کے کسی کام کا کسی بات کا کچھ اعتبار نہیں  
 کفر سے کافر سے پیرا ہووے ایمانی لاوے مسلمان کی دولت پیدا کرے  
 اچھا کام کرے اچھا عمل کرے دے کام دے عمل کرے جو آخرت میں  
 کام آوے ان کاموں کے سبب آخرت کی ہمیشہ کی دولت ہاتھ آوے  
 اور تیری بات یہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں امانت کے پیچھے فاقہ  
 بفرمایا اس بات میں یہ فائدہ ہے جو آدمی اللہ تعالیٰ کے کرم فضل مہربانی

کر رکھی اور جو آدمی ایمان لایا ہے مسلمان ہے اچھا کام کرتا ہے کامل  
وہ آدمی بھی خداوندی کا حق ادا نہیں کر سکا نہیں کر سکتا ہر آدمی کو  
چاہئے جو اپنے مقدور کے موافق اللہ تعالیٰ کی بندگی میں قائم رہے بیوقوفانی  
میں قدم نہ رکھے جان سے دل سے تن بدن سے مال سے پروردگار کے  
حق ادا کرنے میں قصور فتور نہ کرے ہمیشہ ہمیشہ کرتا رہے تن سے جان سے  
مال سے زبان سے شکر نعمتوں کا بجا لاتا رہے ادا کرتا رہے اور سب کچھ  
بندگی شکر سب طرح سے کر کر آپ کو ہمیشہ تقصیر وار جانتا رہے اور اپنے  
دل میں ہمیشہ بوجھتا رہے ہزاروں لاکھوں نعمتوں سے جو اللہ تعالیٰ کی  
طرف سے میرے اوپر بہن ایک نعمت کا بھی حق ادا نہ کر سکو نگاہر اللہ تعالیٰ  
اپنی نعمتوں کا بیان فرماتا ہے وہ نعمتیں جو سب کسی کے واسطے کا فرمون  
کے اوپر عام ہیں فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ پھر چاہئے آدمی نظر کرے اپنے  
طعام کی طرف عبرت آنکھوں سے اپنی قوت کو دیکھے سمجھے بوجھے کس طرح سے  
کس حکمت سے پیدا کیا سمجھے اُسے اسی نظر سے فائدے اٹھاوے ایمان ،  
زیادہ کرے پھر اس حکمت کو بیان فرمایا اَنَا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا تُحِثُّ بِمَن  
کر آیا برسیا یا پانی کو آسمان سے بادل سے اچھا گرانا فایدوں کا برسانا اس  
بات کی طرف غور کرے آدمی تمام خوبیاں سب نعمتیں دو لکھن کھانا دنیا لباس  
اور بار بار بادشاہیان سرداریاں ایک ہمینہ کے اوپر بند کوڑیں بہن جو ہمینہ  
بر بر سے تو عالم کے تمام کار بار سب بند ہو جاوین بریز بریز پکارتے رہن  
اور بہت بر سے تو بھی خرابی ہووے تھوڑا بر سے تو بھی کچھ فائدہ ہووے  
فصل فصل بہن وقت پر جتنا جہان درکار ہوتا ہے حکم سے اٹاؤن برستے  
سب کچھ پیدا ہوتا ہے اَلَمْ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا پھر پھاڑا زمین کو بہن پھاڑنا

زمین کو اس لائق پیدا کیا جس طرح سے چاہیں اس طرح اسکو کھو دیں پھر  
 وہو پ میں سخت ہو جاتی ہے پانی برسے سے پھیلتے ہیں حکم سے اس  
 پانی کو زمین قبول کرتی ہے پھر جو تباہ زمین کا آدمیوں کو سکھانا  
 اسباب جو تے کے پیدا کر دئے لوہا لکڑی پیدا کر دئے پیل گائے بنا دئے  
 یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوئے پھر جو ت کن پچھالتے تے ہیں  
 دانے گیہون جو دھان خاک مٹی میں ملا دتے ہیں آگے پھر کچا کچھ نہیں  
 چلتا کچھ کچا اختیار نہیں جو کس طرح سے دانے کو زمین سے باہر نکالیں گھاس  
 میں دانہ پیدا کریں کچے سے پکا کریں سارے عالم کے حکیم جمع ہو دیں چاہیں  
 جو ایک کھاس پیدا کریں ایک دانہ اس کھاس سے باہر نکالیں عاجز آویں  
 کچھ نہیں کہے جو یہ بات بھی آدمیوں کے حوالے ہوتی ساری عمر اس کام میں  
 ہر کوئی اور کچھ کمال علم کا عمل کا درکار ہے چاہے شے حاصل کر سکتا ہے بھی  
 بڑا فضیل کرم ہے اللہ تعالیٰ کا اور بڑی رحمت ہے پروردگار کی جو یہ بھاریں  
 کا زمین سے جمانا کھیتوں کا پیدا کرنا دانے کا نکالنا کچے سے پکا کرنا اپنے  
 حکم میں رکھا ہے آدمیوں کو یہ کام نہیں فرمایا نہیں تو بڑی مشکل ہو پڑتی کیسکو  
 ان کاموں سے چھٹی نہ ملتی اب سب طرح کی باتیں اور سب کام آسان ہو گئے  
 ہیں اس رحمت کی کچھ نہایت نہیں فائدہ تھا چاہے پھر پیدا کیا جہاں دانے  
 اپنے حکم سے زمین میں دانا جو تھاری قوت ہے گیہون جو اور سب طرح کا  
 اناج غلہ و عذیقا اور انگور پیدا کیا جو تھارے اسان ہو سکتا ہے بہت فائدہ  
 میوہ ہے بہت فائدہ لے زمین رکھے ہیں قوت بھی ہے مضرہ بھی ہے و قصبہ  
 اور ہر طرح کی گھاسیں جڑیاں بوٹیاں جن میں ہزاروں طرح کے فائدے  
 نفع آدمیوں کے واسطے ہیں اور گائے بیل بکری اونٹ گھوڑوں کی قوت



ہوتی ہے خوراک ہوتا ہے و سُرِیُونَا اور زیتون پیدا کیا اس مین ایسا  
 تیل پیدا ہوتا ہے جو خوشبو ہے جہاں پیدا ہوتا ہے وہاں کے لوگ  
 اس تیل کو گھی کی جگہ کھاتے بھی ہیں اور وہ ایون مین بھی پڑتا ہے بہت  
 فائدے اسے حاصل ہوتے ہیں و مَنَحَلَا اور خرے کے درخت پیدا کئے  
 زمین سے وہ بڑا فائدہ نکامیوہ ہے بڑی لذت کی بڑی قوت کی چیز ہے  
 بہت اچھی نعمت ہے و حَدَائِقُ غَلْبَا اور باغ پیدا کئے بہت بہت بھات  
 بھانت کے درختوں کے ساتھ باغ بنائے دیکھا وے بڑی بڑی جائز وایا  
 بناتے ہیں انکا اندر درخت لگاتے ہیں باغ تیار ہو جاتے ہیں ان باغوں  
 سے ہر طرح کے فائدے اٹھاتے ہیں میوے کھاتے ہیں و فَاکِہَ وَاَبَا  
 اور میوے پیدا کئے طرح طرح کے تر میوے خشک میوے طرح طرح کے  
 جدے جدے مزون کے ساتھ فائدہ و نئے ساتھ مَنَاکِہَ وَاَلِکِہَ وَاَبَا  
 لینے کے واسطے اس واسطے پیدا کین ہمنے سے سب کچھ نعمتیں جو آدمیوں کی قوت  
 ہو وے اس سے قوت پاورین ہر طرح کے مزون کو معلوم کریں وَاَلِکِہَ  
 اور تمھارے جانوروں کے فائدے لینے کے واسطے جو کچھ ان کی خوراک  
 وہ بھی پیدا کی طرح طرح کی گھاسین چرنے کی چیزیں پیدا کر دینے سے  
 جانور بھی آدمیوں کے فائدے لینے کے واسطے پیدا کر دئے آدمی جو ان  
 سب نعمتوں سے ہر طرح کا فائدہ لیتا ہے اور نفع اٹھاتا ہے ان جو بیونکو  
 دیکھتا ہے سنتا ہے کھاتا پیتا ہے ہر طرح کا مزا لیتا ہے چاہئے کہ  
 اپنے دلمین بوجھے سمجھے یقین کرے جس خداوند نے یہ سب احسان کئے  
 ہیں خوبیاں نعمتیں مفت بخشیں ہیں اسی خداوند پر ایمان لانا لازم ہے  
 اسی کی بندگی کرنی یاد کرنی لائق ہے اسی کو دل اپنا دنیا سزاوار ہے

اسی سے محبت کرنی اخلاص کرنا ضرور ہے جسے بغیر بندگی بغیر کچھ کام کئے  
یہ سب احسان کئے ہیں اب جو کوئی سچے دل سے اخلاص سے اسکی بندگی  
میں یا دین رہے گا تو وہ کس طرح کی کیسی بڑی مہربانی کرے گا اور چاہے  
کہ سوائے اس خاوند کے جس کسی کی ساتھ اخلاص محبت رکھتا ہے دل لگا تا  
اس بات کو بے فائدہ جانے موقوف کرے دل کو اپنے اس اٹھالیو پہ  
اور مقرر جانے اپنے دل میں جو سوائے اسکی پروردگار کے اور کے ساتھ  
اسکے غیر کے ساتھ دوستی کرنی کچھ کام نہیں آنے والی ہے سب دوستیاں محبتیں  
جھوٹی ہیں بے فائدہ ہیں کوئی کیسے کام بغیر حکم اس خاوند کے نہیں آتا  
اور جو دنیا میں کچھ جھوٹی دوستیاں آپس میں ہوتی ہیں آخرت میں وہ کوئی  
دوستی نہ رہے گی سب دوست دشمن ہو جاویں گے سوائے اللہ تعالیٰ کے اللہ  
تعالیٰ کی یا جو کسی سے اللہ تعالیٰ کے واسطے دوستی تھی یہی دوستی کام آوے گی  
اور بس آخرت میں خدا کے دوست خوشحال ہوویں گے مزید رہیں گے اور دنیا  
کے دوست غمگین ہوویں گے خرابی میں رہیں گے اس بھید کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
فَاِذَا جَاۤءَتِ الصَّاعَةُ تَصْحٰۤخُۢمُ ۝۱۰۱ پھر جو وقت آوے گی آواز بھرا کرے زولی عقل  
یجانے والی جب اسرافیل علیہ السلام دوسرا صور بھونکے ایسی سخت آواز  
ہوے گی جو اسکی سختی سے کان پرے ہو جاویں گے عقلیں جاتی رہیں گی بڑی  
سختی گذرے گی آسمان زمین ٹوٹنے لگیں گے پھوٹنے لگیں گے پہاڑ سب اڑنے  
لگیں گے سب کوئی نیست نابود ہو جاویں گے قیامت قائم ہووے گی یوسف فقیر لہو  
مِنْ اٰخِرَتِہٖ قیامت کا دن ایسا دن ہے جو اس دن جاگیگا آدمی اپنے  
بھائی سے واپس اور اپنی ماں سے واپس اور اپنے باپ سے واپس  
اور اپنی جڑ سے واپس اور اپنے بیٹوں سے لکل امریٰ فَمَنْ یُّؤْمِنُ

شاکن یغنیہ ہر ایک آدمی کو ان لوگوں سے قیامت کے دن مین ایک کام  
 ہووے گا اور سے مشغول کر دیوے گا وہ کام اور سے بے پروا کر دیوے گا  
 کسی کو کسی سے کچھ کام نہ ہووے گا کوئی کسی کی طرف بجا و بگاڑی کی طرف  
 نہ دیکھے گا کوئی کسی کی بات نہ سنیگا کسی کو کسی کے اوپر رحم نہ آوے گا بھائی بھائی  
 کو دنیا میں اپنی قوت بازو جانتا تھا ماپٹے پر جان فدا کرتی تھی باپ بیٹے  
 بغیر نہ رہ سکتا تھا جو روحاوند سے جدائی نہ کر سکتی تھی خاوند جو رو سے جدا  
 نہ ہو سکتا تھا آپس میں اخلاص تھا پیار تھا الفت تھی محبت تھی اس دن قیامت  
 کے دن یہ سب آپس میں ایک دوسرے سے دور بھاگیگا ناخوش ہووے گا  
 کوئی کسی کی بات نہ سنے گا ہر ایک کو اپنی اپنی فکر پڑ جاوے گی ہر ایک کسب  
 میں کس طرح دوزخ سے بچ رہوں میرے بدلے اور ہی کوئی جاوے تو  
 اچھا ہووے مانبا پچون کو فدا کرنے چاہیے کچھ مانبا کو بدلا دینے  
 چاہیے دنیا کی دوستیاں دشمنیاں ہو جاوے گی یہ حال ان لوگوں کا ہے جو دنیا  
 میں کافر تھے بے ایمان تھے خدا تعالیٰ کی دوستی محبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی متابعت دوستی اپنے دہین کچھ نہ رکھتے تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 آل کی دوستی اصحابوں کی دوستی ان میں نہ تھی دین کی دوستی دین کے لوگوں  
 کی دوستی خدا کے واسطے کی دوستی دین کے عالموں سے فاضلوں سے سرون  
 سے مرشدوں سے راہ بتانے والوں سے کچھ نہ تھی اور مومنوں مسلمانوں سے  
 ایمان کے زیادہ کرنے کے واسطے مسلمانوں کے سبب خدا کے واسطے خلاص  
 محبت نہ رکھتے تھے تمام دوستی ان کی آپس میں دنیا ہی کے واسطے تھی مالکی  
 چاہ دنیا کی لذتوں ہی کی واسطے تھی اور بس اس سبب دسب و ستیاں  
 آخر کو دشمنیاں ہو جاوے گی آپس میں ہر ایک دوسرے سے دور بھاگے گا

اور مومن مسلمان ایماندار جو دنیا میں خدا سے علی گویا اسطے اپنے ایمان کے زیادہ کرنے کی خاطر مسلمانوں کی دوستی میں آپس میں دوستی رکھتے تھے انکی دوستیاں قیامت کے دن میں بہت زیادہ ہو جائیں گی محبتیں بڑھ جائیں گی ان کی دوستیاں آپس میں بہت کام آویں گی ایک دوسرے کی شفاعت کریں گی جب حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت گنہگاروں کی کر چکے تھے تب ان پر نہیں شفاعت کریں گے انکے پیچھے اور مومن کمومن کی جو گنہگار تھے شفاعت کریں گے اور جن کمومن کی دوستیاں خدا اور رسولؐ سے ٹھیک تھیں سچے مسلمان تھے اور آپس میں خدا ہی کے واسطے ان کی دوستی تھی اللہ فی اللہ محبتیں رکھتے تھے اس دن قیامت کے دن سب آپس میں خوش ہوویں گے خوشحالیاں کریں گی اور دنیا کے ان دوستوں اخلاص مندوں کا اس وقت حال دیکھ کر ایک دوسرے کا دشمن ہو جاویں گا دور بھاگیں گے بیزاری کریں گے تا شاید دیکھ کر مومن مسلمان اپنے حال میں بہت خوشوقت ہوویں گے شکر کریں گے وَجْهٌ يُومِتُ مَسْفَرَةً بعض نہیں ہوویں گے اس دن روشن نورانی ضاحکہ ہنسنے والے خوشدل مسکینے مُسْتَبْشِرَةٌ خوشوقت خوشی پانے والے یہ حال کمومن کا ہے جو سچے مومن مسلمان تھے اللہ تعالیٰ کے حکموں کو دل و جان سے قبول کئے تھے رسول اللہ کی پیروی میں قائم تھے اچھے عمل کرتے تھے برے کاموں سے پرہیز رکھتے تھے صدق کی راہ اخلاص کی راہ چلتے تھے ان لوگوں کے نہیں اس دن روشن ہوویں گے اجالے ہوویں گے وضو کی برکت سے اور اس گرد خاک کی برکت سے جو مسجد کو جاتے ہوئے جہاد کو جاتے ہوئے ان لوگوں کے نہیں پر پڑھی تھی اس دن ان صورتوں کے اوپر وہی گرد خاک نور ہو جاوے گی نہیں صفائی سے چاند سورج کی طرح چمکے لگیں گے خوشخبریاں سنیں رہیں گے خوشیاں کرتے رہیں گے وَجْهٌ يُومِتُ اور بعض نہیں

ہو وینگے اس دن قیامت کے دن میں علیہا عبرۃ ان کے اوپر گرد و غبار پڑا  
 ہوا ہووے گا خاک پڑی ہوئی ہووے گی تنہا قترۃ ڈھانپ لیوسے گی  
 چھپا لیوسے گی ان لوگوں کے منہوں کے تین تار کی اندھاری پرستانی شہنشاہ  
 اس حال سے منہ کا لے ہو جاوینگے **اولئک ہم الکفرة العجبة** یہ لوگ جنکا  
 یہ حال ہووے گا دے کافرین ناپکارین فاجرین جو دنیا میں برسی  
 باتین کرتے تھے برے کام کرتے تھے بدچالی میں تھے اللہ اور رسول کے  
 اور ایمان نہ رکھتے تھے مسلمانوں کی دولت سے اسلام کی نعمت سے محروم تھے  
 جو کچھ کرتے تھے دنیا ہی پہیٹے کرتے تھے یہ خرابی بدحالی آخرت میں ان باتوں کا  
 ایسے کاموں کا بدلہ لایا **ینکے** اللہ تعالیٰ سب مومنوں مسلمانوں کو اپنے دین میں  
 مسلمانوں میں سچا کرے بے ایمانی ناسلمانی سے اپنی پناہ میں رکھے آمین آمین  
 آمین سورہ تکوید کی ہی ایتیں ایک سو چار کلمے پانسیس  
 حرف ہیں یہ سورہ قیامت کے احوال میں ہی حضرت عبداللہ حضرت عباس  
 کے بیٹے رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا ہے جو کوئی چاہے قیامت کے دن کے تین اپنی آنکھوں سے دیکھے  
 اس دن کی ہولوں کو سیتون کو نظر کرے اچھی طرح سے جانے چاہئے  
 اس سورہ کو پڑھے سمجھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اذا الشمس کورت جوق آفتاب سجیدہ ہووے گا آسمان پٹیا جاوگا  
 سورجکا نور بھی اس کی لپٹ میں لپٹ جاوے گا آفتاب جو دنیا میں ہمیشہ  
 روشنی ڈالتا ہے نور ہو جاوے گا فلذا الجحور نکدرت اور جوق  
 آسمان کے تارے سب اندھیا رہے ہو جاوینگے روشنی ان میں نہ رہے گی

وَاِذَا الْاِجْبَالُ سَبَّحَتْ اور جو وقت سب پہاڑ دنیا کے اپنی جگہ سے اکھڑ کر  
چلائے جاویں گے اڑنے لگیں گے ناچیز ہو جاویں گے وَاِذَا الْعِشَابُ عَطَّلَتْ اور  
جو وقت دس مہینے کی گا بھن اونٹنیاں معطل ہو جاویں گی کوئی انکو نہ پوچھے گا  
خبر نہ لیوے گا عرب کے لوگوں میں یوں دستور ہے جو ایسی اونٹنیاں دس  
مہینے کی گا بھن جب جنے کے دن پورے ہو جکتے ہیں اسکو بہت بڑا مال  
سپارہ مال جانتے ہیں اسکی بہت خبر داری کرتے ہیں اچھی طرح رکھتے ہیں  
جب دن صور پھونکنے لگیں گے ساری دنیا میں زلزلہ آ جاوے گا ہول بہت پڑ جاوے گا  
سب کام دنیا کے بھول جاویں گے وے کام جو بہت ضرور جانتے ہیں و کام بھی یاد  
نہ رہے گا ان کاموں کو بھی چھوڑ دیوں گے اپنے اچھے مال کا بھی پروا نہ رکھیں گے  
وَاِذَا الْوُجُوْشُ خَسَفَتْ اور جو وقت وحشی جانور جو باہر جنگلون میں رہتے ہیں  
آدمیوں سے بھاگتے ہیں جمع کئے جاویں گے ایسا ہول ان جانوروں میں  
بھی پڑ جاوے گا جو باگھ بھیر بہن گیدڑ اکٹھا ہو جاویں گے ایک دوسرے سے کچھ  
بول نہ سکیں گا ضرر نہ پہنچا سکیں گے یہ حال ہول بہت ڈر کا پڑنا اسوقت ہو دینگا  
جو وقت صور زنگا جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس ہی حکم سے خدا  
کے پھونکنے لگیں گے اسکی آواز تمام زمین آسمان میں پھیل جاوے گی ہول  
آدمیوں کے کان بہرے ہو جاویں گے حل وایلوں کے حل کرنے لگیں گے پھر چون  
ہوں وہ آواز بڑھتی جاوے گی ہول زیادہ ہوتا جاوے گا سب آدمی سب  
جانور مر جاویں گے پہاڑ اکھڑنے لگیں گے اڑنے لگیں گے ذرہ ذرہ ریزہ ریزہ  
نہ جا کر خاک دھول گرد وغبار ہو جاویں گے ناچیز ہو جاویں گے آسمان ٹوٹنے  
لگے وَاِذَا الْاِجْمَالُ سُجَّتْ اور جو وقت دریا گرم کئے جاویں گے ساری دنیا  
کے دریا میٹھے کھارے سب اکٹھا ہو جاویں گے پروردگار کے حکم سے گرم

ہو جاوینگے آگ ہو جاوینگے دوزخوں کے پلائیگا پانی تیار ہووے گا اصل  
 دوزخ کے پانی سے جو ہمیں نئے گرم ہوتا جاتا ہے یہ پانی بدلایا جاوے گا  
 حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اصحاب حضرت بنی صاحب علی اللہ علیہ وسلم کے  
 کہتے ہیں یہ کتنی باتیں قیامت سے پہلے ہوئیں جو وقت یہ دنیا کا کارخانہ تمام  
 ہونے لگیگا جاند سورج کا لے سیاہ ہو جاوینگے کچھ پتھر ٹوٹ کر گر پڑینگے  
 پہاڑ اکھڑ جاوینگے منت و نابود ہو جاوینگے زمین میں زلزلہ پڑ جاوینگا بڑا بھونچال  
 آ جاوینگا زمین توٹنے لگیگی گھر بار قطع ہو ملیاں سب ڈھ جاوینگے خاک برابر ہو جاوینگے  
 ساتوں زمین ٹوٹ جاوینگی یہ ساتوں آسمان پھوٹ جاوینگے ایک طوفان باد کا  
 پیدا ہوگا ہر چیز کو اڑائے لگیگا سب جاندار مر جاوینگے کچھ چیز باقی نہ رہیگی  
 سوائے ذات پاک پروردگار کے اور جو چیز کو خداوند رکھنے چاہے گا وہ رکھی  
 جیسے عرش کرسی لوح قلم دوزخ بہشت اور سوائے اُنکے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے  
 ارادے میں ہے خواہش میں ہے وہی چیز باقی رہے گی جب سب کچھ فانی  
 ہو جاوینگے نیست و نابود ہو جاوینگے جب تک خدا تعالیٰ کی خواہش ہووے گی  
 تمام عالم اس حال میں ہی لگیگا پھر جب ارادہ اس پاک پروردگار کا عالم کے  
 پھر پیدا کرنے کی طرف تعلق پڑے گا آخرت کو ظاہر کرنے چاہے گا ایک حکم  
 سے آسمان زمین پیدا ہو جاوینگے آسمان سے زمین کے اوپر ایک قدرت کا  
 مینہ برسے لگیگا تن بدن سب آدمیوں کے جانداروں کے زمین میں سے ہولیکی  
 طرح جمنے لگیگا صورت شکل ہر کسی کی تیار ہو جاوگی پھر حضرت اسماعیلؑ پیدا  
 ہووینگے حکم سے عرش کے نیچے سے صور کو باقیہ میں لیوینگے ساری خلقت کی  
 روحیں اس طور میں ہووینگی پھر حضرت اسماعیلؑ علیہ السلام بہت خوش آوازی  
 سے دوسرا صور دم کرینگے اور اس آواز میں کہیں گے اے ارحم الراحمین تم سب اپنے اپنے

بدنوں میں داخل ہو جاؤ سب ارواحیں صورتیں سے نڈھی کی طرح سے نکل کر اڑ کر اپنے اپنے بدنوں میں داخل ہو جاؤ نیکی ترتیب سے اول آخر کے مروے سب جی اٹھنے کے حشر کا دن ظاہر ہو ویسا قیامت قائم ہو جاؤ گی اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **وَإِذَا كَانُوا عَلَىٰ أَصْفَادٍ** اور جو وقت روحیں بدنوں کے ساتھ ملائی جا رہی ہیں سب آدمی زندہ ہو نیکی جی اٹھنے کے پھر اچھے لوگوں کو اچھوں کے ساتھ جمع کر نیکی کے لوگوں کو برے کے ساتھ جمع کر نیکی کو بد کے ساتھ کافروں کے ساتھ اس طرح ہر جنس کو جنس کے ساتھ ملا دینے کے ساتھ دوسٹو نکو دوسٹو کے ساتھ دوسٹو نکو دوسٹو کے ساتھ چور و نکو چور و نکو کے ساتھ جیسو نکو تیسو کے ساتھ اکٹھا کر نیکی کے سب کی جمع تفریق ہو جاوے گی **فَإِذَا الْآلُومُودَةُ سُكَّتْ** اور جو وقت لڑکی جیتی گاڑی کسی زمین میں گور میں ڈالی گئی پوچھی جاوے گی **يَا بَيِّ ذَنْبٍ قَبِلْتَ** کس گناہ سے ماری گئی تھی جو وقت تکے کے آدمی شرک تھے جہالت میں تھے ایمان کی مسلمانی کی بات کچھ نہ جانتے تھے پہلے بڑے کام سے بے خبر تھے اس وقت بہت لوگوں کو یہ عادت تھی جو بیٹا ان کے گھر میں پیدا ہوتا تو رکھتے پالتے اور جو بیٹی ان کے یہاں پیدا ہوتی تو اس کو بھی رہنے دیتے جب پانچ برس کی چھ برس کی ہوتی تب اس کو جیتی ہی زمین کھود کر گاڑ دیتے گور و نہیں دھکیل دیتے گلا گھونٹ کر مار ڈالتے بعضے اس واسطے مارتے تھے جو وہ ڈرتے تھے بڑی ہونے سے بیاہ شادی کر دینا پڑے گا دان و ہیز و دنیا پڑے گا پیسہ نکال مال دولت خرچ کروا دے گی فقیر کروا دیگی سب بات کے ڈر سے آگے ہی مار رکھتے تھے اور بعضے عار کرتے تھے تنگ رکھتے تھے کہ بیٹی جس کو نبی ہووے گی وہ دام و کھلاویگا جنوائی ہووے گا جو وقت اللہ تعالیٰ نے بدنوں کے اوپر اپنا فضل کیا رحم کیا حضرت محمد رسول اللہ



تو پیغمبر کیا اپنا کلام بھیجا قرآن مازل کیا سب طرح کی ہدایتوں کی راہ بنا دی خلق کی ہدایت کے واسطے بھیجا سب کو کہتے ہیں نے بھلی بُری راہ پہنچا دی سب کو ایسا کام جس کی کو سعادت نصیب تھی دنیا آخرت میں اُن کا بھلا ہوا چاہتا تھا ایمان لائے مسلمان ہوئے اچھے کام نیک عمل کرنے لگے اچھی راہ پر قائم ہو گئے ہمیشہ کی نعمت دولت کو پہنچے اور جس کو شقاوت بد بختی نصیب تھی دنیا آخرت میں اس کا برا ہوا چاہتا تھا ایمان کی مسلمان کی دولت سے محروم رہا اچھے کام کی بات نہ سنی نہ مانی بد عملوں کو نہ چھوڑا اُن بُرے کاموں میں قائم رہا شرک کے جہالت کے کام کرتا رہا اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے بُرے کاموں کا سوال ہو گیا اُن آدمیوں سے کہ اپنی بیٹیوں کو جیتی گاڑ دیا ہے اور جو کوئی ایسا کام کر چکا اُن سے سوال ہو گیا ماباب اِن لڑکیوں کے پوچھے جاویں گے کیا گناہ کیا تھا تمہارا اُن بے گناہوں نے کیا قصید بھی تھی تم نے اُن معصوموں سے جو ان کو اس طرح مار ڈالتے تھے اُن ماباب کے اوپر عذاب ہوویگا دوزخ میں جلیں گے غضب میں پڑیں گے اور جو عورتیں پیٹ گرواتی ہیں حمل اپنا ضائع کرتی ہیں وہ بھی بہت برا کام کرتی ہیں اسے بھی سوال ہوویگا پوچھی جاویں گی بُرا کیا تمہارا بد لایا دیں گی واذا الصحف کُشِرت اور جو وقت نامے عملوں کے کھولتے ہیں ہر ایک آدمی کے عمل اُن کے رات کے ساری عمر کے اچھے بُرے دن کے دن میں رات کے رات میں لکھے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے لکھتے ہیں جمع کرتے جاتے ہیں اپنی عملنامے مسلمانوں کے علیین میں لکھے جاتے ہیں بُرے عملنامے سچیں میں پھر جب آدمی مرنے لے گا سب نامے اچھے بُرے عملوں کے لپیٹ رکھتے ہیں پھر جب قیامت قائم ہووے گی سب کے نامے عملوں کے فرشتے حکم سے لاویں گے اور سب نامے کھول کر ہر ایک کے ہاتھ میں دیویں گے اچھے

لوگ اپنے اچھے عملنامے دیکھ کر خوش ہوئے نیکے برے لوگ اپنے برے عملنامے  
 دیکھ کر ناخوش ہوئے نیکے عکسین ہوئے نیکے خرابی کا حال نظر آ جاوے گا وَاِذَا  
 السَّمَاءُ كَسَّطَتْ اور جو وقت آسمان اکھڑ جاوے گا لپیٹ دیوے نیکے آگے یہ  
 اٹھ جاوے گا نہ رہے گا وَاِذَا الْاُجْحِمُ سَعِطَتْ اور جو وقت دوزخ گرم کی جاوے گی  
 اللہ تعالیٰ کی قہر کی غضب کی آگ میں دہکنے لگے گی دہکاؤں جاوے گی وَاِذَا  
 الْاُجْحِمُ اُزْلِفَتْ اور جو وقت بہشت نزدیک کی جاوے گی سچے مومنوں مسلمانوں  
 کے پاس آ رہے گی اللہ تعالیٰ کے دوست بہشت کو اپنے پاس دیکھنے خوشحال  
 ہوئے اس وقت میں اس حال میں یہ بات ہووے گی عَلِمَتْ فَنَسِ مَا أَحْضَرَتْ  
 جانیکا ہر ایک آدمی ہر کوئی جو کچھ حاضر کیا ہوگا اچھا عمل برا عمل اس وقت یہہ بارہ  
 طرح کی باتیں ہووے گی انہیں سے چھہ باتیں دنیا میں ہووے گی سورج سیاہ ہو جاوے  
 ستارے گر جاوے نیکے پہاڑ اکھڑ جاوے نیکے تمام آدمی اپنے کام بھول جاوے نیکے  
 وحشی جانور آپس میں ایک ہو جاوے نیکے دریا سب گرم آگ ہو جاوے نیکے اور چھہ باتیں  
 آخرت میں ہووے گی مروجے سب جی اٹھنے کے ہر کوئی اپنی اپنی جنس میں جا ملیگا برے  
 کاموں کا سوال ہووے گا پرشش ہووے گی نامے عملوں کے کھولنے کے ہر ایک کے ہاتھ میں دیوے  
 آسمانوں کو درمیان سے لپیٹ دیوے نیکے اٹھ جاوے گا کچھ نہ رہے گا دوزخ کی  
 گرمی زیادہ ہو جاوے گی دوزخوں کے واسطے غصے میں دہکنے لگی اسکی آگ بھڑکے گی  
 شعلے اٹھنے لگیں بہشت مومنوں سے نزدیک ہو جاوے گی نظر آنے لگیں جب  
 باتیں ہو جاوے گی تب آدمی جانیکا دنیا میں کیا کیا تھا کیا کام کیا تھا اچھا کیا تھا  
 یا بُرا کیا تھا جب تک یہہ باتیں ہووے گی تب تک ان حقیقتوں کو تمام آدمی  
 اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھیں گے اچھے برے کام کی قدر اور بے قدری بخانہ سکھیں گے  
 جب یہ باتیں ظاہر ہووے گی لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے ہر ایک خبر کے ساتھ

اچھے کام کے برابر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمتیں خوبیاں دو لیتیں موجود ہیں اور ہر ایک شر کے ساتھ بُرے کام کے برابر خوار سی خرابی لعنت ملامت بلا رنج تیار ہے تب ہر کوئی نیک کاموں پر اچھے عملوں کے اوپر خبردار ہووے گا معلوم کر گنا جانے کا بہ نماز روزہ حج زکوٰۃ و عایشہ ذکر و کرا اور جو کچھ اچھے عمل اللہ تعالیٰ اور رسولؐ نے فرمائے تھے تن کے مال کے دل کے جانے کے عمل ہر ایک طرح کی بندگی کیا بُری دو لیتیں تھیں کیا بُری نعمتیں تھیں کیا خوب بہتر کام تھا کیا ہی اچھی بات تھی اور اس وقت ہر کوئی بُرے کام کی بری باتوں کی نفی و سچ پاؤ گنا جانے کا سستی نماز روزہ زمین جھوٹہ چوری غضب زنا مکرو فریب و خا حسد کینہ بکڑ بٹھنی اور جو کچھ بُرے کام ہیں اللہ تعالیٰ اور رسولؐ نے ان کاموں کو منع کیا تھا کیا بُری بلائیں تھیں کس خرابی کا گھر تھا ان کاموں کے سبب آج کس خوار سی مین کیسی بلائیں پڑ گئے اس وقت ہر کوئی نیک کام والے اچھے عمل والے انکے اوپر کر نیگے غم کھاؤ نیگے اپنے ولین کینگے مین نے کیوں دینا مین ایسے کام زیادہ نہ کئے بہت آسانی سے وہاں ہو سکتے تھے سب سب اب ان اچھے کاموں کے واسطے اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیے تھے ہی افسوس ایسی نعمتوں کی ہنسنے کچھ قدر نبو جھی بہت ہی تھوڑا کیا جو کچھ آجکے دن کے لائق تھا نہ کیا اور بد کاموں کے اور جس کسی نے جتنا بُرا کیا تھا اس وقت غم کرے گا غمگین ہووے گا زار زار رووے گا کہے گا یوقونی کا کام ہنسنے کیا اللہ و رسولؐ کا کہا نما نا عالم فاضلوں کی بات نہ سنی ہدایت کرنے والوں کی ہدایت نما فی انصیحت کسی کی نہ سنی اپنی طبیعت کے تابع رہے شیطان کا نقش کا کہنا قبول کیا اللہ تعالیٰ کی بندگی چھوڑ دی شیطان کی بندگی قبول کی ہی ہی افسوس آج کیسی بُری بلائیں آپرے ہائے کیا کیا کیا کیا پھر اس وقت غم کھا مارونا

کچھ کام نہ آوے گا کچھ فائدہ نہ دیوے گا آج دنیا ہی میں جن لوگوں نے جو کچھ  
 کر لیا اچھا یا بُرا بہت یا تھوڑا وہی آگے آوے گا زیادہ کچھ نہ ہو وگنا اس بلوائی کو  
 چاہئے اس دنیا کی زندگی کو بہت غنیمت جانیں جو کچھ اچھا کام اُسے ہو سکے  
 سو کر لیون آج محنت کرے وین جو کل ہزاروں لاکھوں طرح کی محنت سے چھوٹ  
 جاوین سستی غفلت کو زہر جانیں ہر حال میں اچھے کاموں کے اوپر چیت و چالاک  
 رہیں یہ سعادت کی اور بہتری کی نشانی ہے اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو  
 مومنوں کو توفیق بخشے جب یہ خبریں قیامت کی اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں  
 فرمائیں مشرکوں نے کافروں نے سنیں اپنی ہوتو فی سے آپس میں کہنے لگے  
 یہ کلام خدا کی طرف سے نہیں ہے باتیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دروغ  
 کہتے ہیں اپنی طرف سے نئی باتیں کرتے ہیں باپ داداؤں کا دین راہ و رسم  
 چھوڑ دی ہے اپنی طرف سے کچھ باتیں جوڑ لاسے ہیں یہ دیوانوں کی سی باتیں  
 کرتے ہیں یا کوئی شیطان اُنکا دوست ہو اہی وہ کہہ رہا ہے حق تعالیٰ نے  
 ان احمقوں کے اِس گمان کو دور کر نیکی واسطے سو گند یاد کی اور فرمایا یہ کلام  
 حق ہے سچ ہے میرا ہی کلام ہے جبریلؑ نے میرے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے اوپر میری طرف سے پہنچایا ہے وہ میرا پیغمبر دیوانہ نہیں جو آپ سے ایسی باتیں  
 کہے جبریلؑ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا پیغام سنا تمہارے اوپر پہنچا یا فرماتا ہے  
 اللہ تعالیٰ فلا اَقیم بالجلس یہ بات نہیں جو کافر مشرک سمجھتے ہیں قسم کھاتے ہیں  
 میں ستاروں کی جو چھپ جائیو لے رہیں دن میں اُنکو آبر الکتس چلنے والے رہیں  
 جاری ہیں مشرق سے مغرب کی طرف چلے جاتے ہیں پھر آتے ہیں جاتے ہیں  
 نکلتے ہیں دو بتے ہیں پھر پھرتے ہیں وَاللَّيْلُ إِذَا كُشِعَسِ اور تم ہی رات کی  
 جو تار یک ہوتی ہے اندھیا رسی ہوتی ہے وَالصُّبْحُ إِذَا انْفَجَسِ اور تم ہی صبح کی

جس وقت دم مارتی ہے فجر طلوع کرتی ہے صید اظہار ہو تا ہے اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ  
 كَذِبٍ حَقِیْقٌ قرآن کلام ہے خدا تعالیٰ کا پڑھتا ہے اس کلام کو لاتا ہے پنیام  
 پہنچا نیوالا بزرگ خدا کی طرف سے اس کلام کو لاتا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے اوپر پڑھتا ہے جبرئیل ذی قُوَّةٍ صاحب قوہ ہے وہ ہر گوار عین ذی  
 الْعَرْشِ مَلٰٓئِکَیْنِ نزدیک صاحب عرش کے برابر تہہ رکھتا ہے عرش کے سید اکبر یوں  
 کے پاس اللہ تعالیٰ کے پاس جبرئیل کا بڑا رتبہ ہے مطاع تم آمین جبرئیل کی  
 اطاعت کرتے ہیں فرمان بردار ہیں آسمانوں میں امانت دار ہیں یہ تعزیر  
 اور صفین اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کی فرمائیں جبرئیل علیہ السلام سب  
 فرشتوں میں اللہ تعالیٰ کے بڑے مقرب فرشتے ہیں ان کو وحی پہنچانے کی خدمت  
 ہے سب پیغمبروں کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں کلام اللہ تعالیٰ کا سنکر  
 پیغمبروں سے کہتے ہیں کلام پڑھتے ہیں سب کتابین خدا کی طرف سے پیغمبروں کے  
 اور حضرت جبرئیل کی معرفت اتری ہیں علم کے خزانے کے خزانچی ہیں جیسا اللہ  
 کے نزدیک علم کے برابر کسی چیز کا مرتبہ نہیں ویسے ہی عالم کے برابر صاحب علم  
 کے برابر کسی چیز کا درجہ نہیں اس سبب جبرئیل کو بزرگ بزرگوار فرمایا ہر کوئی جانے  
 علم کے برابر اور عالم کے برابر کسی کا رتبہ زیادہ نہیں اور جبرئیل کو ذی قوت  
 فرمایا ہے صاحب قوت ہے جبرئیل تو معلوم ہووے جو علم بڑی قوت ہے  
 جو کوئی ضاحب قوت ہے پھر جتنا جتنا علم زیادہ ہووے اتنا ہی اتنا اس کو  
 روحانی قوت زیادہ ہووے جو بہت بڑا علم والا ہے وہ بہت بڑا قوت والا  
 ہے حضرت جبرئیل کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے علم کا خزانچی کیا ہے سب  
 پیغمبروں کے اوپر کلام پہنچانے کا علم لانے کا واسطہ کیا کتابین توریت  
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اوپر زبور حضرت داؤد علیہ السلام کے قرآن مجید

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر انھین کے واسطے سے وساطت سے  
 اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اور اولیاؤں کے اوپر ہزاروں لاکھوں طرح کے جسد و  
 الہام اسرار کا کشف حقیقتوں کا معلوم ہو جانا حضرت جبرئیل علیہ السلام ہی کے  
 واسطے سے ہی اس سبب حضرت جبرئیل علیہ السلام کو صاحب قوت فرمایا یہہ  
 باطن کی قوت کا ان کی بیان ہی اور ظاہر کی بھی قوت حضرت جبرئیل کی ایسی  
 ہے جو ان کے چہ سو پر ہین جو قوت اللہ تعالیٰ حضرت لوط سمیٹ کی امت کے اوپر  
 اپنا غضب نازل کرنے چاہا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم کیا جو ان لوگوں کی  
 زمین کو اکھاڑ کر لٹ دیوے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے اس جگہ میں آکر اپنے ایک  
 چھوٹے پر کو اس زمین کے کنارہ میں گاڑ کر سات شہر تھے موقوفات نام تھا  
 ان شہروں کو اٹھا لئے آسمان کے نزدیک لیا کروان سے الٹ مارے  
 اور مٹوا کر قوم تھی کا فر تھے وہے لوگ نے فرمان تھے حضرت صالح پیغمبر  
 کا حکم نہانا حضرت جبرئیل کو حکم ہوا ان کے مارنے کا ہزاروں خلق تھی جبرئیل نے  
 اگر ان کے اوپر ایک ٹک ماری ایک آواز کی دے سب آدمی اسی ایک آواز میں ہرے  
 اور عند ذی العرش مکین کر اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کی صفت کی فرمایا عرش  
 کے صاحب کے پاس مرتبہ کہتا ہے مقرب ہے اپنی صفت اللہ تعالیٰ نے اس طرح  
 سے کی آپ کو عرش کا صاحب عرش کا پیدا کر نیوالا فرمایا اس عالم میں ساری  
 مخلوقات ہیں عرش کے برابر جسم میں تن میں کوئی چیز بڑی نہیں پہلا آسمان  
 کہ ساتون زمین اور دریا اور پہاڑ سب ملک دوسرا آسمان اور آگے ایسے  
 ہیں جیسے ایک حلقہ انگوٹھی کا ایک بڑے میدان میں جھل میں پڑا ہوا ہے  
 اس طرح پہلے آسمان اور دوسرا آسمان تیسرا آسمان کے آگے پھر چہرے  
 طرح ساتون آسمان تک پھر ساتون آسمان اور جو کچھ اسکے اندر ہے

سب ملکر کرسی کے آگے ایسے چھوٹے ہیں جیسے ایک چھلا بڑے بیابان میں  
 پڑا ہووے پھر کرسی اور ساتواں آسمان اور ساتویں زمین اور سب  
 کچھ عرش کے آگے ایسے چھوٹے ہیں جیسے ایک چھلا بڑے بیابان میں  
 پڑا ہووے اور بہت باتیں ہیں عرش کی بڑائی کی پھر وہ پروردگار جسے  
 ایسی بڑی بڑائی کی چیز پیدا کی ہے اسکی بڑائی کی نہایت نہیں کچھ حد  
 نہیں ایسے بڑے صاحب کے پاس جبریل کا بڑا مرتبہ ہے بڑے قرب کا  
 درجہ رکھتا ہے یہ بڑا درجہ علم کے سبب جبریل علیہ السلام کو بخشا ہے اور  
 جبریل کو مطاع فرمایا سب فرشتے جبریل کی اطاعت کرتے ہیں فرمانبرداری  
 میں ہیں سب آدمی کہتے ہیں یہ بزرگی علم کی برکت سے جبریل کو ملی ہے  
 اس بات میں اشارت ہے جو کوئی صاحب علم ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے  
 ہر کوئی اسکی فرمانبرداری کرتا ہے اطاعت میں رہتا ہے اور اسکی امتثال  
 کرنی فرمان میں رہنا ہر کسی کو لازم ہے ضرور ہے اور خدا تعالیٰ کی درگاہ  
 کا مقرب بھی وہی بندہ ہے جو عالم ہے دین کا اور جبریل کو امین فرمایا  
 جو کچھ اللہ تعالیٰ کلام اپنا فرماتا ہے ان کو سپرد کرتا ہے سوچتا ہے اپنے  
 رسول کے پاس پہنچا دینے کے واسطے جبریل کے ہاتھ پیغام بھیجتا ہے جبریل  
 اس کلام میں کچھ حیانت نہیں کرتے ایک حرف کا ایک ذرہ تفاوت نہیں کرتے  
 جسے کہتے ہیں لاپہنچا تے ہیں جو کچھ وحی خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغام خدا  
 کا کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبروں کے اوپر لاتے ہیں  
 پڑھتے ہیں غلطی کو راہ نہیں سچ ہے قرآن مجید بے تفاوت کلام خدا تعالیٰ  
 کا ہے جبریل علیہ السلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اگر  
 پڑھتے ہیں وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمُنْجُوٍّ اور ہم ان چیزوں کی جو اوپر بیان

سو ہی ہے نہیں ہے یا رکھنا رکھنا پتھر بھار دیوانہ بیہودہ کہنے والا جو کچھ  
 کہتا ہے سچ کہتا ہے راست کہتا ہے بے تفاوت کہتا ہے محمد رسول اللہ  
 سچا رسول ہے ساری دنیا کے عقلمندوں سے زیادہ تر عقلمند ہیں  
 بیہودہ بات بیفائدہ بات کو اس کے پاس کیا دخل ہے کیا کام ہے جو کوئی پیغمبر  
 کو ایسا سمجھے وہی دیوانہ ہے بے وقوف ہے وَلَقَدْ سَرَّاهُ بِالْأَفْقِ الْمُبِينِ اَوْ  
 تحقیق مقرر دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کو آسمان کے کنارے سے  
 جحر طرف سے نونچ نکلتا ہے اسکی اصلی صورت میں دیکھا نہایت خوبصورت مرتضیٰ  
 کرسی کے اوپر بیٹھا ہوا آسمان زمین کے درمیان میں پھر نزدیک اگر تعالیٰ  
 کا پیغام پہنچا دیا اور جو کچھ کہنا تھا کہا سمجھا دیا اور کہا میں جبریل ہوں اللہ  
 تعالیٰ کا مین تھا اسی طرف پیغام لایا ہوں یہم کلام خدائے تعالیٰ کا ہے سنو  
 سمجھو یاد رکھو ب لوگوں کو سناؤ سکھاؤ راہ بتاؤ ہدایت کرو یہ پہلے دنوں  
 کی بات ہے جن دنوں میں حضرت نبی صاحب کو دنیا میں خدا تعالیٰ نے اپنا  
 پیغمبر کیا پیغمبری کی خلعت بخشی پھر ترسین بس تک حضرت جبریل آتے رہے  
 پیغام لاتے رہے آیت آیت سورت سورت کر کر ترسین بس میں قرآن  
 نازل ہوا جو کچھ آیت اتر اچ کچھ خیر پائی حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اپنی امت سے خبر دی بیان فرمائی کچھ بخل نہ کیا اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 وَمَا هُوَ عَلَىٰ الْعَيْبِ بِضَافٍ اَوْ تَسْمِيٍّ نہیں ہیں وہ محمد غیب کی باتوں میں  
 غیب کی خبر دینے میں بخل جو کچھ چھپی باتیں غیب کے خدا کی طرف سے محمد کے  
 اوپر آتی ہیں وہ باتیں جو تمہارا در سب کوئی آپ سے آپ اپنی عقل سے نہ پا سکے  
 وہ باتیں بخلان کہتے جو احوال آخر کی خبریں ہیں اچھی راہ کی ان میں سوچ  
 ہے دنیا کی آخرت کی بہتری خوبی دولت نعمت پانے کی راہ ان باتوں سے



اس کلام سے معلوم ہوتا ہے محمدؐ ہمارا رسولؐ تھا۔ اے اوپر ظاہر کرتا ہے کہتا ہے سکھاتا ہے ایسی بڑی نعمت کے دینے میں تھے کچھ خل نہیں کرتا ہے تم سیکھو محمدؐ علیہ السلام کا احسان مانو دل سے جان سے شوق سے اس نعمت کو قبول کرو شکر کرو الٹی ناشکری کرتے ہو یہ بہت بری بات ہے جو محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں جھوٹھ بولنے کا گمان رکھتے ہو دیوان پن کا خیال کرتے ہو کچھ لالچ کا گمان کرتے ہو حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم ان باتوں سے پاک ہیں بے غرض بغیر لالچ بے تفاوت تمہاری بہتری کے واسطے تمہاری ہدایت کرتا ہے ثواب ان کا خدا تعالیٰ کے اوپر ہے و ما ہو بقول شیطان و حیم اور تم ہی نہیں ہی قرآن قول شیطان ملعون کا قاین تہ ہون چھ کہان جاتے ہو تم مشرکوں کا فرو کہان تھے ہو کیا سمجھتے ہو یہ بہت بڑی سمجھ ہی تمہاری یہ سمجھ تم کو خوار کرے گی خراب کرے گی ہمیشہ کی خوار سی خرابی میں ڈال دیوے گی کہان جا بھٹکتے جاتے ہو یہ گمان مشرکوں کا جو کہتے ہیں کوئی جن کہہ دیتا ہے شیطان کہہ دیتا غلط ہے جھوٹھ کہتے ہیں جن کو شیطان کو سارے آدمیوں کو ہرگز قدرت نہیں جو ایسا کلام کہہ سکیں بول سکیں بڑے بڑے عقلمندوں نے اچھے بولنے والوں نے بہت فکر میں لگن بہت باتیں بانی قرآن کی برابری کرنے چاہا کچھ نہ کر سکے آپ ہی آپ شرمندہ ہو رہے خفیف ہو رہے آخر سب کسی یقین کیا سچ جانا جو یہ کلام سوائے خدا کے اور کیا نہیں ہو سکتا سچ ہی حقیقت ہی جن شیطان دیو پری اس کلام پڑھنے سے دور تھائے ہیں اور جو کوئی قرآن کے پڑھنے سے قرآن کے سننے سے قرآن کی باتیں سمجھنے سے قرآن کے بھیدوں کو بوجھنے سے قرآن کے

موافق عمل کرنے سے دور بھاگتا ہے اور اس ہوتا ہی سست رہتا ہے  
 وہ بھی شیطان ہی شیطان کی خصلت رکھتا ہے اُن دور بھاگنے والوں کے  
 خطاب ہے تم اس قرآن سے قرآن کی حقیقت سے کہاں بھاگتے ہو کیون  
 بھاگتے ہو شیطان کی خصلت میں کیون چلے جاتے ہو شیطان کے پیچھے  
 کیون بھٹکتے ہو کیون بہکتے ہو بڑی بیوقوفی بڑی جہالت ہے کہاں نادانی  
 ہے قرآن کو خدا کے کلام کو پیغمبر کو سب پیغمبروں کے سردار کو محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر شیطان کے پیچھے چلے جاتے ہو گمراہ  
 ہوتے ہو شتاب پھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں پیروی میں آؤ  
 قرآن کی بات سنو قرآن پڑھو قرآن کے معنی سمجھو قرآن کے بھید جانو  
 ہدایت میں پہنچو سعادت پاؤ ان هُوَ الَّذِي كُوِّنَ لِلْعَالَمِينَ نہیں ہی قرآن  
 سوائے نصیحت ساری خلق عالم آدمی جن پر ہی کے واسطے لِنُشَاهِدَ مِنْكُمْ  
اَنْ يَّسْتَقِيمَ جو کوئی چاہے تم میں سے اچھی راہ کے اوپر قائم ہووے  
 قرآن مجید وعظ ہی نصیحت ہی حکمت ہی نور ہی ہدایت ہی اس  
 کلام کے پڑھنے سمجھنے سے اچھی راہ کا بری راہ کا سوچ بڑھتا ہے  
 اچھی راہ کے اوپر قائم ہونے سے خدا کے رسول کے فرمان حکم بجالانے سے  
 دنیا میں آخرت میں خیر خوبی ملتی ہے دنیا میں جان کی مال کی تن کی بدن کی  
 سلامتی ہے آرام ہے خوشی ہے امن ہے چین ہے آخرت میں ہر طرح  
 خوشی ہے آرام ہے نئے نہایت نعمتیں لذتیں یہیں ہمیشہ کی دولت ہے  
 پادشاہی ہے بری راہ میں جانے سے گمراہ ہونے سے خدا و رسول کا  
 حکم نہانے سے دنیا میں آخرت میں ہزاروں لاکھوں طرح کی خرابیاں ہیں  
 خواریاں ہیں پریشانی ہیں غم ہیں عذاب ہے دوزخ کی آگ میں ہمیشہ

جلتا ہے یہ بہت بڑی رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی اس آخر زمانے کے لوگوں  
 کے اوپر جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اپنا پیغمبر کیا سب کچھ خیر  
 کی باتیں سکھا دیں قرآن بھیجا اپنا کلام بھیجا سب طرح کی بہتری کی باتیں  
 نصیحتیں قرآن میں فرما دیں تمام عالم کی خوبی اس میں ہے اور نفع فائدہ وہی  
 آدمی اس قرآن سے لیتا ہے پاتا ہے جو چاہے خواہش رکھے کہ اچھی راہ  
 پر قائم ہو جاوے ہمیشہ کی دولت کو پہنچے اور جس آدمی نے یہ خواہش  
 نہ رکھی اس بہتر راہ پر قائم ہونے چاہا قرآن ہے کچھ کام نہ رکھا نصیحت  
 قرآن کی نمانی بد بخت رہا شیطان کے ساتھ چلا گیا سب نعمتوں سے محروم رہا  
 اس دولت کی محرومی اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو نصیب نہ کرے یہ سب  
 باتیں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فرمائیں سچ ہیں حق ہیں ان باتوں کے سچ ہونے  
 اوپر اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی اپنی قدرت کی نشانیوں کی ستاروں کی رات  
 کی صبح کی اور ان چیزوں کی قسم یاد کر نہیں بہت بعید ہیں سو اُس پاک  
 پروردگار کے کون جان سکتا ہے اور جو کوئی کچھ بعید بیان کرے گا اپنی  
 عقل اپنی سمجھ کے موافق کہیگا ایک بات یہ ہے اپنی قدرت کی نشانیوں کی  
 یاد کی تو جس کسی کو عقل شعور ہے جانے بوجھے کہ جس کسی کو یہ قدرت  
 ہے جو ستاروں کو پیدا کیا ہر دن رات میں ستارے کو ظاہر کر دیتا ہے چھپاتا  
 ہے طلوع کرواتا ہے غروب کرواتا ہے رات پیدا کی دن پیدا کیا آشی  
 کو قدرت ہے جو اپنے ایک خاصے بندے کو رسول کرے پیغمبر کرے نداء  
 کا سب طرح کا علم سکھلاوے اپنا کلام اس کے اوپر اتارے سچی راہ دکھا  
 دیوے سچی راہ میں قائم کر دیوے تعجب کرنے کی کیا بات ہے اور ان چیزوں کی  
 قسم یاد کی جو سب کوئی ہمیشہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے کچھ شک نہیں کھتا

اس میں اشارت ہے سیدہ والو کو چاہئے جانیں جیسے وزارت کے ہونین  
 کچھ شک نہیں اور سب جانتے ہیں کہ ان کا سیدہ کر نیوالا ایک خاوند ہی ہر  
 چیز کے اوپر قادر ہے جو کچھ چاہے سو کرے جو کچھ چاہا سو گیا اسی طرح سے  
 قرآن کے اثر نہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبریل کی وساطت میں محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اللہ تعالیٰ کا کلام آیا ہے کچھ شک  
 نہ لاؤ جس خاوند نے ستارے پیدا کئے رات پیدا کی دن پیدا کیا اسی خاوند  
 نے اپنے کلام کی سچی باتیں بھی فرمائیں جو کچھ سنس جہان کی خلق کا حال اس  
 جہان میں آخرت میں ہو و بگا کہد یا شک کرنے والا نہ ماننے والا احمق ہی  
 بے وقوف ہے اور ستاروں کی قسم کھانے میں یہ بات ہے جیسے اندھیری  
 رات میں ستاروں کی پہچان سے مسافر خشکی کی راہ چلنے والے جہاز و کشتی  
 بیٹھنے والے دریا کی راہ چلنے والے اپنی سیدھی راہ پاتے ہیں چلے جاتے ہیں  
 اسی طرح سچے بہ جہان دنیا کی اندھیری رات کا وقت ہے ہر طرح کی تاریکی  
 اندھاریاں جہالت کی ناواہی کی کھو کی شرک کی تفاق کی بے ایمانی کی نا  
 مسلمانی کی چھارہ ہیں میں ان سب تاریکیوں اندھیریوں میں ایسی آیت  
 میں سا رکھ دی مسافر میں چلے جاتے ہیں ہر طرح کی اندھیریوں میں جس میں  
 اس اندھیری رات میں چاند کی چاندنی چاہئے اور ستارے چاہئیں تو اس  
 چاندنی سے اور ان ستاروں سے مقصود کی راہ کی طرف معلوم کریں سیدھی  
 راہ میں آرام سے چلے جاویں اپنے مقصود کو پہنچن مقصود کی منزل میں پہنچیں  
 صبح کے وقت فجر کے وقت کا وجہ ہے اس دنیا کی اندھیری رات میں  
 جو دوہوین رات کا چاند پورا کالنی تمام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور عتبار کے ساتھ آیتیں سورتیں قرآن مجید کی ہیں جو نجم نجم آیت آیت

سورہ تکوید اترتی گئیں راہ پانے کی ہدایت کی راہ کی دلیکین ہو مین لسان  
 ہو مین جن کھین نے اپنی آنکھوں پر سے پردہ اٹھالیا غفلت جہالت و کی  
 آنکھیں اپنی کھولیں حضرت محمد رسول اللہ کے اوپر ایمان لایا دل سے متابعت  
 رسول اللہ کی قبول کی ایمان کے نور میں مسلمان کی جان دنی میں آیا قرآن  
 کی آیتوں کے ستاروں کی ہدایت کی راہ پانی مقصود کے منزل کی طرف معلوم  
 کی خوبی سے سچے رستے کے اوپر چلا کل کے دن قیامت کی صبح میں بخاطر بے  
 وسواس اپنے مقصود کو پہنچ جاوے گا اور جس کم نجات نے اپنے منہ کا پردہ  
 دور نہ کیا آنکھیں نہ کھولیں جہالت کی کفر و شرک کی اندھیار یونین زہکیا  
 چاندنی میں نہ آیا ستاروں کو نہ دیکھا راہ نہ پہچانی مگر اسی میں پرا راہ  
 دور ہوا اندھیاریوں میں بھٹکا الٹی راہ میں بھٹکا مقصود کی منزل سے دور  
 گیا خوار سی کے گڑھوں میں کل کے دن میں قیامت کی فجر میں ہزاروں سب  
 میں لاکھوں قیدیوں آپ کو بند پاوے گا ہر طرف سے بلاؤں کے دریا میں رخ  
 کی آگ میں عذاب میں ڈوبے گا اللہ تعالیٰ مومنوں مسلمانوں کو اپنی پناہ  
 میں رکھے یہ ایک بھید ہے جو اللہ تعالیٰ نے متبہ یاد کی ان باتوں کے اوپر  
 جو بیان ہو میں اور سوائے اسکے اپنے کلام کے بھید اللہ تعالیٰ کے معلوم میں  
 نفس و نہیں قرآن کی لکھا ہے جب اس سورت کی یہ آیت ان ہو ا لا ذکر  
 لِّلْعَالَمِیْنَ لَیْنَ شَاءَ مَلِکُہٗ اَنْ یَّسْقِیْمَ نازل ہوئی ابو جہل نے سنکر کہا اس راہ  
 پر قائم ہونا ہمارے ہی خواہش کے اوپر موقوف ہے ہمارے چاہ میں ہے  
 جو وقت چاہینگے ہم قائم ہووینگے جب نہ چاہینگے ہووینگے سب کچھ ہمارے چاہ  
 ہی کے اوپر ہے اس بات کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اللہ تعالیٰ  
 نے یہ آیت بھی دے گا تَا وُنْ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰہُ وَبَ الْعَالَمِیْنَ اور نہیں

چاہتے تم اور نہیں چاہو گے تم اچھی راہ کے اور قایم ہو نا اچھے کام کی خواہش  
 کرنی مگر جو چاہے اللہ تعالیٰ پروردگار سب عالم کا اس آیت میں دو طرح کا  
 بیان ہے ایک بیان یہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سب بندوں کی طرف  
 تم سب بات میں عاجز ہو تمھارے اٹھ مین کچھ نہیں تمھارا چاہنا خدا کے  
 چاہنے پر موقوف ہے خدا چاہے تو چاہو نہ چاہے تو نہ چاہو تم کام کرنی  
 قوت نہیں رکھتے جو کچھ کام کیا جا ہو خدا کی قوت نے پر موقوف ہے خدا  
 قوت دیوے نکو تو کر سکتے ہو قوت بدیوے تو کچھ نہیں کر سکتے خدا تعالیٰ  
 اپنا فضل کرے بندگی کر نیکی خواہش بخشنے طاعت کرنے کی قوت بخشنے تو  
 طاعت بندگی کر سکتے ہو اور جو وہ تمھاری قوت نہ بخشنے تو کچھ نہ کر سکو تم سے  
 کچھ نہ ہو سکے مگر اہی مین کفر مین شرک مین گناہوں مین پڑے رہو غافل رہو  
 خراب حال رہو تمھارے اٹھ مین کیا ہے نیکی بدی کے اور تمھارا کیا اختیار  
 ہے جو ایسی باتیں کرتے ہو اپنی خواہش کو اپنے اختیار کو دخل دیتے ہو یہ  
 نادانی ہی مگر اہی ہے ابو جہل کی اور جو کوئی ایسی بات کہے اسکی دوسرا بیان  
 اس آیت کا پہلے بیان کا بھید ہے بہت چھپی ہوئی بات ہے بارکبات  
 ہے ہر کوئی نہیں جانتا نادورات ہے خوب طرح غور کر کر سمجھا جائے اسبات  
 سے بہت باتیں معلوم ہو جاویں گی وہ بات یہ ہے سب آدمیوں کی طرف خطاب  
 ہے وہ یہ ہے سب کسی سے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں چاہتے ہو تم جو کچھ  
 کام کیا چاہتے ہو مگر یہ جو چاہتا ہے اللہ تعالیٰ تمھارے اٹھ مین کچھ نہیں  
 تھا نہ کچھ خواہش کر سکتے تھے نہ کسی کام کو نہ کسی بات کو چاہ سکتے تھے نہ چاہا  
 برا کام کر سکتے تھے اللہ تعالیٰ نے چاہا تمکو ہر طرح کا چاہنا ہر کام کرنے کی  
 خواہش بخشی اچھی بُری راہ کی باتیں تم کو سنائیں کلام اپنا قرآن مجید

پیغمبر کے اوپر بھیجا پیغمبر بھلا میرا سب طرح کی بات ٹکوسنا تھا .....  
 اچھے کام اچھے راہ کے اوپر قائم ہونے کی خواہش کرو گے خدا تمہاری  
 خواہش کو زیادہ کر دیگا تمکو قوت بخشے گا راہ آسان کر دیوے گا راہ پر  
 قائم ہو جاؤ گے اچھے کام کرتے رہو گے ثواب پاؤ گے اور جو ایمان کے  
 مسلمانوں کے کاموں کی خواہش نہ کرو گے دین کی راہ تمہارے اوپر زیادہ  
 مشکل ہو جاوے گی بھٹکتے رہو گے گمراہ رہو گے بُرے کام کرتے رہو گے  
 آخر کو عذاب میں پڑو گے آگ میں جلو گے خراب ہو جاؤ گے یہ بات حق ہے  
 سچ ہے اس بیان میں پورا جواب ہے ابوجہل کا اور جو کوئی جہالت سے  
 نادانی سے ایسی بات کہے اپنی خواہش کے اوپر مغرور ہووے اور کہے میں  
 جو قوت جو کچھ چاہوں گا سو کروں گا جیسے بعض لوگ مسلمان ہین گناہوں میں  
 غفلتوں میں پڑے رہتے ہین اور جو کوئی مسلمان پندار مسلمانوں کی راہ  
 سے خیر خواہی سے نصیحت کرتا ہین کہتا ہین تو بری راہ میں پڑتا ہین اچھی  
 راہ میں آبرے کاموں کو چھوڑ دے اچھے کام کر دنیا میں آخرت میں خوبی  
 پاویگا تو وہ اسکے جواب میں کہتا ہین ابھی میں جوان ہوں قوت رکھتا ہوں  
 بوڑھا نہیں ہوں جب بوڑھا ہو جاؤں گا ضعیف ہوں گا تب آخر کو توبہ کروں گا  
 یہ سب بری بات ہے ابوجہل کی سی بات ہے جو اس نے کہا تھا دین پر  
 اچھی راہ پر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین قائم ہونا ہمارے ہی خواہش پر  
 موقوف ہے جب ہم چاہیں گے تب قائم ہووے گے ابھی کیا شتابی ہے تمامی  
 بات کا جواب دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا خدا نے چاہا جو تم میں یہ خواہش  
 تیک بد کی پیدا ہوئی ہے اس خواہش کے اوپر مغرور ہو نا بے وقوفی ہے  
 وہ قادر پروردگار چاہے تو سب اس خواہش کو چھین لیوے کوئی کچھ

بچا ہر کسی سے کچھ ہو سکے اور بس کسی سے چاہے جب چاہے اسکی خواہش  
کو دور کرے اس بات میں کسی کا کچھ اختیار نہیں یہہ خواہش سب آدمیوں کو  
دی ہے بخشی ہی امتحان ہے آزمائش ہے جو کوئی اچھی خواہش اچھی راہ کی  
خواہش کرے گا سعادت پاوے گا ثواب پاوے گا اور جو کوئی بُری خواہش  
برہی راہ کی خواہش کرے گا شیطان کے حوالے ہووے گا خواہش آپ خراب  
ہووے گا عذاب میں پڑے گا آپ ہی اپنے اوپر الزام دیوے گا نہ کہہ سکیگا  
کچھ اختیار نہ تھا اللہ تعالیٰ کے اوپر الزام نہ دے سکیگا اللہ تعالیٰ کا الزام  
اسکے اوپر قائم رہے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ خطاب فرماوے گا  
میں نے تجھ کو خواہش دی تھی اختیار دیا تھا تو نے اپنے اختیار سے اپنی  
خواہش اچھی اچھوڑ دی بُری راہ میں پڑا اب عذاب دوزخ کو چھتا رہے  
کھینچتا رہے غم کھاتا رہے اور اس خواہش بخشنے میں ایک بھید ہے جس کی کو  
وہ پاک پروردگار دیکھتا ہے کہ اس کو بد راہ کی خواہش ہے اس کی خواہش  
ساتھ چھوڑ دیتا ہے وہ اپنی خواہش سے آپ گمراہ ہوتا ہے اور جس کسی کو  
دیکھتا ہے کہ اس کو اچھی راہ کی خواہش ہوئی ہے اس کو اپنے فضل و کرم سے زیادہ  
قوت بخشتا ہے اچھے کام کی خواہش کر دیتا ہے ہدایت کے اسباب جمع کر دیتا  
ہے ہدایت کی حقیقتیں میں یہ حکمتیں ہیں اللہ تعالیٰ کی سب کوئی اس خاوند  
کی ہدایت کا محتاج ہے بند و نکو چاہئے اپنی خواہش پر مغرور نہ ہو ورنہ عاجزی  
کو دے رہیں دین کی راہ کی ہمیشہ ہدایت مانگتے رہیں جو کچھ بدی برائی ہوئی  
انے نفس کی جانیں اپنی تقصیر جو جہنم اور جو کچھ خیر کا کام ہو تا آپ کا  
اللہ تعالیٰ کا کرم فضائل جانیں نعمت جو جہنم شکر کریں تو فیت اچھی رہے  
کی ہمیشہ جا کر عاجزی سے مانگتے رہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



پروسی میں قائم رہنا اس راہ میں چلنا اللہ تعالیٰ سے چاہتے رہیں قبول کرنے والا وہی پاک پروردگار ہے اسی کے فضل و کرم سے سب مقصود حاصل ہوتے ہیں یا بار اگر مجھ کو اور تمہاری ہونمون مسلمانوں کو نیکی کی خواہش بخش اپنے فضل و کرم سے آمین آمین آمین

سورۃ انفطار کی ہے ایسے آیتیں اسی کلمہ میں سو ایتیس حرف ہیں

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ جہوت آسمان پھٹا دینگے حکم سے ٹوٹ جاوینگے اللہ تعالیٰ نے سب اس دنیا کو عالم کو پیدا کیا اول سب چیز سے زمین کو پیدا کیا زمین کے نیچے آسمان پیدا کئے پھر سب اور کارخانے پیدا کئے پھر زمین کو آسمانوں کے نیچے کھنکھاتا رہا اور جب اس کارخانے کو دنیا کے خراب کیا جا ہیگا اول آسمان ٹوٹینگے نیچے زمین ٹوٹے گی اسی قاعدے کے اوپر دنیا میں جو کئی محل بنایا جا رہا ہے اول چھت کی نیو رکھتا ہے پھر نیچے سے چھت بناتا ہے پھر جب چوبلی کو گرایا جا رہا ہے اول چھت کو گرانا ہے نیچے پیدا کھاتا ہے پھر عالم بھی اسی طرح پیدا ہوا ہے اسی طرح پھر خراب ہووے گا دوسری جہان کی بنائیا ہووے گی آخرت کا جہان ظاہر ہووے گا وَلَٰذَا الْکَوَکِبُ انشَکَرَتْ اور جہوت تارے کچھ جاوینگے گرینگے آسمان سے کھل جاوینگے وَ اِذَا الْهَاجَرُ تَحَرَّکَتْ اور جہوت دریا چلائے جاوینگے ایک دوسرے میں ملائے جاوینگے سب دریا ملکر ایک دریا ہو جاوے گا پھر تمام آگ ہو جاوے گا دوزخیوں کے پلانے کے واسطے خدایا کے واسطے اٹھنے لگیگا یہ سب باتیں قیامت کے احوال میں ہونگی پھر قیامت قائم ہووے گی مردے اپنی اپنی قبروں سے زندگانی دیات پا کر جمی اٹھینگے وَلَٰذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ اور جہوت قبریں گوریں زیر و زبر

ہووینگے گورون کی خاک درہم برہم ہووے گی اول آخر کے مردے اپنی  
 حیات پاوینگے زندہ ہو کر اٹھینگے تن بدن سب کے تیار ہو جاوے گئے جب یہ بت  
 پیدا ہووینگے یہ حقیقت ظاہر ہووے گی عِلّتِ نَفْسِ مَآقِدِ مَوْتِ وَآخِرَتِ  
 جانے گا ہر ایک آدمی اُس دن قیامت کے روز کیا آگے بھیجا اور کچھ چھوڑا  
 اس بات کا بیان یہ ہے اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کو دنیا میں سپر کیا سب  
 طرح کی نعمتیں خوبیاں آدمیوں کو بخشیں یہ نعمتیں ایسی ہیں جو سب کسی کو  
 دین ہیں مومن کا قرآن میں برابر ہیں وے عام نعمتیں ہیں بعضے اُن  
 عام نعمتوں میں خاص ہیں بعضوں کو بہت دین ہیں بہتوں کو کم دینے سب نعمتیں  
 عام ہیں جو سب کو دین ہیں اتھہ پانون آنکھ کان منہ زبان تن بدن دل  
 جان عقل فہم یہ سب کچھ آدمی کے اندر ہیں اور کئی نعمتیں جو عام ہیں خاص  
 ہیں کسی کو زیادہ دین کسی کو کم ہیں جیسے مال دولت زمین باغ حویلی جو روٹ کر  
 کائے پیل اونٹ گھوڑا اور بہت کچھ ان نعمتوں میں تفاوت ہیں پھر یہ  
 سب نعمتیں دیکر اپنے فضل و کرم سے اور ایک رحمت کا دروازہ کھولا اپنی  
 خاص رحمت دینے کے اسباب پیدا کئے انھیں آدمیوں کے درمیان سے  
 بعضے بندوں کو خاص کیا اپنی دوستی کی خلعت بخشی پیغمبر کیا رسول کیا ان کے  
 اوپر وحی بھیجی اپنا کلام بھیجا ہدایت کا علم سکھایا حکم کیا جو میری طرف سے  
 سب بندوں کو خبر دو کہو پوروں کا رنے تم سب کسی کو دنیا میں پیدا کیا ہے  
 سب نعمتیں تم کو بخشیں ہیں دنیا میں رہنے کے واسطے نہیں پیدا کیا اور ایک  
 جہان میں تم کو جانا ہے دنیا کو ایک دن آخر کرونگا فانی کرونگا دنیا کے  
 تمام کارخانے دور کروں گا تمام کرونگا آخرت کو پیدا کرونگا قیامت کا  
 ایک دن ظاہر کرونگا سب مردوں کو اول آخر کے پہلا ونگا زندہ کرونگا ایک ایک

آدمی سے ساری عمر کا اسکی ذرہ ذرہ کر حساب لوں گا کیا عمل کئے کیسے کام  
کئے تھے جو کوئی دنیا میں بُرا کام کرے گا اسکو آخرت میں عذاب کروں گا  
دوزخ کی آگ میں جلاؤں گا اور جو کوئی دنیا میں اچھا کام کرے گا اسکو آخرت  
میں خوشحال کروں گا ثواب دوں گا بہشت میں داخل کروں گا ہزاروں طرح کی نعمتیں  
بخشوں گا ہمیشہ ہمیشہ ہزاروں طرح کی خوشوقتوں میں رکھوں گا اللہ تعالیٰ نے یہ  
پیغام اور بہت اس طرح کے پیغام پیغمبروں کی وساطت سے خلق کے اوپر بھیجے  
بہت پیغمبر بڑے بڑے پیغمبر ہر زمانے میں ہر وقت کے لوگوں کی طرف بھیجے  
حضرت آدم حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور بہت  
پیغمبر علیہم السلام کو بھیجا بہت لوگ ایمان لائے بہت لوگ کافر رہے  
پھر آخر کو کس آخر زمانے میں حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو پیغمبری کی خلعت بخشی اول آخر کا بُرا کیا نہت پیغمبروں میں بہتر پیغمبر کیا بہت  
بُری بُرائی دونوں جہانوں میں سب طرح کے علم ہدایت کے ان کو سکھلا دے  
اپنا کلام بھیجا سب کتابوں میں بہتر کتاب بھیجی قرآن مجید نازل کیا سب طرح کی  
چھپی باتیں اس پاک کتاب میں فرما دیں سب طرح کی اچھی راہ اچھے کام  
فرما دے جن کاموں سے بچنے کا حکم کیا ان کاموں کے اوپر ثواب کا وعدہ  
کیا اور سب طرح کی بُری راہ بُرے کام بیان کر دے بچھا دے بُرے  
کام کرنے کو منع کیا فرمایا جو کوئی یہ کام کرے گا دوزخ سے بچے گا نجات  
پا دے گا اور جو کوئی بے بُرا کام کرے گا حکم نہانے گا آگ میں جلے گا خراب  
اور با توں کا جو ہدایت کی باتیں ہیں خلاصہ یہہی فرمایا یہ سب نعمتیں جو  
دنیا میں ہم نے ان سب آدمیوں کو بخشیں ہیں جو کوئی ان نعمتوں کو ہمارے  
حکم ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی میں خرچ کرے گا بُرا بد لا پائے گا

جن کہنیں نے اپنے تئ کو ہماری سب کی مین لگا رکھا زبان سے ہمارا ذکر کیا  
 ہماری باتیں لوگوں کو سنائیں آنکھوں سے قرآن کو دیکھا ہدایت کی راہ  
 دیکھی کانوں سے قرآن سنا قرآن کے بھید رسول کی زبان سے مرشد و مکی  
 زبان سے سنے پیغمبر کی حدیث مرشد و مکے کلام خیر کی باتیں سنیں سی طرح  
 اٹھ پاؤں ہماری راہ میں خرچ کئے اپنے دل کو ہماری یاد میں رکھا اپنی جان  
 میں ہماری دوستی محبت رکھی اپنے مال کو ہماری راہ میں ہمارے واسطے ہمارے  
 حکم میں خرچ کیا یہ سب اچھے کام ہیں جن لوگوں نے یہ سب اچھے کام کئے  
 تمام عمر اپنی انھیں کاموں میں خرچ کی انھوں نے اس دنیا سے دولت خوبی  
 توشتہ خزانہ اپنے واسطے اس جہان میں آخرت میں بھیجے اپنے واسطے  
 سب کچھ اچھا و نیک پاویگا کچھ نقصان نہ ہوے گا اور بہت زیادہ پاویگا  
 اور جن لوگوں نے اسکا انکار کیا ہے فراموشی کی راہ چلے اپنے تئ بدن کو غیر کی  
 سب کی مین لگا رکھا اور روں کی خدمت کرتا رہا  
 ہماری سب کی نہ کی زبان سے اور ہی باتیں کرتا رہا جھوٹ بولا غیبت کی  
 عداوت کی بہتان کیا تهمت باندھی جعلی کھائی گالی دسی محسوس بولا بیفائدہ  
 باتیں کرتا رہا ہمارا ذکر نہ کیا اچھی باتیں خیر کی باتیں نہ کہیں بیگانی برائی تین  
 سننا را ہدایت کی باتیں نہ سنیں آنکھوں سے حرام دیکھے کانوں سے  
 نہ سننے کی بات سنی ہتھوں سے نہ کرنے کے کام کئے پاؤں سے بد راہ  
 میں چلا دل میں ہماری یاد نہ رکھی اور دنگو پا ذکر تار ما اپنے جانوں کی دوستی  
 ہمیں دنیا کے لوگوں دوستی میں اور اپنے مال کو حرام میں خرچ کیا یہ سب برے  
 کام ہیں جس آدمی نے یہ سب برے کام کئے ہماری عمر اپنی اسی کاموں میں  
 گزاری اپنی دولت خوبی دنیا ہی میں کھو دی اس جہان میں اپنے واسطے

کچھ خزانہ ذخیرہ نہ بھیجا خرابی بھیجی عواری بھیجی یہ حقیقت ہے بائین حضرت نبی  
صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی طرف سے سب کئی سے فرمان وین کہدین  
پھر جو کوئی بد بخت بے ہدایت تھا نمائی نہ سنی دنیا سے اس جہان میں آگے  
سے کچھ نہ بھیجا آخرت میں خالی ہاتھ گیا ساری خوبیوں کو اپنے ہاتھوں سے  
خاک میں ملا دیا اور جو کچھ اس جہان کو بھیجا حسرت بھیجی خرابی بھیجی آگ بھیجی  
خدا اب بھیجا اور تجھے خرابی چھوڑی دے ہمیشہ پیچھے رہینگے یہ حال کا فر و نکاح  
مشرکوں کا منافقوں کا ہے اور جو کوئی سعادت مند طالع ور تھا اور ہے اور  
ہو وے گایے بائین ہدایت کی سنین قرآن کی بات حدیث کی بات  
نصیحت کرنیوالوں کی بائین سنین بائین قبول کن ایمان لایا کلمہ پڑھا مسلمان  
ہوا مسلمانی کے کام دل سے جان سے کرنے لگا پھر مومنوں مسلمانوں میں  
رجون کا بہت تفاوت ہے ہزاروں درجے بہین بعضوں نے دین کے علم میں  
دل و یا سب کچھ سیکھا ہر ایک بات کی حقیقت جانی ظاہر باطن کے علم سے  
جہاد ہونے سب طرح کے شک شبہ دور کئے سب طرح یقین کو اپنے  
پورا کیا ایمان کو کامل کیا ظاہر باطن کے عمل شریعت کے طریقت کے سب  
شرطوں کے ساتھ جس طرح حکم ہوا ہے اسی طور سے بجالائے سب گناہوں  
سے پاک رہے حرام کھانے سے بدکاری سے ظلم سے جھوٹ  
سے و خابازی سے مکرو فریب تکبر بخل غضب حرص ریاکاری بد خوئی سے  
رجو کچھ ظاہر باطن کی ناپاکیاں ہیں اللہ تعالیٰ و رسول نے منع کئے بہین  
ن سب باتوں سے ان سب بلاؤں سے پاک رہے صاف رہے اور جو  
خطا تقصیر ہو گئی اس سے توبہ کرتے رہے ہمیشہ اچھے کام کرتے رہے  
پ کو تقصیر وار جانتے رہے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی بخشش چاہتے رہے تن کو

ان کو بدن کو جان کو مال کو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی میں خرچ کرتے رہے  
 حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں متابعت میں مشغول رہے  
 اپنے دل کو جان کو اللہ تعالیٰ کی یاد میں ذکر میں فکر میں محبت میں دیا فانی کیا سب  
 طرح کی معرفت میں جو کچھ درکار تھی حقیقت کے درجن میں پہنچے ہر حال میں  
 کمال حاصل کیا ہدایت کی راہ کو پورا کیا اور ونکو ہدایت کی ہدایت کے سلسلے  
 ان سے جاری ہوئے اپنے دین کے گھر کو قائم کیا سنوارا زیب زینت بخشی  
 آپ کچھ کیا جو ان کے بہت لوگ مرید ہوئے تابع ہوئے قیامت تک اسی  
 راہ میں چلے اپنے دین کے گھر کو محکم کرتے پھر اور ونکو ہدایت کرتے رہے  
 خیر خواہی کی راہ بتلاتے رہے یہ سب آدمی کامل مومن ہیں ان لوگوں  
 نے دنیا سے اپنی زندگی گزار دی خزانے ذخیرے تو شے خیر کے خوبی کے  
 خوشحالی کے خوشوقتی کے اس جہان میں آگے بھیجے اور ہزاروں لاکھوں  
 خزانے ذخیرے تیجے چھوڑے جو قیامت تک انکے مرنے کے تیجے ان کو  
 پہنچے رہینگے اپنے کاموں کا ثواب پایا اور انکے کاموں کا بھی ثواب پاتے  
 رہینگے یہ لوگ ہیں جنہوں نے آگے سے بہت کچھ خوبیاں بھیجیں تیجے  
 سے خوبیاں چھوڑیں خوبیاں ان کی وہاں پہنچتے رہینگیں پھر ان کے تیجے سے  
 لوگ ہیں جو دین کے علم پڑھے ایمان میں کامل ہوئے مسلمانی کے کام ظاہر  
 کے باطن کے اچھے کئے آگے اچھا کچھ بھیجا پر ان کی ہدایت کا درجہ نہ پایا تیجے  
 نہ کچھ اچھا چھوڑا نہ برا پھر انکے تیجے سے درجہ بہت کم ہیں جس کام میں مسلمان  
 کے دین کے کام میں جن انہیں نے کوتاہی کی علم کے سیکھنے میں قصور کیا انہیں  
 سب درجن میں نہ پہنچے مسلمانی کے کاموں میں سستی کی کچھ کام کئے کچھ  
 نہ کئے اس سبب ہزاروں طرح تلفاوت ہو گئے کسی نے کون سا علم دین کا

پڑھا کون سا علم نہ پڑھا ایمان کے تفصیل کی کوئی بات جانی کوئی بات نہ جانی کون سا عمل  
 دین کا کیا کون سا نہ کیا مسلمان بھی بہین شراب بھی پیتے بہین جھوٹے بھی  
 بولتے بہین حرام بھی کھاتے بہین حرام کرتے بہین ظلم کرتے بہین بعض آدمی  
 دو طرح کے کام کرتے بہین کچھ مسلمان کی باتیں مسلمان کی کے کام کرتے بہین  
 کچھ نامسلمان کی باتیں نامسلمان کی کے کام کرتے بہین بہتوں نے مسلمان کی  
 کے ظاہر کے کام کئے باطن کے کام چھوڑ دئے بہتوں نے کچھ باطن کے  
 کام کئے ظاہر کے کام چھوڑ دئے بہت آدمی جہالت کی نادانی کی بلا میں  
 پھنس رہے کسی کے اوپر شیطان غالب آیا نفس کے فریب میں پھنس گیا یا  
 آشناؤں کی محبتوں نے بری راہوں میں ڈال دیا کسی کے اوپر دنیا کی محبت  
 غالب آئی بہت لوگ بری عادتوں میں دنیا کے عرف میں رسم رسوم میں دنیا  
 کی چلن میں گرفتار ہوئے ان تفاوتوں کا حساب دنیا میں کسی کو معلوم نہیں  
 ہو سکتا ہر ایک آدمی کی ساری عمر کے کاموں کا حساب دم دم کا ذرہ  
 ذرہ کا حساب اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے لکھتے رہتے ہیں دن دن کے  
 نامے عملوں کے تیار ہوئے جاتے ہیں جمع ہوتے ہیں قیامت کے دن  
 حسب خلق کے نامے عملوں کے ٹینگے قسمت ہوو گی ہر ایک آدمی کے  
 نامے کا خدینگی بدی کے ہاتھ میں دیئے ہر عمل کا بدلہ ہر کام کی جزا ہر ایک  
 کے سامنے آن کر کھڑی ہووے گی ذرہ ذرہ نیکی بدی کی حقیقت آگے آوے گی  
 فرشتے سمجھا دیوے گی اس وقت سب سوچ پڑے گی دنیا میں کیا کیا کیا نہ کیا  
 اچھا برا کیا آگے کیا بھیجا کیا نہ بھیجا کن کن کاموں میں دین کے جو فرض  
 تھے واجب تھے کرنا اسکا بہت ضرور تھا ان کاموں میں نقص کی دے  
 کام نہ کئے پیچھے ڈالے تب ہر کچھ حسرت ہوو گی ہر کوئی آگے کرے گا

خواہ بھلا آدمی خواہ بُرا آدمی بھلا آدمی غم کھا ویکھا بھلے کام دنیا میں کیوں نہ زیادہ کئے جو اچکے دن میں زیادہ فائدہ پاتا اور جو اچھے کام چھوٹ گئے تھے اُن کاموں کے کہ نہیں سستی کر رہتے تھے حسرت کر لگا کیوں سستی کی میں نے کیوں تقصیر ہوئی تجھ سے اور بُرا آدمی بہت بے نہایت غم کھا ویکھا کیسے میں نے کیوں دنیا میں ایسے بُرے کام کئے اچھے کام کیوں نہ کر لئے ہزاروں حیف ہی ہزار افسوس ہی ایسے لوگ ہزاروں حیف کریں گے پروں کو اپنی زمین پر دے دے مارینگے حسرت کی آگ میں جلنے لگیں گے بے حد بے نہایت غم کے ساتھ روئے لگیں گے یہ بات ہی یہ حقیقت ہی جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے علت نفس مائد مت و آخرت پھر وہ لوگ جو انھوں نے آگے اچھا کچھ نہیں بھیجا جو کچھ بھیجا سو برا ہی بھیجا جیسے کافر مشرک منافق اور وہ لوگ جھوٹوں نے برائیاں بہت بھیجیں اور خوبیاں تھوڑی بھیجیں سب بد میں پڑی حسرت کریں گے بہت غم کھا ویکھا ونگے تب حقیقتی کی طرف سے یہ خطاب ہو گیا یہ کلام اُن کے اوپر ہر ایک کی طرف آوے گا یا اَقْلَمُ الْاِنْسَانِ مَا غَرَّتْ اَبْصَارُ الْكَوْنِ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّدَكَ بِنِیْ اَحْمٰی صَوْدَ مَا سَاوَدَ رُکْبَتَا اے آدمی نادان کس چیز نے تجھ کو مغرور کیا تھا اپنے پروردگار کریم کے ساتھ وہ کریم جس نے پیدا کیا تجھ کو پھر ٹھیک کیا راست کیا تجھ کو پھر برابر کیا تجھ کو جس صورت میں جیسا کہ چاہا ترکیب دی تجھ کو اور یہ خطاب عام ہی کافرو کی طرف بھی ہے عاصیوں کی گنہگاروں کی طرف بھی ہے اُس دن قیامت کے دن میں بھی ہو ویکھا اور اب بھی یہ خطاب ہر کسی کی طرف ہے جس قدر تقصیر کرتا ہے گناہ میں جاتا ہے غیب سے یہ خطاب چلا آتا ہے کوئی بوجھ یا نہ بوجھ کوئی سمجھے یا نہ سمجھے اکتی اکتی کافر مشرک منافق اسی آدمی گناہ کھا



کس چیز نے کس بات نے تجھ کو فریقہ کیا بھلا یا کیا سمجھا تو کس سمجھنے تجھ کو  
 کفر شرک میں ڈالا کس بات نے تجھ کو مغرور کیا کہ بے قرمانی میں گناہ میں  
 پڑا اور اپنے سدا کرنے والے پالنے والے کے حکم کو ایک طرف ڈال  
 دیا کیا تو نے شیطان کا حکم مانا اپنے نفس کے کہنے میں چلا گیا اپنی جہالت  
 میں نادانی میں چھنس گیا دنیا کے لوگوں کی دوستی و محبت نے تجھ کو فریب  
 میں ڈالا اپنے کریم کی خاوند کی بندگی چھوڑ دی تو نے اس مہربان خاوند  
 کی یاد محبت ایک طرف ڈال دی وہ کریم ایسا خاوند پالنے والا ہے جس نے  
 تجھ کو میت سے ست کیا کہین تیرا نام نشان نہ تھا تجھ کو دنیا میں پیدا  
 کیا نام نشان نجات ایک وقت تو اپنی ما کے پیٹ میں نطفہ ہو کر پڑا تھا  
 غلطہ کیا مضحکہ کیا تیرے تمام تن بدن کو اپنی قدرت سے راست کیا درست  
 کیا ہاتھ پانوں آنکھ کان سب کچھ ترا ٹھیک کر دیا پھر تیری قد قامت کو سیدھی  
 کیا اور حیوان کی طرف کچھ سب کا گہرا اثر ڈھا قد بنا یا تیری صورت سب کی  
 صورتوں سے اچھی بنائی تیرے مزاج کو تبدیل کیا حیوانوں کے مزاج سے انسانیت  
 کی طرف پھیر دیا جیسی جیسی صورتوں میں چاہا نئی نئی صورتوں میں ہر طرح کی  
 تجھ کو بنا یا ہر ایک کو پھر ایک طرح کی ترکیب دی سب طرح سے تجھ کو اچھا  
 بنا پاسنوار جس خاوند نے تیرے اوپر ایسا کریم کیا مہربانی کی ایسے مہربان  
 خاوند سے کچھ کفر ہنا شرک کرنا ایسے کریم کا ایسے رحیم کا حکم نہ ماننا کیسی بات  
 ہے کس طرح کی بات ہے؟ دل میں تو خوب سمجھ کر دیکھ غور کرتا مل کر فک کر کر  
 تو نے اپنے جی میں یہ قوفی نادانی سے کس کو چھوڑا ہے کس کو کیا ہے اس خاوند  
 کی بندگی چھوڑ کر شیطان کی خلق کی دنیا کی مال کی بندگی میں عمر کھوئی ایسے  
 پالنے والے کی یاد چھوڑ کر دنیا کی خلق کی یاد میں رہا ایسے روزی دینے والے کی

دوستی محبت دل سے اٹھا کر دنیا کے لوگوں کی مال کی دوستی محبت میں ڈوبا  
 رہا کیا کیا تو نے کیا کرتا ہے تو آپ ہی اپنے دل میں انصاف کر کیا سزا ہے  
 تیری کیسے عذاب کے لائق ہے تو کے لایک لَا تَزِدُ بِلَدِّ بْنِ بِالْدِّینِ نہ چاہئے کسی  
 بات بلکہ تم جھٹلاتے ہو قیامت کو لائق نہیں کسی بندے کو جو اپنے پروردگار  
 اکی پیدا کرنے والے کی بندگی چھوڑ کر اپنے نفس کی شیطان کی خلق کی دنیا  
 اکی مال کی جو رو کی لڑکون کی بندگی میں رہا کرے حق کو چھوڑے باطل کو  
 پکڑے سچی راہ میں نہ آوے جھوٹی راہ جاوے سزاوار نہیں کسی آدمی کو جو اپنے  
 معبود پر حق سچے خاوند کی یاد محبت دل میں نہ رکھے اسکے حکم کو پیچھے ڈالے  
 اور روں کی دوستی میں ہاتھ سے جاتے رہنے والوں کی یاد میں محبت میں رہا  
 کرے اور ان کو اپنا صاحب جانے انکا حکم مانتا رہے یہ بہت بری باتیں  
 ہیں برے کام ہیں اسی کا فروا اسی مشرکواے منافقواے بیدینو خدا  
 کے کلام کو پیغمبروں کی باتوں کو ان کی نصیحتوں کو پس نہ جانے ہو جھوٹے  
 جانتے ہو پیغمبروں کو جھٹلاتے ہو قیامت کے ہونے پر بھلے برے کا بدلہ پا  
 پرا ایمان نہیں رکھتے ایمان لاتے جو زبان سے سچ مانتے ہو تو دل میں کچھ شک  
 رکھتے ہو دوزخ بہشت کے اوپر تمھارا یقین ثابت نہیں اس سبب سے  
 جو کچھ چاہتے ہو خاطر جمعی سے کیا کرتے ہو گمان کرتے ہو پھر مرنے کے  
 پیچھے جینا نہ ہووے گا حساب کتاب عذاب ثواب نہ ہووے گا اس واسطے ہو پورا  
 اپنے نفس کے کام شیطان کے حکم کے کام کرتے رہتے ہو کچھ فکر اندیشہ نہیں  
 تم کو اور ہم تمھارے ان برے کاموں سے بے خبر نہیں ذرہ ذرہ کر ہم کو  
 معلوم ہیں جانتے ہیں وَلَنْ عَلَیْکُمْ نَافِظِیْن تحقیق تمھارے اوپر ایسے  
 نگہبان ہیں فرشتے کیا ماکا اَتَیْنِمْ نَزَرَ کُوَار لکھنے والے یہاں

انفعول جانتے ہیں وہ جو کچھ کرتے ہو بھلا کام برا کام نیکی بدی سب کچھ  
 لکھ لیتے ہیں خبروں میں آیا ہے ہر آدمی کے اوپر اللہ تعالیٰ نے فرشتے  
 نگہبان رکھے دو فرشتے ان میں صبح سے شام تک جو کچھ آدمی کام کرتا ہے  
 اچھا بُرا کچھ بات کہتا ہے نیک بد سب لکھ لیتے ہیں اور دو فرشتے رات  
 میں شام سے صبح تک جو کچھ کہتا ہے کرتا ہے لکھ لیتے ہیں کچھ بات کوئی کام  
 چھوڑتے نہیں نیکی لکھنے کے فرشتے دہنی طرف رہتے ہیں اور بدی لکھنے کے  
 فرشتے بائیں طرف رہتے ہیں ہر وقت ان کا قلم جاری رہتا ہے پر تین قسم  
 کے آدمیوں سے قلم اٹھا لیتے ہیں کچھ نہیں لکھتے ایک سوتا ہوا جب تک سووے  
 دوسرا دیوانہ جتنا ہوش میں نہ آوے تیسرا لڑکا جتنا بے بالغ نہ ہو وہ اور  
 سوائے انکے سب کام سب کی باتیں رات دن کی لکھتے رہتے ہیں جو بندہ نیک  
 کام کرتا ہے اچھی باتیں کرتا ہے خوش ہوتے ہیں اور جو بُرے کام کرتا ہے  
 بری باتیں کہتا ہے عنکبوتی ہوتے ہیں دن کے فرشتے شام کو جدا ہوتے ہیں  
 رات کے فرشتے صبح کے وقت جدا ہوتے ہیں اور ہر بندے کے عمل ناموں کو  
 لیا کر حق تعالیٰ کی درگاہ میں حضور میں عرض کرتے ہیں حکم ہوتا ہے جو ان عمل  
 ہمارے لوح محفوظ سے مقابلہ دیو مقابل کرو لوح محفوظ جو ساتویں آسمان کے اوپر  
 ایک سفید تختہ ہے ایک موتی کے دانے کا پائو برس کی راہ میں عرض طول ہے  
 اسکا امین سب بندوں کے اول آخر کے لوگوں کے سب طرح کے عمل نیکی بدی بھلا  
 بُرا ذرہ ذرہ کر لکھا ہے جب آسمان زمین چاند سورج جن پری آدمی کچھ پیدا  
 ہوا تھا تب سے سب کچھ آگے ہی اللہ تعالیٰ نے انہی قدرت سے اس لوح  
 محفوظ میں لکھ رکھا ہے پھر جب فرشتے ہر رات دن کے عمل نامے اوپر لیجاتے ہیں  
 اور لوح محفوظ کے لکھنے سے مقابلہ دیتے ہیں ایک بال برابر کم زیادہ نہیں پاتا

چھر حکم کے موافق بھلے کام برے کام نیک بائین بری بائین لکھتے ہیں اور  
 جو کچھ مباح کے کام لکھتے ہیں ان کاموں کو محو کر دیتے ہیں وور کرتے ہیں  
 گناہ کے نافرمانی کے عملنامے سجین میں سوئپ دیتے ہیں اور طاعتوں بندگیوں  
 کے عملنامے علیین میں سوئپ دیتے ہیں اس حقیقت کی خبر اللہ تعالیٰ نے اس واسطے  
 دی جو بندے اس بات کو سمجھ کر بوجھ کر برے کاموں میں نہ جاوین بری باتوں  
 سے پرہیز کیا کریں شرم کرتے رہیں یہ دل میں اپنے جانین اللہ تعالیٰ حاضر ہی  
 ناظر ہی سب کی حقیقت کو نظر ہر کی باطن کی جانتا ہی سب عمل اسکی نظر میں ہیں  
 اور دو فرشتہ لکوالہ تعالیٰ نے رات دن ہر آدمی کے اوپر نگہبان کر دیا ہے  
 اچھے برے کام دیکھتے ہیں لکھتے ہیں نیکوں کو بدوں سے جدا کرتے رہتے ہیں  
 پھر نیکوں کی حقیقت بدوں کی حالتیں جو کچھ آخرت میں ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَنُحِیْطُ بِہُمْ وے لوگ جو نیک کام کر نیوالے ہیں مومن ہیں  
 فرمان بردار ہیں لقی نعمت میں رہنے والے ہیں آرام میں خوبوں میں نعمتوں  
 میں خوشوقت ہونے والے ہیں وَ اِنَّ الْفٰسِقَ لَہٗ اور تحقیق وے لوگ بدکار ہیں  
 بے ایمان ہیں جھوٹے ہیں قیامت کے منکر میں بے فرمان ہیں لقی عذاب  
 دوزخ میں دوزخ کے عذاب میں رہنے والے ہیں دکھ کھینچنے والے ہیں پھانسی  
یَوْمَ الدِّیْنِ داخل ہووینگے در آوینگے بے بدکار بے ایمان دوزخ کی آگ  
 میں جزا کے دن قیامت کے روز وَمَا ہُمْ عَنْہَا نٰعٰشِیْنَ اور نہ ہووینگے یہ  
 بدکار بے ایمان دوزخ سے غائب ہو نیوالے کافر مشرک منافق کبھی دوزخ  
 سے نکل نہ سکیں گے ہمیشہ عذاب میں رہنے والے ہیں وَمَا اَدْنٰکَ مَا یَوْمَ الدِّیْنِ  
 اور کس چیز نے وانا کیا تجھ کو کیا باتا ہے تو اسی سننے والے کیا برا ہی جزا کا  
 دن کیا بھاری ہی قیامت کا روز تم مَا اَدْنٰکَ مَا یَوْمَ الدِّیْنِ پھر کس چیز نے

خبر دی ہے کچھ کو کیا جانتا ہے تو کیا سختی کا دن ہے قیامت کا دن کیسے عاجز  
 ہووینگے اسدن میں لوگ دنیا میں بڑے سرکش تھے بڑے مغرور تھے  
 اللہ تعالیٰ کے دربار میں حضور میں کیا کچھ سب کوئی عاجز فقیر  
 درمائدے ہو جاوینگے یوہو لا تھلاک نفس لنفس شیئا اسدن مالک نہوٹھکا  
 کوئی کسی شخص کے واسطے کسی چیز کا کوئی تن کو غذا سے چھڑا نہوٹھکا کوئی باب  
 بیٹے کو کوئی بیٹا باب کو بھائی بھائی کو دوست دوست کو اسدن کچھ نفع نہ دے  
 سکیگا سب سرداریاں بادشاہیاں حکومتیں اسدن جاتی رہینگی سب کوئی  
 فقیر محتاج عاجز نہوٹھکا قوت قدرت کسی کی نہوٹھکی والا کر یومئیں للہ  
 اور حکم فرمان اسدن میں خدا تعالیٰ کا ہے جس کی کو چاہیگا پروردگار اسکو  
 درجہ شفاعت کا بخشیگا جسکو جتنی قدرت چاہیگا بخشیگا وہی پاویگا اور سب کوئی  
 محتاج رہیگا جو آج دنیا میں ہر کوئی سراٹھاتا ہے سرکشی کرتا ہے کوئی کہتا ہے  
 میں بادشاہ ہوں کوئی کہتا ہے میں سردار ہوں میرا حکم ہے میری حکومت ہے  
 میں ایسا ہوں میں ویسا ہوں جو کچھ ہوں سو میں ہی ہوں میرے برابر دوسرا  
 کوئی ہے ہر کسی کا یہی حال ہے کل قیامت کے دن یہ سب باتیں سب کسی کی  
 خاک میں مل جاوینگی سب کسی کو اسدن ظاہر ہووے گا سب کوئی جانے گا ہم کچھ جز  
 نہیں ہمارے ماتھے میں کچھ نہیں سب کچھ قدیرین قوتیں اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں

سورہ انفط

ہی اور بس

مدنی ہے وہی سورہ میں جو مدینے میں نازل ہوئیں ہیں اسکی ایک سورت یہ ہے  
 چھتیس آیتیں ایک سو انہتر کلمات سو تیس حرف ہیں پچترین آیتیں مدینہ  
 منورہ کے رہنے والے مسلمانوں سے پہلے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 ہجرت کرنے سے تشریف لیجانے سے پہلے اس عادت میں گرفتار تھے جو سودا

کرتے تو دینے میں کم تو لیتے تھے اور لینے میں زیادہ لٹوا لیتے تھے کم دیتے تھے زیادہ لیتے تھے اور اس عادت میں مشہور تھے جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ میں جاتے تھے راہ میں یہ سورت اللہ کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام لائے اور یہ خبر دی پھر حضرت جب مدینہ میں داخل ہوئے پہنچے ان لوگوں کو ہدایت فرمائی بسھون نے قبول کی اس خوشی اور سب بری خوبیوں سے تو بہ کی پاک ہو گئے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَوَّلُ اللَّطِيفِينَ ویل ایک کلمہ ہی جہاں تک خوار یاں عذاب درد و کھ حسرتیں پریشانیان سختیاں محنتیں دنیا میں آخرت میں ہمیں یہ سب اس ویل کے لینے دینے اور دوزخ کے درمیان ایک میدان ہی آگ کا بنا ہوا جو کچھ پیپ لپوڑوں کے مارنے کے سبب نکلتا ہی ہوتا ہی اس میدان میں بہہ کر جمع ہوتا ہی اور سانپ پھو اس میں بہت پیدا ہوتے ہیں جیسے گندے پانی میں کیڑے پیدا ہوتے ہیں وہ پانی دوزخ میں لپکتا ہی اس میدان میں اس پانی میں دوزخ میں لپکتا ہی وہ گند پانی بد بو آگ ہو رہا ہی اس میں عذاب کرتے ہیں یہ پل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی واٹے ہے ہلاکی ہی خرابی ہی خوار ہی عذاب ہے کم کو نبوالوں کے واسطے جو ناپنے میں کٹھنے میں تول میں وزن میں کمی کرتے ہیں اَلَّذِينَ اِذَا اَلْتَاكَ اَعْلٰی النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وے لوگ جو وقت لیتے ہیں یا توں میں کٹھن میں کچھ سودا اپنے واسطے اور آدمیوں سے تمام پھرتے ہیں پورا بھرو لیتے ہیں کچھ چھوڑتے نہیں فَاِذَا كَالُوْهُمْ اَقْبَضُوْهُمْ پھیرتے ہیں اور جو وقت ناپتے ہیں اپنی چیز کو کپڑا جائز غلہ اور جو کچھ خرید و فروخت کی چیز ہے اور وٹکے واسطے نیچے میں یا تو لٹے میں اور انکے حق کو ترازو میں

ناتے ہیں

کم دیتے ہیں گھساتے ہیں اور دن کا نقصان کرتے ہیں لوگوں کو زبان پہنچاتے  
 ہیں خبر میں آیا ہے کہ لوگ جو زیادہ لیتے ہیں کم دیتے ہیں تو نے میں نجات  
 کرتے ہیں قیامت کے دن میں ان کو دوزخ میں آگ کی دو پہاڑوں میں  
 بیٹھا کر فرشتے عذاب کے ان سے کہیں گے ان دونوں پہاڑوں کو ناسو تو لووے  
 لوگ ان پہاڑوں کی آگ تو لے رہے تھے چلتے رہیں گے اَلَا يٰظَنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَبْعُو  
 لَيَوْمٍ عَظِيْمٍ کیا نہیں جانتے یقین نہیں رکھتے یہ لوگ جو خرید فروخت میں کم  
 دیتے ہیں زیادہ لیتے ہیں یہ بات نہیں سمجھتے جو مقرر یہہ مرنے کے تھے نہ  
 ہووینگے جلانے جاوینگے حساب کی واسطے اچھے برے عمل کا بدلہ پانے کے واسطے  
 ایک ہر دن میں قیامت کے دن میں جو بہت بڑا سخت دن ہے پہاڑ سادہ ہیں  
 يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ وہ دن قیامت کا جو زندہ ہووینگے سب  
 آدمی اٹھ کھڑے ہووینگے پروردگار کے حکم سے وہ پروردگار جو اٹھارہ ہزار  
 عالم کا سید کرنے والا ہے پانے والا ہے اس کے حکم سے سب جی اٹھیں گے ٹھکر  
 کھڑے رہیں گے کسی کو قدرت بیٹھنے کی ہووے گی کوئی جمال بیٹھنے کی نہ پاوے گا  
 جب تک جو حکم ہووے گا بیٹھ نہ سکیگا یہ حقیقت ہست کے مقام میں ہووے گی  
 جس وقت آدمی رب اللہ تعالیٰ کے حکم سے چوینگے اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے  
 ہووینگے اس وقت ہست کی بجلی ہووے گی بڑی دہشت آنے پر نہ گئے گی  
 ایک بڑا ڈر سب کے اوپر آجاوے گا ایک تاریکی ہو جاوے گی ایک دھواں  
 ایک اندھا راسب کے اوپر گھر جاوے گا ہر کوئی اپنے احوال کے اوپر  
 نظر کرے گا گلے پھیلنے کی بات نظروں میں آجاوے گی اپنے عملوں کے  
 حسرت کریں گے مذمت ٹھنکنے شرم کے عرق بہ چلیں گے ہر کوئی اپنے عرق  
 کے پانی میں عملوں کے موافق دو بیجا کوئی کھٹے تک کوئی زانو تک کوئی ٹکرات

کوئی گلے تک اور سب کو آپس میں ایک دوسرے سے بات کہنے کی مجال نہ ہو گی  
 کوئی دم مار کی گاتین سو برس تک ہم حال رہیگا تب آخر کو حضرت محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کرو اگر خلق کو اس میں سے مقام پہنچا لکر جاوے گا یہ سب کچا جھان  
 حساب ہو چکا لیجاوینگے بہر بڑی شفاعت ہووے گی اسکا نام شفاعت کبریٰ ہے  
 پھر حساب کے میدان میں نیک بد جدا ہووینگے نیکوں کی بہشت کی طرف راہ  
 پڑے گی اور بدوں کی دوزخ کی طرف راہ پڑے گی اسواسطے قیامت کا دن مقرر  
 ہوا ہے جو بھلے بریکار دلاظاہر ہووے بھلا ہزا جدا ہووے نیک بد میں  
 تفاوت کو سے ہر ایک کو اپنی قدر معلوم ہووے پھر یہ بات جو اللہ تعالیٰ نے  
 کے حق میں فرمائی ہے یہ ہدایت نصیحت جو کم دینے والوں کو زیادہ لینے والوں کو  
 کی ہے عقل مند کو چاہئے جو اپنے دل میں سمجھیں یہ بات یہ نصیحت انہیں لوگوں کو  
 نہیں جو خرید فروخت میں ایسا کرتے ہیں بلکہ سب کسی کے واسطے ہے جو آدمی  
 اچھے ہیں مسلمان ہیں دین کے علم سے خرد دار ہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں  
 حضرت ہی صاحب کی پیروی میں ہیں اپنے بیگانیکار ہر طرح حق پہچانتے ہیں  
 ظاہر باطن میں شرح کے موافق کام کرتے ہیں یہ سب اچھے ہیں خوب ہیں اللہ  
 تعالیٰ کی نصیحت پر قائم ہیں اور سوائے انکے ہر کوئی ہر طرح کی معاملات میں  
 ہر قسم میں کرتے ہیں نظر کر دو کھن تو جانیں کس خصلت سے بہت لوگ  
 جانی میں اپنے حق لینے میں بڑی حق جھگڑا قضیہ کرتے ہیں اور کے حق سے  
 میں قصور کرتے ہیں اور کا حق دوبارہ کہتے ہیں نفس کی خوشی ہے جھگڑوں سے  
 قضیوں سے قاضی کے حکم سے مفتی کے کہنے سے بھی دینے کو دل نہیں کرتا جس  
 کی حکم زبردستی کر دلاوے تب دیوین نہیں تو دوبارہ کھن ہائے سے  
 سائے میں اور یہ بات ہے بہت لوگ اپنے کاموں کے واسطے غرور کرتے



اسے کام خوب طرح سے لیتے ہیں بہت تاکید کرتے پھر مزدور بھی عین تصور کرتے ہیں کم دیتے ہیں اور بہت لوگ آدمیوں کو نوکر رکھتے ہیں چاکر کرتے ہیں نوکری چاکری کے کام خوب کرواتے ہیں خدمت بہت لیتے ہیں پھر نوکر کے حق میں کمی کرتے ہیں و بارگشتے ہیں نہیں دیتے اور بہت لوگ مزدور سی کرتے ہیں نوکری کرتے ہیں مزدور اپنے کام میں سستی کرتے ہیں اچھے کام نہیں کرتے نوکر بھی حق بجانب نہیں لاتے لیکن پھر مزدور سی لینے میں دریا لیتے ہیں تمام بھروا لیتے ہیں پورا لیتے ہیں اسپر طرح سے بہت معاملتیں جو آپس میں خلق کے درمیان آتے ہیں مسلمانوں کو چاہئے آپس کی معاملات میں کھٹی بڑھتی بات کا ملاحظہ کرتے رہیں حدیث قدسی میں آیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسی بنی آدم جب تو دوست رکھتا ہے چاہتا ہے کہ تیرا حق پورا ملے تمام بھروا لین اسپر طرح تو اور دیکھا بھی حق تمام بھروا لے پورا کرنے اور جسے تو چاہتا ہے تیرے کام میں عدل کا انصاف کا حکم ہووے تو بھی اور دیکھے کام میں عدالت کر انصاف کر اور یہ بات ہی ہر کوئی آپ کو اچھا جانتا ہے اور کو بُرا جانتا ہے بہت لوگ اور دیکھے صیون کے اوپر اچھی نظر کرتے ہیں خوب طرح دیکھتے ہیں اپنے صیون کے اوپر کچھ نظر نہیں کرتے اچھی برائیاں کچھ نہیں دیکھتے اور دیکھے بُرا کہتے ہیں کچھ پرواہ نہیں کرتے آپس میں غیبی کرتے ہیں اور کوئی جان کو بُرا کہے تو بہت بُرے ناخوش ہو دین لڑنے کو تیار ہو جاتا ہے اسپر طرح بہت معاملات ہیں جسے دیکھ کر ایسی بات کہنا کہنا کر ہی ہے پھر بہت لوگوں کی حواسِ معانی کے ساتھ بھی ایسی معاملات ہوتے ہیں جو اسے غصوں کے چوپاک پروردگار نے ہر ایک کو کہتے ہیں آنکھ کان سن دیکھ یا نون عمل و تصور کیا نا بنایا اور سب کچھ آدمی کے واسطے پیدا کیا

ہزاروں لاکھوں نعمتیں ہر ایک آدمی کے واسطے تیار کر دیں ہیں تیار رکھیں ہیں  
 بخششیں ہیں پھر ان سب نعمتوں سے آنکھیں بند کر کر اللہ تعالیٰ کے احسان کو  
 کچھ نہیں سمجھ کر اپنے نفس کے بندے ہوئے ہیں جو رو بٹیا بیٹے کی بندگی میں  
 مالکی دنیا کی یار کی آشنا کی خاطر داری میں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی بندگی  
 کی طرف رغبت نہیں کرتے اور جو کوئی روزہ نماز کچھ کرتا ہے کچھ عمل کرتا ہے  
 اپنا بڑا احسان جانتا ہے جانتا ہے میں نے بہت بڑا کام کیا جو کچھ میرے  
 اوپر فرض واجب تھا سب ادا کیا اور جو انصاف کی نظر سے دیکھے تو جانے  
 جو کچھ پروردگار کا حق ہے سو کسی بندے سے ادا ہو نہیں سکتا ہے جو کوئی اول  
 عمر سے لے کر آخر عمر تک سوئے بندگی کے اور کچھ نہ کرے ایک دم غافل نہ رہے  
 تو بھی ہزاروں نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کی جو ہر ایک بندے کو بخششیں ہیں ایک  
 نعمت کا حق ادا نہ کر کے ہر ایک بندے کو چاہئے جو کچھ بندگی کرے تھوڑی سی بہت  
 اس پر عجب نہ کرے مغرور نہ ہو دے بہت بچانے بہت تھوڑا جانے آپ کو ہمیشہ  
 تقصیر وار جانتا رہے عاجزی کرتا رہے پروردگار کی نعمتوں کو اپنے اوپر جوتا  
 رہے دیکھتا رہے شکر کرتا رہے اور شکر کرنے سے بھی آپ کو عاجز تقصیر مند  
 بوجہتا رہے اس طریق میں اللہ تعالیٰ کی قبولیت کا امیدوار رہے اور نہیں تو  
 مطمئن ہیں اخل ہو دیگا بہت لینے والوں تھوڑے دینے والوں میں شمار  
 کیا جاوے گا لوگوں میں گنا جاوے گا گلا سچا ہے کسی مسلمان کو جو ایسا کام  
 کرے کم دیوے بہت کیوے ایک دوسرے کو آپس میں ضرر پہنچا دے نقصان  
 دیوے جو کوئی ایسا کام کرتا ہو دے چاہئے تو بہ کرے ایسے بد کام سے  
 باز رہے اور جو کوئی تو بہ نہ کریگا باز نہ رہے گا ایسے بد کام کو حلال جانے لگا  
 حرام نہ جانے لگا کا فر ہو دے گا جگہ اسکی دوزخ ہوگی اسکی عمل نامہ صحیح میں

رہیگا اس بات کو اللہ تعالیٰ فرمایا ہے اِنَّ كِتَابَ الْفُجَارِ لَفِي سِجِّينٍ تحقیق نامہ اعمال  
 کا فرونگے بدکاروں کے مقرر سجین کے درمیان ہیں خبر میں آیا نامہ اعمال  
 بدکاروں کے کراما کا تبین آسان کو لیجاتے ہیں دروازے آسمان کے فرشتے  
 جو دربان ہیں نہیں کھولتے اُن عملنامے کو نہیں اوپر آنے دیتے پھر وہ ان سے  
 پھیر لاتے ہیں زمین کے اوپر لاتے ہیں زمین کے فرشتے بھی قبول نہیں کرتے  
 دوسری زمین کو لیجاتے ہیں وہ ان بھی کوئی قبول نہیں کرتا سیطرح ساتوں  
 زمین تک کوئی جگہ قبول نہیں کرتی پھر ساتوں زمین کے نیچے ایک ٹھکانا ہے  
 بڑی تنگی اور تاریکی اس جگہ میں ہے اور وہی جگہ شیطان کے اور شیطان کے  
 لشکر کے رہنے کی ہے ان اعمال ناموں کو اس جگہ میں سپرد کرتے ہیں ان  
 رکھے ہیں اور سیطرح کا فروں کی جانوں کے سین اور شرکوں اور منافقوں  
 جانوں کو جب بدن سے نکال کر فرشتے اوپر لیجاتے ہیں آسمان کے دروازے  
 نہیں کھلتے وہ ان سے رو کر کے زمین میں لاتے ہیں قبول نہیں ہوتی پھر  
 ایک زمین سے دوسری زمین تک سیطرح ساتوں زمین تک کہیں جاگہ  
 نہیں ملتی تب ساتوں زمین کے نیچے سجین میں ان جانوں کو بند کر دیتے ہیں  
 کے ٹھکانے میں رکھ کر تنگی میں تاریکی میں ڈال دیتے ہیں وہی قیر ہوتی ہے تنگی  
 وے دہیں عذاب پاتے رہتے ہیں وَمَا آذَنُكَ مَا سِجِّينٌ اور کیا جاننا ہے  
 تو اسی سننے والے کیا بڑی ہول کی ہیبت کی ڈر کی جگہ ہے کتاب کی قوم  
 ایک کتاب ہے لکھی ہوئی وے اعمال نامے کا فروں کے ہر ایک کا حکام  
 ایک لکھی ہوئی کتاب ہے ایسی کتاب وہ جو کبھی محو ہو وے ہیبت نہ سکے  
 جو کوئی دیکھ دیکھے والا جان لیوے اس میں کچھ خیر کا نام نہیں تمام ہول  
 سے عذاب سے بھر رہے ہیں قِيلَ يَوْمَئِذٍ لَّيْسَ كَذِبًا ہاں وائے ہی افسوس

رہیگا اس بات کو اللہ تعالیٰ فرمایا ہے اِنَّ كِتَابَ الْفُجَارِ لَفِي سَجِّينٍ تحقیق نامہ اعمال  
 کا فروغ کے بدکاروں کے مقرر سمجھیں گے درمیان میں خبریں آیا نامہ اعمال  
 بدکاروں کے گزرا کا تبین آسمان کو لیجاتے ہیں دروازے آسمان کے فرشتے  
 جو دربان ہیں نہیں کھولتے اُن عملنامے کو نہیں اوپر آنے دیتے پھر وہ ان سے  
 پھیر لاتے ہیں زمین کے اوپر لاتے ہیں زمین کے فرشتے بھی قبول نہیں کرتے  
 دوسری زمین کو لیجاتے ہیں وہ ان بھی کو سب قبول نہیں کرتا اسی طرح ساتوں  
 زمین تک کوئی جگہ قبول نہیں کرتی پھر ساتوں زمین کے نیچے ایک ٹھکانا ہے  
 بڑی بڑی تلوار تار کی اس جگہ میں ہے اور وہی جگہ شیطان کے اور شیطان کے  
 لشکر کے رہنے کی ہے ان اعمال ناموں کو اس جگہ میں سپرد کرتے ہیں ان  
 رکھے ہیں اور اسی طرح کافروں کی جانوں کے پھین اور مشرکوں اور منافقوں  
 جانوں کو جب بدن سے نکال کر فرشتے اوپر لیجاتے ہیں آسمان کے دروازے  
 نہیں کھلتے وہ ان سے رو کر کے زمین میں لاتے ہیں قبول نہیں ہوتی پھر  
 ایک زمین سے دوسری زمین تک اسی طرح ساتوں زمین تک کہیں جاکر  
 نہیں ملتی تب ساتوں زمین کے نیچے سمجھیں ان جانوں کو بند کر دیتے ہیں  
 کے ٹھکانے میں رکھ کر تنگی میں تاریکی میں ڈال دیتے ہیں وہی قہر ہوتی ہی گئی  
 وئے وہیں عذاب پاتے رہتے ہیں وَمَا آذَنَّاكَ مَا سَجَّيْنِ اور کیا جانتا ہے  
 تو اسی سننے والے کیا بڑی ہول کی ہیت کی ڈر کی جگہ کتاب کو جو  
 ایک کتاب ہے لکھی ہوئی ہے اعمال نامے کافروں کے ہر ایک کا فرمایا ہے  
 ایک لکھی ہوئی کتاب ہے ایسی کتاب وہ جو کبھی محو ہو دے مٹ نہ سکے  
 جو کوئی دیکھے دیکھنے والا جان لوے ہمیں کچھ خبر کا نام نہیں تمام ہوا ہے  
 کے عذاب سے بھرے ہیں وَلَئِنْ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ وائے ہی افس

تھے دلون کو اس کے گھیر لیا ہے بڑے کامون کی ابرسی نے دلون پر ان کے  
 زنگار باندھ دی ہے پر دے غرور کے غفلت کے پڑ گئے ہیں دل سب سیاہ ہو گئے  
 ہیں قبولیت کے کان بہرے ہو گئے ہیں خیر خوبی کی بصیرت کی آنکھیں پھوٹ  
 گئیں ہیں اس سب قرآن کی نصیحت سننے سے گذر گئے ہیں خیر خوبی کی راہ  
 سو جھنے کی قابلیت نہیں رکھتے حق کو قبول نہیں کرتے ایمان نہیں لاتے خبر  
 عین آیا ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب بندہ کوئی  
 گناہ کرتا ہے ایک سیاہ نقطہ اسکے دل پر پیدا ہوتا ہے جو اسی وقت توبہ کرے  
 بیزار ہووے اللہ تعالیٰ کی طرف عاجزی کرے اس گناہ سے ناخوش ہووے  
 اس گناہ سے شرمندہ ہو کر باز رہے وہ سیاہی کا نقطہ دل کے اوپر اس کے  
 اٹھ جاتا ہے مٹ جاتا ہے دل صاف ہو جاتا ہے اور جو اس گناہ سے توبہ  
 نہ کرے باز رہے گناہ پر گناہ کئے جاوے وہ نقطہ سیاہی کا پھیل کر بڑا ہوتا ہے  
 پھر آہستہ آہستہ دلوں کو گھیر لیتا ہے تمام دل سیاہ ہوتا ہے کا بوس چڑھ جاتا ہے  
 اندھا پن بڑھنے لگتا ہے ہدایت کی راہ سے اندھا ہو جاتا ہے پھر جتنا گناہ  
 زیادہ کرتا جاتا ہے بندگی کی راہ سے خیر کے گھر سے دور پڑتا جاتا ہے سیاہی  
 پر سیاہی زنگار پر زنگار لگتا جاتا ہے سیاہی بڑھتی جاتی ہے باطن میں دل  
 میں اندھیاں اگرتے گرتے سب سمجھ بوجھ خاک میں جا کر دل پر لعنت کی مہر ہوتی  
 ہے دنیا سے بے ایمان جاتا ہے خدا تعالیٰ مومنوں مسلمانوں کو اس بلا میں سے  
 اپنی نیاہ کو میں رکھے اس بات کے تجھے اللہ تعالیٰ کافروں کے حال کی خبر دیتا ہے  
 کَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمِئِذٍ لَّجَبُونٌ حق ہی تحقیق ہی سچ ہی مقرر ہے ہے  
 کام مشترک اپنے پروردگار سے اس دن میں البتہ حجاب میں پردوں میں  
 ہو پوائے نہیں وہ آدمی جو ایمان نہیں لاتے قیامت کے دن کو سچ نہیں

جانتے حساب کتاب دوزخ بہشت عذاب ثواب کی باتیں جھوٹھ کر جانتے ہیں پیغمبروں کی کوئی  
 عاملوں فاضلوں مرتدوں ملی ہدایت نہیں مانتے اس لئے کلام کو کہا نیو کی بات بوجھتے ہیں  
 اپنی جہالت میں غور میں طبیعت کی خواہشوں میں دنیا کی مالکی جہت میں دوڑتے ہیں یہ آدمی ایسے  
 لوگ قیامت کو نہیں اپنے پروردگار کی رحمت سے کراستے ناسید ہو نیوالے ہیں ہمیشہ کی نعمتوں سے  
 بے نصیب ہوینگے بڑی نعمتوں سے بہشت کی جو بہت بڑی نعمت ہے پروردگار تعالیٰ کا دیدار سب  
 اس نعمت سے ایسی دولت سے محروم رہینگے ہمیشہ ہمیشہ بے حرمت کی نفوس کی آگ میں جلتے رہینگے تم اہم  
 لصا کو انھیں پھر تحقیق وہ لوگ مقرر داخل ہو نیوالے ہیں دوزخ کے اندر دوزخ کی آگ سے جلنے والے  
 ہیں تم یہ قال ہذا الذی کہتہ یہ تکذیبوں پھر کہا جاوے گا یہ تم سے جو تم اسکو جھٹلاتے تھے جب  
 یہ دوزخی آگ میں جائینگے جلتے لگیں گے نافرماؤ کریں گے او ملا پریگی تب فرشتے خدا کے انکے زیادہ  
 جلدانیکے واسطے کیئیں گے اب اچھی طرح جلتے رہو یہ تم ہی عذاب ہے جو دنیا میں تم ہرگز اسکو مانتے تھے  
 جھوٹھ جانتے تھے پیغمبر کو اس عذاب کی خبر میں جھٹلاتے تھے اب بھی اس سچ کو جھوٹھ جانتے رہو جلتے  
 رہو عذاب چکھتے رہو پھر اس لئے ان کافروں فاجروں غافلوں کی حقیقت کو بیان کر کر نیک کام  
 کر نیوالو کی حقیقت بیان فرمائیں کہ ان کتاب الابرار یعنی علیین تحقیق مقرر اعمال ہائے  
 نیک کا روئے علیین میں میں علیین میں رہینگے وما آدربک ما علیون اور کس چیز نے دانا کیا  
 ہے کچھ کو اور کیا جانتا ہے تو اسی سے والے کیا چیزیں علیین کیا خوب جگہ ہے کیا اچھی خوشی کا  
 مکان ہے علیین کتاب مرقوہ ایک کتاب ہے لکھی ہوئی آیتہ الکرسی حاضر ہوتے ہیں وہ  
 ہوتے ہیں اس کتاب کے اوپر فرشتے مقرب خبر میں آتے علیون ایک تختہ ہے سبز زرد کا عرش کے  
 نیچے ساتویں آسمان کے اوپر سدۃ المنتہی کے پانچویں تختہ کے نزدیک جب مومن مسلمانوں کے عمل  
 و سے لوگ اچھے کام کریں وہیں خلاص سے کام کرتے ہیں سچے کام خدا و رسول کے حکم میں کرنے  
 ہیں انکو کو فرشتے کرامات میں لکھ کر لجاتے ہیں ہر آسمان کے فرشتے ان علما کو خدا کا دے کرتے ہیں خوش  
 ہوتے ہیں ایک آسمان کے فرشتے دوسرے آسمان تک انہی حد میں پہنچاتے ہیں ساتویں آسمان کے

فرستے ان عملوں کو دیکھتے ہیں پس کرتے ہیں قیامت میں مومن کے ایمان پر مشاہدہ کی گواہی دینے کے لیے  
 پھر وہی پاک نامہ پاک مومن کے اس پاک محل میں سپرد کرتے ہیں وہ ان کے فرشتوں کے حوالے کرتے ہیں  
 اور علیوں ان کا جو محل ہے جو کوئی اس محل کو دیکھنے کے لیے اختیار خوشوقت خوشحال ہو جاوے اور جان  
 اس کی بہین راحت پاوے آرام پاوے اور لوگ جسے مسلمان ہیں مرنیکے "بیچھے" ان کی جان میں بھی علیین  
 کے مقام کو پہنچتی ہیں ہر ایک کے واسطے اچھے عملوں کے مناسب جگہ جسے محل میں جو مومن کے  
 ٹھکانے ہیں ہمیشہ خوشحالی کے گھر زمین آرام میں خوشنودی میں رہتے ہیں اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ تحقیق ابرار اچھے کام کرنے والے مقرر بہشت کے درمیان نعمتوں میں آرام میں جو مومن  
 رہنے والے ہیں علیٰ اکرام لکھنا نظر وں تختوں کے اوپر بیٹھ کر نظر کرینگے بہشت کی نعمتوں کے اوپر  
 خبر میں آیا ہے بہشتیوں کے بیٹھنے کی واسطے بڑے بڑے تخت ہووینگے روئیکے روئیکے صرصر جڑاؤ  
 لعل یا قوت موتی ان میں قدرت سے بڑے ہوئیں اور ہر طرح کے تخت لعل کے یا قوت کے  
 زمرہ کے موتیکے جیسے تخت کے اوپر دل چاہے گا بیٹھنے کے اور تخت ہر طرح کی زیب و زینت سے  
 بہت ہی سوار ہے ہوئے ہیں فرش سبزین کی طرح حکماء لعل موتی جو اہر لگے ہوئے ہیں  
 اور لیسے بڑے ہیں جو ان کے اوپر موتیوں کے لعل کے یا قوت کے جیسے کھڑے ہیں جہان جہان کی بیٹھکیں  
 تیار ہیں ہر ایک جیسے ہیں ہر ایک بیٹھک میں جو زمین ہر طرح کے بناوٹ کے ہوئے سر سے یا ٹونک  
 موتیوں لعل جو اہر میں ڈالی ہوئی ہے نہایت خوبصورت تیار ہیں جس جہیز میں جس گھر میں بہشتیوں کا  
 دل چاہیگا وہ ان بیٹھکے تماشے قدرت کو دیکھنے کے اور خبر میں آیا ہے ہر ایک بہشتی کا ملک گھر بار جو دلیان  
 باغ ہزاروں برس کی راہ میں ہووینگے ادنیٰ بہشتی جو سب بہشتیوں کے درجوں سے  
 اس کا درجہ کم ہووے گا اسکے درجے بہشت میں کسی اور کا درجہ کم نہ ہووے گا اس ادنیٰ درجے  
 والے کا ملک بہشت میں دس برابر ساری دنیا کے ہزار برس کی راہ میں ہووے گا اس ملک  
 میں ہزاروں لاکھوں جو دلیان محل باغ گلزار بہار میں ہووینگے اور یہ سب سونے روپے  
 لعل یا قوت موتیوں کے کا رخانے ہیں ہر طرح کے تماشے اور بہار میں حوض واریے تیار ہیں

اور وہ تخت ایسے بلند اونچے ہیں جو سو برس دو سو برس کی راہ میں ان کی بلندیاں  
 ہیں جب بستی ان تختوں کے اوپر بیٹھا جائیگا وہ تخت زمین سے لگا و نیگے جب  
 بیٹھنے والے بیٹھ چکیں گے وہ تخت پھر اونچے ہو جائیں گے بلند ہو جائیں گے پھر ان کے  
 اوپر بیٹھ کر سب طرح کے تماشے اپنے ملک کی سب بہاریں دیکھیں گے خوشیاں کریں گے تعریف  
 فی وجہہ ہم نصرۃ النعم ہرچاں لیگا تو اسی دیکھنے والے بہشتیوں کے منہ سے ناز کی نعمتوں  
 کی جو آدمی دنیا میں خوشحال ہوتا ہے اس کے پاس مال و پے اشرافیاں بیابا بیٹھی کھانا پینا بہت سا  
 ہوتا ہے اس کے منہ کی چمکا ہٹ منہ کی روشنی ناز کی کچھ اٹھ رہی ہے جو کوئی ایسے دولت مند  
 کے منہ پر نظر کرے اسکی خوشوقتی خوشحالی چہرہ ہی دیکھ کر معلوم کر لے اسے اس طرح بہشتیوں کی  
 حقیقت ہے سب مومن مسلمان بہشت میں لے دو تمند ہو و نیگے ایسی خوشحالیوں میں نعمتوں  
 میں رہیں گے جو ان کے منہ کے دیکھتے ہی معلوم ہو جائیگا جو یہ بڑے دولت مند ہیں بڑی نعمتیں پائی  
 ہیں انھوں نے منہ کی ناز کی اور روشنیان کچھ اور ہی ہو و نیگی بعضوں کے منہ لے روشن  
 ہو و نیگے جیسے بڑے روشن ستارے دنیا میں آسمان نظر آتے ہیں بعضوں کے منہ ایسے ہونگے  
 جیسے چودہویں رات کا چاند اور بعض مومن مسلمان کا منہ ایسا چمکیگا روشن ہو و نیگا جیسا دنیا میں  
 آفتاب چمکتا ہے آرام میں آسائش میں رہیں گے اچھی نعمتیں کھا و نیگے قوتیں پا و نیگے حسن و  
 جمال بڑھتا رہیگا یسعون من دخیی تحفہ ختامہ مسک اور پلکا جائیگا ایک شراب  
 جو خالص شراب ہے مہر کی ہوئی اسکی مشک کی ہی مومن جو ابراہیم علیہ السلام کا مکرنا لے دنیا  
 میں برا کام کچھ نہیں کرتے جب بہشت میں اپنے گھر میں و تخت کے اوپر آرام سے بیٹھیں گے  
 حور و نیگے ساتھ خوشیاں کریں گے سب طرح کی نعمتیں موجود ہو و نیگی علماں جو خوبصورت لڑکے ہیں  
 خدمت کیواسطے پھرتے ہیں ہر ایک کام ان کے کرتے ہیں شراب پینے کے واسطے ان کے لا و نیگے  
 وہ بہشت کی شراب ہو و نیگی یہ سفید خوشبودار جتنے پینے سے ایک خوشی ہزار  
 خوشی ہو جائیگی ضرر نقصان غص کا شعور کا اس شراب میں نہیں خوشی لذت قوت ہر طرح کی



اس شراب میں زیادہ زیادہ پاؤں لگے اور اس شراب کے باسنوں کے مہو نیکے اوپر رشک کی مہرین  
 ہو چکی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان شیشوں میں جو مہرین ہو رہی ہیں ان مہرین کو کوئی گھول نہیں  
 کسی کو کھنہیں ان مہروں کے ٹوڑنیکا جب من بہشت میں پہنچے اپنے اپنے گھوہنیں داخل ہووینگے ہر  
 کوئی جرقہ چاہے گا جس میں اس کی مہر چاہے گا اپنے اگھر سے ٹوڑے گا وہ شراب پیوگا ان شرابوں کی  
 بڑی عزت ہے جو اس طرح مہر کر رکھی ہے اور شراب ایسی نعمت ہے جو دنیا میں اس شراب کا ایک قطرہ  
 کر نیو ب مرد دنیا کے جی اٹھیں سا کر غم پریشانیان دنیا سے جاتی رہیں ایسی بڑی نعمت ہے جو اللہ  
 فرماتا ہے **وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَبَّهْ فَلْيَتَنَبَّهْ** اور ایسی بڑی نعمتوں میں چاہے رعبت کرین رعبت  
 کر نیو ان نعمتوں کو طلب کرتے رہیں ایسی خوبیوں کو چاہتے رہیں وہ خود دھتے رہیں دنیا میں وہ  
 کام کریں جن کاموں کے سبب آخرت میں بہشت میں ایسی دولت پادین اس آیت میں تین  
 اشارتیں ہیں ایک اشارت اس شراب کی تعریف میں سمجھنے والے کو چاہئے اپنے دل میں سمجھے جو  
 جس نعمت کے حق میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو فرماتا ہے سمجھتا ہے وہ رعبت کر نیو اپنے  
 خواہشوں کی طرف جو ہر ایک کام میں دنیا کی ہر ایک خواہش میں دوڑتے ہیں چاہئے ان نعمتوں کو  
 طلب کریں ان دولتوں کے پانے میں دوڑیں اس بات سے معلوم ہوتا ہے جو وہ شراب بہت  
 بڑی ہی بڑی نعمت ہے جبکہ طلب کر نہیں اللہ تعالیٰ رعبت دیتا ہے لایع ولا تا ہے اور  
 کوئی بڑی نعمت اس زیادہ ہوگی ایسی کچھ لذتیں خوبیاں خوشوقتیاں اس شراب میں بھر  
 رہی ہیں جو ایسی شراب کے شیشوں کے اوپر رشک کی مہر کر رکھی ہے اور کیکو وہ بھید  
 معلوم نہیں ہو سکتا جب مومن بہشت میں داخل ہووینگے اور وہ شراب غلامانوں کے ہاتھوں میں  
 میں دیے گئے اس وقت وہ مہر توڑ کر پیوینگے تب اس شراب کا نفع اور قدر اور خوبی اور لذت  
 جانینگے دنیا میں اسکی حقیقت کو کون بوجھ سکتا ہے اور دوسری اشارت یہ ہے حکم کرتا ہے  
 ہر روز دگرا اس شراب کے طلب کر نیو مومن کو چاہئے جو کچھ اچھے عمل اور اچھے کام اللہ تعالیٰ  
 اور رسول نے فرمائے ہیں بجالاؤ اور جو کچھ برے کام برے عمل منع کئے ہیں ہرگز نہ کرے اور جو

اور جو کچھ بشریت کی راہ خطا ہو جاوے تو توبہ کر کے خشکین انگلی اپنے منگو بدن کو مال کو جان  
 کو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی میں خرچ کرے خدا کی راہ میں نثار کرے دیکو تو مقرر اس دولت  
 کو پاوے اور تیسری اشارت یہ ہے اللہ تعالیٰ دنیا کے طلب کرنے والوں کو نہ نفس کی خواہشوں  
 کے دھونڈھنے والوں کو منع کرتا ہے رات دن تم دنیا ہی دھونڈھنے میں لگے رہتے ہو دنیا  
 کے مال کو طلب کرتے ہو دنیا کے واسطے ایک دوسرے پر حسد کرتے ہو لڑتے ہو پس میں خون  
 خرابی کرتے ہو ماکر جاتے ہو دنیا کے مال حاصل کرنے کے واسطے دور دور کا سفر کرتے ہو بیچ  
 میں محنتوں میں پڑتے ہو بہت بڑی محنتوں سے جو مال کو ہاتھ میں لاتے ہو آخر کو چھوڑ کر مرنے  
 ہو اس مال کو وارث کھاتے ہیں پھر اس مال فانی کے پیچھے آپس میں لڑتے ہو کہتے ہو دوسرے  
 دولت میں مال میں ہم بڑھ جاوین آخر کو کسی کے پاس کچھ نہیں رہنے والا ایسی چیز کی طلب میں  
 کیون عمر اپنی کھوتے ہو ایسی چیز کو طلب کرو جو ہمیشہ رہے اسکا فائدہ لذت پاتے رہو ہمیشہ خوش  
 بڑھتی ہیں وضرر اجلہ من کسبتم اور ملاپ اس شراب کا جو ابرار نیک کا پیوینگے اس شراب کا  
 نام حقیق مخموم ہے اسکا ملاپ تسنیم کا ہوگا عینا کسب لھا المقبولون وہ تسنیم ایک چشمہ ہے  
 ندی ہے بہشت میں تسنیم اسکا نام ہے اسکا پانی مقرب لوگ پیوینگے یہ چشمہ تسنیم کا عرش کے چھ  
 سے آتا ہے بہشت میں مقربوں کی جو ملیوں میں جاری ہوتا ہے تسنیم کے پانی کے برابر بہشت میں  
 کوئی پانی نہیں شیرینی میں خوشبوئی میں مزین نفع میں قوت میں سب پانیوں سے بہشت کے زیادہ ہے اور  
 یہ پانی خاص مقربوں کے نصیب ہے اور بہشتیوں کے پانی میں اس پانی کا ملاپ کر دیونگے جیسے دنیا میں شربت کے  
 درمیان خوشبوئی کے واسطے کلاب ملائے ہیں بید مشک ملائے ہیں اور مقرب لوگوں میں جو اللہ تعالیٰ نے  
 فضل و کرم سے انکو اپنی درگاہ کا قریب بنا ہے اپنا نزدیک کیا ہے کمال انکو آپ سے بخش دیا ہے جیسے  
 پیغمبر میں حدیث میں بعضے بڑے ولی ہیں اور ابراہیم و من سلمان میں اپنی محبت سے حکم کے  
 موافق کام کئے راہ چلے کمال کو پہنچے مقربوں کا بہت بڑا درجہ جسکو حق تعالیٰ نے آپ کمال کو  
 میں پہنچایا ان ہی طرح کی بندگی میں کام کر نہیں سوا رضا مندی خدا تعالیٰ کے اور کچھ غرض نہیں تھی

جو کام کیا جو عمل کیا لائے نیری محبت اور اخلاص سے بچا کا اس سبب انکے پیسے کا پانی بہشت میں تسلیم  
مقرر ہوا ہے جس پانی کے خرے کی اور جو بنی کی کچھ تعریف بیان میں کسی آدمی کے نہیں آسکتی اور  
ابراہیم اپنی محنت سے سعی سے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے راہ چلا چھ کام کئے کمال کے جو ان کو  
پہچے مرتبے پائے انکے عمل کی نہیں کچھ اپنے دل کی خواہش بھی ملی ہوئی ہوتی ہے دور رخ سے چھوٹنے کی  
غرض ہے بہشت میں پہنچنے کی غرض ہے اور اخلاص انکا اور بہت غرضوں میں ملا ہوا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ  
کی رضامندی بھی چاہتے ہیں اور اور بھی غرضیں رکھتے ہیں اس سبب سے انکے واسطے حقیقی مقرر ہوا  
اور اس میں تسلیم کے پانی کا ملا پود بچا اسی واسطے فرمایا جو سعی کر نیوالے کو چاہئے حقیقی کے پانی  
کی سعی کریں رعیت کی ہیں جس پانی میں تسلیم کا پانی ملا ہے محنت کر نیوالے مل سکتا ہے اور نرا تسلیم کا پانی  
نیرے فضل و کرم پر موقوف ہے اس میں محنت کے کیسے گوارا نہیں اور اس تسلیم کی تعریف بیان باہر ہے جو ان  
آپا ہی سکے کے سزا و مشرک جو ایمان نہیں لائے ابو جہل اور ولید بن خیرہ اور عاص بن وائل اور جاحل  
سامعی تھے جب حضرت رسول اللہ کے بعض اصحاب کو دیکھتے تھے اصحاب جو فقیر نادار تھے حضرت غبار  
حضرت بلال حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھ کر کہتے تھے کرتے سخریاں کرتے اس صورت میں  
بہرہ آئین اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کے بیان میں بھیجیں اِنَّ الدِّينَ اَجْرُهُ تَحْقِيقٌ آدمی  
جو مشرک ہیں گناہوں کے درمیان دو بے ہیں كَانُوا هِنَ الدِّينِ اَمْوًا يَصْحَكُوْنَ اَنْ لَّوْكَوْنَ  
سے جو ایمان لائے ہیں بہتے ہیں ٹھٹھا کرتے ہیں وَ اِذَا امْرُؤٌ مِّنْهُمْ يَتَغَاوَرُونَ اور جب گدے ہیں  
بہرہ مشرک مومنوں کے اور غمرہ کرتے ہیں آنکھوں سے ابرو اشارتیں کرتے ہیں ٹھٹھا کرتے ہیں سخریاں  
کرتے ہیں وَ اِذَا اَقْبَلُوْا اِلَىٰ اَهْلِيْهِمْ اَقْبَلُوْا فَاَكْبَهْنَ اور جب بے کافر اپنے اہل کے پاس جاتے ہیں  
اپنے گھر نہیں پھرتے ہیں مومنوں کے اور ٹھٹھے کر کر اور کافروں کے پاس جاتے ہیں خوشوقت جاتے ہیں  
بہتے ہو پھرتے ہیں اور یاروں ملکہ مومنوں کے اور بڑبڑاتے ہیں وَ اِذَا دَاوَعْتُمْ اَجْرَ بَوَقْتِ  
کافروں منافق مومنوں کو دیکھتے ہیں قَالُوْا اِهْوَ لَا اِلٰهَ اِلَّا لَنَا وَلَنْ کہتے ہیں ہم کافر منافق مشرک  
مومنوں کو دیکھ کر بے لوگ تحقیق گمراہ ہیں باپ ادون کی راہیں چھوڑ دین ہیں اسی گمراہی کو مومنوں

اور ثابت کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَنْ کافرون منافقون کے جی میں  
 وَمَا اَرْسَلْنَا عَلَیْکُمْ حَافِظِیْنَ اور ہم کا فر نہیں بھیجے گئے ان مومنوں پر نگہبان اَنْ  
 کافرون کو مومنوں کا رکھوالا مقرر کر کر نہیں بھیجا جو ان کی نیکی بدی کو دیکھتے  
 رہیں اپنی راہ میں چلاوین اور سچی راہ میں نہ جانے دیوں دنیا میں ہم لوگ  
 کچھٹھے مسخری کی باتیں کرتے ہیں کرلیوں آخرت میں کیا کریں گے اسکی حقیقت اللہ  
 تعالیٰ فرماتا ہے فَاَلِیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْکُفَّارِ یَعْلَمُوْنَ پھر سدن قیامت کے  
 روز وہ لوگ مے آدمی جو مومن ہیں اللہ و رسول کے حکم پر ایمان لائے ہیں  
 کافرون سے کافرون کے حال دیکھنے سے ہنسینگے عَلَی الْاَمْرِ اِنَّکُمْ تَنْظُرُوْنَ تھوکنے  
 اوپر وہ تختہ جو اوپر سے جڑے ہیں جنہوں میں یا قوت کے موتیوں کے بیٹھ کر  
 مومن نظر کریں گے دوزخیوں کے احوال کو دیکھ کر حشوت آگ میں دوزخی جلیں گے  
 زنجیروں میں باندھ کر گھسیٹیں گے عذاب کے فرشتوں کے ہاتھ مار کھاویں گے دلیل ہووینگے  
 خوار ہووینگے اسوقت مومن خوش ہووینگے آپس میں بیٹھ کر ہنسیاں کریں گے اور خبر میں  
 آیا ہے وہ لوگ مے کافروں دنیا میں مسلمانوں کے اوپر ٹھہا کرتے تھے ہتے تھے جب  
 دوزخ میں پڑیں گے آگ میں جلیں گے فرشتے ایک دروازہ بہشت کی طرف سے کھول دیوں گے  
 اور ان دوزخیوں کو کہیں گے اُوں شباب اُوں بہشت میں چلو پھر یہ دوزخی بہت محنت کر کر  
 خرابی سے دروازہ کھینکے اسی وقت فرشتے دروازہ بہشت کا بند کر لیں گے یہ کہ فرشتے شہد  
 ہو کر ہجادیں گے بہت غم کریں گے غمگین ہووینگے پھر دوزخ کے فرشتے انکو گھسیٹ کر برکھال  
 دوزخ میں ڈال دیوں گے اسحال کو دیکھ کر مومن خوش ہوئیں گے دنیا کی باتوں کو یاد کریں گے  
 دوزخیوں کو یاد دلاوینگے هَلْ تَوْبَ الْکُفَّارِ مَا کَانَ لَوْ اَیْفَعْلُوْنَ تحقیق ثواب پایا  
 کافرون نے جزا پائی بدلا پایا کافرون نے عین کاموں کا جو دنیا میں کرتے تھے  
 ٹھٹھے مسخریان مسلمانوں کے ساتھ سدن قیامت کے روز مومنوں کے دل

خوش کریں گے واسطے دشمنوں کے وہی بدلا دیا جو دنیا میں مسلمانوں کو مومنوں کے ساتھ  
 مسخری کر کے اپنے دل کو خوش کرتے تھے اور مسلمانوں کو نیکمین کرتے تھے ناخوش  
 کرتے تھے اس کام کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے وہی معاملت کی جو ان کو  
 آخرت میں ان کی بدکاری کے سبب بد بختی کے ثبوت عنکین کیا بڑے غم میں آلا  
 ہمیشہ ان عمنوں میں رہیں گے عذاب کھینچے رہیں گے اور مسلمانوں کو جو غم  
 کھاتے تھے صبر کرتے تھے اپنے ایمان میں مسلمانوں میں زیادہ قائم ہوتے تھے  
 آخرت میں بہت خوش کیا بہت بڑی خوشوقتیان بخشن ہمیشہ دے خوشحالوں  
 میں رہیں گے مومن مسلمان کو چاہئے جو اس آیت کی نصیحت کو سن کر اپنے دل میں  
 رکھیں جگہ دیوین اور خدا کے کسی بندے کے ساتھ ٹھٹھا مسخری نہ کریں کسی کو حقیر نہ  
 غور نہ کریں ہر طرح کے اچھے برے عمل کی جزا بدلا آخر کو ہر کوئی پاوے گا ایک ذرہ  
 تفاوت نہیں ہووے گا اللہ تعالیٰ سب مومنوں مسلمانوں کو اپنے فضل و کرم سے  
 اچھے کاموں کی توفیق بخشے برے کاموں سے بچا رکھے آمین آمین آمین

### سورۃ اشفاق

مکی نبی محمد ﷺ ایک سو نو کلمے چار سو بیس حرف ہیں کافر پوچھتے تھے قیامت کس طرح  
 ہووے گی کب ہووے گی قیامت کے ہونے میں کیا کچھ ہووے گا اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَقَتْ جِوْتِ آسمان پھٹ جاوے گی پارہ پارہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے گی  
 صور کے چوکنے سے آسمان کی میت سے فرشتوں کے اترنے کی واسطے جو ہر ایک آسمان کو پہنچا  
 اس آسمان کے فرشتے اتر کر حشر کے میدان میں سب آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے  
 گھیر کر کھڑے ہووے گی وَاِذْ نَّتِلُوْهُنَّآ اور سنیں گے آسمان اللہ تعالیٰ کے حکم کو  
 قبول کریں گے فرمان کو حکم ہووے گا ٹوٹ پھوٹ جاوے گی وحشت اور سزاوارہی آسمان کو

حکم خدا تعالیٰ کا قبول کرے حکم کے تابع ہووے وَاِذَا لَمْ يَرْضَ مَدَّتْ اور جب  
 زمین بڑھائی جاوے گی اول آخر کی خلق جمع ہووے گی اگلے پھلے مرے سب جیونیکے ان سب کے  
 کھڑے ہونیکے واسطے لہذا جو رُؤ زمین کا بہت بڑھ جاوے گا جس طرح چمڑے کو کھینچ کر بڑھا  
 ہیں اسی طرح فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین کو کھینچ کر بڑھاوے گے مشرق سے مغرب  
 تک زمین میں اونچا نیچا کچھ نہ رہے گا پہاڑ اکھڑ جاوے گے دریا ندیاں خشک ہو جاوے گی گرھا  
 خندق آئین کچھ نہ رہے گا تمام زمین ہموار ہو جاوے گی برابر ہو جاوے گی وَاَقْلَتْ مَا فِيهَا  
 وَتَحَلَّتْ اور باہر نکال ڈالی گی زمین جو کچھ زمین کے اندر ہی خزانے اور سب مرے  
 زمین سے نکھلنے کے اور زمین خالی ہو جاوے گی زمین کے اندر کچھ نہ رہے گا سب جی اٹھنے لگے  
 وَاِذْ نَسَتْ لَوَیْطَا وَحَقَّتْ اور سلیسی زمین خدا کے حکم کو جو کچھ زمین کو حکم ہووے گا بجالا دے گی  
 حکم کو قبول کرے گی اور لائق ہی زمین کو جو حکم خدا تعالیٰ کا بجالاؤ تفاوت نکرتے جیسے  
 حیثیتیں ظاہر ہونے لگیں جیسا کہ تمام ہونے سے سب کوئی نئے سرے جیونیکے زندہ ہووے گے ہر ایک کا  
 حساب ہووے گا کا فرائض کا روز زمین پر نیگے خدا ہیں گریں گے اور یوں مسلمان نیک کا بہشت  
 میں داخل ہووے گے ثواب پاوے گے اور یہ بات جو اللہ تعالیٰ نے زمین آسمان کے حق میں  
 فرمائی وَاِذْ نَسَتْ لَوَیْطَا وَحَقَّتْ سزاوار ہی لائق ہی آسمان زمین کو حکم کے تابع ہیں  
 اس میں اشارت ہے جو زمین آسمان اللہ تعالیٰ کے حکم کے ہاندھے ہوئے کھڑے  
 ہیں جب تک حکم ہی قائم رہو قائم ہیں جب حکم ہووے گا ٹوٹ جاوے گا ٹوٹ جاوے گا اور  
 اسی طرح ہر چیز پر یا پہاڑ و درخت آگ پانی سب پیدا پیش ذبہ ذبہ اللہ تعالیٰ کے  
 حکم میں قائم ہیں ایک بال برابر تفاوت کرنے کی کسی کو قدرت نہیں جس کام میں  
 جس کو حکم ہووے گا اسی کے اختیار کرتا ہی آسمان چاند سورج ستارہ و کلو حکم ہی پھرتے  
 رہو پھرتے ہیں کبھی آرام نہیں کر سکتے ایک دم نہیں تھہرتے زمین کو پہاڑ و کلو  
 اور مخلوق کو حکم ہووے گا اسی کھڑے رہو حرکت ملت کر و کھڑے ہیں حرکت نہیں کر سکتے

اسی طرح ذرہ ذرہ جس کام میں فرمایا ہے اسی کام میں چلا جاتا ہے تاہم ہر آدمی بے حکمی کرتا ہے بیفرمانی میں چلا جاتا ہے حکم نہیں مانتا ہے جس کام کرنے کو فرمایا ہے نہیں کرتا اسکا اٹھا کرتا ہے جس کام کو منع کیا ہے وہی کام کرتا ہے یہ تمام سبب اختیار کا ہے کسی چیز کو اللہ تعالیٰ نے کسی کام کا اختیار نہیں بخشا ہر ایک چیز کو جو کام فرمایا ہے اس کام کی قدرت بخشی ہے اور کام کی اسکو قدرت نہیں بخشی ہے اور واسطے بغیر اختیار وہی کام کرتا ہے اور کام نہیں کر سکتا ہے آدمی کے تین سبب طرح کی قدرت بخشی ہے جو کام چاہے سو کرے جو بچا ہے سو کرے جہاں چاہے وہاں جاو جہاں چاہے بیٹھے نقصان کی طرف جاو کمال کی طرف جاو کینکے بدی کی راہ اسکے اوپر کھول دیتے ہیں نقصان کے کمال کے اسباب کے کچھ تیار کر دیتے ہیں ہر ایک کام کا مختار کر دیا ہے پھر آدمی جو اپنے دل میں سمجھے تو جانے اللہ تعالیٰ نے آدمی کے اوپر بہت بڑا فضل کیا ہے بڑا احسان کیا ہے جو یہ اختیار کی نعمت بخشی ہے جو چیز کسی کو پسند آئے میں نہ بخشی تھی آدمی کو بخشی ہر کام کرنے میں اسکے ہاتھ پاؤں کھول دیئے اسی واسطے اسکے اوپر اپنی طرف سے پیغمبر بھیجے اپنے کلام بھیجا اچھی برسی راہ کی خبر دی چلا بڑا اسکو سمجھا دیا اچھے برے کام بتا دیئے اور اس اختیار دینے کے سبب اسکے اوپر آپ زبردستی نہ کی میر نہیں کیا جو وہ خاوند جبر کرے چاہتا اختیار نہیں دیتا ایک راہ میں لگا دیتا ہے اختیار اسی کام میں چلا جاتا کچھ عذاب ثواب نہ پاتا تھی واسطے تمام خلقت کو اور فرشتوں کو اختیار نہیں دیا عذاب صواب بھی انکو نہیں ہوتا ہر کوئی کو اختیار دیا ہے عذاب ثواب بھی اسی کی واسطے رکھا ہے دوزخ بہشت بھی اسی کے واسطے پیدا کی ہے فرمایا ہے سب اسباب تمھارے واسطے پیدا کر دیئے ہیں جو کوئی اچھا کام کرے گا اچھا بدلہ پائے گا بڑا کام کرے گا بڑا بدلہ پائے گا آدمی کو چاہئے اس نعمت کی قدر کرے بھلے شکر احسان کا بجا لاو اور شکر اس نعمت کا بجا لاو اور اپنی قدرت کو پہنچے

اختیار کیا اللہ کی مرضی میں رضا میں خرچ کرے جو کام فرمایا ہے وہی کام بجا لاویے  
 اپنا اختیار خداوند کے اختیار میں دیکو جو کچھ کام پروردگار نے اسکے واسطے اختیار  
 کیا ہے اسی کام کو اختیار کرے اور جو کچھ کرنے کو منع کیا ہے نہ کرے آپ کو اپنے اختیار  
 سے اس پاک پروردگار کے اختیار میں بے اختیار کر دیوے تب اپنے کمال کو پہنچے  
 دین و دنیا کی سعادت خوبی پاک و پھر اس درجہ کو پانا ایسی بڑی دولت کو پہنچا بہت بھاری  
 کام ہے بہت محنت کا کام ہے بہت طرح کے علم حاصل کیا چھوٹا کام کیا چھوٹا کام کیا  
 فضل سے اس مرتبے کو پہنچے پھر بہت محنت کرنی جو آدمی کو درکار ہے اسکا سبب  
 یہ ہے آدمی بھل سا فلین میں جو اسنت کے درجے میں پڑا ہے اس دنیا کے گہرے  
 کوئے میں دو باہو ہے دنیا ہی کے کام کرنے جانتا ہے دنیا ہی کی باتیں اسکی نظر  
 میں آتی ہیں ہزاروں طرح کے خیال خطرون میں گرفتار ہے اچھا کھانا اچھا پینا اچھا  
 گھر ہزاروں طرح کی نعمتیں زیب زینت روپا سونا دنیا کا یاد آنا ہر طرف اس کا  
 دل دوڑنا اپنے اختیار کو قدرت کو دنیا کی خوبیاں پانچین خیمہ کرتا ہے آخرت سے بھول  
 رہا ہے اپنے ہمیشہ کی خوبی کی ہیشگی کی دولت کی راہ چھوڑ دی ہے ہمیشہ کی بادشاہی پانے  
 کے کام نہیں جانتا اور جو کوئی دانا اس نادان آدمی کو وہ راہ بتا دے کام سکھا دے  
 تو نہیں سنتا نہیں سیکھتا اور جو سننے اور سیکھنے تو بھی ایسا دنیا کے کاموں میں گھرا رہتا ہے  
 بے کام جو آخرت کے پائے کے کام میں نہیں کرتا ان کاموں کو بہت بڑی محنت جانتا ہے  
 مشکل بوجھتا ہے اور جو کوئی کرتا ہے تو بڑی سختی سے کرتا ہے اور رسبات کو نہیں  
 جانتا جو بغیر اس محنت کے کئے بغیر اس سختی اٹھائے آخرت کی ہیشگی کی دولت پانے  
 سکون لازم ہے ضروری ہے جو یہ کام کرے اس راہ میں اپنے اوپر سختی اٹھانے  
 رسبات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدًّا**  
**لَا يَأْتِيهِ إِلَّا أَدْمَىٰ عُيُنٌ** تو سختی سے کام کرنے والا ہے اپنے پروردگار کی



کی طرف محنت کا سختی کا کام کرتا ہے پھر ملاقات کر نیو الا ہے تو اپنے کام کے  
 بدلے کو دیکھنے والا تو اپنے کاموں کی مزدوری کو ای آدمی نادان کیون بھول  
 رہا ہے اس فانی دنیا میں رات دن دہم دہم یہ دنیا تیرے ہاتھ سے چلی جاتی ہے  
 اور اسی دنیا کے کام میں رہتا ہے تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف اور بندگی میں جیت  
 ہو جا لاک ہو محکم کے بجالانے میں محکم ہو سستی مت کر تجھ کو لازم ہے جو سختی کی راہ محنت  
 اپنے اوپر اٹھا کام کہے میں محنت کر رنج کھینچ اپنے روزی دینے والے کی رضا مندی حاصل  
 کرنے کے واسطے کوشش کر سہی کر تجھ کو ضرور ہے اچھے کاموں میں محنت کرنی اللہ تعالیٰ  
 کی خوشنودی یا نہیں بہت سختی اختیار کرنی اپنے نفس کی خواہشوں سے جن خواہشوں کا  
 حکم نہیں وور بھاگنا ان خواہشوں کی طرف بھاگنا اور اللہ تعالیٰ کے حکم بجالانے میں اپنے  
 تن کو بند نہ کرنا کو جان کو خرچ کرنا دل کو حکم میں لگانا یہ محنت دنیا میں تجھ کو کیا چاہئے  
 آخر کو آخرت میں پروردگار کے حضور میں پہنچنے والا ہے اپنے عملوں سے جو کچھ سہی  
 دنیا میں کی تھی اپنے کاموں کی جزا سے ملاقات کر نیو الا ہے مزدوری پائیو الا ہے  
 جیسا کہ بگاتیس پانچ جو وقت بند و بکا حساب ہونے لگیگا نامے عملوں کے جو کچھ دنیا میں  
 عمل کئے تھے ساری عمر کے کام کئے ہوئے ہر ایک کے ہاتھ میں سے جلا دیئے گئے سب تانیں  
 ذرہ ذرہ یاد آو گی اچھے لوگوں کے نامے دینے ہاتھ میں دیوے گئے اور گناہ نگاروں کے  
 نامے بائیں ہاتھ میں دیوے گئے فاما من اوفی کتابہ بئیدہ فسوف بحاسبہ جیسا کہ  
 کتبیر پھر جو کوئی دی جاوے گی کتاب اسکے دینے ہاتھ میں پھر کتاب حساب کیا جائیگا  
 اسکا آسان حساب و یقلب الی اہلہ مسرور اور پھر کیا اپنے اہل کی طرف خوش  
 دے لوگ جو جسے میں سیدان میں اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ان کو حاصل ہوئی ہے  
 دنیا میں اچھے کام کرتے رہے ہیں اور جو کچھ گناہ کئے ہیں بھول چکے سستی ان سے  
 ہوئی ہے تو برکت ہے میں اللہ تعالیٰ ان کے اوپر مہربان ہے پھر کیا قیامت کے دن

کی وقت اول ان کی بدیوں کے نام لکھا و نیگے اس طرح سے چھپا کر دکھاو نیگے جو اور کسی کی نظر اسکے اوپر نہیں پڑ سکیگی بدیان اپنی دیکھنے کے ڈر جاو نیگے پھر خطاب ہوو گیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر ایک بندے مومن کو اسی بندے کو نے دنیا میں ایسے ایسے گناہ کئے تھے فلانا گناہ فلا نے دن فلانی جگہ وہ گناہ اس نے کیا مین کیا تھا پھر ہمارا خوف تھا تیرے ولین سے تو ڈرتا تھا تو بہ کرتا تھا شرمندہ ہوتا تھا اپنے گناہوں پر غم اٹھاتا تھا مین تیرے اس گناہ کو دیکھ کر پردہ ڈال دیا کسی کے آگے تیرا پردہ نہ بھاڑا گناہ بخشد تیری تقصیر میں معاف کر دیں تیرے تین بخشا پھر اس مہربانی سے خوش ہو جائے گا تب نیکیوں کے اچھے کاموں کے نامے ظاہر کر کر اسکے دہنے ہاتھ میں دیو نیگے نب کے زور پر دھیککا بہت خوش ہوو گیا لوگوں سے کہیگا خوشی سے او میرے عمل ناموں کو پڑھو دیکھو میرے اعمال اللہ تعالیٰ نے قبول کئے پھر وہ اسے حکم ہوو گیا عرض کی وہی طرف جائیگا تب خوشحال خوشوقت بہشتیوں میں اپنے بھائی بند خوش اقرار باپا اسٹاؤن سچے مومنوں مسلمانوں میں آئیگا خوشیاں کرے گا بے لگ لوگ میں جن کا حساب آسان ہوو گیا آسانی سے چھوٹ جاو نیگے اللہ تعالیٰ کے فضل کرم سے فرستے کچھ جھگڑا قضیہ لکے ساتھ کر نیگے و آما من اوتی کتابہ و سراء ظہرہ و سوف یدعوہ مقدر اویصلہ بغیر اور جو کوئی دی جاوے گی کتاب اسکی بیٹھ کے پیچھے سے اسکی پھر کتاب ہی جو ایزد کرے گا اپنے ہلاک کی اور ڈر آوے گا ورنہ میں جلتی ہوئی آگ میں بے آدمی جو کافر تھے مشرک تھے منافق تھے سرکش تھے مشغور تھے اللہ و رسول کی رضا مندی حاصل کرنے کی ان کو کچھ فکر نہ تھی آخرت کا کچھ اندیشہ نہ تھا وہنا کے لوگوں کی رضا مندی حاصل کرنے میں عمر اپنی کھوئی دنیا ہی کے کام میں پیٹھ سے اچھا کام کچھ نہ کیا ان لوگوں کے بائیں ہاتھ میں انکے عمل نامے دیو نیگے پر لکھ کر طرح سے خودی سے فرستے داہنے ہاتھ کو ان کی



جیسا تھا ظلم کرتا تھا ناحیوں کرتا حرام کاریوں میں رہتا تھا انھیں کاموں میں انھیں باتوں  
 میں خوش رہتا تھا اور مومن مسلمان ہمیشہ غمگین رہتا تھا اللہ تعالیٰ سے ڈرتا تھا  
 اللہ رسول کے حکم میں چلتا تھا جو کام کرتا تھا سمجھ کر کرتا تھا جو دونوں جہان میں دنیا  
 آخرت کی خیر خواہی پاؤ دنیا کو فانی جانتا تھا آخرت کو باقی جانتا تھا دنیا کی زیادتی  
 کمی کے اور مومن کی خوشی ناخوشی نہیں تھی اپنے ایمان کے نقصان میں غم کھاتا تھا  
 ایمان کی زیادتی میں اچھے کام کر نہیں خوش ہوتا تھا ان باتوں کے سبب مومنوں کو  
 آخرت میں ہمیشہ کی دولت ہمیشہ کی خوشحالیان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے فائدہ اور نیکی  
 اور ان برے کاموں کے بری باتوں کے سبب کافر مشرک بے ایمان ہمیشہ کے غم میں  
 پڑ جینگے حسرت کریں گے اور سبب ان کافروں کی خواری خذاب کا یہ ہے **اِنَّهُ خَلَقَ**  
**لَکِن یَّخْشَوْنَ حَقِیْقَتَہٗ** کافر دنیا میں گمان کرتا تھا جو مرنے کے پیچھے ہرگز پھر نیکیا  
 نہیں کسی ٹھکانہ میں باز گشت نہیں ہووے گی خدائے تعالیٰ کی طرف رجوع کر گیا  
 اور وہ کافر بے ایمان کو یقین تھا جو ایک بار مکر و دوسری بار پھر کوئی جسے گناہیں  
 قیامت کا حساب کا دوزخ کا بہشت کا منکر تھا آخرت کو پس نہ جانتا تھا اپنے دہن  
 کہتا تھا میں ہرگز مکر پھر نہیں جو نیکیا دنیا میں جو کچھ دنیا کا جتنا سکون سولے لون  
 حرام حلال کیا بات ہے کہاوت کی بات ہے پھر کون پوچھنے والا ہے و لکے ہوسا  
 ابھی بنجائی تو کجا دیگی ان گناہوں میں ایسے گناہوں میں رہتا تھا اس سبب  
 اچھے کام چھ نہ کر سکا ساری عمر برے ہی کاموں میں رہا علی ان سر بے کان بہ  
 بصیران رجوع کرنا پس ہی مرنے کے پیچھے جینا ہو گا حقیقت پیدا کرنے والا  
 نیکیا پالنے والا اسکا اس کافر مشرک کے کاموں کا دیکھنے والا ہے وہ کافر  
 کام کرتا تھا حرام کاریوں میں ڈوبا ہوا تھا دل میں کہتا تھا میرے ان کاموں کو کون  
 دیکھتا ہے اور جو کوئی بے ایمانی کی راہ سے ایسی بات کہے یا دل میں اپنے ایسی بات

گمان رکھے قیامت میں پھر کرو دوسری بار جیسے کو حساب کتاب کو نہ مانے اور اور برسے  
 کام چھپ کے کرتا رہی اور دہلیں جانے جو ان کا منو کو سرے کوئی نہیں دیکھتا نہیں جانتا  
 اب گمان کو اللہ تعالیٰ اپنے اس کلام سے دور کرتا رہی فرماتا رہی قیامت ہوو گی  
 حساب کتاب بھلے برسے کا ذرہ ذرہ کر کر ہو دیکھا جو کوئی جیسا کام کرتا رہی نہک  
 بد اسکا سپد اگر نہوالا پالنے والا روزی سینے والا اسکے سب کا منو کو ذرہ ذرہ کر  
 دیکھتا رہی کسی کی کوئی بات اس پاک خاوند کے آگے چھپی نہیں کسی سبب سے یہ  
 فرمایا رب پالنے والے کو روزی دینے والے کو کہتے ہیں جو جانتا نہیں تو روزی کی طرح  
 سے دیتا رہی کس طرح سے پرورش کرتا رہی ہر دن رات میں وہ پاک پروردگار اٹھا  
 ہزار عالم کی روزی پہنچاتا رہی چھ پرچہ پڑھتی تک سیکو نے روزی نہیں رکھا کسی بندے  
 کے حال سے وہ خاوند بے خبر نہیں سب کچھ دیکھتا رہی سب کچھ جانتا رہی پھر اس بات  
 کے اور پتہ سمجھاتا رہی پروردگار تعالیٰ جو ایک طرح کی بات کا جانتا کیا رہی تھائی  
 اگلے پچھلی سب طرح کی حقیقتیں دیکھتا رہی فلا اقصیٰ بالشقیٰ پھر بدگمانان کافرون کی  
 اچھی نہیں قیامت کے منکرین اپنے حال سے اپنے کاموں سے پروردگار کو بے خبر  
 نہ جانتے ہیں مگر کھاتا ہو نہیں تو گند کھاتا ہو نہیں شفق کی شفق سرخی کا نام ہے صبح  
 شام کے سورج نکلنے ہوئے دوسرے ہوئے آسمان کے کنارے میں پیدا ہوتی ہے والیل  
 و ما و سق اور تم کو گند کھاتا ہو نہیں گی اور جو کھاتا ہے انکو چھپا کر رکھو اور جس چیز کی جو جمع کرے اور  
 دھانپ لےوے رات اور چیز کو اپنی تاریکی میں والقیہ اذا اشفق اور سو گندہیں چاند کی  
 جنوٹ جمع ہووے نور اٹھکا اور تمام ہووے کا پھر دوسرے میں رات کا چاند ہووے  
 کہ کہیں طیفنا عن طیفی اللہ البتہ سب سے بڑے چھو گئے تمام حالت کے نہیں ایک  
 حال سے دوسرے حال میں کہ کہیں کا سوال پھر خبر کا حساب پھر گندہ ناظر طرہ پھر دوزخ  
 بہشت کا حال ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کے احوال کی روشنی میں

کھائی شفق اور رات کی اور چاند کی اس سوگند کی اس قسم کی حکمتیں اللہ تعالیٰ کو معلوم  
 ہیں یا اللہ کے رسول کو معلوم ہونگی جتنا علم اللہ تعالیٰ نے چاہا بحث ہے اپنے رسول کو اور  
 رسول کے طفیل سے امت کے لوگوں کو ہر ایک کے حوصلے کے موافق وہ خداوند کچھ بھی حکمتیں ہے  
 کلام کی سمجھا بتا دیتا ہے ایک بھید ہے شفق کی قسم کھائی شفق اس سرخی کا نام ہے جو شام  
 کو سورج کے ڈبنے کے نیچے مغرب کی طرف آسمان میں ظاہر ہوتی ہے ایک گھڑی کم وزیادہ رہتی ہے  
 پھر چلی جاتی ہے اس میں اشارت ہے جو آدمی اپنے احوال کو دیکھے تو ویسا ہی پاک کوئی حال اس کا قائم  
 نہیں خوشی ناخوشی صحت بیماری تو نگرہی فقیری دوستی دشمنی اچھا حال برا حال کوئی قائم نہیں دنیا  
 میں کسی حال کو آدمی کے قرار نہیں ایک حال ایک وقت میں نظر آتا ہے جانتا ہے اسی حال میں ہمیشہ رہتا  
 پھر دیکھتا ہے جو وہ حال بھاتا رہا آدمی کو چاہئے جو اپنے کسی حال پر بھروسہ نہ کرے اعتماد نہ کرے  
 دولت جوانی قوت پر مغرور ہو کر پیسے شکر پر نہ بھولے بچا جو ہم ہمیشہ رہیگا جو کچھ اچھا کام اپنی آخرت  
 کا کام کرنا ہو سو کر لیوے فرصت کیوقت کو غنیمت جانے جب وقت جاتا رہیگا افسوس کرتا رہیگا  
 پھر کچھ ہاتھ نہ آویگا اور اللہ تعالیٰ نے رات کی قسم کھائی اور آج چیر کی قسم کھائی جو رات اپنی اندھیاری  
 میں تاری کی میں نے گھیر لیتی ہے ڈھانپ لیتی ہے مشرق سے مغرب تک سب خلق عالم اسکا اندھیا رہا  
 میں گھر جاتا کار بار دنیا کے چھوٹ جاتے ہیں سب کوئی سوہتے ہیں اس سوگند میں کافروں مشرکوں  
 کی حقیقت پر اشارت ہے جو انکی روحیں ان کی جانیں انکی عقلیں ایسی اندھیاری میں ہیں جیسے آدمی  
 رات اندھیاری میں سو جاتا ہے آخرت کے کام اچھے عمل اُسے اس طرح چھوٹتے ہیں جی طرح رات کے  
 سو نیا لون سے دنیا کے کار بار چھوٹ جاتے ہیں دل کا اندھے میں چل کی اور گراہی کی تاریکی نے  
 انکے لون کو گھیر رکھا ہے ایمانی کی اندھیاری نے اندھا کر رکھا ہے عقلیں ان کی آخرت کے عمل سے  
 بیخبر ہیں بے نور ہیں دنیا میں اندھے ہے اندھیاری میں آخرت میں بھی اندھے ہی اٹھیں گے دوزخ  
 کی اندھیاری میں چلیجاویں گے اور چاند کی سوگند کھائی جو وقت نور اس کا پورا ہوتا ہے کامل ہوتا ہے اس میں  
 ان ہونٹوں کی حقیقت پر اشارت ہے جو وقت آدمی کے دلمیں ایمان اور مسلمانی کا نور آتا ہے اللہ

نہ ملے اللہ تعالیٰ نے آخر کی آیت کے پیچھے بس گمان کو ان کے دور کیا اور ان کی خاطر جمع کی ان کو جدا کر لیا فرمایا اسطر کا عذاب ایسے کافروں کے واسطے ہی جو کافر ہیں کفر میں انکار میں مر گئے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اچھے عمل کئے ایمان کی برکت سے اچھے کاموں کے بدلے میں کچھ سب گناہ ان کے معاف ہوئے نہایت ثواب ان کے واسطے مقرر ہوئے کبھی خوشحالیاں ان کی کم نہ ہونگی ہمیشہ خوشوقت رہیں گے \* سورۃ بروج \* کی آیتیں ہیں اور ایک مکملہ اور مختصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ سو گندہی آسمان کی جو صاحب بروج کا ہی بارہ بروج میں آسمان کے سو بروج ہر ایک بروج میں ایک مہینہ رہتا ہے ایک برس میں بارہ بروج تمام کرتا ہے اور چاند قریب ہٹتا ہے دن میں ایک بروج کو تمام کرتا ہے اور ایک مہینے میں بارہ بروج آسمان کے پھر تمام کر لیتا ہے ورنہ کاتفاوت گھٹنا بڑھنا مہینوں کا برسوں کا شمار حساب چاند سو بروج کے پھرنے سے ان بارہ بروج میں معلوم ہوتا ہے اور تارے آسمان کے ان بروج کے درمیان پھرتے ہیں اور چاند سو بروج اور ان تاروں کی گردش میں ہزاروں طرح کے فائدے اور حکمتیں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں کمال قدرت پروردگار کی اس کارخانہ میں ظاہر ہے اس سبب آسمان کی سو گند کھائی جو رات دن مہینے برس آسمان کی گردش میں چاند سورج کے پھر نہیں ہوتا جاتے ہیں اس زمانہ میں لاکھوں کڑوروں کا رخانے تاشے قدرت کے ہوتے جاتے ہیں یہ سب کچھ دنیا کے کارخانے ہیں وَاللّٰهُ الْمَوْعُودُ اور سو گندہی قیامت کے دن کی جو وعدہ کیا گیا ہے اللہ کے ظاہر کرے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے البتہ ہو دیکھا وہ دن آسمان کی گردش کا نہیں قدرت سے پیدا ہو دیکھا وہ ایک دن پچاس ہزار برس کا ہو دیکھا اور اس وعدے کے دن میں جس پر قسم کھائی تین اشارہ ہیں ایک قیامت کا دن دوسری جو ہر سفتے میں حاضر ہوتا ہے جمعہ کا دن تیسرے عرفہ کا دن جس کو حاجی حاضر ہوتے ہیں اور اس قیامت کے دن میں البتہ جزا سزا مقرر ہے وَشَآءِ هٰذَا وَمَشْهُودٌ اور سو گندہی گواہ کی اور سو گندہی اس چیز کی جس کے لئے گواہی کی گئی ہے شاہد کے لفظ کہنے میں اول اللہ تعالیٰ اپنی ذات کی قسم کرتا ہے

پاک پروردگار آپ گواہ ہی اول آخر کے سب خلق کے کام عمل دیکھتا ہے سب کے  
 دلوں کے بھید جانتا ہے اور مشہود سب خلق میں اور سب کے کام اور نیتیں  
 میں اور بعضوں نے کہا ہے شاہد ہمارے پیغمبر میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم اور مشہود حضرت کی امت میں حضرت نبی صاحب قیامت میں اپنی  
 امت کے اچھے کاموں کی گواہی دیوینگے اور یہ بات ہے جو شاہد حضرت کی امت  
 میں اور مشہود سب پیغمبروں کی امتیں ہیں جب قیامت کے دن میں حساب ہووگا  
 ہر امت سے سوال ہووے گا جن لوگوں نے دنیا میں اچھے کام نہ کئے تھے منکر  
 ہو جاویں گے کہیں گے ہم کو پیغمبروں نے خبر کچھ آج کے دن کی نہ دی تھی ہم کو کچھ  
 خبر نہیں تھی ہم لاچار تھے پیغمبروں کو حاضر کریں گے سوال ہووے گا میں نے تمکو  
 ان لوگوں کی ہدایت کے واسطے جو بھیجا تھا اور اس دن کی خبر دینے کہا تھا کہ سب  
 کوئی سنیں اور اس دن کے واسطے کچھ کام کریں تم نے ان لوگوں کو خبر دی تھی  
 یا نہ دی تھی تب سب پیغمبر عرض کریں گے اسی پاک پروردگار تو جانتا ہے ہم نے  
 سب طرح ان کو خبر دی تھی جو مجھے کہنا تھا سو کہہ دیا تھا حکم ہووے گا میں سب کچھ  
 جانتا ہوں تم اپنے سچ کا گواہ لاؤ پھر سب پیغمبر عرض کریں گے ہمارے گواہ شاہد  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں حضرت کی امت کے بڑے بڑے  
 بزرگ حاضر ہووینگے سب پیغمبروں کے سچ پر اور نیک کاروں کی نیکی پر بدکاروں  
 کی بدی پر گواہی دیوینگے اور یہ کہ شاہد عرفے کا دن ہی مشہود سب حج  
 کر نیوالے ہیں قیامت کے دن میں عرفے کے دنوں کی صورتیں موجود ہووینگیں  
 ہر ایک عرفے کا دن اپنے حج کر نیوالوں کے ایمان پر گواہی دیوے گا اور شاہد  
 جمعے کا دن مشہود جمعہ کی نماز پڑھنے والے ہیں جمعے کا دن بھی نماز  
 پڑھنے والوں کے ایمان پر گواہی دیگا اور شاہد مسجد میں ہیں مشہود نماز



قرآن شکر میں کو سہ نہیں لگاتے مسلمانوں کے حکم احکام میں گردن نہیں رکھتے ہمارے نہیں پروردگار اپنے پیدا کرنے والے کی روزی دینے والی کی بندگی بجا نہیں لگاتے یہ نہ مکر غرور بہت بری باتیں ہیں ان مکرور و نکاح بہت برا بدلتا بہت برے حالوں میں پڑنے لگے مومنوں کو لازم ہی جو تلاوت کر نہیں جب اس سورہ میں اس آیت کو پڑھے تلاوت کرے یا سنے سجدہ کرے یہ قرآن میں تیرہ اون سجدہ ہے پھر اللہ تعالیٰ ان بے ایمانوں کی حقیقت فرماتا ہے جو ایمان نہیں لاوینگے کافروں کو کفر شرک میں مرنے لگے بل اللہ تعالیٰ ایک نبیوں بلکہ وہ آدمی جو کافر میں جھپٹاتے ہیں پیغمبر کو دروغ گو کہتے ہیں قرآن پر اللہ تعالیٰ کے کلام پر جھوٹے کی تہمت لگاتے ہیں یہ بڑی بد بختی کی بات ہے ایسی بد بختی کی شامت سے ایمان کی دولت انکے کیونکر کس طرح نصیب ہووے جو آدمی جاہل ہی ناواقف ہے کچھ اسے نہا نہیں سمجھا نہیں اور وہ آدمی جو حالت میں کفر میں ہی جو وہ کچھ ہدایت کی بات سنے اللہ کے کلام اس کے کانوں میں پڑیں رسول کی حدیث سننے اول آخر کی بات سمجھے سوچیں پڑے تو امید ہے جو ایمان لاو مسلمان ہووے اللہ و رسول کے حکم کو دل و جان سے قبول کرے اللہ کی بندگی میں یا د میں اخلاص میں اپنے دین دنیا کا بھلا جانے اچھا کام کرے ہر کاموں کو دور بھاگے ہرے حالوں کی نجات پاوے اچھے حالوں میں ہمیشہ رہے چارے اور جو آدمی اللہ و رسول کے کلام کو سننے اور سنکر پیچھے ڈالے ان باتوں میں کچھ نا امل ہدایت کی باتیں دل میں ٹھہراوے اور جسے بھڑکھڑا بنائے زمین خدا کے کلام کو رسول کی حدیث کو جھٹلاو جھوٹے کی تہمت لگاوے وہ بہت بڑا منجھٹ ہے اس سبب اللہ تعالیٰ اس کو ایمان کی نعمت نصیب نہیں کرتا ایسا سب سے فرمایا ہے کافر ناواقف نادان نہیں بلکہ واقف ہو کر جھٹلاتے ہیں واللہ اعلم بالصواب اور خدا تعالیٰ و اناتر ہی بہت جانتا ہے ان شراروں کو جو جھٹلاتے ہیں اپنے دلوں میں دین کی دشمنی اللہ و رسول سے نیراریاں پوشیدہ آپ میں رکھتے ہیں مسلمانوں کے ساتھ کیسے جمع کر سکتے ہیں فلیسیر ہم بعد آپ آئیم پھر خبر دو یا محمد خوشخبری سنا دو ان کافر و نکو بڑے سخت عذاب کی درد دکھ دینے والے عذاب کی کہو ان کافروں سے و کافر جن کی یہ حقیقت ہے کہ اپنے دلوں میں دین کی دشمنیاں کینے بھر رکھتے ہیں جو تم اچھے کام نہیں کرتے ہو ہمیشہ کے عذاب میں دو رنجین پڑو گے

برسی طرح آگ میں جلتے رہو گے اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَکُمْ اَجْرٌ عِندَ رَبِّکُمْ  
 سو اے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے خاص کر ان لوگوں کی واسطے ہی فردوسی  
 بے نہایت جو ہرگز کم نہ ہووے گی بھی گھٹنے کی نہیں اس آیت میں مومنوں مسلمانوں کی دولت کا  
 بیان فرمایا جو آدمی پہلے سے اللہ و رسول کے کلام سن کر ایمان لائے اچھے عمل کرنے لگے کچھ دشمنی  
 انکار نیراری لے سکے لون میں نہیں ہی حضرت نبی صاحب کی ہدایت سنی سمجھ اپنے دل کے صدق سے  
 نابع ہوئے جو کچھ فرمایا سو کرنے لگے اور جو کچھ منع کیا سو اس کام کی طرف نہ گئے اور ان لوگوں کی  
 کا بیان ہے جو ان پہلی دعوت میں ایمان نہ لائے انکار کیا دشمنیاں دلون میں رکھیں لڑائیاں لہن  
 مومنوں کو قتل کیا مارا پھر آخر کو ایسا سبب ہوا جو مسلمان کے دین کا سچ انکے اوپر معلوم ہوا یقین آ گیا  
 اپنے انکار سے مخالفت سے بیزار ہو گئے اپنی بے ادب و پیرافوس کیا غم کھایا آخر کو سچے دل ایمان لاکے  
 مسلمان ہوئے حکم کے تابع ہوئے خلاص سے اچھے عمل کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے انکو اور بفضل کیا انکے ایمان  
 کو مسلمانوں کو قبول کیا انکے پچھلے سب گناہوں کو معاف کر دیا سچے مومنوں میں داخل کیا انکے  
 اچھے عملوں کا بدلہ اچھی فردوسی مقرر کی ان کو ان لوگوں سے جو کافر رہے کافر رہے جدا  
 کر لیا سو اسطے پہلی آیت کے پیچھے اس آیت کو بھیجا اول فرمایا لوگ جو کافر ہیں قرآن کو پیغمبر کو  
 جھٹلاتے ہیں اللہ تعالیٰ جو جانتا ہے جو کچھ اپنے دلون میں دشمنیاں رکھتے ہیں ان کو دردناک  
 عذاب کی خوشخبری دو کہ ہمیشہ دوزخ میں جلتے رہیں گے اس فرمانے نے نا اُمید کی خبر چھٹا دیا لون  
 کو دشمنیاں رکھنے والوں کو انکار کرنا یونکو بہت مومن مسلمان ایسے تھے جو اول قرآن کو جھٹلاتے تھے رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا کہتے تھے دشمنیاں کینے دلون میں مسلمانوں سے کہتے تھے مٹتے تھے مسلمانوں  
 پہلے بے ایمان کرتے تھے پھر ہدایت پا کر دل انکے کھل گئے دین کا سچ انکے اوپر ظاہر ہو گیا دل جان سے  
 مسلمان ہو پھر ان آیت کے ترائے سے اس آیت کے سننے سے اپنی حقیقت کے اوپر نظر کی دیکھا بھی  
 اول ان باتوں میں بہرہ بخشی تھی ہوئی تھی دوسرے نا اُمید ہو جا کا گمان کیا ایمان ہم بھی ان کافروں  
 میں نہ ہو وین ان بے ادبوں کے بدلے میں ہمارے اوپر بھی بہرہ ہمیشہ کا عذاب نہ پڑے غم کھانے کا ٹھکانا

اور رسول کی خبروں کو سچ جانتا ہے یقین کرتا ہے حکم احکام کو قبول کرتا ہے دل اس کا اس نور  
 سے روشن ہوتا ہے اول ایسا روشن ہوتا ہے جیسا پہلی رات کا چاند جیون جیون بن کا علم سمجھتا ہے  
 یقین کا نور زیادہ ہوتا ہے مسلمان کے ظاہر باطن کا کام کرتا ہے دلی کشنی بڑھتی جاتی ہے  
 جیسا ایمان اور مسلمانین پورا ہو جکتا ہے تمام دل روشن ہو جاتا ہے چودھویں رات کے چاند سا ہو جاتا ہے  
 جو آدمی ایماندار ہے پورا مسلمان ہے دنیا میں روشن ہوا آخرت میں بھی روشن ہو جاتا ہے ایمان کی  
 روشنی میں آسانی سے بہشت میں پہنچ جاوے گا پھر اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کے احوال پر تین کھائیں  
 آدمی ہمیشہ ایک حال پر نہیں ہر کوئی ایک حال سے اور حال میں گردش کھاتا جاتا ہے کچھ سے کچھ ہوتا جاتا  
 ہے اچھا حال ہو یا برا حال ہو وہ پاک پروردگار ہر حال آدمی کے خدوا رہے سب جاگو  
 دیکھتا ہے کوئی حال کسی کا ہو گا اس خاوند سے چھپا نہیں اول آخر کا احوال فرہ ذرہ نکتہ نکتہ  
 معلوم ہے ایک وقت نقطہ تھا پھر علقہ ہوا ہونید ہا پھر مضغہ ہوا گوشت کا ٹکڑا بنا پھر ہاتھ پاؤں  
 کان پیدائے سارے بنی صورت تیار ہوئی پھر روح حکم سے تین پری بھر کچھ ہوا دنیا میں آباد و دہ پتیار ہا  
 اور پروردگار نے اسکے ہانکے ہاتھ دانیوں کے ہاتھ پرورش کروایا پالا پلایا پھر لڑکانے کے حاملین آیا  
 کھلتا رہا کھاتا پیتا رہا پھر جان ہوا ہر کام کے لائق ہوا قوت زیادہ ہوئی قوت کی روزی کے پیدا کرنے کی  
 راہ سیکھی نوکری چاکری سوداگری چھیتی کام کسب کرتا رہا پھر ادھیر ہوا آخر کو بوڑھا ہوا یہاں تک کہ بہت  
 بوڑھا ہوا ضعف کی سستی کی حالت آئی مرنے کے حاملین پہنچا آخر کو مر گیا اس حال تک مومن کا فر برابر ہیں  
 سب کی کے اوپر یہی حال گذرتے ہیں پھر گورین اور قیامت کے روز کا فر کے اوپر یہی حال آتے  
 ہیں مومن کے اوپر یہی حال آتے ہیں سچے مومن کے اوپر قبر میں ایمان کی برکت سے اچھے عملوں کے  
 سبب اچھے حال آتے ہیں خوشیاں آتی ہیں پھر قیامت میں اچھی صورت ہو کر اٹھیں حساب کی آستان  
 ہو نیکی نامے علون کے فہنے ہاتھ میں آویں گے نیکی کا پلاتراؤ کا بھاری ہو ویا بلطراط آسانی سے  
 شتاب گذر جاوے گا ورنہ نظروں سے مومن کے چھپی رہیگی حوصلہ کو ترکا پانی پیوے گا اور ب  
 طرح کی خوبیاں اور خوشیاں آرام دیکھتا ہوا بہشت میں داخل ہووے گا ہر ساعت ہر لمحہ

ایسی ہی طرح کی خوشیاں آرام لذتیں خوبیاں ہمیشہ باتا رہیگا اور کافر مشرک نے ایمان قبر میں بے ایمانی کے سبب خزاہوں کے احوال برے احوال آتے رہینگے ایک حال دو سہ احوال زیادہ خواری کا عذاب کا ہونا قبر کی تنگی وحشت اندھیرا عذاب گزند کا لگنا سانسوں کا بچھوڑنا کا ٹٹا آگ میں جلنا ہر طرح کی بلاؤں میں گزنا ہر ایک صورت میں جیسی جیسی بری خصلتیں دنیا میں تھیں انھیں خصلتوں کے موافق ہو جانا کہتے کی جلی کی چوہے کی گدھے کی سورت کی صورت میں آوا اور اوچو انون کی صورت میں ہونا حرص تکبر فساد احمقانین شہوت کفر فریب غصہ حسد کینے کے سبب اور سوائے ان خصلتوں کے جیسی خصلت جس حیوان کی جس کسی میں غالب ہوو گی ویسی ہی صورت اسکی اسی حیوان کی سہی ہو جاو گی اور ویسی ہی صورت میں عذاب پاو یگا پھر قیامت کے دن بھی اسی حیوان کی صورت ہو کر اٹھیا پھر قیامت کی ہول میں سختیوں میں پڑیگا پیاس ہزار برس کے دن میں کھڑا رہنا بھوکھ پیاس ۲۰ کھینچنا آفتاب کا نزدیک ہونا دھوپ میں اسکی جلنا اور نہاروں طرح کی سختیں سختیاں کھینچ کر دوزخ میں پڑنا پھر ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں گرفتار رہنا اور دوزخ میں ایک طبقے سے دوسرے طبقے میں ۲۰ زیادہ زیادہ عذاب میں چلے جانا کافروں مشرکوں کے اوپر پہلے احوال انیولے میں اللہ تعالیٰ مومنوں مسلمانوں کو اپنی پناہ میں رکھے ان سب کے حال سے نجات بخشے جو آدمی سمجھے بوجھے ایمان اور مسلمانی میں کیا بڑی دولت ہے تو اب چاہئے کہ اپنے دل کو اور جان کو ایمان اور مسلمانی میں فدا کرے دل اور جان ایمان اور مسلمانی کو قبول کرے اس واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **فَاَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ يَوْمَئِذٍ مِّنْ دُونِ الْيَوْمِئِذِ** ان کافروں کے تین جو ایمان نہیں لایا بلا سہی کس بد بختی نے گھیر لیا ہے ان کافروں کو ایمان اور مسلمانی کی دولت سے نہ پرہیز نہیں اللہ و رسول کے حکم احکام قبول نہیں کرتے آخرت سے کچھ غرض نہیں رکھتے مرنے کے سچے جو کچھ حال گذرینگے ان احوالوں کی کچھ فکر نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن سے نعمت کو اور محمد کی ہدایت کو نہیں مانتے نہیں لیتے بڑی سکرٹی کرتے ہیں **وَ اِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْمَعُوْنَ** اور جو وقت پڑھا جاتا ہے انکے اوپر قرآن سجدہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کے کلام کی تعظیم نہیں بجا لاتے

پڑھنے والے ہیں ان کو ایسوں سے حاجی مصلیٰ نماز پڑھنے والے بہت میں داخل  
 ہووینگے اور شاہد زمین ہیں مشہود عمل کرنیوالے ہیں جن کنھین نے جب کچھ کام  
 زمین کے اوپر کیا ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین اس کی گواہی دیوے گی  
 اور شاہد فرشتے گراما کا تبین ہیں مشہود سب بندہ ہیں ہر ایک بندے کے سب  
 طرح کے عملوں کی گواہی دیوینگے اس شاہد مشہود کی قسم میں کئی قسمین ہوئیں  
 قسم کی اللہ نے اس قصے کے اوپر جو آگے بیان فرمایا اس میں اشارت ہے جو  
 کفر کا اور کافروں کا آخر کو براہی اور مومنوں مسلمانوں کا آخر کو طرح بھلا قصہ  
 یہ ہے فرمایا قتل اصحاب الاخذ وذات النار ذات الوقود مارے گئے ہلاک کئے  
 گئے اہل خندق کھانیاں کھودنے والے گڑھے کھودنے والے آگ بھری  
 انیدھن سے لغت کئے گئے خدا کی رحمت سے ناامید ہوئے محروم ہوئے  
 خندق کے گڑھوں کے پاؤں چھٹیوں کے لکڑیوں کی جلتی ہوئی آگ کے یار اللہ  
 کی رحمت سے دور پر ہلاک ہوئے عذاب میں پڑے وے لوگ جنہوں نے زمین  
 میں کھود کر بڑی آگ جلائی تھی لکڑیاں آگ میں ڈال ڈال کر مومنوں کو اس  
 آگ میں ڈالتے تھے جلاتے تھے اذہم علیہا فعود جب کافران گڑھوں کے کنارے  
 کے پاس کناروں کے اوپر بیٹھے تھے بڑے بڑے سردار کافر تخت بچھا کر  
 ان تختوں کے اوپر بیٹھے والے تھے وہم علی ما یفعلون بالمومنین شہود اور  
 کافر اس کام کے اوپر جو مومنوں کے ساتھ کرتے تھے حاضر تھے دیکھنے والے  
 تھے مومنوں کو آگ میں جلاتے تھے عذاب کرتے تھے رحم نہ کرتے تھے  
 ان کے جلنے میں خوش تھے مومنوں کے جلنے کا تماشا دیکھتے تھے  
 وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ اِلَّا اَنْ يُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ اور عیب نہ پکڑا انکار نہ  
 کیا ان کافروں نے مومنوں سے سوائے اس بات کے جو وے مومن ایمان لگے گا

رکھتے اللہ تعالیٰ کے اوپر وہ خاوند جو غالب ہے تعریف کے لائق ہی سو ہر حال  
 اسی خاوند کو سراہنا صفت کرنی جو خوبیوں کے سزاوار ہے اور ان مومنوں میں  
 اور کچھ عیب نہ تھا جن سے ایسے کافر و دشمنی رکھتے تھے اور کہتے ان سے نکال دیتے  
 اور انکو جلا دیتے تھے سوائے اسکے جو اللہ تعالیٰ کے اور ایمان رکھتے تھے خدا کو ایک جانتے  
 تھے اپنے دل سے جان انھوں نے خدا کا حکم قبول کیا تھا خدا کے حکم پر رضی تھے وہ خدا  
 جو سب کے اوپر اسکا حکم غالب ہے جو کچھ چاہے سو کرے اسکے غضب سے خدا سب ڈرنا سب  
 بند و کموناست ہے اور کب طرح کی خوبیوں کی تعریف کرنی اسی خاوند کو لازم ہے اس  
 خاوند کے فضل کی محبت کی مہربانی کی امید رکھا چاہئے الَّذِي لَهُ مَلِكُ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ وہ خاوند جو اسی کا ہی ملک آسمان و زمین کا یا دشمنی آسمان و زمین کی  
 اور کسی کی نہیں اسی پروردگار کی ہے وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ اور اللہ تعالیٰ ہر  
 چیز کے اوپر گواہ ہے شہید ہے حقیقت کو جانتا ہے جو کوئی جو کام کرتا ہے ذرہ ذرہ خدا  
 ہی واقف ہے جو کوئی جیسا کام کرے گا ویسا ہی بدلا یا دیکھا جیسے ان کافروں مومنوں کو  
 خدا کیا جلا یا آگ میں ڈالا اللہ تعالیٰ اس حقیقت پر گواہ تھا دانا تھا مومنوں کا کچھ سرا  
 نہوا آگ کی راہ سے بہشت میں پہنچے کافر دنیا میں بھی آگ میں جلے اور اسی آگ کی  
 راہ سے دوزخ میں جلے گئے بڑے سخت عذاب میں پڑے اصحاب الاخذ و کا قصہ  
 تاریخ کی کتابوں میں تفسیروں میں اس طرح سے ہے ایک بادشاہ تھا یہودی قوم میں ذوال  
 اسکا نام تھا ظالم تھا بت پرست تھا جو وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم کو اللہ تعالیٰ نے خلق  
 کی ہدایت کے واسطے بھیجا تھا اسوقت یہود کا غلبہ تھا وہ یہود حضرت موسیٰ علیہ السلام  
 کی امت میں تھے راہ و رسم یہود کی قبول گئے تھے سحر جادو کی طرف لگے تھے بت پرستی  
 کرتے تھے بدعتیں کرتے تھے دین کی راہ چھوڑ دی تھی جیسے اب اس زمانہ میں بہت  
 لوگ مسلمان کہاتے ہیں اپنے تئیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت جانتے ہیں

لیکن دین کے کام انھوں نے چھوڑ دیے ہیں قبر و مکتبہ سے کرتے ہیں کافروں کی رسمیں  
 بجالاتے ہیں ہولی دیوالی و سہرا کرتے ہیں سینکڑا جتیم بچاؤ کالی مہادیوی بی بی اولی  
 بی بی لال پرسی شیخ سدوز خان مانگ پرست پر وغیرہ کو پوجتے ہیں ان کی منت خیرھا  
 ہیں اور بہت باتیں ہیں جو مرد و عورت سب کرتے ہیں یہ نادانی کا سبب ہے دین کے علم  
 سے جاہل ہیں ناواقف ہیں اسی طرح اس وقت کے لوگ یہو و حضرت موسیٰ کی امت جاہل  
 ہو گئے تھے پھر جب حضرت عیسیٰؑ پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبری دیکر بھیجا انھوں نے  
 خلق کی دعوت کی ہدایت کی طرف بلایا مگر بے دکھائے بہت لوگ ایمان لائے ہدایت  
 پائی بہت لوگ کافر رہے نانا دشمنی کرتے تھے پھر بہت دن دنیا میں حضرت عیسیٰ  
 علیہ السلام رہے دین قائم ہوا جگہ جگہ پھیلا مشہور ہوا یہودوں نے دشمنی میں کرنا نہ  
 حضرت عیسیٰ کے مارنے کی فکر میں ہوئے ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اکلیلا  
 جگہ میں بہت لوگوں نے پا کر تپ گھیر لیا تھیکر ایک آدمی کو اپنے سرداروں میں سے  
 حضرت عیسیٰ کے کپڑے نیکو واسطے اندر بھیجا اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو فرشتے  
 بھیج کر آسمان میں بلا لیا دوسرے آسمان میں اُنکے رہنے کا مقام مقرر ہوا اور وہ آدمی  
 جو حضرت عیسیٰ کے کپڑے کے واسطے اس گھر میں گیا تھا اللہ تعالیٰ نے اسکو حضرت عیسیٰ  
 کی صورت کر دیا اسنے اندر ٹھیکر ڈھونڈھا کچھ نہ پایا کیونکہ کچھ باہر نکلا اور اپنے  
 بارہوں سے کہنے لگا اندر میں نے بہت ڈھونڈھا عیسیٰ کو نہ پایا اندر کوئی نہیں سب  
 لوگوں نے دیکھ کر کہا یہی آپ عیسیٰ ہی ہو کہو دھوکھا اور غارتیا ہے بھون نے اسی کو  
 اکٹھا کر سولی کے اوپر چڑھا دیا وہ بہت کہتا رہا میں تمھارا غلام ہوں ابھی عیسیٰ  
 کے ڈھونڈھنے کے واسطے گیا کہ میں نہ پایا نہ مانا اسکو مار ڈالا آخر کو اس پر پتھر  
 پھینک دیا وہ ہانہ پایا تب جاننا افسوس کیا پھر اس قصہ کے پیچھے حضرت عیسیٰ کا  
 یہی بہت دن دنیا میں پھیلا انکے خلیفے قائم مقام ہوئے خلق کو ہدایت کرنے کے

اور یہود بھی بہت تھے اپنے اپنے ملکوں میں مگر کافر تھے حضرت عیسیٰ کی امت کے لوگوں سے انصار اسے دشمنی کرتے رہے اس وقت میں میں کے ملک میں وہ بادشاہ جسکا ذونواس نام تھا بادشاہی کرتا تھا ظالم تھا اسکا ایک وزیر تھا کابن تھا ساحر جادوگر تھا جادو کے بہت بہت طرح کے علم عمل جانتا تھا اس بادشاہ کے ملک کا کار بار اسکے ہاتھ میں تھا بادشاہ بغیر اسکے حکم کچھ نہ کر سکتا تھا سب لوگ اسکے تابع تھے اسکا حکم تمام ملک میں اسکے جاری تھا جب وہ بوڑھا ہوا ضعیف ہوا ایک دن بادشاہ سے کہا میں بوڑھا ہوا ہوں ضعیفی سستی میرے حواس میں تو تون میں بہت آئی ہے دیکھنے میں سننے میں تفاوت ہو اسی اب صلاح مصلحت یہ ہے جو اپنے لوگوں میں سے کوئی ایک آدمی تجویز کر کر میرے حوالے کرو جو ان سے وہ اصل ہو عقل و فہم خوب رکھتا ہو میں اسکو تربیت کروں اپنا سب علم اسکو سکھاؤں اسکو پیچھے رہ میرا خلیفہ ہو وہ ملک کا کار بار وہ کرتا رہے سب کام اسکے ہاتھ میں بند ہو جائیں بادشاہ کو یہ بات اسکی پسند آئی جب طرح سے اسکا دل چاہتا تھا ایک لڑکا جو ان تلاش کر کے عقلمند تیر فہم اسکے حوالے کیا وہ ساحر خوش ہوا اسکی تربیت میں مشغول ہوا اپنا علم اسکو سکھانے لگا وہ جو ان ہر دن سبق لینے کے واسطے سیکھنے کے واسطے اپنے گھر سے اسکے گھر جاتا اسکا علم سیکھتا ایک دن اسکے گھر کو جاتا تھا راہ میں ایک راسب کا گھر نظر آیا ایک فقیر بزرگ حضرت عیسیٰ کے دین کا عالم تھا سو میں تھا مہم اللہ تعالیٰ کی بندگی میں مشغول تھا اسکی جگہ دیکھی لوگوں سے اسکی حقیقت کو بھی معلوم کیا اسکے ملنے کو اس جو ان کا دل چاہتا اس بزرگ کی خدمت میں گیا ملتا باتیں کئیں اسکی دین داری کی باتیں اسکو بہت خوش آئیں ہر روز چھپ کر اسکے گھر جانے لگا دین داری کا اعتقاد اسکے دل میں آ گیا ایمان لایا دین قبول کیا بندگی اللہ تعالیٰ کی پسند آئی اسی بزرگ کا طریق اختیار کیا اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے لگا



ساحر کے گھر بھی جانا اس سے سحر کی بائین سنکر دل سے ڈال دینا برا جانتا  
 اس بزرگ کے پاس چھپ کر ہیشہ جاتا سچی راہ دین کی سیکھتا رہتا دین کا کام  
 کرتا رہتا کتنے دنوں میں اس بزرگ نے اُمّ اعظم اللہ تعالیٰ کا اسکو سکھلایا اسنے محنت کی  
 قبول ہوا کامل ہو گیا ایسا ہو گیا جو دعا کرے قبول ہو کر زبان سے کہے جو اللہ نے اپنے اسم  
 اعظم کی برکت سے اور اس کے صدق اور اخلاص کی برکت سے یہ سہرا امت اسکو بخشی  
 ایک دن بزرگ کے گھر سے اپنے گھر چلا جاتا تھا راہ میں دیکھا تو بہت لوگ اس میں  
 جمع ہوئے ہیں آگے راہ میں کوئی قدم نہیں رکھ سکتا لوگوں سے پوچھا کیا سبب  
 ہے جو تم کھڑے ہو رہے ہو راہ سے بند ہو رہے ہو لوگوں نے کہا ایک اژدہ راہ  
 میں آیا ہے اسنے راہ کو گھیر رکھا ہے کسی کو قدرت نہیں جو آگے جا سکے سب حیران  
 ہو رہے ہیں وہ جو ان اس حقیقت کو سنکر بے وسواس آگے گیا اسم اعظم پڑھ کر اسنے  
 اسکی طرف دم کیا اسکی پیٹھ کے اوپر ہاتھ پھیرا اور اس اژدہ سے کہا راہ کو چھوڑو  
 اپنی جاگہ کی طرف پھر جا اپنے گھر کو چلا جا وہ اژدہ اسر نیچے ڈال کر چلا گیا سب  
 آدمیوں نے یہ حقیقت دیکھی تعجب کیا تمام شہر میں یہ خبر مشہور ہوئی اپنی طرح  
 سے ایک بار ایک راہ میں شیر اگر اڑ رہا تھا راہ کو بند کیا تھا خلق اس راہ میں  
 آنے سے جا بٹے سے بند ہو رہے تھے وہ جو ان جا کر شیر کے پاس کھڑا ہوا  
 اور اسکے کان میں کچھ بات کہی شیر بھی اس راہ سے اٹھ گیا اس جو ان کی بزرگی  
 کا بڑا شہر اسوا اسکی طرف خلق کی بڑی رجوعا ت ہوئی حاجت مند غرض مند ہر طرف سے  
 اسکے پاس آنے لگے اسکی دعا سے سب کی حاجتیں برآتی تھیں یہاں صحت پاتے تھے  
 ایک روز بادشاہ کا ایک بڑا امیر جو کہ اندھا ہو گیا تھا آنکھیں اسکی جاتی رہی تھیں  
 وہ اس جو ان کے پاس آیا اپنا حال کہا دعا کروا نے چاہا جو ان نے اس سے  
 کہا اکیلے ہو کر جو تو میری بات سے میرا تابع ہو گیا میں جو کچھ کہوں سو کرے اور

بھید کو چھپا دے کسی سے نہ کہے تو میں دعا کروں تیری آنکھیں جنگی ہو جاویں روشن  
 ہو جاویں اس امیر نے سب باتیں جب قبول کیں جو ان نے ایمان لانے کو کہا کلمہ  
 پڑھا یا دین کی راہ سکھائی پھر دعا کی اسکی آنکھیں جنگی ہو گئیں روشن ہو گئیں پھر وہ  
 امیر خوش ہو کر خیمہ ہو کر بادشاہ کے پاس گیا سلام کیا بادشاہ نے دیکھ کر تعجب  
 کیا کہا تو اندھا ہو گیا تھا آنکھیں تیری کس طرح سے اچھی ہو گئیں کیا سبب ہوا اس  
 امیر کے منہ سے بے اختیار نکلا خدا تعالیٰ نے مجھ کو صحت بخشی تیری آنکھیں جنگی کر دیں  
 ذونور اس نے کہا تیرا خدا کون ہی امیر نے جواب میں کہا اللہ الذی لا الہ الاہو  
 یعنی خدا وہ ہی جو نہیں کوئی معبود برحق سوائے اس کے بادشاہ نے ایک جیلے سے  
 پوچھا یہ بات تو نے کس کے پاس سیکھی کس نے مجھ کو یہ راہ بتائی ہے مجھے کہہ میں  
 بھی یہ بات اس سے سیکھوں اس کا تابع ہو جاؤں امیر بہت خوش ہوا حاتم یہ  
 سچ کہتا ہی بادشاہ بھی دین میں آو تو خوب ہوو قصہ جو ان کا تمام بیان کیا  
 سب حقیقت بادشاہ سے کہی بادشاہ شکر بہت ناخوش ہوا غصے میں آیا اس  
 جو ان کو بلا بھیجا باتیں پوچھیں ان نے سو سو کس جو سچ بات تھی سو کہی میں نے اللہ  
 تعالیٰ کو جانا اللہ تعالیٰ کے رسول کو پہچان لیا ایمان لایا کافر میرے سچا خدا ہے  
 پیرا ہوا بہت پرستی سے اور سب بزرگاموں سے تو بہ کی اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں بندگی  
 میں حاضر ہوں اس کے فضل کا امیدوار ہوں یہی سچی راہ ہے تو بھی دین میں آ ایمان  
 لا دو رخ سے چھو بیگا بہشت میں داخل ہوو بیگادین دنیا میں آبرو پاوے گا بادشاہ  
 نے یہ باتیں شکر غصے ہو کر اس سے کہا تو اس آہ کو چھوڑ دینے بہت پرستی میں رہ  
 جو ان سے کہا تو احمق ہوا یہی میں سچی راہ چھوڑ کر چھوٹھی راہ میں کیونکر کس طرح  
 چھو جاؤں تو اپنے دین کو چھوٹھی راہ کو چھوڑ دے پھر اس میں بہت ر دو ہل  
 گئی بادشاہ نے بہت طرح چاہا لالچ دے کر غصہ کر کر مارنے کا ڈر دکھا کر

جو کسی طرح سے پھرے اسکا کہا قبول کرے وہ جو ان بڑا دین میں مضبوط تھا حکم تھا  
 نہ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم رہا ثابت رہا بادشاہ نے جب دیکھا کہ یہ کسی  
 طرح پھرنے کا نہیں نا امید ہوا تب غصے سے اپنے چاکرون کو حکم کیا جو اسکے ہاتھ  
 پانون باندھ کر یا میں لیجا کر عرق کر دو ڈوبادو و گیا دے اسکو باندھ کر دربار کے  
 اوپر لینگے جاتے تھے جو ڈوبادو یوں اسنے دعا کی ایک باد آئی ان سب ڈوبانیوں  
 کو اسنے ڈبا دیا اسکے ہاتھ پانون کھل گئے سلامت پھر آیا بادشاہ کو خبر پہنچی پھر  
 کھڑوا اسکا حکم کیا آگ جلا دین نہیں اسکو جلا دین چاہتے تھے جو آگ میں اس کو  
 ڈال دین جلا دے والے اس آگ میں جل گئے اسکو کچھ ضرر نہ پہنچا پھر حکم کیا کھڑ  
 کر سولی کے اوپر چڑھا دو چڑھا دیا تیر بار ان کرنے لگے ایک تیر بھی کسی کا اسکو  
 نہ لگا سلامت رہا سب کوئی شرمندے ہو کر جو ان نے بادشاہ سے کہا اسی دن  
 تو نے ایسی قدر تین اللہ تعالیٰ کی دیکھیں اب بھی ایمان نہیں لاتا کا فر رہتا ہے بادشاہ  
 نے غصے سے کہا مجھ کو اور کچھ نہیں درکار ہے تیرا قتل کرنا درکار ہے کچھ کو ان  
 تو خوش ہوؤں جو ان نے کہا جو کچھ کو یہی بات چاہئے میرا مارنا درکار ہے تو تیر  
 کھان میں رکھ اور پھر خدا کا نام لے کر چھوڑ تو تیرا مقصد حاصل ہو و گیا بادشاہ نے  
 اسی طرح کیا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر تیر مارا اور کہا اس جو ان کے خدا کا نام لیکن  
 تیر مارنا ہوں وہ تیر اسکو کاری لگا شہادت کا درجہ پایا شہید ہوا اسوقت جتنی خلعت  
 پہن تھا شاد دیکھتی تھی سب لوگ یہ حال کچھ کر ایک بارگی بے اختیار کہنے لگے اقسا  
 برب ہلا العلام یعنی ایمان لائے ہم اس جو ان کے پروردگار کے اوپر  
 ایمان لائی کے اوپر یقین کیا ہم نے بندگی کرنی اسی پروردگار کو لاتی ہے تبون کی  
 شہادت و سب چیز کی بندگی سوائے اللہ تعالیٰ کے جھوٹ ہے اس بد بخت بادشاہ  
 نے جو حقیقت دیکھ کر غصہ کر کر کہا اس زمین میں گرے کھو دین بہت گرے کھو دے

ان گرہوں میں لکڑیاں ڈالیں آگ جلائی اور اپنے لوگوں کو بلا کر کہا جو کوئی اس  
 خدا پر ایمان لایا ہی ایک ایک سے پوچھتے جاؤ کسی کو مت چھوڑو اور ایک بہت  
 لا کر درمیان میں رکھا اور آپ تخت کے اوپر بیٹھا اور سب سردار اسکے کرسیوں  
 کے اوپر بیٹھے کہا جو کوئی اس بت کو سجدہ کرے خدا کے ایمان سے پھر اسکو کھیت  
 کہو چھوڑ دو اور جو کوئی بت کو سجدہ نہ کرے خدا پر ایمان رکھے اسکو آگ میں جلائے جاوے  
 جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے ایمان نصیب کیا تھا اور ان کے دل میں یقین پورا آ گیا تھا انہیں  
 ایمان میں قائم رکھیں جلتا قبول کیا نہ راون آدمی مومن آگ میں پڑتے تھے کافر مومن کو  
 جلاتے تھے اور وہ بادشاہ اور سردار تخت پر کرسیوں پر بیٹھے تماشا دیکھتے تھے خوش  
 ہوتے تھے مینے تھے مومن جلتے جاتے تھے پھر ایک بی بی تھی نیک بخت وہ بھی ایمان  
 لائی تھی اسکو کپڑے لائے اسکی گود میں ایک بیٹا تھا اسکو کہا تو بت کو سجدہ کر خدا پر ایمان  
 نہ رکھ اسنے کہا یہ بات مجھے سرگرم نہو سیکھتی خدا کے غیر کو میں سجدہ نہیں کرنے کی  
 ان بد بختوں نے اسکے بیٹے کو اسکی گود سے جدا کر کر آگ میں ڈال دیا لڑکا جلنے لگا  
 اسوقت اسکی ماں ڈر گئی اور اسکے دل میں آیا جو کچھ کفر کی بات کرے وہ لڑکا آگ  
 کے درمیان سے پکارا تھا اسی ماں خبردار کافر مت ہو جو یہ ایمان آگ نہیں تلہ بہشت ہی  
 باغ ہی بہار ہی گلزار ہی نہرین جاری ہیں ایمان میں محکم رہ اس آگ میں جلی آؤ  
 اس بی بی نے سنکر ایمان کو دل میں محکم کیا اس آگ میں جلی گئی پھر جو مومن تھا اسکا  
 ایمان جھٹکالی کے حکم سے زیادہ ہو گیا کوئی اس کافر کے حکم میں نہ گیا اور وہ کافر  
 اس تماشے سے اندھے تھے مومنوں کو آگ میں ڈالتے جاتے تھے ستر ہزار آدمی  
 کو آگ میں جلا یا اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ بہشت میں پہنچے پھر اللہ تعالیٰ کا غضب ان  
 کافروں کی طرف آیا آگ کو حکم ہوا ابھر کے سب گرہوں کی آگ چالیس گز بلند  
 ہو گئی پھر اس بادشاہ کو اور ان سب کافروں کو گھیر لیا اور جلا دیا گھروں کو جلیو نکو



خبر دیتا ہے فرماتا ہے مومنوں کو ہمیشہ کے عذاب سے نجات ہے وہ ہمیشہ  
 بہشت میں ہر طرح کی خوبیوں میں رہنے والے ہیں کسی بات میں بند نہیں ہوتے  
 کے ہر طرح کی قید سے بہشت میں چھوٹ جاویں گے دنیا میں آدمی کسی ہی دولت  
 میں بادشاہی نعمت میں ہو کہ ہزاروں قیدوں میں بند ہے بہت آرزو میں کرتا ہے  
 نہیں حاصل ہوتا مومن بہشت میں جو کچھ آرزو کرے گا چاہیگا اسی وقت وہ  
 کام حاصل ہو گا ویگا اگر چاہیگا کہ موتیوں کے محل لعل یا قوت کی جو میدان سبز  
 زمرہ کے باغ جس طرح کے دل میں خاطر میں گذریں گے اور جو کچھ دل چاہیگا  
 اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہو ویگا کسی آرزو سے بند نہ رہے گے بے معنی  
 ہیں فوز اکبر کے اللہ تعالیٰ مومنوں کو یہ نعمتیں بخشے نصیب کرے اپنے نبی کے  
 طفیل سے آمین آمین اے ان بٹس سر تک کشد یدک تحقیق پکڑنا میرے ہر  
 اسی محمد سخت ہی جسکو کفر کے باعث عذاب میں پکڑتا ہے پھر اسکو ہرگز نجات  
 نہیں کبھی عذاب سے چھوٹے گا نہیں (انہ ہو یدک یو یعد تحقیق وہ خدا پیدا  
 کرتا ہے ظاہر کرتا ہے پھر آخر کو آخرت کے دن سب کو مرنے کے پیچھے زندہ  
 کرتے گا جلاوے گا اول آخر کی خلق سب حکم سے جی اٹھیں گی اور وہی پروردگار  
 عذاب کرتا ہے کافرو نکو دنیا میں پھر عذاب کریگا ہمیشہ کا آخرت میں دوزخ میں  
 وہو العفور الودود اور وہی پاک پروردگار مغفرت کرنے والا ہے بخشنے والا  
 ہے مومنوں کا ایمانداروں کا اور مہربان ہے اپنے دوستوں کے اور پروردگار گناہ  
 بخشنے والا ہے عاصیوں کو بہ کرنے والا دوست ہے مومنوں کا اپنے خاص  
 بندوں کا یہ مہربانی ہے فضل ہے اور وہ عذاب کافروں کے اوپر عدل ہے  
 ذوالعرش صاحب عرش کا مالک ہے بادشاہ ہے ملک کا دنیا میں اس  
 عالم میں عرش سے کوئی چیز بڑی نہیں ساتوں آسمان اور زمین اور دریا پہاڑ

اور کسی عرش کے بیچ میں ایسے ہیں جیسے ایک چمکا انگوٹھی کا بڑے بے نہایت  
 جھل مسیدان میں پڑا ہووے الحید بزرگ ہی بزرگوار ہی اپنی ذات میں اپنی  
 صفات میں نہ اس پاک پروردگار کی ذات سے کوئی ذات ہے نہ اسکی صفات کے  
 برابر کسی کی صفات ہی سب عاجز ہیں بندے ہیں وہ قادر ہی خاوند ہی فعال  
 الایوبید گریوا لا ہی ہر کام کا جو کچھ چاہے جس کسی کو جو کچھ چاہے سوخشے جو  
 کچھ چاہے سو منع کرے کسی کو قدرت نہیں جو دم مار کے کہے کیا کیا نہ کیا خاوند  
 ہی مختار ہی جو چاہے سو کرے چھوٹو نکو بڑا کر دیا بڑو نکو چھوٹا کر دیا عاجز و نکو  
 غالب کر دیا بڑے بڑے بادشاہوں کو سرکشوں کو مغلوب و کھوکھلا دیا ہلاک کر دیا  
 اَمَّاكَ حَدِيثُ الْجَبْرِ فِرْعَوْنَ وَهَمُودَ حَقِيقٌ آتٰی تیرے اوپر یا محمد بات  
 لشکر و مکی قصید فوج کے فرعون کا لشکر لاکھوں آدمی شہود کی قوم بڑی قوت والی  
 جنہوں نے بیفرمانی کی انکے اوپر غضب آیا سب کو ہلاک کیا مار ڈالا کسی قوم کو پانی  
 میں ذریا میں ڈبا دیا کسی قوم کے اوپر باؤ کو حکم ہوا آخر ان کو پہاڑوں سے پھرن  
 سے ماوے دے دے مار ڈالا جو کوئی بیفرمانی میں ہی چاہئے اپنے دل میں سمجھے  
 بوجھ بکبر سے بیفرمانی سے توبہ کرے بندگی کی راہ عاجز ہی کی راہ اختیار کرے  
 بڑے کاموں سے باز آجلاوے کافر نے دین اس نصیحت کو سنتے نہیں سمجھتے نہیں  
 بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْدِيبٍ بلکہ سے لوگ کافر جو کافر ہیں مغرور ہیں ان قصوں کے  
 جہنم کے میں پڑے ہیں انکے کلام کو قرآن کو نہیں مانتے جھوٹھ جانتے ہیں وَاللّٰهُ  
 مِّنْ ذُرِّيَّتِهِم مَّخْطُطٌ اور خدا تعالیٰ عالم ہی دانا ہی ان کافر کے احوال کا انکا  
 ظاہر باطن اللہ تعالیٰ سے چھپا نہیں خدا تعالیٰ کی قدرت ان کافروں کے گرد گرد  
 گھیر رکھا ہی قدرت کے احاطہ سے باہر نہیں نکل سکتے حیو قوت اللہ تعالیٰ چاہیگا ہی  
 وقت انکے اوپر عذاب آجا و یگا ہلاک ہو جاوے گا خدا کے کلام کو قرآن کو نہیں مانتے

قرآن کے قصو کو نہیں سمجھتے تو جتنے قرآن کو کہتے ہیں شعر ہی محمد کی بات ہی ہے  
 کا فر جھوٹے ہیں بل ہو قرآن مجید فی لوح محفوظ بلکہ یہ کتاب قرآن ہی  
 بزرگ ہی بڑا ہی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اس قرآن کی بزرگی اور بڑائی کی حد نہیں  
 ہزاروں طرح کے ہبید حکمتیں فائدہ دین دنیا کی خوبی یا بُرائی کے اس کتاب میں ہیں تمام  
 عالم کے آدمی جن پر بھی جمع ہو کر جو چاہیں قرآن کی ایک سورہ کے برابر کہیں ہرگز نہ کہہ  
 سکیں اور اسمیں کسی کو تغیر تبدیل کرنے کی قدرت نہیں کوئی چاہے ایک آیت ایک  
 حرف ایک نقطے کا تفاوت اپنی طرف سے کرے کم کرے زیادہ کرے وہ تفاوت  
 ہرگز نہ رہے جتنا کہ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے حفظ حمایت میں نگہبانی  
 میں ہی قرآن کی بزرگی بڑائی کے سبب شیطان اس سے اس کے پڑھنے والوں سے سیر  
 عمل کرے والوں سے دور بھاگتا رہتا ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
 روایت ہے کہ لوح محفوظ میں تمام قرآن لکھا ہوا ہے اور جو کچھ ہوا ہے اور ہو گیا  
 عالم کے درمیان قیامت تک کچھ اسمیں لکھا ہوا ہے ایک موتی کے دانے کا سفید  
 تختہ ہی طول اسکا لبنا اسکا آسمان سے زمین تک کا ہے اور عرض اسکا چوڑاؤ  
 اسکا مشرق سے مغرب تک کا ہے کنارے اس کے سرخے یا قوت کے ہیں گرد و پیش  
 اسکا سب طرح کے خواہر سے جزاؤں ہیں وہ لوح ستائیں آسمان کے اوپر ہی اس لئے  
 میں کچھ تفاوت نہیں ہوتا تغیر تبدیل نہیں جو کچھ روز ازل میں اس لوح میں لکھا ہے  
 قدرت کا قلم اس کے اوپر جاری ہوا ہے قیامت تک اس طرح ہوتا چلا جاتا ہے ایک ذرہ  
 تفاوت نہیں اسمیں اور حضرت عبداللہ ابن عباس روایت ہے کہ لوح محفوظ کے سر  
 پر یہ عبارت لکھی ہے لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له دینہ اسلام محمد عبدہ  
 ورسولہ فمن امن باللہ عزوجل وصدق بوعصی واتبع رسالہ اذخلہ الجنۃ  
 یعنی تمہیں کوئی محبوب و برحق سوا اللہ تعالیٰ کے جو ایک ہی وہ پاک پروردگار طبع



خوبیان میں اس میں شریک اسکا کسی جز میں کوئی نہیں دین اسکا اسلام ہی مسلمانی ہے اور محمدؐ بندہ ہے اسکا اور رسولؐ ہی اسکا پھر جو کوئی ایمان لایا اللہ تعالیٰ عزوجل کے اوپر اور حکم اس کا قبول کیا اور اسکے وعدہ کو تصحیح جانا اور اسکے اس نمبر اور سب پیغمبروں کی پیروی کی خدا تعالیٰ اس بند کو بہشت میں آرام کے گھر میں داخل کرے گا خدا تعالیٰ اس عاجز فقیر بندے محتاج امیدوار کو اور سب مسلمانوں کو اپنے فضل و کرم سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں قائم رکھے اور اس دنیا سے ایمان کے ساتھ لیجاوے آمین آمین آملیں سورۃ طارق کی ہے اس میں ایسے

ایسے کچھ کلمے دو سوائے حرف ہین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ قَمِمْ يَ اَسْمَانَ کِی اور قَمِمْ ہے سب ستاروں کی جو رات کو ظاہر ہوتے ہیں دنگو چھپ جاتے ہیں جز میں آیا ہے ایک رات حضرت نبی صاحب اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ ایک جگہ بیٹھے تھے جو ایک ستارہ روشن ہوا اور اس کا شعاع اور اس کی روشنی بہت ظاہر ہوئی ابوطالب نے ابچا پر کیا پھر فرمایا یہ ستارہ ہے اللہ کی قدرت سے پیدا ہوا ہے اسی وقت جبریل آئے اس سورت کو اللہ کی طرف سے لائے طروق را نکو آئے کتنے کہتے ہیں طارق رات کا آنے والا ستاروں کو اسی واسطے طارق کہا جو رات کو ظاہر ہوتے ہیں وَمَا اَدْرَاکَ مَا الطَّارِقُ کہ جس نے بتایا ہے مجھ کو یا محمدؐ کیا جانتا ہے تو کیا ہے طارق الْجَحْمُ الشَّاقِبِ ستارے ہیں روشن را نکو چمکتے ہوئے اور ستارے ہیں روشن بعضوں نے لکھا ہے کہ نجم الشاقب سے ستارے ہیں جو آسمان سے چھوٹتے ہیں ایک طرف سے اور طرف دوسری سے ہیں جز میں آیا ہے حضرت نبی صاحب کے زمانے سے پہلے جن شیطان آسمانوں کے اوپر جاتے تھے فرشتے لوح محفوظ کے پاس کے جو کچھ رات دن میں قہقہے قہقہے

بھلے بُرے دنیا میں ہوا چاہتے ہیں دیکھ کر آپس میں ایک دوسرے سے کہتے اور  
یہ جن شیطان اُن سے سنکرات کو چُرا لاتے کائنات سے کہتے اور بتوں میں بٹھکر  
کہتے اور ایک سچی بات میں اور بہت باتیں جھوٹی اپنی طرف سے ملاتے لوگوں کو گمراہ کرتے  
پھر جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں پیدا ہوئے تب شیطان آسمان کے  
اوپر جانے سے بند ہوئے اس وقت سے جو کوئی جن دیو اوپر کو جاتا ہے فرشتے اُلگ  
کے گرز اُنکے اوپر مارنے میں نہیں جانے دیتے جلد دیتے ہیں ان ستاروں کا نام  
طارق ہے اِن کُل نفس لکھا حکم کا حفظ نہیں کوئی نفس کوئی تن کو اس تن کے  
اوپر نگہبان ہی جو بندہ ہی اسکے اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے نگہبان ہیں  
بعض ہر ایک بندہ کے عملوں کے نگہبان ہیں جو کچھ کام کرتا ہے بھلا بُرا کھیتے ہیں  
کچھ چھوڑتے نہیں قیامت میں سب کچھ کیا کیا آدمی کا اس آدمی کے آگے  
لاؤ ٹھیکہ دکھاؤ ٹیکے ہر ایک بات کا کام کا جیسے کا تیا بدلا پاؤ یگا جو مسلمان اس  
حقیقت کو سنیں سمجھے چاہئے اپنے دل میں یقین کرے یہ مقرر بات ہی رات دن کے  
عمل و مہم کے لکھے جاتے ہیں آخر کو ہر ایک کا بدلا پاؤ یگا چاہئے سوائے اچھی  
اچھی بات کے اور کوئی بات نہ کہے اور سوائے اچھے کام کے اور کام نہ کرے  
اور بعض فرشتے ہیں جو ہر ایک بندے کی محافظت کرتے ہیں بیماریاں بلائیں اسکے  
اوپر نہیں آنے دیتے ہیں بیماریاں بلائیں آدمی کے اوپر اس طرح دوڑتی ہیں جس طرح  
کھینک شہد کے اوپر فرشتے اِن کو آدمی سے دور کرتے رہتے ہیں جیسے کوئی  
شہید کھینک نکلاڑتا ہے اور حدیث میں آیا ہے ہر ایک آدمی کے اوپر دو  
فرشتے نگہبان ہیں محافظت کے واسطے اور بعض حدیثوں میں خبر ہے جو پانچ  
فرشتے ہیں بعض حدیثوں میں خبر ہے جو سات فرشتے ہیں اور ایک حدیث میں  
ہے جو ہر ایک مومن کے اوپر ایک سو ساٹھ فرشتے نگہبانی کے واسطے مقرر ہیں

## طارد

جن بھوت دیو پرسی بلائیں بیمار یاں دور کرتے رہتے ہیں اور جس بیمار سی کو جس بلا کو جسے اوپر جانے کا حکم ہوتا ہی منع نہیں کر سکتے نال نہیں سکتے یہ سب حدیثیں سب خبریں سچ ہیں کسی کے اوپر دھوکا نہیں کسی کے اوپر پانچ ہیں کسی کے اوپر سات ہیں مومن کے اوپر ایک سو ساٹھ ہیں ہر طرح کی نگہبانی کرتے ہیں ظاہر کی بھی محافظت کرتے ہیں باطن کی بھی محافظت کرتے ہیں چھال کے وہم کے عقل کے دل کے نگہبان ہیں بری صورتیں برے خطرے بری سمجھ بری خواہشیں شیطان کے دوسو سے دلوں میں آنے نہیں دیتے بڑی راہ کی طرف نہیں جانے دیتے جو کوئی مومن مسلمان اس بات کو اپنے دلمین سمجھے یقین کرے جو خاوند اپنے بندہ کے اوپر اب مہربان ہے اس طرح سے محافظت کرتا ہی نگہبانی کروا تا ہی اس کی بندگی کے سوائے اور کوئی کام اچھا نہیں دنیا میں وہ کام کرتا رہے جس میں اس خاوند کی رضامندی حاصل ہووے اول بھی اسی پروردگار سے کام تھا آخر کو بھی اسی سے کام ہی آخرت کا آنا برحق ہی جو لوگ آخرت کا انکار رکھتے ہیں مرنے کے بعد پھر جنے کو مشکل جانتے ہیں انکے بچانے کے واسطے فرماتا ہے پاک پروردگار فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ پھر چاہئے نظر کرے آدمی کس چیز سے پیدا ہوئے ہیں وہ لوگ جو قیامت ہونے کے اوپر پھر زندہ ہونے کے اوپر سب کسی کے جمع ہونے کے اوپر تعجب رکھتے ہیں شک کرتے ہیں چاہئے کہ اپنی اصل پیدایش کو دیکھیں اول دنیا میں کس چیز سے کا ہے سے پیدا ہوئے ہیں خَلَقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ پیدا کئے ہیں پانی سے جو جھلکے کرے پانی ہی رحم میں مجھ دان میں نچرے مِنْ بَيْنِ الصَّلْبِ وَالتَّرَائِبِ نکلتا ہے وہ پانی پیٹھ سے مرو کی اور سینے کے ہاروں کے درمیان سے عورت کے جب حضرت حق سبحانہ تعالیٰ چاہتا ہی کہ فرزند کسی بندے کا پیدا کرے بندہ پیدا

ہو دے مرد اور جو رو کو خواہش ہوئی ہے ملنے کی شہوت پیدا ہوئی ہے اس میں جمع ہوتے ہیں پھر آخر کو مرد کی پیٹھ سے اور عورت کے سینے سے پانی جدا ہوتا ہے دونوں پانی بچے دان میں جمع ہوتے ہیں ایک ہو کر چالیس دن تک لطفہ ہو کر پھر رہتا ہے پھر چالیس دن تک بندھا ہوا تھوڑا بہت ہے پھر چالیس دن گوشت ہوتا ہے تمام ہفتہ پانچ دن صورت تیار ہوتی ہے پھر حق تعالیٰ ایک مہینے کو بھیجتا ہے پٹ میں پیٹھ کے چار حکم اس بچے کی پیشانی کے اوپر حکم ملے موافق لکھتا ہے اول اسکا عمل لکھتا ہے کام لکھتا ہے دنیا میں نکل کر کیا کام کرے گا اچھا یا بُرا دوسرا اسکی عمر لکھتا ہے کتنے دنوں تک جیگا تیسرا اسکی

پھر ہر ایک پانی کو جدا جدا کر کر ہر ایک ٹھکانے میں پہنچا دے جیسے نہ اس طرف  
 سے اس طرف کو لانا اللہ تعالیٰ کی قدرت کے اوپر کچھ مشکل ہی ویسی ہی نہ اس  
 طرف سے اس طرف کو پہنچانا کچھ مشکل ہی اسی طرح مردہ کو کچھ جلا نا بھی دوسری  
 بار کچھ مشکل نہیں تو قوتِ شکی اللہ کا جس دن آزمائش کئے جاویں گے باطن آدمیوں  
 کے اس دن میں سب کو زندہ کرے گا پروردگار جس دن میں چھپے بھید ظاہر ہو جاویں گے  
 سب طرح کی حقیقت سب کسی کی ذرہ ذرہ کھپد کی جاوے گی ہر ایک کے پوشیدہ کام  
 چھپی نہایت کھل جاوے گی جو لوگ کہتے تھے کچھ اور کرتے تھے کچھ اور وضو نہ کرتے تھے  
 جنابت کا غسل نہ کرتے تھے لوگوں کو دکھا کر بے وضو نماز پڑھتے تھے روزہ  
 نہ رکھتے تھے اور لوگوں میں آپ روزہ دار کہلاتے تھے اور مکرو فریب جملہ  
 دنیا بازیانہ دنوں میں چھپی تھیں آپ کو مسلمانوں میں گنتے تھے اس دن انکا پتہ  
 کھل جاوے گا جھوٹے سچ نکل آئیں گے جھوٹے سچا ہو جاویں گے سچے سرخرو ہو جائیں گے  
 عزت آبرو باد و نیکی جھوٹوں کا اس دن کچھ بس آئیں گے نہیں جملہ حوالہ کیوں فریب  
 کچھ حل سننے کا نہیں فاما لہ من قوتہ ولا نا حیر پھر نہیں سکو قوت پھر نہ ہو گی  
 اس کو طاقت اور نہ ہو دیکھا یا رہی دینے والا اور نہ ہو گا رقیماں کے دن  
 سب سب کی حقیقت کھل جاوے گی نیک و بد بھلے بُرے جدا جدا ہو جاویں گے وہ  
 لوگ کافر منافق جو دنیا میں مال کا جاہ کا ہر طرح کا زور رکھتے تھے حق تعالیٰ نے  
 آزمائش کے واسطے انکو قدرت دی تھی لوگ جا کر یا رہدگار دے تھے اس مال کے  
 زور میں قوت میں جو چاہتے کو کئے تھے غرور کرتے تھے ہدایت کی بات نہ سنتے تھے ہدایت  
 کو نہ سنا لوں کو پیغمبروں کو پیروں کو مرشدوں کو خاطر میں نہ لاتے تھے اللہ تعالیٰ  
 انکی شرمیلی سے دوزخاگتے تھے حکم کا خلاف کرتے تھے اٹھا کرتے تھے اس دن  
 ہر ایک کو اپنے قوت قدرت ان کافروں کی کچھ نہ رہے گی دوزخ کے عذاب سے

عذاب کے فرستونکے ہاتھ سے آپ کو چھوڑا نہ کیلئے کوئی یار مددگار بھی انکو ملیگا جو اس  
 بلا سے عذاب سے چھٹا دے کوئی ان کو بات نہ پوچھیگا خرابی میں عذاب میں ہمیشہ پڑے  
 رہینگے وَالسَّمَاءُ ذَاتُ الْوَجْعِ سو گندہی آسمان کی جو رجوع کرنے والا ہی پھر نیوالا ہی  
 نہ فصل میں باران میں اس طرف سے پھر پھرتا ہی وَالْاَرْضُ ذَاتُ الصَّدْعِ اور  
 سو گندہی زمین کی جو شکاف ہو نیوالی ہی پھرتی ہی پھر آدمی اس میں مل جلاتے ہیں  
 بھاڑتے ہیں دانیس میں سے پیدا ہوتے ہیں ہر طرح کی قوت نکلتی ہی لگھاس چڑھی ہوئی  
 اس نکلتی ہیں درخت پیدا ہوتے ہیں پانی کوٹے کے چشمے کے اس میں ظاہر ہو پڑ  
 ہر طرح کے فایدے پیدا ہوتے ہیں اور قائم ہی برقرار ہی سب دنیا کے لوگوں کا  
 بوجھ اٹھاتی ہی درخت حویلیاں قلعے بہار سب کچھ زمین کی پیٹھ کے اوپر ہیں یہ  
 پروردگار کے حکم سے کھڑے ہیں آسمان کو حکم کیا ہی پاک پروردگار نے تو یہ  
 پھر تارہ ہمیشہ پھرتا ہی ایک ساعت اس کو قرار نہیں اور زمین کو فرمایا ہی کھڑی  
 رہ وہ ہمیشہ کھڑی ہی قائم ہی برقرار ہی اس میں اشارت ہی کہ جس خاوند کا اس حکم  
 ہی وہ جو کچھ چاہے سو کرے جو جو حد سکھائے میں قیامت کا آنا دنیا کے تمام مردوں کا  
 جیسا حساب کتاب دوزخ بہشت سب وعدے کے سچ ہیں کچھ تفاوت نہیں وہ سب  
 چیز برقرار ہی جو کچھ حکم کیا ہی ہر وقت میں اس طرح ہو جاوے گا اسی سب سے قسم  
 کی آسمان کی زمین کی کہ یہ دونوں باتیں سب کے اوپر ظاہر ہیں دو طرح کے حکم وہ  
 میں جاری ہیں اِنَّهُ لَقَوْلُ فَصْلٍ خَتْمِ قُرْآنِ عَذَابِ لِّكَامٍ ہر سچی بات  
 ہی حق اور باطل کو جدا کر نیوالا ہی جھوٹے لوگوں کا جھوٹ اور سچے لوگوں کا سچ  
 قرآن سے معلوم ہوتا ہی کیسا ہی کوئی آپ کو پڑا کیلئے لوگ اس کو پڑا جانے  
 کامل جانیں وہ آپ کو صاحب کمال جانے جو قرآن کی ہدایتوں کے اثر اس میں  
 نہیں ایمان کی سمجھ مسلمانوں کے عمل مسلمانوں کی خصلتیں شہر مہر موت کرم بخا

اھل انصاف ایمین نہیں اچھی خولیں نہیں رکھنا صبر شکر خوف ورجا شوق و توق محبت  
 ذکر فکر سمین معلوم نہیں ہوتا وہ جھوٹا ہی ناقص ہے آخرت سے محروم ہے اور حسین  
 کسی میں ایمان کی سمجھ سلمان کی کے کام ظاہر کی باطن کی اچھی خصلتیں اچھے حال قرار دینے  
 موافق ہیں وہی سچا ہی کامل ہے اس جہان میں بڑی دولتوں کو پہنچنے والا ہے اچھی  
 بڑی راہ کے بھلے بڑے آدمی کے پہچاننے کی قرآن ہی کسوٹی ہے اس کلام سے سب  
 حقیقتیں معلوم ہوتی ہیں جو کچھ فرمایا اللہ نے حکام کو فرمایا جو کچھ خبر دی ہے اولیٰ آخری دنیا کی آخری دنیا  
 کا آنا سب کیسے کا زندہ ہونا حساب کتاب و زنج بہت بڑے کا بڑا بھلے کا بھلا  
 جو کچھ وعدہ کیا ہے وہ سب کلام درست ہے لکھی ہوئی بات ہے یقین ہے کچھ شک  
 شبہ کا لگاؤ نہیں جو کچھ فرمایا ہے وہ بات ویسی ہی ہے تفاوت نہیں جس کام کو  
 اچھا کہا ہے وہی کام اچھا ہے اور جس کام کو بُرا کہا ہے وہی کام بُرا ہے نالایق ہے  
 مومنوں کو سچے مسلمانوں کو بہت کا وعدہ کیا ہے سو مقرر اسی طرح ہے کافروں  
 سیدنیوں کو دوزخ کا حکم کیا ہے سو اسی طرح ہے ایک بات میں دوسری بات کا لگاؤ  
 نہیں و ماھو بالقرآن اور نہیں ہے یہ قرآن یہودی بات یہود آدمیوں کی  
 سی بات جیسے کہتے ہیں کچھ کرتے ہیں کچھ وعدہ کرتے ہیں آپس میں پھر ان وعدہ کا  
 خلاف کرتے ہیں بڑے بڑے کام کرنے کو کہتے ہیں ایسا کرنے کو کہتے ہیں کچھ  
 نہیں کر سکتے یہ سب یہودی باتیں ہیں اللہ تعالیٰ کا کلام ہرگز یہود نہیں اور یہود  
 بھی نہیں دنیا کے لوگ ہزاروں باتیں آپس میں بیٹھ کر گپ شپ کرتے ہیں ہزاروں  
 بے فائدہ باتیں کہتا رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن مجید اول سے آخر تک فائدہ  
 ہے ہر مہودت میں ہر ہر بات میں بہت بہت طرح کی حکمتیں فائدہ بھرے ہوئے  
 ہیں ایک بات بے فائدہ نہیں جس کو عقل ہی سمجھ ہی ہو جتنا ہی یقین کرتا ہے سچے  
 دل سے قرآن پڑھتا ہے لائق ہے مقرر جانتا ہے جو یہ کلام آدمی کے نہیں ہو سکتا

لعالی ہی کا کلام ہی بند و نکو کیا قدرت کیا مجال ہی جواب کلام کہہ سکیں جو اہم کو  
 ہیں بیوقوف ہیں نادان ہیں انھیں جھٹکوں کو اس کلام میں شک ہے شبہ ہی  
 انہیں بیکید و نکید اٹھتی ہے کافر ہے ایمان مشرک مکر کرتے ہیں مکر کرنا قرآن کو  
 شعر کہتے ہیں سحر کہتے ہیں آدمی کا قول کہتے ہیں محمد مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کا کلام کہتے  
 ہیں قرآن کے برابر اور کچھ کلام کہہ لاتے ہیں بہت سی تدبیریں کرتے ہیں اندیشے  
 فکر کرتے ہیں مگر کچھ نہیں ہو سکتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کرنے میں ناخوش گزیر ہیں  
 سچ پہنچا نہیں مکر کرتے ہیں مصلحتیں کرتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاكْبَدْ  
 كَيْدًا اور مکر کرتا ہو نہیں مکر کرنا جیسے یہ کام نالایق کرتے ہیں میں بھی ان کو  
 ویسی ہی جزا دیتا ہوں دنیا میں آخرت میں ہر جگہ جدی طرح کی جزا ہے دنیا میں  
 کافر و نکو مشرک کو پور و دگار مال دنیا ہی اور داد دنیا ہی جو کچھ چاہتے ہیں براویا  
 ان کی برائی میں سودا گریوں میں فائدے پاتے ہیں و چاہتے ہیں بے فائدے نفع  
 ہکوتوں کو پوجنے سے ملے ہیں زیادہ زیادہ پوجتے ہیں دنداری کی طرف سے ان کے  
 دلوں کے اوپر پردے پڑتے جاتے ہیں کفر میں شرک میں بدراہی میں ہر کاموں میں  
 حلے جاتے ہیں گمراہیوں کے کوچوں میں بیٹھے جاتے ہیں اور ایمان کی طرف سے مسلمانوں کی  
 راہ دور بھاگتے جاتے ہیں اور آخر کو مرنے کے وقت سے ٹیکر ہمیشہ ہمیشہ تک  
 لینا اختیار سے اپنے کو سخت عذاب میں ڈالتے جاتے ہیں ہزاروں طرح کی بلاؤں میں  
 دوزخ کی آگ میں گرتے جاتے ہیں فِیْ هٰذَا لَکَافٍ مِّنْ مَّهِلَتٍ وَّ دُھِلَّ بِاَمْرِ  
 اِنْجَافِ وِکَیْنِ شَتَابِیْ مِتْ کَرَانِکَ ہلاک ہونے کی اَمْلَہَامِ رَوْدِکَ اچھوڑ دے  
 اَمْلَکَ تَہِیْنِ مَہِلَتٍ وَّ اَمْلَکَ مَہِلَتٍ دینا دنیا میں تھوڑے دن جہاننگ جو کچھ کر سکیں سودا  
 اگر یوں اپنی خوشیاں حاصل کریں مکر و فریب کر رہیں آخر کو ان مکر و فریبوں  
 کی حقیقت معلوم کریں گے دعا مت کرو ایسی یا محمد ان کے مار جانے کی کئی دن میں انکا



مگر اٹھین کے اوپر پڑیگا مارے جاوے گئے خوار ہووے گئے عذاب میں پڑیں گے ابھی صبر کرو  
یا محمدؐ ان کی بے ادبی کی برداشت کرو کوئی دن میں انکے مار نیکا حکم بھیجے گا آخر کو  
غلبہ قیامت تک تمھارا ہی ہے تمھارا دین ہمیشہ ہمیشہ تک جاری رہیگا تمھارے تابع  
تمھاری امت کے لوگ ہمیشہ ہمیشہ خوشحالی میں رہیں گے مومن کو چاہئے جو حضرت نبی  
صاحبؐ کی متابعت میں جو کوئی دشمنی کرے مگر کرے ان کی دشمنی پر مگر پر صبر کرے کسی  
کے اوپر بددعا نہ کرے اور جو کسی کا فریبے دین بے ایمان کو دنیا کی مال دولت اولاد  
مرد و زیادہ ملنا دیکھے اور آپ کو تنگی تصدیق میں دیکھے کسب سے چاہئے کہ غمگین  
ہو و ناخوشی نہ ہو دین کی دولت کا فرون بے دینوں کے واسطے استدرج ہے  
اللہ تعالیٰ کا انکے ساتھ مکر یہی ہمیشہ کے عذاب میں ڈالنا ہی کئی دن دنیا میں خوشی  
کر لیوں آخر کو کچھ نہیں اور مومنوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں جس حال میں رکھے دن گذر  
جاوے آخر کو ہمیشہ کی دولت خوشحالیان مل رہیگی اپنے ایمان سلمانی کی دولت  
پرست کرنا ہے اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں راضی رہے اچھے کاموں کی توفیق مانگتا  
رہے سورہ اعلیٰ ملی ہی اسمیں آئیں بہتر کلمے اور دوسو اکہتر حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحَ اَنتَ رَبُّکَ اَلا اَعْلٰی پاکي میں یاد کر یا محمدؐ اپنے خدا کے میں پروردگار کو  
جو برتر ہے پاک جان تو اپنے پیدا کر نیوالے کو عجب نقیبانوں سے عاجز ناتوان نہیں  
وہ سب چیز پر قادر ہے کسی چیز پر کا محتاج نہیں غنی ہے بے نیاز ہے کوئی اس کا  
سندریک نہیں کوئی اسکا وزیر نہیں کوئی اس کا مانند نہیں کسی ذات اور صفات  
کو خدا اور نہایت نہیں اس کے پاک نام کی تسبیح کر سجان ہی الا علی کہہ وہ پاک و  
سب بات میں سب کے بالا ہے حکم اسکا سب کے اوپر غالب ہے آگے ہی خلق فسد  
وہ خدا ہے جسے پیدا کیا ہے سب خلق کو اٹھا رہا ہزار عالم کو پھر ہر چیز کو ہر طرح سے

جب چاہا وہ بنایا سنوارا آسمان کو بنایا ایک صورت دہی زمین کو بنایا اور ہر طرح کی صورت دہی چاند سورج تارے دریا اور پہاڑ درخت حیوان آدمی ہر ایک کو جدی جدی طرح بنایا نئی صورت بخشی جس چیز کو جو کچھ درکار تھا اپنی حکمت سے قدرت سے اسکو عنایت کیا ہر چیز کو ہر ایک طرح میں درست کر دیا آدمی کو ہاتھ پاؤں دے آگ کھنکھان عقل شعور اور ہزاروں طرح کی نعمتیں جو شمار میں گنتی میں نہ آسکدیں ہر آدمی کو پہر نعمتیں عام بخشیں اور اس پاک پڑدگار نے خاص نعمتیں بھی پائیے لایا کیا جو کوئی طلب کرے ڈھونڈھے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے پاوے والہی قدرت پر قہر دہی وہ خدا ہی جسے عواندازہ کیا ہی پھر راہ بتایا وہ کریم رحیم پروردگار ہی جو اول اپنے علم میں تمام عالم کی پیدائش کا اندازہ کر کے پھر ہر چیز کو عدم سے وجود کی طرف پستی سے پستی کی طرف ناچیز سے چیز کی طرف لایا ہدایت کی راہ بتائی جو چیز ظاہر میں پیدا نہ تھی جو قوت حکمت اللہ تعالیٰ کی مقرر ہوئی اسوقت میں پیدا ہوئی اور جو قوت تھی جسے اس نے اس طرح ظاہر کرنے چاہا تھا اس طرح ظاہر ہوئی تھی ان سے ہر ایک طرف ہر ایک طرح ہی جسے خلق کو پیدا کیا سب کی روزی کا قوت کا اندازہ کیا ہر ایک کی قوت مقرر پھر ہر ایک کو اپنے قوت کے طلب کرنے کی ہدایت کی راہ بتائی ہر کوئی اپنی قوت ڈھونڈھتا ہے طلب کرنے کی طرح ہر کسی کو سکھا دی ہر ایک بند کو قوت کے پیدا کرنے کے کسب بہ ہنر بتا دئے دلون میں الہام کر دیا ہزاروں طرح کی حکمتیں ظاہر کر دیاں کھیتی کرنی زمین کو چھانڈنا اعلیٰ جو تھانڈا ناٹا کھانا چھانڈنا چھانڈنا کھانا کھانا ہر ایک کام کسب جو جو کچھ درکار تھے سب نہایت کھول دئے پھر جیسے تن کی بدن کی راہ بتا دی اس طرح کی قوت دلی جان کی قوت جو اس جہان میں آتے قوت پاویں ہمیشہ کی حیات ملے ہمہ یرون کے ہاتھ یرون مرشد و نیکے سب ہدایت کی ہدایت دلون میں آئے راہ خواہشیں طلبین رکھ دین ہر کوئی اپنی قوت کو ظاہر کی باطنی

طلب کرتا ہے وہ ہونڈ ہٹا ہے وَالَّذِينَ اخْرَجَ الْمَرْحَىٰ وَهَدَّ اَحْسَنَ زَمِينٍ سَعَىٰ  
 کو باہر نکالا وہ سب چیزیں پیدا کیں جو حیوان کھاوین گائے بکری بھینس اونٹ گھوڑے  
 باغی اور سب جانور جنکین چنبن قوت پاوین ہر طرح کی سبزی گھاسین و درخت ہر  
 تازے گل پھول بھانت بھانت کے جَعَلَ عَنَّا اَكْحَىٰ پھر کر دیا اس سبزی گھاس  
 کو خشک سیاہ جو ہر قسم میں جانوروں کی قوت تیار رہے سبز تازے سوکھے پھوس گھاس  
 گرمی میں اور برسات میں ہر ہی گھاس کھاوین جاڑوں میں ہر فصل کے دنوں میں سوکھا  
 پھوس سوکھی گھاس کھاوین ہر وقت میں اپنی قوت پاوین اس حقیقت کے ظاہر ہے کہ  
 جو ایک وقت سبز گھاس زمین سے نکلتی ہے کئی دن سبز رہ کر پھر سوکھ جاتی ہے خشک  
 ہوتی ہے ریزہ ریزہ ہو کر میت نابود ہو جاتی ہے پھر حکم سے خدا تعالیٰ کے اپنے  
 موسم میں سبز ہی نکلتی ہے بہار کرتی ہے اِسْمِیْن اِنْ عَقَلْتُمْ وَنَحْنُ اَسْمٰی اِنْ شَارْتُمْ  
 ہی بیان ہے جو جتنے ہیں جو خواہ ند پروردگار ہر سال ہر فصل میں تمام عالم کی  
 زمین پر سبز پیدا کرتا ہے بہار میں دکھلاتا ہے پھر اُن سبزیوں کو خشک کر دیتا  
 ہے میت نابود کرتا ہے پھر فصل میں نئے سرے سے تمام زمین میں سبز پیدا کر دیتا  
 ہے ہمیشہ ہی کارخانہ چلا جاتا ہے اسی طرح آدمیوں میں ایک خلقت پیدا ہوتی جاتی  
 ہے ایک خلقت لڑکپن سے جوانی میں آتی ہے ایک خلقت جوانی سے بڑھاپے کی طرف  
 چلی جاتی ہے ایک خلقت تمام ہو کر مر جاتی ہے اور ایک خلقت پیدا ہوتی ہے ہر ایک  
 دن میں تمام عالم میں اسی طرح لاکھوں کروڑوں پھر بدلتے ہیں وہی خاوند  
 ہر طرح پر بھی قادر ہے جو ایک دن ایک بار گھاس کسی کو میت نابود کر دیوے گا پھر  
 ایک دن اپنی قدرت سے سب اول آخر کی خلقت کو پیدا کر کر پھر کرے گا اُس پاک  
 پروردگار کے اوپر نہ وہ بات مشکل ہے نہ یہ بات مشکل ہے اور اُن نبیوں کے  
 جن پر وحی پہنچ چکی ہے میں اشارت ہے جو چاہے کوئی عقلمند دنیا کی زندگی پر

دنیا کی جو انی پرعتیں پر جو بی پر بھر و سائے کرے اعما دہ لاؤ کئی دن سزوں کی طرح  
 نازی دکھائی ہی آخر کو سوکھی گھاس کی طرح سب جو بیان دنیا کی مر جھا جاتی ہیں جاتی ہی  
 ہیں کچھ نہیں بٹا ہی حسرت ہی رہ جاتی ہی اور بس آدمی نے آگے ہی اس دنیا کی سب بیوں سے  
 دل اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگایا ہی ہمیشہ کی خوشحالی ویسے ہی بندوں کے نصیب ہوگی  
 خبر میں آیا ہی جب حضرت جبریلؑ کو فی آیت سورت اللہ تعالیٰ کی طرف سے لاتے  
 حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم شباب شباب پڑھنے لگتے اور جبریلؑ تمام پڑھ نہ سکتے  
 تو حضرت بنی صاحب پڑھنے لگتے اس لیے جو کوئی حرف کوئی کلمہ بھول نہ جاتے  
 نے اس آیت کو بھیجا خاطر جمع کر دی بھول جانے کا خطرہ دور کیا دل جمعی ہو گئی سُبْحَانَكَ  
 فَلَا تُسَبِّحُكَ ثَنَابٌ بِيْ جَوْثِرٍ هَلِكِ سَمِ تِرْے اور یا محمدؐ قرآن کو پھرت بھول اس کو ایسی  
 قوت بادداشت کی بخش گئی تھی کہ جو یا محمدؐ پھر قرآن کو بھی نہ بھولے گا قرآن کا حافظ  
 کر دینے تمام قرآن کچھ کو یاد ہو جائے گا خبر میں آیا ہی جو حضرت جبریلؑ اللہ تعالیٰ  
 کے حکم سے ہر برس رمضان میں اگر حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام قرآن  
 سناتے تھے آیت آیت سورت سورت اور جس برس میں حضرت بنی صاحب صلی  
 ہوا اس برس کے رمضان میں دوبارہ قرآن سنایا حضرت کو تمام قرآن یاد تھا  
 یہ بھی بڑا معجزہ ہی حضرت بنی صاحب کا حضرت کہی کسی سے کوئی کتاب کچھ کاغذ  
 پڑھتے نہیں تھے اور قرآن تمام یاد تھا پڑھتے تھے اور کسی آدمی کو قدرت نہیں  
 جو بغیر کتاب کے بغیر دیکھے کسی کے بتائے آپؐ آپ قرآن کو پڑھ کے ہر اطرطی  
 باتیں اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے سچ کی دلیلین گواہیاں سنایا  
 ایک یہ بات بھی پیغمبری کے سچ پر ثری دلیل ہی جو کوئی تامل کر دیکھے تو سمجھے نقین  
 کرے ایمان لاؤ اور جو ایماندار ہیں انکا ہر ایک آیت میں قرآن کی ایمان اور نقین  
 زیادہ ہی زیادہ ہو جاتا ہی الحمد للہ شکر ہی خدا تعالیٰ کے اس نعمت کے

اوپر اَلَا مَآ سَاءَ اللَّهُ حَسْبُكَ ایت کے جو خدا چاہے بھلانا اس کا قرآن سے کچھ اور  
 بات بھولنے کی نہیں اسی قدر بھولو گے جو خدا تعالیٰ اس کا بھلانا چاہے گلا اس آیت  
 کا پڑھنا منسوخ کر دیا منع کا حکم آویگا بعض آیتیں قرآن کی نازل ہوئی تھیں پر  
 حکم ہوا ان آیتوں کو کوئی نہ پڑھے اور بعض آیتیں قرآن کی تھیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور سب اصحاب حضرت کے ان آیتوں کو پڑھتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے چاہا جو ان آیتوں کو  
 بھلا دیا تو ایک دن میں ایک صبح کو جو اٹھے سب کے دل سے ایک بارگی جاتی رہیں جو  
 ہوسٹیں سب کو بھول گئے پھر کبھی یاد نہ آئیں یہ بھی ایک دلیل ہے قرآن کی اللہ  
 اور رسول کی صداقت کی اِنَّہٗ یَعْلَمُ الْغُیُوبَ مَا یَخْفٰی عَلٰی خَدِیْعَتِیْ خدایتعالیٰ جانتا ہے  
 ظاہر کو اور جو چیر چھپی ہے سب طرح کے بھیدا اللہ تعالیٰ کے اوپر معلوم ہیں ظاہر کے  
 جو بچھرا حوالہ میں خلق کے وہ بھی جو کچھ چھپی ہوئی ہیں  
 نون میں سین وہ بھی سب ظاہر میں کسی طرح کی  
 بات کسی کی چھپی نہیں نہ بصلحتین خلق کی اسے معلوم ہیں جو کچھ قرآن سے سب خلق  
 کے واسطے مضلکت جانتا ہے ثابت رکھتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے بھلا دیتا ہے  
 پڑھنے کو تلاوت کو منع کرتا ہے اپنی حکمت کے موافق جو کچھ چاہتا ہے سو  
 کرتا ہے وَبَشِّرِ الصَّالِحِیْنَ اور آسان کر دیونگے ہم تیرے تین آسانی گئے  
 واسطے توفیق دیونگے ہم تیرے تین آسان راہ چلنے کے واسطے قرآن کے یاد  
 کر دینے کا طریق آسان کر دیونگے آسان دین کی طرف راہ بنا دیونگے شریعت کو تیرے  
 اوپر آسان کر دیونگے ایسا فضل کرینگے ہم تیرے اوپر جو اچھے عمل کر رہے ہو  
 طرح کے تیرے اوپر آسان ہو جائیں گے اس سبب بہت کی راہ آسان ہو گئی  
 اور دین سے تیرے جو آسان بات ہے اس کو قیام رکھنے کا بہت رکھینگے اور جو  
 کچھ سخت ہو گئی اس کو بھلا دیونگے ورنہ کرینگے منسوخ کر دیونگے اس سبب تیری امت

کے اوپر بہشت کی زاد آسان ہو جائیگی یہ بہت بڑا فضل ہے جو مسلمان کا دین بہت آسان  
 ہے اگلے زمانوں میں ہری تختیان تھیں مسلمان کی دین میں کچھ سختی نہیں آسانی ہے وضو  
 غسل کرنے کیواسطے جو پانی نہ ملے یا بیمار ہو وین تو حکم ہے تیمم کریں اور نماز میں کھڑے  
 ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر کریں لیٹ کر کریں اس طرح ہر حکم میں آسانی ہے جو  
 کوئی اس میں کے اوپر ہوا یہ راہ چلا سیدھا آسانی سے بہشت میں پہنچ رہیگا فذکر  
 اِنَّ نَفْعَ الَّذِیْ کُوْنِیْ بِہِ نَفْصِیْ ت کر یا محمد وعظ کر قرآن کی شریعت کی باتیں سکھا  
 اگر نفع کرے فائدہ دے کو یہ نصیحت کرنا تیرا لوگوں کو اور اگر فائدہ نہ کرے کیسے تین  
 کوئی نفع لیوے یا نہ لیوے نصیحت کرنا مت چھوڑ ہدایت کرنے سے ہاتھ مت اٹھا  
 اور جو مومن ہیں ایمان دار ہیں ان کو یہ نصیحت خیر کی باتیں فائدہ دے کرتی ہیں مسلمان سچے  
 آدمی ان باتوں سے فائدہ لیتے ہیں ہدایت پاتے ہیں اور جو بے ایمان ہیں دشمن  
 ہیں مالا لاتی ہیں سے فائدہ نہ لیوینگے انکے اوپر حجت قائم ہوتی ہے کل قیامت کے دن  
 نہ کہیں جو ہم کو کسی نے خبر نہ دی تھی یہ باتیں نہ سنی تھیں مومن جو عالم ہیں دینکے  
 علم سے خبر رکھتے ہیں انکو بھی اس آیت کے حکم سے لازم ہے ضروری ہے کہ حضرت رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر وی میں نصیحت سب سیکو کرتے رہیں دین کی راہ کی باتیں  
 سکھاتے رہیں سچے مسلمان فائدہ پالیوینگے اور جھوٹے بے دین لوگ نہ سنیں تو  
 کیا ہوا اپنے کام کو سیدھا چائے چھوڑیں نہیں ہدایت کر لیا ثواب بہت بڑا ہے  
 اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے مقرر یا رہینگے پھر اللہ تعالیٰ آپ بیان فرمائے گا نصیحت  
 کرنا کسی کو فائدہ کرتا ہے اور کیسے فائدہ نہیں کرتا ہے سید گزمن پختی کتاب  
 جو نصیحت مان لیو لگا جو کوئی خدا سے ڈرتا ہے چانتا ہے جو قیامت برحق ہے حساب  
 کتاب سچ ہے بھلی بری بات کا بھلے بڑے کام کا ذرہ ذرہ حساب ہو دیکھا سوال جواب  
 ہو دیکھا اچھے عمل قبول ہو دیکھے اچھے کام کر ہوا بے بہشت میں آرام میں پہنچینگے بڑے

عمل رہو دیکھو نیکے قبولیت سے دور پڑینگے بُرے کام کرنا تو نے خوار ہو دینگے دوزخ  
 میں عذاب میں پڑینگے اس بات کے اوپر شک و یقین ہی اس سبب جو نصیحت  
 وہ سنتا ہے دین کی اچھی بات پاتا ہے اچھی راہ دیکھتا ہے قبول کرتا ہے دنیوی  
 راہ پر قائم ہو جاتا ہے بہشت میں اپنی جگہ کر جاتا ہے وَيَجْعَلُهَا لَكَ شِقَا الدِّينِ  
يَصْلِي السَّاعِرَ الْكَثُورَ اور دور جاتا ہے پرہیز کرتا ہے بھاگتا ہے نصیحت  
 سننے سے اچھی بات کے سمجھنے سے اچھی بات پر عمل کرنے سے کنارہ کرتا ہے  
 جو بُرا بد بخت کا فرشتہ منافق فاسق بدکار ہے در آویگا داخل ہوگا جگہ بہت  
 بُری سخت آگ میں جو دوزخ ہی حدیث میں آیا ہے جو یہ آگ دنیا کی تیزی میں  
 جلانے میں ایک حصہ ہی ستر حصوں کا دوزخ کی آگ سے وہ آگ دوزخ کی ستر حصے  
 دنیا کی آگ سے گرمی میں تیزی میں زیادہ ہے اور خبر میں آیا ہے نار کبریٰ بُری سخت  
 آگ نیچے کے طبقے میں ہی دوزخ کے سات طبقوں سے وہ جگہ فرعون کی منافقوں  
 کی ہے اور ان لوگوں کی جگہ ہے جو حضرت عیسیٰؑ کے مایہ کے منکر تھے اور نابھ غری  
 بھوئی آگ اوپر کے طبقے میں ہی دوزخ کے سات طبقے سے وہ جگہ گنہگاروں کی حضرت  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگوں کے واسطے جو بے ہدایت رہتے تھے بدراسی میں  
 چلے جاتے تھے بری صحبت میں بیٹھتے تھے بُرے کام کرتے تھے تم لا موت  
قَبِيلًا وَلَا يَحْبِبْ پھر نہ مرے گا دوزخ میں اور نہ جئے گا اور بُرا بد بخت جب دوزخ میں  
 پڑے گا عذاب کی سختی سے ایسے بُرے حال میں ہووے گا جیسے کسی پر جانکندنی کا حال  
 سخت گذرتا ہے نہ مرنے میں نہ جیٹا ہے جو عذاب سچھوٹ جاوے نہ جیتا ہے اچھی طرح سے  
 جو آرام پاوے اس جان کندنی کے حال سے ہزاروں درجے اس بد بخت کا حال دوزخ  
 میں زیادہ بدتر ہووے گا نہ کبھی مرے گا جو عذاب سے خلاص ہو جائے نہ کبھی اچھی طرح  
 نہ ہو جو آرام پاوے اس حال میں ہمیشہ رہے گا یہ حقیقت ہے اس بد بخت کی جو

بدراہ علماء اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نامانی  
 نصیحت نہ سنی مرشد و نکلے ارشاد کی بات سچی بات قبول کی سچا مومن مسلمان  
 وہی ہے جو اچھی صحبت میں بیٹھے اچھی نصیحت سے سمجھے قبول کرے دین کی بات دین کا  
 کام دین کے لوگوں سے سننا ہے کرنا ہے اپنے دین کو پاک کرنا ہے قداً اقل  
 من تو کے کیا تحقیق نیک بحث ہوا خدا سے چھوٹا وہ مومن مسلمان جسے نصیحت سنی  
 اچھی بات قبول کی چھا کام کیا کفر سے شرک سے نفاق سے گناہوں سے رزالتوں سے  
 بد خوئیوں سے پاک ہوا وضو کیا غسل کیا ظاہر باطن کی پاکی حاصل کی و ذکر کرام  
 سر پہ قصیٰ اور خدا تعالیٰ کو یاد کیا اللہ تعالیٰ کا نام لیا زبان سے دل سے بکیر  
 کہی اللہ اکبر کہا پھر نماز پڑھی بندگی بجالایا تحقیق مقرر اس سے مومن مسلمان نے فلاح  
 پائی دنیا کے فتنوں سے شیطان کے مکر و ن سے نفس کی بدیوں سے چھوٹا اور آخرت  
 کی سختیوں سے دوزخ کے عذاب سے قیامت کے ہولوں سے نجات پائی جن مومن نے ظاہر  
 باطن کی پاکی حاصل کی تن کو بدن کو جگہ کو پاک صاف کیا نجاست دور کی اپنے  
 نفس کو گناہوں سے بدھمتوں سے پاک کیا دلو غفلت سے پاک کیا اور اللہ تعالیٰ کے  
 ذکر اور کار زبان سے دل سے روح سے کرنے لگا ذکر کی ہمیشہ عادت کی پھر پاک  
 ہو کر نماز پڑھی حضور کے مقام میں پہنچا قرب کا درجہ حاصل کیا حضرت نبی صاحب  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں معراج یا یا بہشت میں پہنچنے کے لائق ہوا بہر دولت  
 مومنوں کے نصیب ہے سچے مسلمانوں کو ملتی ہے کہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ  
 کی نصیحت سنتے ہیں مانتے ہیں اور دین کے علم کی بات دین کے عاملوں سے لیتے  
 رہتے ہیں اچھے عمل کرتے رہتے ہیں اور وہ بدیحت جو قرآن حکم نہیں بجالاتے رسول  
 کی حدیث نہیں سنتے و غلط نصیحت نہیں قبول کرتے اپنی بدراہی میں چلے جاتے ہیں انکو  
 آخرت سے کچھ کام نہیں ایسے آدمیوں کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بَلْ تَوَثُّوْنَ الْحَيٰوةَ





ادیمون کی حقیقت بہت دوزخ کا احوال ہدایت کی راہ کا بیان اور اور ہمد  
جو اس سورت میں مذکور ہوئے پہلی کتابوں میں مذکور ہیں و کتابین جو ابراہیم  
پیغمبر کے اوپر اتریں ہیں میں سے صحیفے تھے اور دے صحیفے جو موسیٰ پیغمبر کے اوپر اترے  
تھے نو لوگوں کو مرد کی اللہ تعالیٰ نے آپ ان لوگوں کے اوپر انہماک ہدایت کی بائیں  
لکھ کر بھیجی تھیں کہ بات کے فرما لینا اشارت ہی جو ہے بائیں یہ نصیحتیں یہ  
خبریں دنیا کی نئی باتیں نہیں اور کوئی اپنے دل میں نہ بوجھے جو ایسی باتیں پہلے  
کسی پیغمبر پر نہ آئیں تھیں ان باتوں کی کسی کو آگے خبر نہ پہنچتی پہلے بھی اس طرح کی  
نصیحتیں نازل ہوئیں ہیں یہ باتیں اتریں ہیں ان حقیقتوں میں کچھ تفاوت  
نہیں یہ باتیں مقررین شک شبہ کی طرح کا ان باتوں میں نہیں جس طرح اس  
سورت میں اور تمام قرآن میں فرمایا ہے اس طرح ہو دیکھا تفاوت کی بات  
نہیں سچی راہ تمام قرآن میں ہے ہر سورت ہر آیت میں سچی بات ہے سچی  
راہ کی بات ہے جس نے پالیا اور سمجھا اور اس طرح عمل کیا کام کیا وہ ہمیشہ سچے  
کی دولت کو مقرر مقرر یا دیکھا ہمیشہ کا دو تہمند ہو جاوے گا سورہ غاشیہ

کی ہے اس میں چھپیں آئین ہر کلمے میں سوا کا نوے حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہَلْ اَنْتَكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ کیا آئی تیرے اوپر خبر قیامت کی تحقیق آئی  
تیرے اوپر اسی محمد بات قیامت کی جو ڈھانسنے والی ہے قیامت کا ایک نام  
غاشیہ ہے غاشیہ جس چیز کو عربی میں کہتے ہیں جو چیز ڈھانسنے والی ہے کسی چیز کی  
قیامت کا دن بھی اپنے ہول میں سب کسی کو اول آخر کے لوگوں کو ڈھانسا  
لیوے گا اسکی ہیبت سب خلق کے اوپر پڑے گی چھوٹا بڑا اسکی ہیبت سے چھوٹنے لگا  
نہیں سب کیکو بیہوش کر دے گی اسنے ہول میں ہیبت میں سب کے ہوش جو اس

کو چھپا لیا گیا اس سبب قیامت کا نام عاشیہ کھا ہے اور قرآن میں ہر ایک سے یہ مین جگہ  
 جگہ قیامت کا ذکر ہے خوب طرح کھول کھول کر فرمایا ہے جو سب کو ہی اس دن کی بات  
 معلوم کریں جانیں وہ کام کریں جو اس دن کام آوے وہ کام کریں جو خوارسی میں ٹہریں  
 وجوہ <sup>وہ</sup> یومئذ <sup>یومئذ</sup> خاشعۃ بہت منہ ہو دینگے اس دن خوار بعضے آدمیوں کا حال اس دن  
 ایسا ہو گیا جو ان کے منہ کے اوپر خوارسی کی نشانی ظاہر ہو گئی وے آب خوار  
 ہو دینگے ذلیل ہو دینگے ڈرتے کانپتے شرمندے بر حال میں پڑینگے عالمۃ ماصیہ  
 کام کریں والے رنج کھینچنے والے محنت کریں والے ہو دینگے دنیا میں کچھ اچھا کام اس دن رسول  
 کے حکم پر نہ کیا تھا بندگی کرنے سے بھاگتے تھے نماز کرنی روزہ رکھنا بہت  
 بھاری جانتے تھے نہ کرنے کو آرام سمجھتے تھے اور لوگ جو دنیا میں بہت محنت  
 کرتے تھے عمل کرتے تھے پر خدا تعالیٰ کی رضا مندی ان کو مقصود نہ تھی دنیا کی اپنی  
 بڑائی چاہتے تھے اس دن دوزخ میں عذاب کے فرشتے مار مار کر اسے کام کروا دینگے  
 بھاری بھاری طوق لوہے کے جلتی ہوئی آگ کے گلے میں اور بھاری بھاری ربخیر  
 بانوں میں ڈال کر دوڑا دینگے صعود دے اوپر چڑھا دینگے صعود ایک پہاڑ ہے دوزخ  
 کی آگ کا بنا ہوا کئی ہزار برس کی راہ کی چڑھا ہی ہے اس پہاڑ کے اوپر دوزخ کو  
 فرشتے مار مار کر ربخیر دینگے ساتھ چڑھا دینگے جب کئی ہزار برس بڑی محنت کر کر اوپر  
 چڑھیں گے وہاں سے ان کو پہاڑ کے اوپر سے ڈھکیل دیوینگے اوپر سے جو میں کھا  
 ہوئے پیچے کرینگے پھر گرتے ہی وے اس کے اوپر چڑھا دینگے اسی طرح سے  
 چڑھا دینگے اور گراوینگے ہمیشہ اسی حال میں رکھینگے ایک دم آرام نہ کرنے دیوینگے  
 نصلیٰ اناسرا <sup>نصلیٰ</sup> حاکمۃ داخل ہو دینگے وے لوگ آگ میں دوزخ کی بہت سخت  
 جلتی ہوئی گرمی میں نہایت کو پہنچی ہوئی حدیث میں آیا ہے دوزخ کو ہزار برس  
 عذاب کے فرشتوں نے دھونکا تمام سرخ ہو گئی پھر ہزار برس دھکا یا جلا یا

رد ہو گئی پھر ہزار برس تک دھونکا دھکا یا تو سیاہ کالی ہو گئی پھر سب سے کم سن  
 ہیں راہن کالی ہوئی آتی ہے ایسی ملا کی آگ میں پڑینگے جلینگے تپتے مین  
 جان اینی پلانے جاوینگے دوزخی گرم پانی گرم ندیوں کے دوزخ میں پانی  
 کی ندیاں ہیں جہنم کے دوزخ کی آگ پیدا ہوئی ہے اسی دن سے وندیاں دوزخ  
 کی آؤنگی آتی ہیں جلتی ہیں قیامت میں وہی گرم پانی دوزخ کو ملاوینگے سو بھی  
 برسوں تک رووینگے پینگے پانی پانی پکارینگے عاجزیاں مستہیں کرینگے تباہ  
 دوزخ کے داروغہ کا حکم ہووے گا اس پانی کے پلانے کا جب وہ پانی انکے منہ  
 کے پاس لیجاوینگے گرمی کے سبب انکے منہ کا گوشت پوست گل کر گریڑیگا پھر جب  
 انکے گلے میں وہ پانی ڈالینگے میٹ کی آنتہیں دل کا کلیجہ سب کچھ گل کرینگے کی راہ  
 سے نکل پڑینگے اس خواری سے وہ گرم پانی ان کو دیا جاوینگا لیس لیس طعام الا  
 من صیرجہ ہیں ملیگا ان دوزخیوں کے تین طعام کھانا مگر نضرع سوائے اس گھاسکے  
 جو تمام کانٹے ہیں اس میں جب وہ گھاس سبز ہوتی ہے تازہ ہوتی ہے اس کا نام  
 شبنم ہے اور اونٹ اور جانور اس کو کھاتے ہیں اور جب سوکھ جاتی ہے اس کو ضریح  
 کہتے ہیں تب کوئی جانور بھی اس کو نہیں کھاسکتا دوزخ میں وہ گھاس کانٹوں کے ساتھ  
 آگ کے بجائے کھانیکے ہووے گی کڑوی زہر دار جب یہ دوزخی بھوکے ہووے  
 اور بھوکہ کی آگ لگے گی میٹ میں اور یہ بھی ایک طرح کا دوزخوں کے اوپر غذا ہوگی  
 پھر برسوں تک بھوکے ہوئے کچھارتے رہینگے کتے رہینگے ہم بھوکے ہیں ہم کو کچھ کھانیکو  
 دو نہت برسوں تک کچھارتے رہینگے تلے تلے تلے مالک فرشتوں سے کہیں ان کو ضریح  
 کھانیکو و جب اسی کانٹوں کے گھاس کے نوالے انکے حلقوں میں ڈالینگے وہ گھاس  
 جا کر گلوں میں چھنکی حلق بند کر دیوے گی یہ بھی ایک سخت عذاب ہے پھر وہ گرم پانی  
 اوپر سے پلاوینگے ہر طرح کا عذاب چکھاوینگے اور دوزخ کی گھاس ایسی زہر دار

ہے کہ نام زہر چڑھ جاوے گا اور وہ ایک اور طرح کی بلا اور عذاب ہو جاوے گا جب  
 یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو سنائی مومنوں نے سنکر  
 خوف کھا یا اور پناہ مانگی اور ابو جہل کا فر نے سنکر کہا کیا سووے گا جیسے ہمارا وٹا  
 اس گھاس کو دنیا میں کھا کر موتے ہوئے ہیں ہم بھی اسکو کھا کر موتے ہووے گے  
 پیٹ بھرینگے اللہ تعالیٰ نے اسکے جواب میں یہ آیت بھیجی لَا یَمِیْنُ وَلَا یَعْنِی  
 مَنْ جَفَّحَ نَمُوْا کَرِیْکَ اَیْ دُوْرَ حِیْیَ کُوْہِ دُوْرَ حَکَا ضَرِیْعَہٗ اُوْرَ نَمُوْا کَرِیْکَ اَیْ دُوْرَ حِیْیَ  
 کَرِیْکَ اَیْ دُوْرَ حِیْیَ کُوْہِ دُوْرَ حِیْیَ کُوْہِ دُوْرَ حِیْیَ کُوْہِ دُوْرَ حِیْیَ کُوْہِ دُوْرَ حِیْیَ کُوْہِ دُوْرَ حِیْیَ  
 بھوکھ جاوے پیٹ بھرے بدن فریاد ہووے تازہ ہووے اس دوزخ کی گھاس میں کوئی فائدہ  
 نفع نہیں اللہ تعالیٰ مومن کا مانوں کو اپنی پناہ میں رکھے سب طرح کے عذاب سے  
 دنیا میں آخرت میں پھر حقیقت دوزخوں کی بیان فرما کر بہشتیوں کی حقیقت اللہ  
 تعالیٰ بیان فرمائے اَسْوَءُ وَجْہٍ یُّوْثِقُ نَاصِیَہٗہٗ اَیْ دُوْرَ حِیْیَ کُوْہِ دُوْرَ حِیْیَ کُوْہِ دُوْرَ حِیْیَ  
 تازہ ہووے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے اثر خوشوقیان اسکے چہروں سے ظاہر ہووے گی  
 منہ انکے روشن اُجائے ہووے گے چودھویں رات کے سے چمکیے روشن ستاروں کی  
 طرح دیکھنے لگیں اَسْوَءُ وَجْہٍ یُّوْثِقُ نَاصِیَہٗہٗ اَیْ دُوْرَ حِیْیَ کُوْہِ دُوْرَ حِیْیَ کُوْہِ دُوْرَ حِیْیَ  
 آونکے جو دنیا میں اچھے کئے تھے جب ان عملوں کی خوبیاں ان کا مون کا ثواب  
 دیکھنے کے باونکے خوش ہووے گے خوشوقتی کریں گے فِی جَنَّةٍ عَالِیَةٍ بِرُتْرَ عَالِیَہٗ  
 میں دیکھنے کے باغ جو جو ہوئے بھرے ہو ہیں قدران باغوں کی بڑی ہی مرتبہ  
 بلند ہے ایسے باغوں میں ان لوگوں کے رہنے کی جگہ ہے لَا تَسْمَعُ فِہَا لَافِیَہٗ  
 سے گاتو اس عالی بہشت میں بے معنی بات بہشت کے رہنے والے آپس میں بہشتی  
 بات بھونچنے فائدہ بائیں نہ کہیں گے نہ کہیں گے جو بات ہووے گی سو اچھی بات  
 کہیں گے فائدہ بائیں نہ کہیں گے سچ باتیں خوشوقتی کی باتیں اللہ تعالیٰ کی تعریف

حمد شکر کی اور جو بات زبان سے نکالینگے سو اس طرح سچ ہو جاوے گی جو کچھ کہینگے ویسا ہی  
 ہو جاوے گی بات جھوٹھ نہ ہوے گی یہاں عین حاسرہ کہ اس بہشت میں جتنے ہیں وہ ان  
 ندیاں ہیں جاری ہر قسم کی دود کی ندیاں پانی کی ..... شراب کی شہد کی قہنا  
 سرسبز قلعہ اس بہشت میں تخت ہوینگے بیٹھنے کے واسطے بلند سونے کے  
 تخت میں جڑا و موتی زمرہ یا قوت ان تختوں میں جڑے ہیں بلند ی میں ایسے ہیں  
 جو اوپر سے ان تختوں کے بیٹھ کر نیچے کو کچھ چیز ڈالیں تو سو برس میں بہشت کی  
 زمین پر وہ چیز پہنچے جب شہتی اس تخت کے اوپر بیٹھا چائینگے وہ تخت آپ سے  
 آپ زمین کے برابر ہو جاوےینگے جب بیٹھ چکینگے اس وقت بلند ہو جاوےینگے ان تختوں  
 کے اوپر بیٹھ کر اپنے تمام ملک کے تماشے بہارین جو بیان دیکھینگے ہزار برس و ہزار  
 برس کی راہ تک نظر جاوے گی اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ان تختوں کے اوپر بیٹھ کر  
 تماشے دیکھینگے خوشیاں کرینگے حدیث میں آیا ہے کہ مومن مسلمان جو آپس میں  
 خدا تعالیٰ کے واسطے دوستی رکھتے ہیں آشنائیاں ملاپ کرتے ہیں اور دنیا کی کچھ  
 غرض نہیں رکھتے ایسے لوگ عالی بہشت میں بلند مکانوں میں رہینگے ایسے ان کے  
 مکان ہووےینگے جو اور بہشتی ان کو اپنے گھروں سے اس طرح سے دیکھینگے کہ طرح دنیا  
 کے لوگ زمین سے آسمان کے تاروں کو ستاروں کو دیکھتے ہیں واکو آب موضوعہ  
 اور کوزے ہیں رکھے ہوئے بہشت کی نہروں کے کناروں کے اوپر حوضوں کے گرد اگر د کوزے  
 آجورے طرح طرح کے رویے ہوینگے موتیوں کے لعل کے یا قوت کے طرح طرح کی  
 شربتوں سے شربتوں سے بھرے ہوئے ہونگے ہیں بہائیت کے اتنے بیشمار ہیں جتنے آسمان  
 میں تارکے بیشمار ہیں اور شربت و شربت و شربت جو ان میں بھری ہوئی ہیں بے نہایت خوش  
 مزے ہیں خوشبو ہیں وہ نعمتیں ان میں بھری ہیں جو ایک قطرہ ان شربتوں کا  
 دنیا میں گرے تو خوشی اور خوشحالی سے تمام مرد و عورتیں زندگانی پھر آوے

جہاں یوں اسی خوبوں کے شربت شہرا میں بہتی جہد چائیکے یونیکے خوشی  
 پر خوشی بڑھتی رہی خوشی زیادہ ہوتی رہی و تھامرق مصفوفہ اور بالمش  
 ہووینگے تکیے ہووینگے نیچے اوپر ہر مکان میں ہر جگہ رکھے ہوئے و ذرا کٹ  
 کتبوتہ اور فرش ہووینگے کچھے ہوئے بھانت بھانت کے فرش پردے فالتین  
 بچھونے سائبان طرح کی سندن تکے نرم نازک رنگ برنگ لال سبز زری زریعت  
 بادے کے موتیوں کے سلسلے لگے ہوئے لعل یا قوت جو اہر لگے ہوئے ہر ایک گھر میں  
 ہر جگہ بہت میں نہ طرح کی تیاریاں زیب یلین ہر ایک محل کا بناؤ سنوار موجود  
 ہی جس جس طرح سے بہت سی خوش ہووین انجادل چاہے اسی طرح سے اللہ تعالیٰ کے  
 حکم سے بہت کو تیار کر رکھا ہی اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی برکت سے اس بند گنگا کو اور اسکے دوستوں کو اور سب مومنوں کو مسلمانوں کو یہ  
 کرے آمین آمین خبر میں آیا ہی جب یہ آیت نازل ہوئی اور نبی صاحب صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے ان تختوں کی سررہم روضہ کی بڑائیوں کا بیان فرمایا تب کافر آپس میں  
 کہنے لگے ایسے تخت کیونکر ہو سکیں گے اور جو ہووینگے تو بھی مثال کو صہیب کو اور اوصاف  
 کا نام لیا ان تختوں کو اوپر چڑھنے میں بڑی مشکل پڑے گی اتنی دور کیونکر چڑھ سکیں گے  
 حق تعالیٰ نے یہ آیت بھی افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت کیوں نہیں دیکھتے  
 یہ کافر منکر اونٹ کی طرف کس طرح ہماری قدرت سے پیدا ہوا ہی کیا کیا حکمتیں فائدے  
 اس میں رکھے ہیں اونٹ اپنے قد میں آدمیوں کے قد سے اونچا ہی بڑا ہی جو چاہے  
 بغیر سے بیٹھے ہوئے چڑھ سکے نہیں چڑھ سکتا ہی ایسا اسکو فرمانبردار کرو یا ہی جو یک  
 لڑکا چاہتا ہی تو اسکی دور کی نکیل پکڑ کر بٹھا لیتا ہی چڑھ جاتا ہی پھر اونٹ کھڑا ہوتا  
 ہی بلند ہو جاتا ہی رات دن دیکھتے ہو اسپر نہ کو کچھ تعجب نہیں آتا بہت کے بلند تختوں  
 کے اوپر تعجب کرتے ہو اللہ تعالیٰ نے اونٹ کو اور جانوروں کو تمہارے حکم میں کر دیا

اسی پاک پروردگار کو قدرت ہے جو بہشت کے بلند تختوں کو بھی بہشتیوں کے حکم میں کر دیوے جب اسکے اوپر بیٹھا چاہیں زمین سے لگ جاویں جب بیٹھ جائیں تب بلند ہو جاوے اس میں کیا تعجب ہے اور کئی فائدے اونٹ میں ہیں بہت بو جھم اٹھاتا ہے سب کسی کا فرمان بردار ہے ایک لڑکا چاہے تو اس کی رستی پکڑ کر لجاوے تو چلا جاوے ایک آدمی ایک لڑکا سودو سودو اونٹ کو کھینچ لیجاوے اور وہ ہر ایک گھاس کھاتا ہے جو گھاس ملے اسکو کھا لیتا ہے پیاس میں صبر کرتا ہے دو دو روز تین تین روز راہ چلنے میں پانی نہ ملے تو کچھ بے صبری نہیں کرتا چلا جاتا ہے یہ سب باتیں اس پاک خاوند کی قدرت کی دلیل ہیں وَاللّٰہُ کَیْفَ رُفِعَتْ اُورَاسَمٰنٌ کی طرف نہیں دیکھتے کیونکہ کس طرح ہماری قدرت سے بلند کیا گیا ہے حکمتیں فائدے اس میں رکھے ہیں آسمان اپنی بلندی میں اونچائی میں دنیا کی سب چیزوں سے بڑا ہی دنیا کی سب مخلوقات کے اوپر ہے اس بڑائی کے ساتھ پروردگار تعالیٰ کے حکم سے گھومتے گھومتے کبھی نیچے آتا ہے آدمیوں کے پاؤں کے تلے آجاتا ہے اور اس آسمان کے تار ستارے رنگ برنگ کے بہشت کے رنگ برنگ کے گوزون کی طرح لگتے ہیں پھر آسمان کے اس گھومنے تلے اوپر ہونے سے آدمی کبھی اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا ہے الٹ نہیں جاتا ہے اگر نہیں پڑتا ہے رات دن دیکھتے جاتے ہولس پر تو کچھ تعجب نہیں کرتے ہو پر بہشت کے تختوں پر تعجب کرتے جاتے ہو دیکھو اللہ تعالیٰ نے آسمان کو کس حکمت سے گھمارے فائدہ گھمارے نفع کیا واسطے بنا دیا ہے حکم سے گھومتا جاتا ہے تلے اوپر ہوتا جاتا ہے رات دن اس گھومنے میں موجود ہوتے جاتے ہیں دن کو محبت و شفقت کرتے ہو اپنی قوت پیدا کر لیتے ہو رات کو آسائش کرتے ہو آرام پاتے ہو سورتا ہو نہیں جاتے ہو اپنے دلمین ذرہ سوچ سمجھو جس خاوند نے اس طرح سے ایسی چیز بنائی ہے جو تم سب ہمیشہ رات دن دیکھتے جاتے ہو پھر جو بہشت کے تختوں کو اونچا



کرے اور اس کو پھر بچا کرے پست کرے اور اس کی ٹھراہون کو ٹھراہون کے کوڑے جیسے  
 کے تیسے رہیں اپنی جگہ سے حرکت نہ کریں الٹ نہ جاویں گرنہ پڑیں تو اس کی قدرت  
 کے نزدیک کیا مشکل ہی کیا تعجب کی بات ہی بڑی بات نہیں بہت آسان بات ہی  
 والی اجمال کیف نصبت اور پہاڑوں کی طرف نہیں دیکھتے کیونکر ہماری حکمت سے  
 قدرت سے گاڑے گئے ہیں زمین پر قائم کئے گئے ہیں پہاڑوں کو بہت کے تختوں کے  
 رنگ ہر رنگ تکیوں بالٹوں کی طرح زمین پر جگہ جگہ آدمیوں کے فائدے کے واسطے  
 رکھے ہیں اور لوگ اس میں سے کیا کیا فائدے اٹھاتے ہیں نفع لیتے ہیں اور کبھی چھری  
 اندھی میں بھونچال میں اس میں نقصان نہیں آتا ہی ٹوٹ نہیں جاتا گرنہ پڑتا ہی  
 تم بہت سب بات کو دیکھتے جاتے ہو اس میں تو کچھ تعجب نہیں کرتے ہو اور بہت کے  
 بطن تختوں پر اور اس کے تکیوں پر تعجب کرتے ہو خوب سوچو دیکھو جس خاوند قادر نے  
 ایسی چیز اپنی حکمت سے قدرت سے بنائی اس کی حکمت قدرت کے پاس کیا ہماری بات  
 ہی جو بہت کے تختوں کو اپنا کرے پھر بچا کرے اور اس کے تکیوں میں نقصان  
 نہ آوے گرنہ پڑے یہ کچھ ایسی بات نہیں ٹھوڑی بات ہی والی اکثر کیف  
 سطح اور نہیں دیکھتے زمین کی طرف کیونکر بچائی گئی ہی پانی کے اوپر زمین  
 سی بھاری چیز کو جو گول جو گانی صورت گو لکی طرح ہی کس طرح اللہ تعالیٰ نے  
 پانی کے اوپر اپنی کیسی قدرت سے کیسی حکمت سے بچا دیا ہی پھر وہ ویسی ہی اندھی  
 طرح بھنس رہی ہی اور حال یہ ہی جو اندھے کی طرح سبک نہیں سبک جز پہاڑ  
 چھری ہوئی نہیں ہی بڑی وزنی ہی اس میں کو جو قدر حکم ہو ہی اسی قدر ڈوب  
 رہی ہی اور باقی بھنس رہی ہی پھر کبھی بغیر حکم کے ہلتی نہیں لرزتی نہیں پھر جب  
 حکم ہوتا ہی زمین کو لرزہ ہو جاوے بھونچال آجاوے تب ہی ہلتی ہی لرزتی ہی  
 اس میں تو تم کو تعجب نہیں آتا ہی پر بہت کے تختوں پر اور اس کے فرشوں پر کھونچا

تعجب کرتے ہو خوب تامل کر کے دیکھو کہ اس خداوند نے ان چار چیزوں کو کس کس حکمت سے  
 بنایا یہ رکھا ہے یہ سب تعجب کرنے کا محل ہے پر اللہ تعالیٰ قادر جل شانہ کی حکمت قدرت  
 کے پاس کچھ تعجب کا محل نہیں یہی بہشت اور بہشت کے تختوں کا بلند ہونا اور اسکا  
 بست ہونا بھی کچھ تعجب کی جگہ نہیں پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی خاطر مبارک کی تسبیح دینے کے واسطے فرمایا ہے **قَدْ كُنَّا أَنتَ مَدَنِيًّا**  
 پھر نصیحت کرتا رہ اسی محمد سوائے اسکے نہیں کہ تو نصیحت کر نہو الا یہی نصیحت کرنا  
 ہی تیرا کام ہے اسکو چھوڑ مت جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے کلام اترا تا ہی حکم حکام  
 آتا ہے آخرت کی خبر و زخ بہشت کی حقیقت لوگوں کو سننا و خیر کی بات ہر ایک سے  
 کہو ہدایت کرو خلق کے بھلے کی راہ تباہ و تھار یہی کام ہے اسواسطے تمکو بھیجا ہے کہ  
 ماننے ماننے کی طرف نظر نہ کرو کوئی مانے یا نہ مانے ایمان لاو یا نہ لاو تم کے جاؤ اچھا  
 کہتے ہو کہنے سے بڑا اور جو کوئی ایمان لا لگا قبول کر لگا چھوڑ دیا بھلا کر لگا اور کوئی ملنا قبول کر لگا چھوڑ دیا  
**لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيِّرٍ** نہیں ہے تو اسی محمد ان کافر و کفر دار و غمہ موکل اتالیق جو  
 خواہ مخواہ ان کو ایمان میں مسلمان یا مین لانا ہی چاہے کسی کو دین مسلمان یا مین لانا  
 اللہ ہی کا کام ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کا کام نہیں کہ بشر کی طاقت سے ہر  
 ہی یہ آیت قضا کی آیت سے جہاد کی آیت سے منوع ہو نہی ہے پہلے ہی حکم تھا جو کوئی  
 ایمان نہ لاوے مسلمان نہ ہووے اس پر زبردستی نہ کیا چاہئے اسکو قتل نہ کیا چاہئے  
 ہر طرح نصیحت کرنا چاہئے جبکہ نصیب مین ایمان ہے مسلمان ہے اسے ایسی دولت  
 ملتی ہے وہ آپ قبول کر لگا پھر حکم ہوا اللہ کی طرف سے جہاد کا لڑائی کا لینے جو کوئی  
 ایمان لاوے کلمہ پڑھے مسلمان ہووے حق بات کو مان لیا اسکو چھوڑ دو اور جو کوئی  
 سمجھائے پر بھی نہ سمجھے اور سرکشی کرے اور گمراہی مین پڑے اور لوگوں کو گمراہ کرے  
 جہاد مین ڈالے شرارت پڑے گمراہانہ ہے حق کو جاری ہونے نہ سے تو اسکو مار و قتل کرو

جس میں لاکھوں کا بھلا ہوا اور یوں بھی معنی اس آیت کے کہتے ہیں اسی محمدؐ تو ان کے اور  
 نگہبان نہیں کچھ کو یہ حکم نہیں ہوا اور پہلہ اختیار نہیں دیا گیا کہ خواہ مخواہ تو ان کے دلوں  
 میں ایمان ڈال دے یا ان کے دلوں پر تصرف کرے مسلمان کی طرف کھینچ لیوے یا ان  
 کے زور سے دل کی توجہ سے ان کو مسلمان بنا دے کچھ کو یہی حکم ہی جو راہ کی بات اسے  
 کہے ہر طرح سے نصیحت کرتا رہا جو کوئی سعادتمند ہی اور اس کے نصیب میں مسلمان کی دولت  
 ہی حق کو قبول کر لیا اور جو بے نصیب ہو بد بخت ہی وہ قبول نہ کر گیا الا کم تو ان  
 کو کفر مگر جسے منہ پھیرا اور کافر بار بار نصیحت کرنے سے بھی جو کفر کی لگڑی کے کوٹھن  
 پھنس رہا اور تیری پیغمبری کا انکار کیا پھر سو بار بار نصیحت کرنے پرے اوپر فرض نہیں جتنا  
 ضرور تھا حکم احکام اللہ تعالیٰ کا پہچانا ہمیشہ کے عذاب سے ڈرنا سو کر حکم اب اللہ تعالیٰ  
 سے اس کا سروکار رہی اللہ تعالیٰ اس سے سمجھ لیگا فَيَعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَلَمَّ پھر عذاب  
 کر گیا اللہ تعالیٰ بڑا عذاب ایسا مسلمان کو کیسا ہی گناہ کرے بڑا گناہ کرے اور بغیر توبہ کے مر جاوے  
 ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بڑا عذاب نہیں ہونے کا محظ اور وہاں اور بیماری  
 کی صعوبت کھینچی رنج اٹھانا عذاب موت عذاب قبر بعض کو اس سے بھی کچھ زیادہ ہی  
 سب چھوٹے چھوٹے عذاب اللہ تعالیٰ نے گناہگار مسلمانوں کے جو بغیر توبہ کے مر جاوے  
 گناہوں کے کفار یکے واسطے مقرر کر دیا ہے اور سیدیں کافر منکر بھی شریک ہیں اور  
 عذاب جو بڑا عذاب ہے دوزخ کا سخت عذاب ہے کافروں بے دینوں منکروں کے واسطے  
 مقرر ہوا ہے اس سے کافروں بے دینوں کو کبھی چھٹی نہیں خلاصی نہیں ہونے کی ہر  
 ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتے رہیں گے عذاب جلتے رہیں گے اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِٖ لَكَنَافٍ  
 ہر طرف پھرتا رہا ہے ان کافروں کا مرنے کے پیچھے سب کی روح اس جہان میں  
 حب میں پہنچی ہے اور انہیں اشارہ برزخ کے احوال کا ہے اِنَّ عَلَيْنَا جِثَامًا  
 تحقیق پھر چھپ چھپ چھپ ہر ایک کا ذرہ ذرہ حساب ہمارا اور ہمارے ہر ایک سے

سمجھ لیں گے دنیا میں جو کوئی جو چاہے سو کر لیوے چاہے ایمان لاوے چاہے کافر رہے  
جو کوئی ایمان لاوے گا مسلمان ہووے گا اچھا کام کر لیوے گا بہشت میں پہنچے گا ہمیشہ  
آرام کے گھر میں رہے گا اور جو کوئی نصیحت نہ مانے گا ایمان نہ لاوے گا مسلمان نہ ہووے گا  
اچھا کام نہ کرے گا آخرت کو دوزخ کے عذاب میں پڑے گا خوار و ذلیل ہووے گا ہر ایک کی  
جزا ہر ایک کے کام کا بدلہ لاسا کے پاس موجود ہے اور اس آیت میں اشارہ قیامت کے  
احوال کا ہے جو آخر چلنے کے قیامت ہو نیوالی ہے اور اُس کے پہلے تم لانے کا سبب ہے

سورہ فجر اسمین تیس آیتیں ایک سو بیس کلمہ یا سو ستانوے حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

والفجر سو گندہی صبح کے وقت کی اللہ تعالیٰ نے فجر کی وقت کی قسم کھائی صحابوں  
نے حضرت نبی صاحب کے اور بڑے بزرگ آدمی جو امام تھے قرآن کی تفسیر کر نیوالے ہر ایک  
نے ہر ایک طرح کی بات کہی ہے بعضوں نے کہا صبح کے وقت کی قسم کھائی وہ بڑی  
برکت کا وقت ہے دوستوں کی مناجات کا مشغولی کا وقت ہے دن کی روشنی صبح  
سے پیدا ہوتی ہے اندھیا رہی رات کی دور ہوئی ہے جیسے کسی کے دل سے کفر و شرک کا  
اندھیا رادور ہووے ایمان کا نور روشن ہووے بعضوں نے کہا یہ فجر کی نماز کی قسم  
کھائی ہے وہ بہت بڑی قبولیت کی نماز ہے بعضوں نے کہا محرم کے مہینے کی پہلی تاریخ  
کی صبح کی قسم ہے کہ برس کی ابتدا اس تاریخ سے اس وقت سے شروع ہوتی ہے  
بعضوں نے کہا پہلی تاریخ ذی الحج کی قسم ہے بعضوں نے کہا ہر ایک جمعہ کی فجر کی  
سو گندہ ہے کہ وہ مومنوں کے جمعے ہونیکا دن ہے ہر جمعے کو حج کا ثواب پاتے ہیں  
بعضوں نے کہا عرفے کی فجر کی قسم ہے کہ وہ حاجیوں کے حج کا دن ہے اس دن  
وہ عین قبول ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت مومنوں کے اوپر حج کر نیوالوں کے اوپر  
رہتی ہے بعضوں نے کہا عید کے دن کی فجر کی قسم ہے وہ بڑی خوشی کا دن ہے

مومنوں کا بعضوں نے کہا قیامت کے دن کی صبح کی قسم ہے قیامت کے دن کی بہت بڑی صبح ہے اس دن سب امیدوار اپنی امید کو پہنچانگے مومنوں کو ہمیشہ کی بادشاہی ملیگی کا فروغ ہمیشہ کی ہلاکی خواری ملیگی دوستوں کا مقصود حاصل ہوگا دشمن ناامید ہو جاوے گا ہر ایک صبح دنیا کی بوجھنے والوں کو قیامت کی صبح کو یاد دلاتی ہے دنیا رات کی مثال ہے سو ناموت کی مثال ہے جس طرح صبح کو سب جاگ اٹھتے ہیں اسی طرح قیامت کی فجر کو ہر کوئی اول آخر کی خلق جی اٹھے گی فجر کی نماز حضور میں پہنچنے کی مثال ہے جو اس دن مومن اللہ تعالیٰ کا دیدار پانچویں گنگے اللہ تعالیٰ کے کلام میں ایک ایک بات میں سب طرح کی باتیں ہیں ایک لمحہ کے لفظ میں سب برکت کی فجر میں داخل ہوتی ہیں وکیا کمال جتنی اور قسم ہے ان راتوں کی جو دسی الحجہ کے مہینے کے بقرعید کے دس دن ہیں جن دنوں میں عرفہ داخل ہے ان دس راتوں کی بہت بڑی ہے ان دس راتوں میں نبد کی عبادت کا بہت بڑا ثواب ہے یا دس راتیں پہلی تاریخ سے محرم کی کے کر عاشورہ کی رات تک ہر رات میں بھی بہت بڑی بزرگی کی راتیں ہیں یا دس راتیں رمضان کی آخر مہینے کی ہیں شب قدر انھیں راتوں میں ہوتی ہے یا دس راتیں شعبان مہینے کے درمیان کی ہیں شب ہرات جن میں داخل ہے یہ سب بزرگ راتیں ہیں ثواب کی راتیں ہیں قسم ہے ان راتوں کے بزرگی کی و الشفع والوتر اور سو گند ہے جنت کی اور طاق کی جوڑے جوڑ کی اور کنبہ کی جنت چار نمازیں ہیں فجر صبح و گانی چار گانی اور طاق تین راتیں پیچرب اور وتر کے نماز کی یا جنت چار ہیں خاک پانی باؤ آگ سب سیکوان چاروں چیزوں سے بنایا ہے اور طاق سات آسمان ہیں یا جنت بارہ برج ہیں اور طاق آسمان کے سات ستارے ہیں یا جنت آٹھ ہشتین ہیں اور طاق سات دوزخیں یا جنت سب بندوں کی صفین ہیں صدقہ ساتھ عزت ساتھ خواری کے قدرت ساتھ عاجزی کے علم ساتھ چل کے توبہ کے

ضعف کے حیات ساتھ موت کے کسی بند کی صفت ایسی نہیں جو اسکے ساتھ ضد ہو۔  
 ہر ایک کمال کے ساتھ ایک نقصان بھی ہے جو کوئی کچھ بھی بھانپتا ہی سمجھ جاتا ہے کہ  
 بہت بات کی اسے قدرت ہے بہت بات کی نہیں اور طاق سب اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں  
 اللہ تعالیٰ کی حیات ایسی ہے جو اسکے ساتھ موت نہیں علم ہے جہل نہیں قوت ہے ضعیفی  
 نہیں قدرت ہے عاجزی نہیں عزت ہے ذلت نہیں جو صفت ہے اس میں کمال ہے  
 نقصان کا نام نشان نہیں اور حجت تمام خلق ہے جو چیز ہے عالم میں اللہ تعالیٰ کے  
 جو احوال پیدا کیا ہے جو چیز اسکے ساتھ دوسری چیز کا لگاؤ ہے مرد جو روہ پروری  
 آسمان زمین مشرق مغرب روم شام مومن کافر جلا برادیا آخرت بہشت  
 دوزخ خوشی ناخوشی اور اس طرح ہزاروں باتیں ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں کل  
 شئی خلقنا زوجین یعنی تمام کی کو پیدا کیا ہم نے جوڑ جوڑا اور وہ طاق ایک ہے ایسا  
 ایک ہے جو کوئی دوسرا نہیں اس کا وہ پاک پروردگار ہے تمام عالم کا پیدا  
 کر نیوالا ہے والیکل اذ اکبر اور قسم ہے رات کی جو قوت سیر کرتی ہے روان ہوتی  
 ہے گذر جاو شب قدر ہو جاو پانیوالے پانیوں رات کے چلنے والے رات کو اپنے کام  
 میں چلے جاوین اللہ تعالیٰ کی یاد میں شوق میں رات کو جاگنے والے جاگتے رہیں  
 اس شوق میں آنکھ اوپر رات گذر جاو سو گندہ اس رات کی جس رات میں گندہ ہو  
 عرفات سے فرد لغہ کو جاتے ہیں اور وہ رات جس رات میں علم کے طلب کر نیوالے علم دین  
 کو حاصل کرتے ہیں اور عمل کر نیوالے نماز پڑھتے ہیں ذکر کرتے ہیں ہل فی ذلک  
 قسم لیتے ہیں آما اس مقدمہ میں سو گندہ معتبر ہے عقلمند کو خود اللہ تعالیٰ چیز دینوالا  
 ہے نہ وہ نکات کے عملوں کے اور تحقیق ان چیزوں میں جو کہنے میں آئیں بہت بڑی  
 سو گندہ ہے بھاری قسم ہے ان لوگوں کے واسطے جو عقلمند ہیں دانا لوگ جانتے ہیں  
 کہ قسم پروردگار نے جن چیزوں کی کھانچا بڑی قسم ہے پیغمبر کے بڑے بڑے

کے عالم کو معلوم ہی سمجھتے ہیں کہ یہ بڑی سو گندین مین بہر سب حیرن اللہ تعالیٰ کی قدرت  
 کی پہچان کی دلیلین مین قدرت کی نشانیاں مین قسم ہے اُس بات کے اوپر جو مقرر  
 مقرر البتہ البتہ کا فرمان کو منکرون کو جو سچی بات کو جھٹلاتے مین عذاب کرن کے  
 ہم دنیا مین اور آخرت مین آخر کو وے دورخ مین پڑینگے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ  
 بِعَادِ اِمرؤ کہ نہ دیکھا تو نے کیا نجانا تو نے اسی دیکھنے والے سننے والے کیا نہیں  
 جانا تو نے یا محمد کیا کیا کیا پروردگار نے تیرے عدارم کے ساتھ کس طرح  
 ان کو ہلاک کیا مار ڈالا اِذْ اَتٰ الْاِیْمَادِ سِتْوَنَ کے خاوند تھے ایسے بڑے بڑے قدرتی و  
 توش تھے اُنکے جانکے تھے یا نوں بڑے بڑے ستون کے مانند تھے بنے بنے قدر تھے  
 اَلَّذِیْ اَخْلَقَ مِثْلَکُمْ فِی الْاِیْمَادِ اِسی قوم تھی وہ عاد کی قوم جو ان کی مثال اُن لوگوں  
 کے مانند اور شہر و مین پیدا نہیں کئے گئے ویسے آدمیوں کو کسی شہر مین پھر پیدا  
 نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے خبر مین آیا ہی عاد دو تھے ایک عاد اولی تھا ایک عاد آخری  
 تھا عاد اولی پہلا عاد تھا اسکو عاد ارم کہتے تھے ایک شخص تھا اسکا نام عاد تھا ارم  
 عوص کا بیٹا عوص سام کا بیٹا سام حضرت نوح پیغمبر کا بیٹا بعضوں نے کہا ہی عاد  
 عوص کا بیٹا عوص ارم کا بیٹا ارم سام کا بیٹا سام حضرت نوح کا بیٹا پھر عاد کی  
 بہت اولاد پیدا ہوئی بہت بڑی قوم ہوئی بڑے زبردست زور آور لوگ تھے  
 ہر ایک کا قد بدن سود و سونین چار سو گز کا تھا جو کوئی ان لوگوں مین بہت چھوٹا تھا  
 اسکا ساٹھ گز کا قد تھا اور جو کوئی ان لوگوں مین بہت بڑا تھا اسکا سات سو گز  
 کا قد تھا اور زور انکا ایسا تھا جو پہاڑوں سے ایک آدمی ایک پتھر کو اب اٹھا  
 لیتا تھا جو اسکے نیچے ہزاروں آدمی دب جاوین اپنے زور مین کسی کو ماتے تھے  
 ایک ماں نوں زمین مین مارتے تھے تو پانی نکل آتا تھا بہت سرکشیاں کرتے تھے  
 بہت پرستی کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کی ہدایت کے واسطے حضرت ہود پیغمبر کو بھیجا

انھوں نے بہت نصیحتیں کیں مگر ایمان نہ آیا آخرت کی خبر دی دوزخ بہشت کا احوال کہا اپنے غم و  
 سے منانا عمر بھی ان لوگوں کی بہت تھی ہزار ہزار برس کی عمر کم و زیادہ ہوئی تھی مگر وہ  
 ان میں سے تھوڑے لوگ ایمان لائے چار ہزار آدمی کم و زیادہ حضرت باؤا کے تابع ہوئے یا تو  
 ہزاروں آدمی گمراہ رہے کافر رہے بہت شرارتیں شوخیان فساد کرتے تھے حضرت ہود  
 نے کہا تم پر عذاب آویگا ایمان لاؤ تو بچو گے ان لوگوں نے جھوٹا جانا حضرت ہود نے  
 کہا تمھارے اوپر باؤ کا طوفان آویگا تم کو ہلاک کرے گا انھوں نے کہا باؤ ہم ڈرے نہیں باؤ  
 ہمارا کیا کر سکتی ہے حضرت ہود نے کہا غضب کی باؤ آوے گی تم کو اڑا کر تھوڑے  
 پہاڑوں سے دے مارے گی انھوں نے کہا ہم آپس میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر ہاتھ جوڑیں  
 کرینگے پاتوں اپنے زمین میں گاڑ دیونگے باؤ ہمارا کچھ نہ کر سکے گی حضرت ہود نے بہت  
 سمجھا یا نہ سمجھے آخر کو جب وعدہ اُنکے عذاب کا پورا ہوا حضرت ہود نے سب مومنوں کو  
 جمع کر کے کہا فلاں دن غضب کی باؤ آوے گی تم سب جدا ہو کر میرے پاس آؤ اللہ تم  
 کو بچا دیوے گا اور سب کافر مارے جاویں گے سب مومن وقت کے اوپر حضرت ہود کے پاس  
 آئے حضرت ہود مومنوں کو لے کر ایک طرف جدی جگہ میں گئے اور سب کو ایک جگہ  
 بیٹھا کر تمام کے گرد آسپاس خط کر دیا گھیر دیا پھر وہ باؤ آئی پہلے آہستہ آہستہ  
 چلنے لگی تو وہ کافر نے لگے گئے لگے اسی باؤ سے ہم کو ہود ڈراتا ہے پھر وہ باؤ  
 بڑھنے لگی انکی چیزیں کھانسی لگی پھر اُنکے اوپر زور کی باؤ چلنے لگی باؤ کا زور انھوں  
 نے معلوم کیا پھر آپس میں ہاتھ جوڑ کر قائم ہوئے باؤ نے بھی خدا تعالیٰ کے حکم  
 سے ایسا زور جو ان کو اکٹھا ہی اکٹھا یا ستر چاس سو سو آدمی کو اکٹھا کر زمین سے اوپر  
 لیجاتی تھی اور دوسرے نیکی کی عمر جتنے اتنے پاتوں پہنچا اور اٹھا اٹھا کر تھوڑے سے پہاڑوں  
 سے دے مارتی تھی سرانکے پھوٹ پھوٹ جاتے تھے ٹوٹ ٹوٹ جاتے تھے اس طرح  
 سے وہ باؤ سات دن اور آٹھ رات رہی سب کو مار ڈالا ایک کافر نہ بچا ہلاک



ہو گئے اور وہی باوجود حضرت یونسؑ کے خط پر دایرہ لگے اور پہنچتی تھی نرم ہوتی تھی  
 ملائم جیتی تھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب مومن آرام میں تھے خوش تھے پھر سات  
 دن کے پیچھے باؤ جاتی رہی حضرت یونسؑ اور سب مومن اس دایرہ سے باہر نکلے اللہ  
 کا شکر بجالائے ان سب کافروں کا مال متاع سونا روپا جو کچھ تھا مومن اس کے  
 ہوئے اور ہر کافر دنیا سے بھی گئے اور دین سے بھی گئے وہ فوت زور ان کا کچھ  
 کام نہ آیا پھر معاملہ اللہ تعالیٰ نے پہلے عادی کے ساتھ کیا اس بات میں اس آیت میں  
 بیان فرمایا ہے اور دوسرے عادی سے بھی ایک بڑی معاملت گذری اس کا قصہ  
 بھی اسی آیت میں گذرا اس قصہ کی طرف بھی اشارت ہو گئی اس قصہ کی اشارت کے  
 موافق آیت کے معنی یہ ہیں الم ترکیف فعل بہل بعد اذ و ذات العادی یعنی کیا  
 بجا ہوا تو کیا کیا کیا تیرے گردگار عادی سے جو صاحب ارم تھا وہ ارم جو صاحب ستونوں کا  
 تھا آتھی کہ حلق مثلھا فی البلاد یعنی وہ ارم جو نہیں بنا یا گیا اسکی مثال کوئی باغ  
 کوئی مکان شہر و زمین اس کا قصہ اس طرح سے ہے ارم ایک شہر کا نام ہے عادی نے بنا یا  
 تھا وہ ایک شخص تھا پہلے عادی کے زمانے سے بہت پیچھے دوسرا عادی پہلے عادی کی اولاد  
 میں تھا اسکے دو بیٹے تھے ایک کا نام شداد تھا دوسرے کا نام شدید تھا وہ دونوں  
 بادشاہ ہوئے بڑے بادشاہ ہوئے بہت ملک لئے بہت بادشاہوں کے اوپر غالب ہوئے  
 فتح پائی مشرق مغرب کی بادشاہت پائی پھر شدید مر گیا اور شداد اکیلا رہا بڑا بادشاہ  
 ہوا سب بادشاہ اسکے تابع ہوئے تھے نو سو برس کی عمر اسنے پائی تھی کافر ہو گیا  
 خدا اسی کا دعو کیا خلق کو اپنی بندگی کرنے کہا مغرور ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اسکی پرستش  
 کے واسطے پیغمبر بھیجے پیغمبروں نے خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچا یا بھیجتے کہیں پرستے  
 سنیں ان کا کہنا نہ مانا پیغمبروں سے پوچھا جو میں تمہارا کہا مانوں تو تمہارا خدا  
 مجھے کو کیا بڑی چیز دیو لگا جو میرے پاس نہیں پیغمبروں نے کہا جو تو ایمان لاؤ تو تمہارا

ملک اوتو بادشاہی جواسلئے مجھ کو بخشی ہے اس پر برقرار رہے اور اس کے لئے بہشت میں محل  
 بہشت میں اخل کرے شہزاد نے پیغمبروں سے پوچھا بہشت کیا چیز ہے پیغمبروں نے  
 بہشت کی تعریف کی اور بہشت میں سونے کے روپے کے محل ہیں باغ ہیں حورین غلمان اور  
 بہت باتین بہشت کی کہین شہزاد نے کہا ہے ملک اور بادشاہی جو کچھ میرے پاس  
 ہیں سو تو میرے ہیں اور ویسی بہشت میں بھی بنا سکتا ہوں دو سو ساٹھ بادشاہ اس کے  
 حکم میں تھے سب بادشاہوں کو نامے فرمان بھیجے کہ جس کے پاس جو کچھ سونا روپا جو اعلیٰ  
 یا قوت مشک عنبر زعفران اور جو کچھ مصالح ہووے سو ہمارے پاس بھیج دو گے اور  
 سب ملکوں میں لوگ محصل بھیجے جہاں جہاں سونا روپا موتی لعل یا قوت زمرہ الماس سنگا  
 بیشم یا دین جمع کریں بہت برسوں تک سب طرح کے خزانے جمع کئے پھر بہن کے ملک میں  
 عدن کے شہر کے پاس ایک بڑا میدان تھا اس زمین کی ہوا بہت خوب تھی وہاں یہ  
 سب اسباب جمع کئے سو داروغے مقرر کئے اس شہر کے بنائیکے واسطے ہر ایک  
 داروغے کے ساتھ ہزار آدمی تابع کر دئے لاکھ از مر دور کام کر نیوالے تھے سو  
 روپے کی اینٹیں بنائیں عقیق پینی کی اینٹیں بنائیں مشک عنبر کا گارا بنایا اسی طرح  
 تمام شہر کی دیوار میں تیار کیں اندر اس کے ہزاروں محل بنائے سوئے روپے کی دیوار  
 ستون یا قوت زمرہ سے جڑاؤ کئے ہر طرح کے بالا خانے باغ تلاء شے بنائے  
 نہرین حوض نوار سب سونے روپے کے جڑاؤ تیار کئے باغون کے درخت بھی  
 جڑاؤ کئے زمین اس شہر کی تمام روپے کی بنائی کیا ریاں چمنیں سب جڑاؤ تیار  
 کیں بھول گئے زمین میں لنگر تھیر کی جگہ لعل یا قوت موتی بچھڑے تین سو ہزار  
 ہزار دو شہر بنائے حورین غلمان کی جگہ صورت لڑکیاں لڑکے ہزاروں  
 سنگا کروان محلوں میں بسے تمام شہر کو آباد کیا وہاں کے رہنے والوں کو  
 بھی خوب طرح کے لباس پوشاک مقرر کئے بہشت کا نمونہ بنایا ایسا بنایا جو

اسد تعالیٰ فرماتا ہے لم یخلق مثلها فی البلاد یعنی ایسا شہر نہ پایا گیا تھا وہ ارم  
جو دنیا میں ایسا اور شہر نہیں کسی نے بنا یا جب اس خوبی کے ساتھ تین سو برس میں  
تیار ہو چکا تب شہر نے آپ اسکے دیکھنے کا اشتیاق کیا سب بادشاہوں کو بلایا  
دعوت کی سب جمع ہو بڑی خوشی سے بڑی دھوم سے بڑی شان سے بڑے محل سے  
بڑی تیاری سے سب بادشاہوں کو اپنے ساتھ لے کر اپنے ملک سے اس شہر کو  
چلا لاکھوں آدمی اسکے ساتھ تھے خوشیاں کرتے ہوئے گھاتے بجاتے چلے جاتے  
تھے کوچ کوچ منزل بمنزل جب اس شہر کے پاس پہنچے ایک دن کی راہ رہتے شہر آدھی  
بہشت پر نظر کرتا تھا غور کرتا تھا اور سب لوگ اسکی تعریف کرتے تھے سب کوئی خوش  
تھے کہ کل جا کر اس بہشت کو آرام کی جگہ کو دیکھینگے ایک منزل کا تفاوت رہا جو اسد  
کا حکم ہوا ایک فرشتے کے تین اُن سب کافروں کے اوپر ایک ٹانگہ فرشتے نے  
آسمان ایسی ایک سخت زور کی آواز کی جو اُن سب کافروں کے شکلیں پھٹ گئے سب مر گئے  
اُن ہزاروں لاکھوں آدمیوں کے ایک بھی نہ بچا اور اس شہر کو آدمیوں کی نظروں سے  
پھچا دالا دنیا ہی میں اسی جگہ موجود ہے کسی کو نظر نہیں آتا مردود کیا ناجنوں کر دیا  
بعضے احمق بے خبر جاہل کہتے ہیں کہ اس شہر کو اسد نے پسند کیا آسمان کے اوپر اٹھا لیا  
آٹھویں بہشت وہی ہے یہ بات بڑی جھوٹی بات ہے ایسی بات بغیر جاہل کے  
جو بہشت کی خوبی کی خبر نہیں رکھتا ہے کوئی نہیں کہتا اور وہ ارم کتنا مکان تھا کس قدر  
تھا کتنی جگہ تھی جو بہشت میں جاضرور ہوتا تو کسی ایک مومن کے گھر میں جاضرور کے  
بھئی لائق نہوتا وہ ارم عا شداد کا سو کوس کی زمین تھی تمام دنیا ہزاروں لاکھوں  
کوسوں کی راہ میں ہی پھر بہشت میں لاکھوں کروڑوں آدمی پیغمبر اصحاب سروری  
مومن مسلمان آخرت میں داخل ہونگے پیغمبروں کی دولت ملک اور سب لوگوں کے  
ملک دولت باغ عوالمیان محل خوبیان نعمتیں ایسی ہیں اتنی ہیں جو بیان میں اور شمار میں

بہن اسکین ادنیٰ سے ادنیٰ کم سے کم چھوٹوں سے چھوٹے مسلمان جو سب مسلمانوں سے  
 نیچے بہشت میں داخل ہو دیگا اس بندہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ایسا ملک دیوگا  
 جو ساری دنیا سے سو حصہ زیادہ ہو دیگا تمام دنیا اس برابر ہوگی جس میں ہزاروں  
 محل باغ نہریں حوض بہاریں تاشے موجود ہیں زمین دیواریں تمام سونے روپے  
 کی جڑاؤ مونیوں کی لعل یا قوت کی مہین بہشت کے ادنیٰ مکان کی بہرہ جیتتی ہی  
 شد آدمی کی بہشت کیا بادشاہی ہی جو ادنیٰ بہشتی کے کسی چھوٹے گھر کی برابری  
 کر سکے عاجز بندوں کے کام کو قادر پروردگار کے کام سے حکمت سے کیا نسبت تھا  
 کیا برابری ہے وہ شد آدمی وہ باغ دنیا ہی میں ہی خبر میں آیا ہے تفسیر کی کتابوں میں  
 لکھا ہے کہ حضرت معاویہ کے وقت میں میں کے ملک میں ایک شخص تھا اسکا نام عبد  
 بن قلابہ تھا ایک بار اسکا اونٹ کھو گیا تھا وہ اپنے اونٹ کے ڈھونڈنے کے واسطے  
 حدن کے شہر کے جنگل میں پھرتا تھا ایک میدان میں چلا جاتا تھا آگے سے اسکو ایک شہر  
 نظر آیا بڑی بڑی محکم دیواریں سونے روپے کی اینٹیں لگی ہوئیں اچھے اچھے محل ہر طرف  
 بنے ہوئے کہے چلا گیا ایک بڑا دروازہ نظر آیا سونے کا جڑاؤ اچھی قیمتی جواہر  
 اسی میں جڑے ہیں دیکھ کر حیران ہوا اور آدمی کوئی ایسا نظر نہیں آیا دروازے کے اندر بیٹھا  
 شہر میں داخل ہوا ہر طرف طرح طرح کے محل نظر آئے سونے روپے کے جڑاؤ بنے ہوئے  
 ستون جڑاؤ یا قوت زمرہ کے لگے ہیں بادلوں کے فرش نیچے ہیں زردوزی ساٹبان  
 پر لگے ہیں زمین روپے کی نئی ہی کنکر تھیر کی جگہ یا قوت زمرہ مونی بکھرے ہیں  
 نہریں سونے کی جڑاؤ ہر ایک محل میں بنی ہیں اس میں پانی جاری ہے باغ تیار ہیں مینیوں  
 پھول گل رہیں ہار ہو رہی ہے اور جگہ جگہ سونے کے درخت بنے ہیں زمرہ کے سبز  
 پات ہمارے ہیں روپے سفید پھول لگے ہیں لعل کے یا قوت کے میوے بنائے ہوئے  
 درخون میں لگے ہیں ہزاروں تاشے ہوئے ہیں عبد اللہ نے ہر طرف سیر کی ہر

طرح کے تہا تھے دیکھئے بڑا تعجب کیا اپنے دل میں کہا اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو بہشت کا وعدہ کیا ہے یہ وہی بہشت نہوئے پھر اس جگہ سے جتنے جواہر موتی اٹھا سکا بائد حکمرانوں سے باہر نکلا جو وہ شہر کی نظر سے چھپ گیا مین میں آیا شہر کے لوگوں نے جواہر اس کے پاس نہ دیکھ کر حقیقت پوچھی اس نے جو کچھ دیکھا تھا سو کہا لوگوں نے بہت تعجب کیا ہر ایک جگہ سب بات کا مذکور ہونے لگا چرچا ہوا مشہور ہوتے ہوئے یہ خبر حضرت معاویہ کو شام کے ملک میں پہنچی حضرت معاویہ نے اسکو مین سے بلا بھیجا اپنے کانوں نے تمام قصہ اسکی زبان سے سنا بہت تعجب کیا اپنی مجلس میں ایک جگہ بیٹھا لاکھ اجار کو بلا یا کعب اجار ایک بڑے بزرگ تھے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تھے نصارا تھے بڑے دانائے سب کتاب توریت انجیل زبور پڑھے تھے بہت خبریں جانتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں مسلمان ہوئے تھے سب اصحاب ان سے ملے تھے قرآن حدیث کے عالم تھے سب اصحاب ان سے ہر طرح کی بات پوچھتے تھے حضرت معاویہ نے انکو اپنے پاس رکھا تھا جب کہ حضرت معاویہ کے پاس آئے ان سے پوچھا کہ دنیا میں کوئی ایسا شہر بھی ہے جس میں ایسے تہا تھے ایسے خوبیاں ہیں سو نے روپکا بنا ہوا موتی جواہر اس میں لگے ہوئے ہیں کعب اجار نے کہا یہ وہی شہر ہے جسکا بیان اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے اہر ذات العباد اللہ لم یخلق مثله فی البلاد یعنی ایسا شہر عہد کے بیٹے شہاد نے بنایا ہے تمام عالم کا سونا روپا موتی لعل جواہر مشک عنبر جمع کر کر وہ شہر بہشت کا نمونہ بنا ہے یقین سو برس میں بکرتیار ہوا شہاد کو اس کا دیکھنا نصیب نہوا پھر تمام قصہ انھوں نے کہا بیان کیا اور کہا اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے خلق کی نظروں سے چھپا دیا ہے پھر یہ قصہ کہہ کر کہا مین نے کتابوں میں پڑھا ہے جو تیری خلافت میں تیری حکومت کے دنوں میں ایک مرد مسلمان اپنے اونٹ کے ڈھونڈنے کیلئے

اس میدان میں جاویگا وہ شہر اسے نظر آویگا وہ اس میں داخل ہوویگا اس جگہ کی خوبیاں  
 اور تماشے دیکھیگا تعجب کریگا اور اس شہر سے جو اہر ہوتی کچھ اٹھالاویگا اور اس میں  
 کا قد چھوٹا ہوویگا رنگ اسکا سرخ ہوویگا اور آنکھوں میں سبزی ہوگی اور منہ کے اوپر  
 اور گردن کے اوپر اس کے خال ہوونگے یہ علامت اس کی ایسا شخص اس شہر میں پہنچےگا اسکو  
 دیکھیگا حضرت معاویہ نے یہ بات کعب اجار سے سنکر ابن قلاب کی طرف نظر کی دیکھا تو سب  
 علامتیں اس میں معاویہ نے کہا واللہ قسم ہی خدا کی یہ ہی آدمی ہے کعب اجار کو  
 دکھایا اس کا قصبہ جانیگا اور شہر کے دیکھنے کا بیان کیا کعب اجار نے بھی ابن قلاب کو  
 دیکھ کر کہا مقرر وہ یہی آدمی ہے سبھون نے یہ حقیقت سنکر دیکھ کر کعب اجار کے علم پر  
 تعجب کیا اور اللہ تعالیٰ کے کلام کے قرآن کے سچ ہونے کی شاہد ہی معلوم کی سننے والو  
 دیکھنے والو انکامیان یقین زیادہ ہوا جانتا کہ خدا تعالیٰ نے کافروں کے ساتھ اوعاد  
 شراؤ کے ساتھ جسے ارم بنایا تھا کیسا معاملہ کیا کس کس طرح سے اسکو ہلاک کیا  
 اور اس کے شہر کو چھپا ڈالا یہ عمرت کی بات تھی خداوندی کی صاحبی کی جو اسکا فر  
 مغرور نے اپنی بنائی چیز کو دیکھنے نہ پایا اب غضب اس کے اوپر پڑا جو اسکا اور اس کے  
 گھر کا نام نشان نہ رہا وَيَذَرُ الَّذِينَ جَاءُوا الصَّخْرَةَ بِالْوَادِ اور کیا کیا تیرے خدا نے چھڑ  
 ٹھوڈی قوم سے جو صالح پیغمبر کی قوم تھی کس طرح ان کو مارا ہلاک کیا دے لوگ تھے  
 جو وادی قراین پتھر و ٹوکاٹ کر اپنے رہنے کے واسطے گھر بنائے تھے اول جن لوگوں  
 نے بڑے بڑے سخت پتھر کاٹ کر گھر بنائے ٹھوڈی قوم تھی عاد کے بھائی کی اولاد تھی  
 بڑے زور آور ایک ہزار سات سو شہر بنائے تھے ہر ایک شہر میں ہزاروں گھر تھے  
 سب پتھر و ٹوکے سنگین محکم طرح طرح کے محل والان بالا خانے ایک بڑے میدان میں  
 جگہ نام وادی قرا تھا ہزاروں کوس کا میدان تھا مال ملک گھر بار میں محفوظ تھے  
 جب انھوں نے حضرت صالح پیغمبر کی بے فرمانی کی اور ان کی اونٹنی کو جو پتھر سے حضرت

صالح پیغمبر کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے پیدا کی تھی مارا اور اونٹنی کے پانوں کا قتل  
 اللہ تعالیٰ کا غضب اُٹھ گیا اور پرایا سب مر گئے حضرت صالحؑ اور جو مومن تھے وہی بچے  
 وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ اور نہ دیکھا نہ جانا کیا کیا کیت کیا پروردگار نے تیرے  
 فرعون کے ساتھ جو اوتاد کا خاوند تھا جس کا بڑا ملک تھا بڑا لشکر تھا محکم سپاہ تھی  
 جب باہر نکلتا تھا اسکے اور اسکے لشکر کے لئے چھپے کھڑے ہوتے تھے بے شمار ستون  
 خیموں میں گتے تھے اپنی اس دنیا کی دولت میں مغرور تھا آدمیوں کو چومینا کر کر مارتا تھا  
 خرمین آیا ہی فرعون کا ایک خزانچی تھا اسکا نام جبریل تھا فرعون سمجھ کر حضرت موسیٰؑ  
 کے اوپر ایمان لایا تھا کسی کو معلوم نہ تھا اور جو رو اسکی فرعون کی بیٹی کی مشاطہ تھی کنگھی  
 چوٹی کرتی تھی وہ بھی ایمان لائی تھی کس طرح اس سخت لڑکی نے خبر پا کر اپنے باب  
 فرعون کو جا کر کہہ دیا فرعون غصہ ہوا اور اسکو بلایا ایمان کی بات پوچھی معلوم کیا اس  
 کہ اپنے ایمان کو چھوڑ دے کافر ہو جا موسیٰؑ کو مت مان بہت کہا مارنے سے ڈرایا  
 وہ بی بی اپنے ایمان کے اوپر محکم رہی نہ پھری فرعون سے کہا تو مار ڈال خواہ کچھ کر  
 میں اپنے ایمان سے پھر نیکی نہیں تیرا حکم دنیا میں چلتا ہی کئی دن کی حکومت چلا لے  
 آخرت میں تیرا حکم کچھ چل نہ سکیگا فرعون نے کہا اسکے چاروں ہاتھ پانوں کو لو ہے کی  
 چاریمچوں سے زمین میں ٹھونکنے یوں چومینا کر دیوین اس ظلم سے اس بی بی کو مارا  
 اللہ تعالیٰ نے اسکو بہشت میں داخل کیا اور فرعون کی جو رو بی بی اسکیہ انکا نام تھا  
 وہ بھی چھپکے حضرت موسیٰؑ کے اوپر ایمان لائی تھی اس بی بی کو جو مشاطہ تھی مارتے  
 ہوئے بی بی اسکیہ کو ترس آیا فرعون سے کہا کیوں اس طرح مارتا ہی ظلم کرتا ہی  
 فرعون نے غصے ہو کر کہا کیا تو بھی موسیٰؑ کے اوپر ایمان لائی ہی بی بی اسکیہ نے کہا ہاں  
 میں بھی ایمان لائی ہوں فرعون نے غصہ ہو کر کہا جو تو ایمان سے پھرتی ہی تو پھر نہیں  
 تو تیرا بھی ایسا ہی حال کہ دنگا اللہ تعالیٰ نے اسکو بھی ایسی قوت بخشی جو وہ اپنے ایمان

محکم رہی خاوند کی بات نہ مانی بلکہ اسنے اسکو بہت نصیحت کی کہا کیوں خوار ہونا ہے  
 عاجز بندہ ہو کر خدائی کا دعویٰ کرتا ہے تو خدا کے غضب و نہیں ڈرتا اور یہی اسی  
 باتیں کہیں جو فرعون بہت غصے ہو کر اپنی شرم چٹانگ ناموس کو دیکر کر لوگوں سے  
 کہا جو اس بی بی پاکدامن کو بھی زمین میں جت لٹا کر اسی طرح چومینا کرنا تھے یا توں  
 میں میخیں ٹھونک کر مار دے کی چھاتی کے اوپر چکی رکھو بھاری چھردھر و اور بہت سخت  
 عذاب کیا تو بھی بی بی آسیہ نے اپنے ایمان کو نہ چھوڑا مرنے وقت اللہ تعالیٰ کی رگ  
 میں دعا کی اہی میرے واسطے بہشت میں گھر بنا اپنے پاس پہنچا اللہ تعالیٰ نے اسکی  
 دعا قبول کی اسی وقت اسجگہ حضرت موسیٰ حاضر ہوئے خدا تعالیٰ کے حکم سے کہا حاضر  
 جمع رکھہ نظر اٹھا کر اوپر دیکھ بی بی آسیہ نے اوپر دیکھا درمیان سے پردہ اٹھ گیا  
 بہشت میں اپنی جگہ اپنا گھر دیکھا بہشت کی خوبیاں سب نظر میں شکر کیا اسی خوشی  
 میں اسکی پاک روح بدن سے نکل گئی بہشت میں پہنچی اسطرح سے جو لوگوں کو فرعون چومینا کر  
 مارتا تھا اسی واسطے اسکو ذی الاوتاد فرمایا الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ وہ  
 لوگ جو بیفرمانی کی انھوں نے شہر نہیں یہ تینوں گروہ عاد اور فرعون اور ثمود  
 لوگ تھے جو اپنی نادانی اور مگر اسی کے سب بندگی کی حد سے گزر گئے تھے شہر نہیں  
 بے فرمانی کے کام کرتے تھے فَاكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ پھر بہت کیا ان تینوں گروہ نے  
 ان شہروں میں فساد خرابیاں ظلم لوٹ مار زبردستیاں تمام کیاں اللہ تعالیٰ کا حکم مانا  
 پیغمبروں کے اوپر ایمان نہ لائے ہدایت کی باتوں کو جھوٹھ جانا بھلے کام بھلی راہ  
 کو برا جانا بریکاموں کو اچھا جانا خلق کے اوپر ظلم کیا تم کیا حصہ علیکم منہ بک سوط  
 عذاب پھر الَا اِنَّ كَاْفِرُوْنَ ظَالِمُوْنَ کے اوپر تیرے پروردگار نے ایک دفع  
 کوڑا غضب کا کوڑا عذاب کا ہر ایک کو ایک طرح کا عذاب کیا پہلے عادی قوم  
 کو باؤ میں اڑا یا دوسرے عادی قوم کو لاکھوں آدمیوں کو شہداد کے ساتھ ایک غضب



اکی آواز سے مار ڈالا ہلاک کیا اور نمود کی قوم کو بھی ایک سخت عذاب کی آواز سے ایک  
 آگ کے شعلے کے ساتھ نجات دلا کر دیا اور فرعون کو اور فرعون کے  
 ساتھ کے لوگوں کو چھینٹیں لاکھ آدمی کو دریا میں غرق کر دیا سب پانی میں ڈوب مرے ایک  
 آدمی نہ بچا چلیاں گھر بار محل خزانے باغ تماشے ان لوگوں کے سب کچھ ایک ہی دن  
 میں چھٹ گئے رہ گئے یہ کچھ انکافروں کو دنیا میں عذاب کیا اُس عذاب کے آگے  
 جو آخرت میں ہو ویسا ایسا ہی جیسے کوڑے کی مار اور آگ میں جلنا اور ہمیشہ کے  
 عذاب میں رہنا ابھی باقی ہے ان آیتوں میں نصیحت ہے ارشاد ہے تمام آدمیوں کو  
 چاہئے کہ ہمیشہ ڈرتے رہیں مومن مسلمان بندگی کرنے میں حکم بجا لائیں حجت و  
 چالاک رہیں اور کافر مشرک بدین انکار کرنے والے بے فرمان حکم ماننے والے  
 اپنے دلوں میں سمجھیں بوجھیں جو پروردگار نے اگلے زمانے میں جن لوگوں نے حکم  
 نہ مانے تھے اور کیسے کیسے بُرے زور آور قوت والے تھے بڑی دولت دنیا مال خزانے  
 لوگ لشکر رکھتے تھے انکوان کی بے ایمانی کے سبب کس کس طرح سے خراب رسوا کر  
 مارا پے کس بھروسے کے اور پر ایمان نہیں لائے اپنے پیدا کر نیوالے کا حکم نہیں مانے  
 نبی نہیں کہنے اسد و رسول کے حکم کو قبول نہیں کرتے اسد تعالیٰ کے عذاب کو اور  
 اسد کو کیا دور بوجھا اِن ہر ایک کے لیے صائد تحقیق پروردگار تیرا یا محمد مرصدا پر ہی  
 مرصدا گذر گا ہ کو کہتے ہیں جہان اور راہ ہو و بے ایک ہی راہ ہو وے تنگ اور  
 کوئی جانبی والا ہو مسافر راہ کا چلنے والا اسی راہ میں ہو کر نکلے اور اُس گذر کے  
 سے بیکو پر جو گذر بان مٹھتا ہے سب راہ چلنے والے اسکے آگے ہو کر نکلتے ہیں  
 اس گھاٹو الکو سب مسافروں کی جبر رہتی ہے ہر ایک کو پوچھتا ہے ٹھک جو رہا  
 اُس سے چھپا نہیں رہتا ہر ایک سے اسکے موافق سلوک کرتا ہے چور ٹھک پکڑا  
 جاتا ہے سچا صاف شاہ آدمی خاطر جمع سے چلا جاتا ہے اسی مثال پر اللہ تعالیٰ

فرمانا ہے خبر دنیا ہے جو پروردگار اس پر جسے ہی سب خلق کے اوپر سب کسی کے ساتھ سب کی نسبت مرصدا ہے کوئی بندہ اس کے آگے سے کہیں جا نہیں سکتا ایک راہ کے سوا اور راہ نہیں دنیا سے آخرت کو سب کوئی چلا جاتا ہے آگے یا پیچھے اور دنیا میں جو کوئی جو کچھ کام کرتا ہے بھلا بُرا اور جیسی نیت بھلی بُری دل میں رکھتا ہے پروردگار دیکھتا ہے جانتا ہے اور جیسی کوئی بات کہتا ہے بھلا بُرا سنتا ہے وہ بات لکھی جاتی ہے کوئی کام کوئی نیت کوئی بات اس پروردگار سے چھپی نہیں دنیا میں جسکو چاہتا ہے برے کام بری بات بری نیت کے بدلے میں عذاب کرتا ہے خواہ کرتا ہے ذلیل کرتا ہے اور آخرت میں کافروں مشرکوں بیدنیوں کو مقرر عذاب کرتا ہے اور کرگیا کافر ہمیشہ کے عذاب میں پڑے گا اور مسلمان گنہگار و نہیں جسکو چاہے گا عذاب کرگیا جسکو چاہیگا نہ کرگیا اور دنیا میں جسکو چاہتا ہے اچھی بات اچھے کام اچھی نیت کے بدلے میں ثواب دیتا ہے صحت عافیت خیر برکت خیر کی توفیق دین و ایمان کی رغبت بخشتا ہے اور ہزاروں خوبیاں دیتا ہے عزت حرمت بخشتا ہے اور آخرت میں آخر کو مومنوں مسلمانوں کو بہشت میں داخل کرگیا سب کسی کو مومن کافر سچے جھوٹے کو دنیا سے آخرت کی راہ میں چل کر قیامت میں پروردگار کے حضور میں پہنچا ہے جزا سزا ہر ایک کو ملیگی اور قیامت کے دن دوزخ کے اوپر پل صراط کھڑا ہووے گا ہر ایک کو اسی راہ پر گزرنا ضرور ہووے گا پل صراط بال سے باریک تر ہے تلوار سے تیز تر ہے بیش ہزار برس کی اسمین راہ ہے سب کوئی اسی راہ پر ہو کر چلیگا سچے مومن مسلمان آرام سے خوشی سے شتابی سے چلے جاؤنگے بارہواؤنگے اور جھوٹے لوگ منافق مشرک کافر چل نہ سکیں گے یا نون ہاتھ کٹ کٹ کر دوزخ میں گر پڑیں گے اور فرشتے آگ کے گرز ہاتھ نہیں لئے ہوئے دونوں طرف سے بلکے کھڑے ہووے ہر کسی سے ایک طرح کی بات کا سوال کریں گے پوچھیں گے اُسے

کے اوپر سات مقام میں جدا جدا سوال ہو گا جو کوئی ٹھیک جواب دیو گا اچھی طرح  
چلا جاوے گا اور جو کوئی جس مقام میں جواب نہ دے سکیگا وہ میں کٹ کر دوزخ میں گر  
جاوے گا اول مقام میں ایمان کا سوال کرینگے پوچھینگے دنیا میں تو اللہ و رسول کے اوپر  
ایمان لایا تھا خدا تعالیٰ کو ایک جانتا تھا اسکی بندگی میں اور کبیکو شریک کرتا تھا  
یا نہ کرتا تھا پھر جو کوئی دنیا میں بے ایمان تھا کافر مشرک منافق تھا اسجگہ سوال میں  
اٹک جاوے گا کلمہ نہ پڑھ سکیگا پانچ سات تباوے گا فرشتے گزر مار کر دوزخ میں ال  
دیوینگے اور مومن مسلمان اپنے ایمان کی خبر دے کر کلمہ پڑھ کر آگے چلا جاوے گا  
پھر دوسرے مقام میں نماز کا سوال ہووے گا پوچھینگے تو مسلمان نماز پڑھتا تھا یا نہ پڑھتا  
تھا اور جو پڑھتا تھا تو کس طرح پڑھتا تھا فرض واجب سنت مستحب فاسد مکروہ نماز  
کے ارکان احکام کیا ہیں جا اچھی طرح جواب دے سکیگا اچھی طرح سے آگے چلا جاوے گا  
اور جو جواب میں اٹک جاوے گا اور دنیا میں نماز نہ پڑھتی کچھ نہ کہہ سکیگا وہ بندہ ناس  
میں پڑے گا بات بہت مشکل ہو پڑے گی ایک ایک بات کے تفاوت میں ہزار ہزار برس  
قید پڑے گا پھر تیسرے مقام میں رکوع کا سوال ہووے گا چوتھے مقام میں روز و رات کا  
سوال ہووے گا پانچویں جگہ میں صلہ رحم کی بات پوچھینگے بہن بھائی کا حق بجالایا تھا  
ان کا حق تلف کیا تھا چھٹے مقام طہارت کا یعنی وضو غسل پاکی ناپاکی کا سوال  
کرینگے ساتویں مقام ما باپ کا حق پویش اقر با بھائی بندہ بار آشتادوست ہمسائے  
اٹک کا حق ادا کیا تھا یا نہ کیا تھا یہ سوال ہووے گا جو کوئی اس سوال کا جواب اچھا دے  
وے گا سب گرفتار یونسے فراغت کرکے چکا فارغ ہووے گا چھٹی پاویں گات بہشت میں جاوے گا  
داخل ہووے گا اور جو کوئی اچھا جواب نہ دیوے گا دوزخ میں گرے گا عذاب میں پڑے گا  
یہ حقیقت اس گدڑ گاہ کی ہے سب کسی کو اس راہ پر جانا ہووے گا خواہ خواہ اللہ  
گدڑ نہ ہووے گا یہ سب معاملتیں اسجگہ ہر اک کے اوپر گزریں گی جیسا جیسا دنیا میں جس

کسی نے کام کیا ہو گا ویسا ہی ویسا پاویگا اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے اس گزر  
 میں منتظر ہیں موجود ہیں ہر ایک کے حال کے موافق ہر ایک سے سلوک کرینگے کوئی  
 اچھی طرح سے چلا جاویگا یا راتر جاویگا کوئی بندہ میں پڑ جاویگا مار کھاویگا خدا  
 میں پڑیگا یہ حقیقت ہے اس راہ کی ستمنا کو چاہئے جو دنیا میں اس حقیقت کو ستم  
 سمجھ بوجھ کر اچھی راہ میں قدم رکھے حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں  
 محکم ہووے اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگے جو دین کی راہ میں اس کا قدم ثابت کر دیوے  
 اور کسی راہ میں نہ جا پڑے مگر راہ نہ ہو جو صاحب علم ہو آپ کتاب کا پڑھنے والا  
 ہو تو دین کی کتابوں سے قرآن مجید سے تفسیر سے حدیث سے دین کی راہ کو معلوم  
 کر لیوے اسکے موافق کام کرے اور جو ان پڑھا ہو تو طاقت کے موافق علم حاصل  
 کرے پڑھے اور جو آپ پڑھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو دے تو پڑھوں سے پوچھتا  
 رہے ایمان کیا چیز ہے مسلمانی کیا چیز ہے ایمان کے اعتقاد کی اصل کتنی ہیں اللہ  
 تعالیٰ کی کیسی صفاتیں قرآن مجید میں کیا کیا کچھ فرمان ہیں کیا نصیحتیں ہیں حضرت  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے آخرت کی کیسی حقیقت ہے سب خلق آخر  
 کو جو بیٹے اٹھیں گے کیسی معاملتیں انکے آگے آئیں گے روز کیسی ہے اور کیا ہیں  
 بہشت کیسی ہے اور کیسی کیسی نعمتیں ہیں اس میں حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 دنیا میں کیا کیا کام کئے کیسے کیسے کام امت کو فرمائے کس طرح خدا تعالیٰ کی بندگی  
 کی کس طرح نماز پڑھی روزہ رکھا خلق سے کیا معاملتیں کیں کس طرح اٹھے کس طرح بیٹھے  
 کس طرح کھائے کس طرح پیا کیا عبادت تھی کیا عادت تھی یہ سب علم اور جو دین  
 کے علم ہیں سب ضرور ہیں لازم ہیں جس کسی نے نیک بندے نے یہ راہ پائی اور اس  
 راہ کے اوپر قائم ہوا سب سے دُور ہوا دنیا میں بھی خوش رہا مرنے کے کچھ  
 بھی خوش ہوا اور آخرت میں بھی خوشی سے اس گزرگاہ سے چلا جاویگا بشتابی

سے پہل صراط کے اوپر سے گزر جاویگا بہشت میں پہنچ جاویگا اور جس نے اس راہ کو  
 نہ بوجھا نہ سمجھا نہ پایا دین کی راہ میں نہ چلا دنیا میں آخرت میں دونوں جہان میں  
 خوار ہوویگا کہیں اس کا ٹھکانا نہیں اللہ تعالیٰ سب مومنوں کو چاہے اسے نادانی  
 سے گمراہی سے بھرنے سے اپنی پناہ میں رکھے یہہ حقیقت ہی اچھی راہ کی یہہ بات  
 ہی عزت کی بہتری کی جو کوئی اس اچھی راہ میں دین کی راہ میں چلا طاف ہر باطن  
 کے کام دین کی بہتری بزرگی کو پہنچا دنیا میں آخرت میں عزت آبرو پائی اور جن نے  
 دین ایمان کی مسلمان کی راہ چھوڑ دی دونوں جہان میں خوار ہوا وہ دین کی راہ  
 اور یہہ ایمانی کی راہ خوار کی راہ ہے آدمی کو چاہئے کہ اس میں فرق کرے  
 سوچ کر اچھی راہ اختیار کرے و لوگ بے آدمی جن کو ایمان نہیں اللہ و رسول کو آخر کو  
 نہیں پہچانتے نہیں جانتے و عزت اور خوار کی اور نیک نستی اور بد بختی دنیا ہی  
 میں بوجھتے ہیں و بے نادان میں یہہ حقیقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاَمَّا  
 الْاِنْسَانُ اِذَا مَآ اَبْتَلَا فَاَمَّا لَکُمْ مَلٰئِکَہٗ فَاَمَّا لَکُمْ مَلٰئِکَہٗ فَاَمَّا لَکُمْ مَلٰئِکَہٗ  
 جِسْمٌ اَزْمَا یَا سَکُو پُرور دگار نے اس کے پھر بزرگی دی اس کو اور نعمت دی  
 اس کو پھر کہتا ہے پُرور دگار نے میرے بزرگ کیا مجھے بڑا کیا مجھے فَاَمَّا اِذَا  
 مَآ اَبْتَلَا فَعَدَا عَلَیْکَ سِرْفَہٗ فَعَدَا عَلَیْکَ سِرْفَہٗ فَعَدَا عَلَیْکَ سِرْفَہٗ  
 پُرور دگار نے پھر تنگ کیا اس کے اوپر رزق کو وہ کہتا ہے پُرور دگار نے میرے  
 حقارت کی میری امانت کی میری خوار کیا مجھ کو وہ آدمی جو کافر ہیں منافق  
 ہیں بیدین ہیں بے ایمان ہیں اور جو بے ایمان ہیں دین میں سست ہیں آخرت کے  
 اوپر یقین نہیں رکھتے رات دن دنیا کے کام دنیا کی دوستی میں ڈوبے رہتے ہیں  
 آخرت کے اوپر کچھ ایمان نہیں رکھتے ایسے لوگوں کے پاس بزرگی بڑائی عزت  
 آبرو جو کچھ ہے سو دنیا کے مال میں اسباب میں روئے اشرفی میں ہیں ان لوگوں کو

اسی بڑائی کی فکر ہے اسی بڑائی کو ڈھونڈتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب بندوں کو ہر طرح سے آزماتا ہے بہت لوگوں کو دنیا کی فراغت جمعیت مال دولت میں آزمائش کرتا ہے جو کونسا بندہ پہلے دولت نعمت پا کر شکر بجالاویگا مال کو خدا تعالیٰ کے حکم میں خرچ کرے گا اچھے کام میں دین کے کام میں لگاوے گا غریبوں کی خبر لیوے گا بھوکھوں کو کھلاویگا تنگوں کو پہناویگا حق میں لیوگا حق میں دیوگا جو کوئی ایسا کرے گا آخرت کو ثواب پاویگا اور کونسا بندہ اس دنیا کی نعمت دولت پا کر ناشکری کرے گا مال کو حرام میں کھویگا تبرع و رکرے گا گناہوں میں پڑے گا اللہ تعالیٰ کے حکم کو الٹا کرے گا اس سبب دوزخ کے عذاب کے لائق ہو جاوے گا یہاں تک کہ ایک طرح کی آزمائش ہے اور بہت لوگوں کو فقیر سی نادار سی تنگی نصیب ہے میں آزماتا ہے جو کونسا بندہ اپنے ایمان میں رہ کر صبر کرے گا اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے اوپر راضی رہے گا بہت کے ثواب کے لائق ہو جاوے گا اور کونسا بندہ بیصبری کرے گا اللہ تعالیٰ کا شکوہ کرنا رہے گا تقدیر سے ناخوش ہو جائے گا بدراہی میں جاوے گا دوزخ میں گرنے کا سزاوار ہو کر آخر کو دوزخ میں جہنم بدست ہو جاوے گا اللہ تعالیٰ مومنوں مسلمانوں کو اس بلا سے اپنی نیاہ میں رکھے گی طرح کی یہ آزمائش دنیا میں اللہ تعالیٰ سب بندوں کے ساتھ کرتا ہے جب ان آدمیوں کو جو کافر مشرک منافق بدین ہیں اور لوگ جو دین میں سست ہیں دنیا ہی کے طلب کرنے والے ہیں وہ پاک پروردگار آزماتا ہے تو ان کو مال دنیا دولت اولاد مرد و خوبیاں نعمتیں دیتا ہے وے ایسے دنیا میں دنیا کے کار بار میں مشغول ہوتے ہیں جو کوئی ان کو ہدایت کرے آخرت کی راہ بتاوے آخرت کے بھلے کی باتیں ستاوے تو اسے اس ہدایت کو کچھ نہیں سمجھتے خیر خوبی کی باتیں کچھ نہیں مانتے جو کوئی ان لوگوں سے کہتا ہے تم دنیا میں اتنے مشغول ہو جاؤ دنیا کے مال کے اوپر مغرور مت رہو غافل مت ہو ظلم زیادتی گناہ مت کرو آخرت میں تمکو عذاب ہووے گا دوزخ

میں پڑو گے آگ میں جلو گے سچو بندگی کرو اپنے کفر شرک نفاق کو چھوڑو ایمان کے  
 مسلمان کے کام میں سستی مت کرو تو دے لوگ اسکے جواب میں کہتے ہیں ہم کو خدا  
 بزرگی دی ہے مال دولت میں بڑا کر دیا ہے ہم کو کیا پرواہ ہے کچھ بنو و یگا دنیا میں  
 ہم بڑے ہیں اور بڑے باپ کے بیٹے ہیں آخرت میں بھی ہم کو بڑائی ہے یلگی پھر اتنی  
 محنت کرنے سے ہم کو کیا کام ہے اور جب ایسے لوگوں کو وہ خداوند پاک آزمائش  
 کرتا ہی روزی رزق کو تنگ کرتا ہی فقیری ناداری میں آزماتا ہی بیابا بیٹا ان  
 مار ڈالتا ہی یہ آدمی بے یقین اللہ تعالیٰ کی قصا سے سخت ناخوش ہوتے ہیں  
 ناراض ہوتے ہیں گلہ کرتے ہیں ہر وقت شکوہ کرتے ہیں کہتے ہیں ہم کو خدا نے خوار  
 کیا ہمارا امانت کی ہمو رسوا کیا ہمارا برا کیا ایسے آدمی بے لوگ جن کو آخرت پر  
 ایمان نہیں آخرت کی خوبی کے اوپر یقین نہیں رکھتے و س دنیا ہی کی دولت کو مال کو  
 دنیا ہی کی جمعیت کو فراغت کو دنیا ہی کے اسباب کو اولاد مراد کو بہت بڑی بات  
 بوجھتے ہیں عزت آبرو اپنی سب طرح کی اسی میں سمجھتے ہیں اسی کی زیادتی میں خوش  
 ہوتے ہیں اور روزی کے کم ہونیکو فقر فاقہ کو بہت برا جانتے ہیں دنیا کے مال دولت  
 اولاد نہ ہونیکو اپنی رسوائی اپنی امانت اپنی خواری خرابی سمجھتے ہیں اس سب نہت  
 ناخوش رہتے ہیں ناخوشی ظاہر کرتے ہیں گلہ شکوہ کرتے رہتے ہیں بہت آدمی ایسے  
 ہیں جو کافر ہیں مشرک ہیں اور دنیا کے دولتمند ہیں اور انکو کوئی ہدایت کی بات کہے  
 اچھے کاموں کی طرف بلاؤ برے کاموں سے منع کرے تو ہرگز نہیں مانتے اور یہی  
 بات کہتے ہیں ہم اچھے ہیں ہمارا دنیا میں بڑا مرتبہ ہے اور آخرت بھی ہودگی تو ہمارا  
 بھلا ہی ہو و یگا اور اگر فقیری میں ہو وین تو بھی ایمان نہ لا وین اور کہیں خدا نے  
 ہم سے دنیا میں کیا بھلا کیا جو آخر کو آخرت میں بھلا کر یگا خواری خرابی میں پڑے ہیں  
 اور لوگ جو منافق ہیں اور انکو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مال دولت دیا ہے پلنے نفاق ہی کو زیادہ کرتے ہیں یہی بات

دین

دین

دل میں یہی کہتے ہیں خدا نے ہمیں اس طرح بے ایمانی میں دولت دی ہے تو یہی بات  
 ہمارے بھلی ہے اور جو ان کو فقیر کرے نادار کرے تو بھی نفاق زیادہ کرتے رہتے  
 ہیں کہتے ہیں مسلمانوں سے ہم کو کیا فائدہ ہوا؟ کلمہ پڑھنے سے ہم کو کیا نفع ہوا؟  
 جو کچھ مسلمانوں کے کام کریں اس طرح وہ مسلمان بھی جو اپنے ایمان میں سست  
 ہیں آخرت کی حقیقت جو نبی ان کو کچھ معلوم نہیں زیب زینتِ خوبی دینا ہی کی دیکھتے ہیں  
 اس کو بہت بڑی چیز جانتے ہیں جب خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو دنیا کا مال دولت دیتا ہے  
 اگر مالش فرماتا ہے تو یہ لوگ اپنی اس دولت میں مغرور ہو جاتے ہیں دین کے حکم سے  
 دین کے کاموں سے دین اری سے دین کے عاملوں فاضلوں سے برادر رہتے ہیں  
 کرتے ہیں حقارت کی نظروں سے دیکھ لے لوگوں کو دیکھتے ہیں آپ کو بہت بڑا جانتے ہیں  
 اپنے دلیلیں بوجھتے ہیں جو اسی طرح ہمیشہ خوش رہینگے یہ دلیلیں سمجھ کر اپنی دنیا کے حبش  
 میں خوشی میں سب دنیاداری کے کاموں کو بھولے رہتے ہیں آخرت کی اپنے بھلے کی فکر  
 نہیں کرتے اور جو تنگی نقدیہ میں پڑیں فقر فاقہ میں پروردگار ان کو آزمائش  
 کرے تو اپنے دلیلیں بوجھتے ہیں زبان سے کہتے ہیں خدا تعالیٰ نے ہمارے خوار میں  
 خرابی میں ڈالا ہے کیا ہمارا بھلا کیا ناز و رو سے کیا ہمارا فائدہ ہوا مسلمانوں کے  
 کاموں کا کیا اچھا بد لا دیا اسی طرح گلہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نیکوئی سے روزے  
 نماز سے دلیلیں اعتقاد کو سست کرتے ہیں ایمان اور مسلمانوں کے کاموں کی جزا اچھے  
 عملوں کا بدلہ دینا ہے مال دولت کو سمجھتے ہیں یہ بات ایسا اعتقاد بہت بڑی  
 جہالت ہے نادانی ہے آخرت کی حقیقت سے بخبری ہے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مومنوں  
 مسلمانوں کے واسطے اچھے کاموں کا بدلہ آخرت میں مقرر کیا ہے اس سے ان کو  
 بے خبری ہے سپوشی ہے اور جو آدمی جو سچے مومن مسلمان ہیں یقیناً ان کا مال ہے  
 ان کے پاس دنیا کے مال دولت کا ہونا نہ ہونا برابر ہے مال دولت کے ہونے سے



کچھ اپنی عزت حرمت نہیں بوجھتے اور اسکے ہوتے سے اپنی بے حرمتی نہیں سمجھتے عزت  
 حرمت آبرو و کرامت اپنی اسی میں بوجھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اُن کو جہل کی بلا سے  
 نادانی کے گمراہی کے کوٹے سے نکال کر فہم کے ایمان کے درجے میں پہنچا یا مسلمان کیا  
 مسلمان کی دولت بخشی اپنی بندگی کی توفیق عنایت کی زیادتی بڑائی بزرگی اسی میں بوجھتے  
 جو ایمان میں مسلمان ہیں رہیں تقویٰ میں زہد میں زیادہ زیادہ توفیق پاتے جاوین غلام  
 اچھے ہوتے جاوین بد خصلتین چھوٹی جاوین نیک خصلتین آتی جاوین اللہ و رسول  
 کی محبت زیادہ ہووے اللہ تعالیٰ کی یاد سے شوق سے دل معمور ہو جاوے رسول اللہ  
 کی پیروی میں قائم ہو جاوین اللہ تعالیٰ کی بندگی میں محکم ہووین خلق کے اوپر شفقت  
 کرتے رہیں یمینوں کے اوپر مہربانی کرتے رہیں اپنے مقدر سے بھوکھو نکال دیتے رہیں  
 مشکون کو کپڑے پہناوین ہر ایک پر احسان کرتے رہیں سب کا بھلا چاہتے رہیں  
 یہ باتیں اور اس طرح کی بہت باتیں ہیں جو مومن اپنی بڑائی اس میں بوجھتے ہیں  
 اور خوار سی خرابی ذلت حقارت کفر میں شرک میں نفاق میں بے ایمانی میں سمجھتے ہیں  
 جس طرح وہ شخص اُن بلاؤں میں پھنسا ہی جہالت سے کفر سے شرک سے نفاق سے  
 نکل نہیں سکتا ویسا ہی بے ایمانی کی باتوں کو بھلا جانتا ہی اور ایمان اور مسلمان  
 کے کاموں کو بُرا جانتا ہی اس سبب سے جو سچے مسلمان ہیں بوجھتے ہیں کہ یہ سب بہت  
 بڑی خرابی اور اذیت ہی جو خدا تعالیٰ نے اُنکے اوپر ڈالی ہی خدا تعالیٰ سے  
 نباہ مانگتے ہیں اور جب آپ میں دیکھتے ہیں کچھ غفلت آگئی بندگی کی توفیق کم ہوگئی  
 کوئی گناہ ہو گیا کسی فرض میں واجب میں خلل آگیا کوئی سنت ترک ہوگئی کسی حرام کی  
 خواہش نفس میں پیدا ہوئی دنیا کے مال کی دوستی و ملین آگئی اہر نہی کے ادا کرنے میں کچھ  
 خلل آگیا تو ان باتوں میں اپنی حقارت ذلت دیکھتے ہیں نہ امت کرتے ہیں شرمندہ  
 ہوتے ہیں تو بہہ کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُنکو عزت کے درجوں میں پہنچاتا ہے

دین کے کاموں میں محکم کر دیا ہے اور جس کو دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا کا مال  
 دیا ہے دو لہجہ کیا ہے اور توفیق نہیں دی جو اس مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرے  
 بخیر کی راہ میں دین کی جگہ میں نہیں دینا لایق کاموں میں حرام باتوں میں اٹھاتا ہے  
 یتیموں کی خبر نہیں لیتا غریب یتیموں کو کھانے پینے میں یاد نہیں کرتا اور صلہ  
 رحم حق ہمسایوں کا مسافروں کا اور جو حق اس کی گردن کے اوپر ہیں نہیں بجاتا تو ان  
 باتوں کو ایسے کاموں میں امانت تجارت بوجھتے ہیں دنیا کے ہونے ہونے میں  
 بڑائی چھوٹائی نہیں بوجھتے اسی بات پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کَلَّا یہ بات نہیں  
 جو تم گمان کرتے ہو اسی کا فرشتہ کو بے ایمانوں دنیا آزمائش کا عمل کا گھر ہے جزا  
 کی جگہ نہیں اکرام اور امانت کی جگہ عزت اور خوارگی کا ٹھکانا جو علون کے بدلے  
 میں مقرر ہوا ہے آخرت ہی دنیا نہیں دنیا میں عزت اس بات میں ہے جو خیر کے کام  
 کرو دنیا کے مال دولت میں نہیں ہی دنیا کی خوارگی اس بات میں ہے جو برے  
 کام کرو بری خصلتیں تم میں ہو جاوین ناداری فقیروں میں نہیں بل لَا تَكْرِهُونَ إِلَيْهِمْ  
 بلکہ امانت خوارگی تمہاری اس میں ہے جو یتیموں کے حال پر نیکی نہیں کرتے یہ بہت بری  
 بات ہے بوجہ بدینتی ہے مسلمانوں کو لازم ہے جس بچے کا باپ مر جاو اسکے اوپر چاہے  
 شفقت کریں پیار کریں اسکے کھانے پینے کی خبر لیوین اسکو تربیت کریں اللہ تعالیٰ  
 کے پاس قبولیت کا درجہ پاوین اور اس بات کا اٹھا کر ناکافروں بے ایمانوں کا کام  
 ہے وَلَا تَحْضَوْنَ عَلَى طَعَامِ الْمَسْكِينِ اور یہہ امانت بات ہے جو آپس میں ایک دوسرے  
 کو فقیروں مسکین کے کھانا دینے کے واسطے نہیں کہتے آپ بھی کسی جھوٹے کھانا نہیں  
 کھلاتے اور جو لوگ طاقت کھلانے پلانے کی رکھتے ہیں ان کو غریبوں کی کینوں کے  
 کھانا دینے میں رغبت نہیں دلاتے نصیحت بھی نہیں کرتے وَنَاكِلُونَ الثَّرَاتِ  
اَكَلًا اور یہہ بات ہے امانت کی تمہاری جو کھاتے ہو تم میراث کے مال کو بہت

سخت کھانا حرام حلال میں کچھ تفاوت نہیں کرتے اور میراث والوں کا حصہ دبا رکھتے ہیں  
 بہت بہت طرح کی لذتیں لینے میں مشغول ہوتے سو بھانت بھانت کے کھانے پیکار  
 رات دن کھاتے رہتے سو پیٹ بھرتے رہتے ہوا اور کچھ اپنی آخرت کے بھلے کا غم نہیں  
 کھاتے دن رات کھانے ہی کی فکر میں کھانے ہی کے کام میں رہنا حیوانوں کا کام ہی  
 یہ بھی بہت بری بات ہے وَتَجِبُونَ لِمَالِ حَبَا جَمًا اور یہ بات ہی امانت کی  
 تمہارے جو دوست رکھتے ہو مال کو بہت دوست رکھنا مال کا خواہ حلال ہو و خواہ حرام  
 ہو بڑی محبت اسکی رکھتے ہو مال جمع کرنا بڑی حرص ہے تم کو کسی طرح حلال مال ہو و  
 لے لیتے ہو یہ سب باتیں بد بختی کی دلیل ہیں خواری کی نشانیان ہیں پھر انھیں باتوں  
 میں امانت ہی تمہاری اور ناداری فقیری میں امانت نہیں اور جو سچے مومن مسلمان  
 ہیں انکو دنیا کی اور دنیا کے مال کی محبت نہیں و سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت پیروی کی دین کے علم کی محبت دوستی رکھتے ہیں حلال کھاتے ہیں  
 عبادت بندگی کرنے کی قوت کی نیت سے کھاتے ہیں اپنے مقدر کے موافق ہر ایک  
 کا حق پہچانتے ہیں جو کھو مکھانا کھلاتے ہیں مسکین فقیروں کی حاجت ہر لائے باز  
 یتیموں کے حال پر شفقت کرتے ہیں یہ باتیں ہیں بڑی عزت کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک  
 دنیا کے مال و دولت میں کچھ بڑی نہیں گلا لاتی نہیں پچا ہے کسی کے تئیں جو اس طرح کا  
 اعتقاد رکھے دنیا کے مال و دولت میں اپنی بڑائی بوجھے فقری کو خواری جانے فقر و کم  
 خوار سمجھے اور بے ایمانی بے دینی کے کام کرتا رہے لَٰذَا ذُكِّرْتُ لَا مَرْضَ دَا دَا  
 جو قوت کوئی جائیگی زمین ہلائی جائیگی ٹوٹ جائیگی کوٹنے پر کوٹنا ٹوٹنے پر ٹوٹنا ریزہ  
 ریزہ ہو کر سموار برابر ہو جائے گی بلند ہی پستی اونچا نیچا اسپن نہ رہیگا و جَاءَ دَا  
 وَ الْمَلِكُ صَفَا صَفَا اور آدھکا حکم پروردگار کا تیرے خلق کی جزا دینے کے واسطے  
 اول آخر کی خلقت زندہ ہووے گی سب جی اٹھیں گے ہر ایک اپنے عمل کا جزا بدلا پاوے گا

پروردگار کی قدرت کے اکثر تماشے ظاہر ہووینگے نظر آوینگے ہر آسمان کے فرشتے  
 حشر کے میدان میں صف باندھ باندھ کر کھڑے ہووینگے اول تمام خلق کو اول آخر  
 کے آدمیوں کے پہلے آسمان کے فرشتے گھیر کر کھڑے ہووینگے پھر دوسرے آسمان کے  
 فرشتے صف باندھ کر پہلے آسمان کے فرشتوں کو گھیر کر کھڑے ہووینگے اس طرح  
 سب آسمان کے فرشتے صف باندھ کر ایک دوسرے کے پیچھے کھڑے ہووینگے حکم کی انتظاری  
 میں — ہووینگے جب حکم ہو گا دیا ہی کر گا و جہان کو مٹا دینا اور  
 لائی جاوے گی اُس دن دوزخ کے اس کو حکم سے پروردگار کے بھیجے لاوینگے عرصات  
 میں حشر کے میدان میں حاضر ہونگے خبر میں آیا ہی جب حکم ہو گا دوزخ کو حاضر کرو  
 ستر ہزار ہزار زنجیریں لگاؤں گی ہر ایک زنجیر سے ستر ہزار فرشتے لگ کر دوزخ کو  
 کھینچ کر لاوینگے اور اس وقت دوزخ غصے سے جوش مارے گی پہاڑ پہاڑ برابر شعلے دوزخ سے  
 نکلنے لگیں اسی ہیبت کی آواز میں دوزخ سے نکلنے کے جو حشر کے میدان میں کوئی نہ رہے گا  
 خوف سے ڈرے ہیبت کے زانو کے اوپر گر پڑے گا ہوش و اس سب کسی کے  
 جاتے رہینگے پیر پیغمبر و اولی مومن مسلمان بھی اس ہیبت میں پڑ جاوینگے گرجاؤں  
 کافروں منافقوں کی آوازیں ہر کوئی اس وقت یا نفسی یا نفسی کہیں کوئی کسی کو یاد  
 نہ کرے گا سب کسی کو ہیبت کے مارے اپنی ہیبت فکر پڑ جاوے گی سوائے حضرت محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ دے اپنی فکر اس وقت کچھ نہ کرینگے اپنی امت ہی  
 کے واسطے دعا کرے کہ کہیں گے یا رب امتی امتی الہی میری امت کو اس ہیبت سے  
 غضب سے نجات بخیر فرما کہ دوزخ اس وقت حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب میں  
 کہیں گی یا محمد صحت بخشے ہیں امت سے جو سچے مومن مسلمان ہیں کیا کام ہی اللہ تعالیٰ  
 اس وقت سب فرشتے سے فرماوے گا دیکھو میرے دوست کی طرف میرے حبیب کی طرف  
 سب کوئی نفسی نہیں ہے محمد امتی امتی کہتا ہے اس وقت بھی حضرت محمد رسول اللہ ص

کا درجہ مرتبہ سب خلق کے اوپر ظاہر ہووے گا سب کوئی جا ہیگا جو ایسا بندہ پیارا مقبول  
 خدا نے تعالیٰ کو کوئی نہیں جب ہول ہیبت حشر کے میدان میں پڑ جاوے گی اسوقت ہر  
 کسی کو اپنی حقیقت سوچھ پڑے گی دنیا کی زندگی کی محنت کھاوے گی دنیا مفت ہاتھ سے  
 جاتے رہنے کا غم اٹھاوے گا یَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنَّى لَهُ الذِّكْرُ جی اسدن نصیحت  
 لیوے گا اپنے گناہوں کو یاد کرے گا آدمی اور کہاں ہے اسکو فائدہ نصیحت کا وہ لوگ  
 جو دنیا میں کافر ہے مشرک منافق بے دین آخرت کے اوپر ایمان نہ لائے قیامت  
 کے دن کی حقیقت کچھ نہ جانی معلوم نہ کی دنیا کی فکر میں ہمیشہ رہے آخر کی کچھ فکر نہ کی خوب  
 خیال سا جانا برسی باتیں برے کام کرتے رہے اپنے اپن اور سہ ماہی کو ٹھیک نہ کیا  
 اسی غفلت میں دنیا سے چلے گئے جبکہ ہول پیشین آن کپڑی تھ ہزاروں طرح کی  
 حشر تین اپنے دل میں کرینگے افسوس کرینگے کہیں گے ہم نہ کیا کیا کیا کیا پیغمبروں کی  
 بدایتوں کو نہ مانا خاطر میں نہ لائے مرشدوں کی بات نہ سنی کچھ اچھا کام نہ کیا بہت  
 پیچھا دینگے اسدن سب جہنم کو پہنچ جائینگے سب نصیحتوں کو اپنے دل میں مانینگے کہیں گے پیغمبر  
 سچ کہتے تھے ہم کو یقین نہ ہوا اسد تعالیٰ فرماتا ہے اَسْمَأْتِ اَنْ كُنْ نَصِيْحَةً كَرَاهِيَةً  
 فائدہ نہ کرے گی افسوس کرنا کچھ کام نہ آئے گا کام کات گذر گیا عمل کا ٹھکانا  
 دنیا میں تھا وہ بے فائدہ جاتا رہا آخرت بدلے کی جگہ عمل کی جگہ نہیں ہے  
 جسنے دنیا میں اسد تعالیٰ کا حکم بجالا کر رضی کے رضا مند عمل کے کام کئے اچھا بد لا پائے  
 اور جسے حکم نہ مانا برسی کے کام کئے خوار ہووے گا برا بد لا پائے اور جو وقت کا فائدہ نہ کرنا  
 برسی صورتیں غذا ب کی صورتیں نظر آویں گی ہیبت پڑے گی اعلیٰ برا دیکھ گیا یقیناً  
 یا کہیں قَدْ مَتَّ لِحَيَاتِي کیسی کاش میں آگے بھیجا میں جس نے کے واسطے  
 بے دین بے ایمان آدمی اسوقت غم کھاوے گا حشر کرے گا کہیں میں نے کیا برا کام  
 کیا خوب ہوتا جو دنیا میں ایمان لاتا بندگی کرتا دنیا کی خوشحالی میں حشر کا کام کرتا

اس دن کیواسطے اس جہان کے ہمیشہ کے چینے کے واسطے خوبان نعمتین دو کتبیں بھیجتا اس حسرت  
 میں ایسا نہ تھا تا ریکچا کچھ فائدہ نہ کر سکا فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابُهُ أَحَدًا وَلَا يُثِقُّ  
وِثْقَهُ أَحَدٌ پھر اس دن دنیا میں سے روز عذاب نہ کرے گا خدا کا سا عذاب کرنا کوئی اور  
 بند نہ کرے گا خدا تعالیٰ کا سنا کہ کما کوئی اسد تعالیٰ کا فرون منافقون کو ایسی ہی طرح  
 سے عذاب کرے گا جو ایسا نہ کرے گا عذاب کرنا کسی کے اوپر کسی بندہ کو قدرت نہیں  
 اور ایسے حکم بندوں میں دو ہیں دوزخ کی ان کو بند کرے گا جو کوئی کسی کو اسطر  
 بند نہ کر سکیگا کا فر مشرک سنا کہ ایسے سخت بندوں میں طوق زنجیرون میں پڑینگے  
 جو تمام آسمان زمین کی خلق جسمہوین اور چاہیں کہ کسی ایک دوزخی کا فر مشرک کو چھڑا  
 لیون نہ چھڑا سکیں گے سب کو پھیل قید و نکلے توڑنے میں عاجز ہو جاوینگے پھر اللہ تعالیٰ  
 نے دوزخیوں کی حقیقت کو ان فرما کر کچھ سچے مومنوں مسلمانوں کی حقیقت کو بیان فرمایا  
 جو حق مومن مسلمان ہیں پاک اعتقاد دنیا سے اٹھا چاہتا ہیں دنیا کو چھوڑتا ہیں  
 آخرت کی طرف کوچ کرنا گرجان بدن سے جدا ہوتی ہیں اسوقت خدا تعالیٰ کی طرف  
 سے فرشتے اگر اسکو غور سے دیکھیں گے کہ يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمَطْمَئِنَّةُ اسْجُدِي  
لِجَنِّهِ یا اے دل کے راضیہ مرضیہ رجوع کر چل اس دنیا  
 سے اپنے پروردگار کے پاس اس حال میں جو تو خدا تعالیٰ سے راضی ہے اور خدا تعالیٰ  
 تجھے راضی ہے یہ جو تون اس بندہ کو آوے گی جس بندہ نے ایمان میں آرام پایا ہے  
 خدا کی بندگی عبادت میں ریکڑا ہے اس کے دل نے اسد تعالیٰ کی یاد میں اخلاص میں  
 محبت میں آرام پایا اسد تعالیٰ کے حکم میں راضی ہو اے اللہ تعالیٰ کو آپ سے راضی  
 ہوا ہے فرشتے اس پر لب و لسان میں یہ خطاب کریں گے جو خوش ہو کر آسانی سے اس دنیا  
 کو چھوڑ دے گا اس میں چاہیگا پروردگار کی رحمت میں داخل ہو جاوے گا اور بعض  
 خاص بندوں کو تو فرشتے کے اسد تعالیٰ آپ خطاب کرتا ہے فرماتا ہے فَاذْكُرْ

ہی عبادِ حق و اذِ خلقِ جنتی پھر داخل ہو وراحمی جان پاک میرے خاص  
 بندوں کے درمیان اور میری بہشت میں میری خاص رحمت میں داخل ہو آرام کر خوش  
 رہ یہہ رحمت کا خطاب مومنوں کے حق میں مرنے کے وقت بھی ہوتا ہے اور جو وقت قیامت  
 ہووے گی قبروں سے اپنی ہر کوئی اٹھیکا اس وقت بھی ہووے گا اور جو وقت مومن بہشت  
 میں داخل ہووے گی اس وقت بھی یہہ خطاب ہووے گا سیکو رحمت کے فرستے یہہ خوشخبری  
 سناتے ہیں اور سیکو پیواسطہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ یہہ خوش و وقتی  
 سناوے گا اور خطاب کی سب طرح کی لذتیں اور فرسہ و خوشحالیان مومن کو ہوجاویگی  
 اور جن بندوں کی روحیں پاک ہیں ان روحوں کے اوپر یہہ خطاب ہووے گی اللہ تعالیٰ  
 یہہ خطاب آخر وقت اس بندے گنہگار کو بھی اپنے کی بندوں کے صدقے سے نصیب کرے  
**سورہ** بلد کی ہی اسمین بائیں آیتیں تراسی کلمہ رتین سو اکتیس حروف

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا اَقِمْ هَذَا الْبَلَدَ فَمَر کرنا ہوں میں اس شہر کی بند ہے مکہ کے شہر کی وہ  
 بڑا مبارک شہر ہے وَاَنْتَ حِلُّ هَذَا الْبَلَدِ اور تو حل ہووے گا اس شہر میں  
 یعنی مجھ کو قتل کرنا کہ میں حلال ہووے گا اور حلال یہہ جو داخل ہے یا محمد اس شہر  
 میں تو رہنے والا ہے تیرے پیدا ہونے کی رہنے کی جگہ یہہ مکہ کے شہر کو اللہ تعالیٰ نے  
 تیری بڑائی بخشی ہے مکہ کے درمیان میں اپنے نام کا بندہ کی بندگی کرنے کو واسطے  
 ایک گھر مقرر کیا بیت اس گھر کا نام رکھا حج کی جگہ امان کا ٹھکانہ کیا جگہ کوئی  
 اس گھر میں سچی نیت سے جاوے داخل ہووے دوزخ کے خوف سے امن پاوے اور ظاہر کے  
 قتل سے ماریے امان میں ہے اس شہر کے ساتھ اپنے کے محمد رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے رہنے کا شرف زیادہ کیا اور فرمایا تو اس شہر سے والا ہی اس سبب  
 اس شہر کی بڑائی ہے وَاللّٰہِ دَمًا وَّلَدًا اور سو گند کر میں جئے وائے کی

اور اسکی جو جہاں پہنچا وہاں ہی حضرت آدمؑ کی جو سب آدمیوں کے باپ ہیں اور تمام آدمیوں کی جو  
 آدمؑ کی اولاد ہیں قیامت تک پیدا ہوتی جاتی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے والد سے  
 ابراہیم خلیل اللہ مراد ہیں اور ماوراء سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی  
 اولاد ہیں اور مکے کے قسم کی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی جو انھوں نے کعبہ بنایا مکہ  
 میں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو مکہ میں پیدا ہوئے اور مکہ میں اول رہتے تھے  
 قسم کا جواب یہ ہے **لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ** مقرر پیدا کیا ہے ہم نے  
 آدمی کے تین سختی کے واسطے امت مشقت رنج ٹھہرنے کے واسطے دنیا میں آخرت میں  
 اول آدمی کی پیدائش چار چیز کی تھی گرمی سردی تری خشکی چار چیزیں آپس میں ضد ہیں چار  
 طبیعت میں جو ایک غالب آئے زیادہ ہو کر رنج آزار تصدیع پاکو نوچہینے اپنی مان  
 کے بیٹ میں گرمی میں بے دان ہیں رہتا ہے پھر سختی سے باہر نکلتا ہے پھر کئی برس عاجز  
 رہتا ہے چل نہیں سکتا کچھ کام کہیں سکتا بول نہیں سکتا ضعیف ہے محتاج ہے پھر اتوں  
 کے نکلنے کا بڑا رنج کھینچتا ہے پھر بہت بیمار یوں مریضوں میں گرفتار ہوتا ہے پھر دو وہ  
 چھوڑنے کی تصدیع پاتا ہے پھر کون سیفائدہ کھیل کر کتب میں قید پڑتا ہے پڑھنے لکھنے  
 میں استاد کی مار و ہار اٹھاتا پھر کئی برس میں عقل سمجھ دنیا کی دنیا کے کاموں کی  
 آتی ہے پھر جب بالغ ہوتا ہے حاجت بیاہ کی فکر پڑتی ہے جو روٹ کے ہوتے ہیں معاش  
 کی فکر و تدبیر و تدبیر میں بڑا جھگڑنے قضیے لڑائیاں ناخوشیاں آپس میں آتی ہیں  
 غرض کہ کھینچتا ہے پھر موت پیدا کرنے کی ہر ایک کو جدی جدی طرح آگے آتی ہے  
 بغیر محبت کے حاصل نہیں کی تو گرمی جاگرمی میں پڑتا ہے حکم میں جلنے کی خوار می  
 کھینچتا ہے تجارت سود اگر بن دیر یا بھگن کل شہر میں ادھر سے ادھر دھرے  
 ادھر مار مارا دھڑکا دھڑکا کر میں تمام دن دھوپ میں جاگرمی میں گرمی میں  
 برسات میں طوفان کے ساتھ کھڑا کرنا رہتا ہے زمین کو چھاڑتا ہے بیچ بوتا ہے



اور اسکی جو جناب ہمہ قسم ہی حضرت آدمؑ کی جو لب آدمیوں کے باپ ہیں اور تمام آدمیوں کی جو  
 آدمؑ کی اولاد ہیں قیامت تک پیدا ہونی جاتی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے والد سے  
 ابراہیم خلیل اللہ مراد ہیں اور ماوراء سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی  
 اولاد ہیں اور مکے کے قسم کی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی جو انھوں نے کعبہ بنایا مکہ  
 میں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو مکہ میں پیدا ہوئے اور مکہ میں اول رہتے تھے  
 قسم کا جواب یہ ہے اَلْاِنْسَانُ فِیْ کِبْدٍ تَحْقِیْقٌ مَّقَرٌّ پید کیا ہی ہم نے  
 آدمی کے تین سختی کے واسطے محنت مشقت رنج ٹھنخنے کے واسطے دنیا میں آخرت میں  
 اول آدمی کی پیدائش چار چیز کی بنا اگرمی سردی ترمی خشکی چار چیزیں آپس میں ضد ہیں چار  
 طبیعت میں جو ایک غالب آوے زیادہ ہو کر رنج آزار تصدیع پاکو نوچینے اپنی مان  
 کے پیٹ میں رحم میں کچھ دان میں پیدا ہوتا ہی پھر سختی سے باہر نکلتا ہی پھر کئی برس عاجز  
 رہتا ہی چل نہیں سکتا کچھ کام کر نہیں سکتا بول نہیں سکتا ضعیف ہی محتاج ہی پھر اتوں  
 کے نکلنے کا اثر رنج کھینچتا ہی پھر اوج بہار بون مریضوں میں گرفتار ہوتا ہی پھر وہ  
 چھوڑ بنکی تصدیع پاتا ہی پھر کئی نسیفائدہ کھیل کر کتب میں قید پڑتا ہی پڑھنے لکھنے  
 میں استاد کی ماردھاڑ اٹھاتا ہی پھر کئی برس میں عقل سمجھ دنیا کی دنیا کے کاموں کی  
 آتی ہی پھر جب بالغ ہوتا ہی رنج بیاہ کی فکر پڑتی ہی جو روٹ کے ہوتے ہیں معاش  
 کی فکروں تدبیروں میں پڑتا ہی جھگڑے قضیے لڑائیاں ناخوشیاں آپس میں آتی ہیں  
 غم غصہ کھینچتا ہی پھر موت کے پار کرنے کی ہر ایک کو جدی جدی طرح آگے آتی ہی  
 بغیر محنت کے حاصل نہیں ہوتا تو کرسی چاکری میں پڑتا ہی حکم میں جلنے کی حواری  
 کھینچتا ہی تجارت سوداگری کا دور یا جنگل جنگل شہر شہر میں ادھر سے ادھر ادھر سے  
 ادھر مارا مارا حواری پڑتا ہی جیتی کریمین تمام دن دھوپ میں جا کر زمین گرمی میں  
 برسات میں بلوں کے لپٹے کے لپٹے کرناز ہوتا ہی زمین کو پھاڑتا ہی بیج بوتا ہی

چو کیدار سی کرتا ہے کتنی کتنی محنت کے پیچھے لوالا منہ میں پڑتا ہے دو کا مدار سی میں  
 کئی ٹکون کی لالچ میں سکاروں اپنی دو کا نہیں قید ہو پھار ہتا ہے مزدوری کر کے کئی  
 پیسوں کے واسطے سر کے اوپر بھاری بوجھ اٹھا کر سختی کا چٹا ہوا کوسون دوڑا چلا جاتا ہے  
 لوہا رہیں تھوڑی مزدوری کی خاطر سکاروں آپ کا ک میں جلاتا ہے دھوئیں میں تن  
 بدن کو کالا کرتا ہے اس طرح ہر ایک کسب جو قوت لاکر نے کے واسطے ہی بغیر محنت  
 بغیر سختی حاصل نہیں ہوتا ہے غرض ہر ایک آدمی باوجود ہر سے لیکر غریب فقیر تک سختی  
 میں رہتے ہیں بادشاہ نے یہ مال پایا ہے دولت پالی طبیعت اسکی کہتی ہے سب طرح کی  
 لذتیں لینا رہ فرے اڑاتا رہ آرام کرتا رہ سہا لوگ باجھا کر پھیر لیتے ہیں غرضین جانتیں  
 غرض کرتے ہیں ہزاروں طرح کے مقصد کہتے ہیں اندر رہیں چھٹی نہیں ملتی ایک دم بھی  
 خاطر جمع کے ساتھ آرام نہیں کر سکتا پھر دشمن مدعی ٹپ لگے ہی رہتے ہیں دیکھتے ہیں  
 جو ہمیشہ میں پرکھ خاں ہو جاوے تو اسکا ملک چھین لیا میں برج مرج ڈالیں پھر  
 لشکر کشی کی لڑائی کی سختی اٹھا دیں پھر اسد و رسول کا اور جو خلق کی نگہبانی کرتا رہ  
 آپ کو آرام میں مت ڈال عدل کر احسان کر ظلم مت کرتا رہی کی نیکی بدی کی زور زیادتی  
 کی پریش تھے ہووے گی بادشاہ ان قیدوں میں رہتے ہیں اور رعیت ہمیشہ  
 بادشاہوں کے حکم میں ہیں خوف میں ڈر میں ہیں حاکموں کے ہوش مار ڈانڈ کی سختی کھینچتے ہیں  
 اولاد باپ کے استاد کے حکم میں چلنے کا خدمت کا ہوتے ہیں ما باپ اولاد کی پالنیکی  
 اور اسکی تربیت کی سختی میں ہیں جو روخاوند کے ہاتھ سے رہی ہے خاوند جو رو کے  
 ہاتھ میں انگ رہا ہے لونڈی غلام میان بی بی کے حکم میں دن کام کا ج مار دھاڑ  
 نین نبد میں بی بی میان ان کی شرارت میں کام کے میں جاجر ہو رہے ہیں تنگ  
 ہیں گالی مار کرتے کرتے تھک گئے ہیں غرض سب آج کل وقتوں کے ساتھ ہیں ہر کوئی  
 جب سے بالغ ہوا ہے تب ہی سے شریعت کا حکم آیا ہے رسول کا فرمان اس سے پہ

پہنچا ہے دین کا حکم علم کھانا تیرے اوپر فرض ہے مسلمان کے کام کرتا رہ اور کام  
 سوائے مسلمان کے مت کر آپ کو پاک رکھ غسل کرو صو کرنا پڑھ روزہ رکھ زکوٰۃ  
 دے حج کرا یا ایسا کر اچھا کام دین کا کام کرتا رہ ہر کام چھوڑے حق پہن حق  
 میں نہ حق میں دے حلال کھا حرام مت کھا ناحق کی طرف مت جا اچھا کام کرے گا  
 تو آخر کو اچھا بدلہ اچھی جزا دیگا ہر کام کرے گا تو آخر کو بڑی خرابی میں پڑے گا پھر آدمی  
 کی طبیعت میں ہزاروں طرح کی بری باتیں چھپی ہوئی ہیں شہوت غصہ حرص ہوا گناہ غرور  
 تکبر اور بہت ایسی چیزیں ہیں اس کی طبیعت میں موجود ہیں کبھی شہوت حرص لالچ غالب  
 آتی ہے حلال حرام کے اوپر نظر نہیں کرتا گائے بیل کی طرح حلال آگے آوے یا حرام اندھا ہو کر  
 اس میں پڑتا ہے پیچھے کیا پہنچا مار کھا و بیگا مارا جاو بیگا کچھ نہیں دیکھتا کبھی غصہ کی آگ  
 اٹھی ہے تو لڑتا ہے جھگڑتا ہے مار کھاتی کرتا ہے پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے کتا بھیڑ یا  
 باگھ ہو جاتا ہے ان فضلوں میں مغلوب ہو جاتا ہے خدا اور رسول کے حکم پر نظر نہیں  
 رہتی آدمی جو اپنی اس حال کی طرف نظر کرے غور کر دیکھے تو جانے کس طرح کی سخت  
 سختی میں ایچ کھینچ میں لایا ہے ہر ایک کی شریعت کا خدا حکم ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے  
 حکم ہے یہ کہ یہ نہ کر ایسا نفس جو دنیا کی زیب زینت مانگتا ہے دنیا کی لذتیں مزے چاہتا ہے  
 خدا حکم ہے طبیعت کو کھانا پینا مانگتی ہے خدا حکم ہے شیطان خدا حکم ہے خدا اور  
 کی سیف مانی کی طرف بلاتا ہے خلق یار دوست جدے حاکم ہیں اپنی اپنی طرف کھینچے ہیں  
 جو رو بیلا بیٹی اپنی خست میں بلاتے ہیں کہتے ہیں تو بہشت میں جا خواہ دوزخ میں گر  
 ہمارا کام کر دے ہمارے کھانے پینے کے واسطے پیدا کر دے لاد حلال ہو یا حرام  
 مان غلو سے ہو گا میں ہمارا آدمی بیمار غریب عاجز اس سختی میں پڑا ہے کہ ہر کہ ہر  
 جاوے اللہ تعالیٰ اس کو کی طرف جایا جائے اللہ رسول کو اختیار کرے تو بغیر بہت  
 بڑی سختی اٹھائے میں جا سکتا اور جو یہ نہ اٹھاوے تو بھی اور کے غیروں کے

حکم میں مارا مارا پھرتا رہے ہزاروں عمارتوں میں پڑا رہے ہر طرح کی مشکل ہی مشکل  
اگے آتے رہتی ہیں پھر اور طرح کی سختیاں لگی رہتی ہیں آزار باریاں تپ جازا اور کھ  
گھیرے رہتے ہیں اور سانپ بچھو باگھ بھڑیا جن بھوتہ قوت بلا مجھ کھی کیڑا مکوڑا  
اور بہت طرح کی بلائیں جدی دشمن ہیں پھر بڑھاپے کا بغیر کسی کے رنج میں پڑنا ہے  
ہر طرح کی قوت کم ہوتی ہے کوئی آدمی اس طرح کی مختلف باتوں سے خالی نہیں دنیا میں ان  
سختیوں سے فراغت کر کے بیٹھ نہیں سکتا پھر ان سب سختیوں کے ساتھ آخر کو موت  
کی سختی جاگندنی کی سختی گھر بار جو روٹیا میٹھی یا روست کی اتنی سختی پھر جس کو اللہ  
نے اپنے فضل و کرم سے جب دنیا میں اچھے علموں کی توفیق بخشی اپنی طرف انکا شوق دیا  
اپنی راہ میں چلا یا تب اسنے حق کی راہ میں سچے دین کے کام میں محنت کی دنیا میں اللہ  
تعالیٰ کے حکم میں چلا اور سب کا حکم اپنے اوپر نہ چلا یا نہ سنیں کہ نہ طبیعت کا اور جو کوئی  
خدا کی راہ سے پھر نوا لیا تھا ان سب کے اوپر وہ غالب آتا ہے کہ اللہ سے اپنا دامن  
بھڑا لیا سب ناپاکیوں سے پاک ہو کے اپنے ایمان اور ایمان سچا ہوا اس خاص  
نہدے کو مرنے کے پیچھے سے آخر تک ہمیشہ ہمیشہ آسان پہچان ہی آرام ہی آرام  
ہی اسکو سختیاں سب دنیا میں ہو چکیں سب سختیوں سے جم سکنا اور سوائے ایسے  
خاص نہدوں کے ہر ایک آدمی کو اپنے گناہوں کے قصیدہ دہو کو افق مومن ہووے  
یا کافر ہووے تھوڑی یا بہت سختی آتی ہے ہول بہت فانی اور لوگ جو ایمان  
مسلمانی کچھ بھی سلامت لینگے ہیں آخر کو جب اللہ تعالیٰ جس سے چھوٹنگے تھوڑی  
سختی کھینچیں یا بہت اوچن لوگوں نے دنیا میں دنیا ہی کے رہنے میں سختیاں کھینچیں  
مختصین کی ہیں اللہ تعالیٰ کے راہ میں سچے دین میں کچھ کام ہی ہے کام بھی ہزاروں  
کو بڑا جانا اور دنیا کے سب کاموں کو بھلا جانا ساری عمر دے حکم ہزاروں طرح کی  
سختی کھینچتے رہے مرنیکے پیچھے وہ ایسی بلا اور سختیوں میں نہیں رہے کہ

بدل

اور مرتے وقت کی سختی کا کچھ حساب یہی مرتے کے پیچھے قبر کی تنگی تاریکی تنہائی کی سختی منکر  
 نکیر کا جواب سوال قبر کا عذاب چھ قیامت کے ہول علون کی پرشش ترزو کا کھڑا ہونا بھلے  
 برے کا مونکا ملنا سورج کا تر ایک آنا بڑی سخت دھوپ میں ہزاروں برس کھڑا رہنا  
 بھوکھ پیاس کا لگنا کھانے پینے کو نہ پانا کسی کو اپنا مہربان نہ دیکھنا سب یاروں دوستوں کا  
 دشمن ہو جانا ہمیشہ کی دولت کا اتھ سے جانا رہنا اس دولت کے پانچا وقت دنیا  
 میں گزر جانا آپ کو خیر خوبی نہ عملوں سے خالی ہاتھ مفلس دیکھنا آپ کو خوار ذلیل پانا نا  
 امید حسرت گناہوں کی شند گیان غفلتوں کی حیا تقصیر کی خجالت دوزخ کی آگ اور  
 عذابوں کا نظر آنا بہشت کی خوند کا معلوم ہونا اور اس نعمت سے اپنے تئیں محروم کرنا پھر  
 پھر اس کے اوپر چلنے کا خود کھانا اس راہ میں چل نہ سکا بے ایمانی کی نفرت شرک نفاق  
 کے سبب دوزخ میں گر کر یہی عذاب کی سختی کھینچے رہنا تمام آدمیوں کو دنیا میں اور  
 سختیاں ہیں اور بد بختوں کی حشرت میں یہ سختیاں ہیں آدمی کا وجود تمام رنج غم  
 عین خمیر ہوا ہے یہ بیان تھوڑا سا بساں کا جو آدمی رنج محنت سختی کے واسطے پیدا ہوا  
 اور اس آیت کے یہ معنی اسد تعالیٰ فرماتا ہے لقد خلقنا الانسان فی کبد یحییٰ  
 آدمی کو پیدا کیا ہے ہم سختی میں قوت میں قدرت میں توانائی میں زور میں تن بدن اگرچہ  
 ضعیف ہے مانتوان ہے مان کا دل کا بڑا سخت ہے کیسی کیسی سختیاں اسکے اوپر آتی ہیں  
 سب سختیوں کو اپنے اوٹھا لیتا ہے اور جان کی قوت سے آدمی کے بدن میں بھی  
 قوت پیدا ہوتی ہے جس طرح کے کام کرتا ہے تدبیر میں کرتا ہے مرغ کو اڑنے جانور  
 کو سواتے ہے انار لپ جال میں پھانس لیتا ہے مچھلی کو پانی سے کھینچ لیتا ہے  
 اونٹ کھانے سے روکے روکے لینے جانور کو گڑا کر اسکی ناک میں میل ڈال کر کھینچے  
 سیراب کر کے کھاتا ہے بھیجی کی گرد پیر سوار ہو کر جہاں چاہتا ہے لئے لئے چھڑاتا  
 ہے لڑنے لڑنے میں بہت بڑے بڑے کام کرتا ہے یہہ افنی دلیل ہے اللہ

تعالیٰ کی قدرت کی عقل مند معلوم کرتا ہے کہ جس خاوند ایسا عجوبہ بنا و پیدا کیا ہے وہ  
 بڑا نا و خداوند ہے اسکی بہت بڑی قدرت ہے اور اس آیت کے بہت معنی ہیں جو  
 آدمی کو دنیا میں سختی کھینچنے کے واسطے پیدا کیا ہے اور جسے کہ یہ آدمی سمجھ کر اچھے  
 کام کی سختی اپنے اوپر اٹھا لیوے نفس کا طبیعت کا شکنجہ کا حکم نہائے اللہ و رسول کا  
 حکم دل سے قبول کر دین کی راہ میں اچھے کاموں کی بنیادی کھینچے میں کہ حکم باندھ لیوے  
 آخر عمر تک دین کی راہ میں دین کے کاموں میں سختیاریں بھارتا رہے تو آخر کو سب طرح  
 کی آسانیوں کے دروازے کھل جائیں آسانی ہے آرام میں گھر میں پہنچ جاوے اس واسطے  
 دنیا میں وے سختیاں کھینچنے کے واسطے پیدا کیا ہے یہ نہیں تو دونوں جہان میں  
 بڑی سختیاں کھینچا رہیگا اور اس آیت کے ضمن میں اللہ تعالیٰ ایک کافر کی حقیقت  
 کو بیان فرماتا ہے کہ جسے شہر میں ایک مشرک تھا اسکا نام تھا کلدہ اسکا بیٹا اسکو  
 کلدہ بن اسید کہتے تھے بڑا زور اور پہلوان تھا ایسا زور تھا اسکو جو بیل گائے کے  
 چمڑے کے اوپر کھڑا ہو کر کہتا جو کوئی اس چمڑے کو ہلکا پالون کے نیچے سے نکال  
 لیوے تو اسکو اتنا آسا کچھ وہ نہ بہت سے لوگ ملکر نہ پڑتے پکڑتے پھینچتے و جڑا  
 ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور اسکے پالون کے نیچے سے بے اسکتے اس زور کے واسطے  
 اسکو ابوالاسدین بھی کہتے تھے جب حضرت پیغمبرؐ کو مسلمان ہونے کو فرمایا  
 وہ کافر اپنے غرور سے ایمان نہ لایا بکثری کی باتیں کرتا تھا اور اپنے ماروں سے  
 کہنے لگا کہ محمدؐ کو ایسے بند بچانے سے دوزخ میں دکھاتا ہے اور اتنا ہی  
 جسکے انیس رکھوالی موقوف ہیں ان سب انیسوں کو ایک نام تھا جس میں تمام رکھون کا  
 تمام عرب کے آدمیوں کو چھڑا دینا اس کافر کے جواب میں ایت نازل ہوئی اے محمدؐ  
 اَنْ لَنْ يَّقِلَّ رَعْلِكَ اَحَدٌ كَيْفَا جَانَا هِيَ لَكَ كَرْتَا هِيَ لَكَ مَبَات جَوَہَرُ كَرْتَا دَر  
 نہو سیکھا اسپر کوئی اور اپنے زور کی مغروری میں بوجھتا ہے اسکو زیر نہ کر سکے گا

دنیا میں بھی اپنے زور کے آگے کسی کو خاطر میں نہیں لانے کے پیچھے بھی بوجھتا ہے جو  
فرشتوں کے ہاتھوں سے عذاب سے بچ رہیگا نہیں جانتا کہ جس خاوند نے آدمی کو ایسا  
ناور عجب پیدا کیا ہے بڑا سخت جان پیدا کیا ہے کہ سب سختیاں اٹھاتا ہے سختیاں  
کھینچتا ہے اسی نے اس کا فر کو ایسا زور پیدا کیا ہے وہی پاک خاوند اس کے اوپر اور  
خلق کے اوپر قادر اور زور آور ہے ہر بات کے اوپر قادر ہے کہ جب کو کچھ چاہے  
سو ایک دم میں کر ڈالے وہ کتنی چیزیں تمام عالم کو آسمان زمین کو جسوقت چاہیگا  
ہلاک کر دیوے گی منت نابود کرے گا پھر اس کو پیدا کر کے جو جیٹھ حکم دلا دینے چاہیگا دیوے گی  
خبر میں آیا ہے جب پاک پرور نے چاہا اس کا فر کو ہلاک کرے گا اسی تکبر میں غرور  
میں تھا جو حکم ہوا اسکے پیٹ پر کسی سختی سے ایک دروید ہوا اسی نے چھ بھول گیا زمین  
پر پڑا ہوا ٹوٹا تھا فریاد کرتا تھا اور کہتا تھا محمد کے خدا نے مجھے تو مارا اسی طرح  
فریاد کرتا ہمارا کیا یقول اھلک مالک لکنا کہتا ہے ہلاک کیا کھویا میں نے مال ہت  
دشمنی میں عداوت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور لوگوں کو وہ کافر رشوت دینا پیسے  
دینا جو کسی طرح کوئی آدمی حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو آزار پہنچاؤ تصدیق دیوے  
چھ چھکے دشمنی میں مال اپنا خرچ کرتا اور اپنے دشمن بوجھتا جو کسی کو خبر نہیں ہو سکتی  
فرماتا ہے پروردگار تعالیٰ انکسب ان لم یحک کیا گمان کرتا ہے وہ کافر ہر بات  
جو نہیں دیکھتا اس کو کوئی اور اس مال کے خرچ کرے میں ایسے ہر کام میں اس کو اور اس کے ان  
غفلوں کو کوئی نہیں جانتا کیا میں سمجھتا جو اللہ تعالیٰ سب کے کاموں کے اچھے برے دل کے  
خطر و نگوں کو ان کو اچھی طرح جانتا ہے دیکھتا ہے ہر طرح کے بد لا دینے کے اوپر  
قادر ہے اللہ تعالیٰ کیا نہیں دیا ہم نے آدمی کو کیا نہیں پیدا کیا ہم نے  
آدمی کے دل میں دیکھنے والے جو ان آنکھوں سے آسمان زمین سب  
کچھ دیکھتا ہے دیکھتا ہے اور زبان کو باتیں کر نیوالی اور دو ہونٹ جھکے سب

منہ کی زیب و زینت ہی بہت باتیں ہوتی ہیں کہ سبب منہ سے نکلتی ہیں اور دانتوں  
 کے اوپر پروے ہیں منہ کے کیوار ہیں جب دانت تھے تب ہونٹوں سے ماکا دو دھم  
 کھینچتا تھا کھاتا تھا پیتا تھا اور دم کرنا پھونکنا ہونٹوں ہی کا کام ہے وہ دینا  
 التجذ بن اور ہدایت کی راہ بتائی سمیٹنے دوپٹے کی پیہ بھی ایک بہت بڑا احسان  
 ہے پروردگار کا اس آدمی کے اوپر جو اپنے زمین کو دیکھے معلوم کرے جب ماکے  
 پیٹ سے نکلتا ہے کچھ بوجھ سمجھ نہیں رکھتا کسی بار کو نہیں بوجھتا بغیر کسی اور کے  
 بتائے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے پستان کی طرف قصد کیا ہے دو وہ ہونٹوں سے پکڑ کر  
 پیٹے لگتا ہے پرورش پاتا ہے اور جب آدمی کو اللہ تعالیٰ عقل بخشا ہے بالغ ہوتا ہے  
 اس کے واسطے دو تہج کی راہ بیان کر دی ہے ایک بدی کو راہ کی باتیں اپنے کلام بھیج کر  
 اپنے پیغمبروں کی زبان سے دینی عالموں کی زبان سے اب کسی کو سنا دیتا ہے عقل میں  
 آدمی کی نیک بدی کے پہچاننے کی سمجھ رکھدی ہے جو بچا لکرنیکا راہ میں چلے بری راہ  
 میں نجا دے ایسی نعمتیں کے ہفت بخشی ہیں ان نعمتوں کا شکریہ نہ کر کر کا فر ہوتا ہے نیک  
 راہ نیک کام آدمی کے اوپر بہت بھاری پڑتا ہے اچھے کاموں کو بہت سخت جانتا ہے  
 اور برے کاموں کو بہت آسان بوجھتا ہے بری باتوں پر بہت خوشی سے دل لگاتا ہے اچھی  
 باتوں سے دور بھاگتا ہے نہیں سنتا آسانی ہی کی بات دھونڈھتا پھرتا ہے یہ نہیں  
 بوجھتا ہے جو آدمی کو سختی کے واسطے پیدا کیا ہے جسے دنیا میں چھی راہ چلنے کی سختی  
 اٹھانی اچھے کام میں سختی کی آخر کو آسانی کی راہ میں آرام سے چلا جاوے گا اور جسے  
 دنیا میں آسانی اختیار کی تن کے آرام میں طبیعت کی خوشی میں آخر کو سختی سختی  
 میں چھینکا اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **فَلَا أَفْجَاءَ لَعْنَةٍ عَلَيْهِمْ** اور اللہ تعالیٰ  
 نہ ہوا آدمی سخت راہ میں وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو نہ بوجھا سکے نہ  
 کیا اپنی طبیعت کی خواہش میں چلا گیا دے کام نہ کرے جس کا اللہ تعالیٰ کی خواہش میں



ہر رضا مند ہی ایسے کاموں کو سخت جانا نفس کی ہوا کی طبیعت کی شیطان کی مخالفت  
 نہ کی اس سے مجاہدہ نہ کیا دین کے دشمنوں کے ساتھ نفس سے شیطان سے لڑائی  
 نہ کی خدا کی راہ میں چلنے کے رنج نہ اٹھائے قیامت میں دوزخ کی سخت راہ سے گزرے گا  
 پھر اس سے آتر نہ سکے گا و مَا آذَنَّاكَ مَا الْعُقَبَةُ اور کیا جانتا ہے تو اسی جانے والا  
 کیا چیزیں عقبہ سخت راہ سخت کام دنیا میں جسکے کئے سے آخرت کی راہ آسان ہو جاتی  
 ہے وہ کام یہ ہے فَلَکَ سِرٌّ چھپانا کھولنا گردن کا ہے غلام کی قید سے غلام کا  
 آزاد کرنا ہے خدا کے واسطے اَطْعَامُ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ یا کھانا کھلانا ہی کھانا  
 دینا ہے بھوکھ کے دنوں میں اِنَّا ذَا مَقْرَبَةٍ کسی شیم کو جو قربانی ہے اِنَّا ذَا مَقْرَبَةٍ  
 بعد عیش اقربا سے ہو کر اِنَّا ذَا مَقْرَبَةٍ یا کسی سکین کو جو ہے اِنَّا ذَا مَقْرَبَةٍ  
 فرشتہ پھینکا نہیں پاتا خاک میں گر رہتا ہے زمین میں گر رہتا ہے بہت محتاج ہے مسکین  
 وہ فقیر وہ جو عیال دار ہے اِنَّا ذَا مَقْرَبَةٍ اور بیابانی رکھتا ہے اور کہیں کی شکو آمدنی نہیں خرچ  
 بہت چاہئے اس سبب خراب ہوا ہے اور جو فقیر فرض دار ہے اِنَّا ذَا مَقْرَبَةٍ اور جو بیمار ہے  
 کوئی اسکا خبر گیر نہیں زمین میں گر رہتا ہے اور جو کوئی غریب قربانی اپنے شہر سے  
 دور پڑا ہے کوئی اسکو پوچھتا نہیں ایسے لوگوں کی خبر لینا حاجت بر لانی خدا تعالیٰ  
 کی رضا مند ہی ہے بڑا کام ہے تہہ سب کام اپنے غلام کو آزاد کرنا مسکین کی مدد کرنی  
 جو کسی گردن دار اور جو مسکین کو کھانا کھانا نہ ہر حال میں ۵ ۵ ۵ خاص کر ایسے  
 وقت میں جو کسی کو خط ہو غریبوں کے اور ہنگامی ہو تو صدقہ دے  
 جو کچھ ہے ہونے والا ہے اِنَّا ذَا مَقْرَبَةٍ کو کون کی حاجت کرنی حاجت بر لانی پیہو کی  
 پرورش کرنی غریبوں کی ہر طرح سے خبر لینا ان کا کام کر دینا یہ سب کام  
 دے کام ہیں کئے جانے کی حاجت کی سکین آسان ہوتی ہیں سخت راہ  
 دوزخ کی سخت راہ اور ایسا کاموں کا کہ تیرا پھر اس نے شتاب باز

ہو جاتا ہے یہ بہت بڑے کام ہیں ان کاموں کی جو بیان ہر ایمان مندین میں بہت  
 آئی ہیں حضرت نبی صاحبؐ فرمایا ہے جو کوئی غلام لٹائی آنا دیکر تاہی حق تعالیٰ غلام  
 لونڈی کے ہر ایک عضو ہاتھ پاؤں سار بدن کے بدلے میں آزاد کر نیوالے کے ہر ایک  
 عضو ہاتھ پاؤں تمام بدن کو دوزخ کی آگ سے آزاد کر دیتا ہے دوزخ سے خلاص  
 کر دیتا ہے ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا بَعْدَ بَعْضِهِمْ سب کام کر نیوالے ان لوگوں سے  
 جو ایمان لائے ہیں سچے مومن یہ سب کام ایمان کی راہ سے کرتے ہیں خدا تعالیٰ  
 کے حکم سے اسکی رضا مندی حاصل کرنے کے واسطے کرتے ہیں اپنے نام کیواسطے  
 کچھ طبعی چیزیں نہیں کرتے وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اور آپس میں نصیحت کرتے ہیں دنیا  
 کے رنج و غم سے تین بلا میں تنگی میں تصدیق میں یہ مومن مسلمان اور مومنوں  
 مسلمانوں کی بات لاتے ہیں اور گناہوں سے دور رہنا سختی میں صبر کرنا بتاتے ہیں  
 اور خدا کی نیک نیتی میں بھی صبر کرنا قیام رہنا فرماتے ہیں وَتَوَاصَوْا بِالْحَيَّةِ اور آپس  
 وصیت کرتے ہیں ایک دوسرے کو رحم کرنے کے لئے غلطی کے اوپر اور شفقت کرنی لوگوں  
 کے حال پر بتاتے ہیں أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةٌ یہ لوگ ہیں مین کے برکت کے صاحب  
 و نیدار ایمان کی قوت رکھنے والے قیامت میں وہی طریقی عرش کے کھڑے ہو نیوالے  
 نامے اعمال کے لئے دہنے ہاتھ میں دیوینے میں شاق کے وہاں حضرت آدمؑ کے دہنے  
 ہاتھ کی طرف تھے دہنے طرف بہشت میں جاوینگے یہ ان مومنوں کا حال ہے جو اپنے  
 ایمان میں مسلمانی میں پورے ہیں کامل ہیں اور ان کو مومن ایمان میں مسلمانی میں  
 کامل کرتے ہیں ہدایت کرتے ہیں آپ خیر کے کام کرتے ہیں اور ان کو خیر کے کاموں کی  
 دلالت کرتے ہیں اپنے خیر کے کام کا ثواب پاتے ہیں اور ان کی ہدایت کر نیکی  
 ثواب بھی پاتے ہیں ہر ایک طرح کی آدمی کو اسکے حال کے موافق خیر کے کام سکھاتے  
 ہیں جو لوگ فقیر ہیں محتاج ہیں ان کو صبر سکونت کی نصیحت کرتے ہیں تاکہ فقیر ہی

محتاجی کا ثواب بے صبری سے جانا نہیں ہے اور ہر طرح صبر کا بے حساب صواب ہے زمین  
 اور جو لوگ دولت مند ہیں ان کو خیر کے کام سکھاتے ہیں تو علمائے مومن کو آزا کرنے کا  
 ثواب بھوکو نکو کھلانے کا ثواب یتیموں کے اور شفقت مہربانی کا پرورش کا ثواب  
 فقیر مسکین محتاج کی حاجت بر لائے کا ثواب یتیمین جیسے دنیا میں دولت مند ہیں  
 آخرت میں بھی ہمیشہ کی دولت پائیں یہ لوگ ہیں پیر مرشد نہایت خوب دینی طرف  
 ہدایت کرنیوالے ایسے اچھے نیک عمل سکھائیوالے اور یہ لوگ سچے مومن مسلمان  
 جو ایسے لوگوں میں داخل ہوتے ہیں ایسے کام کرتے ہیں جو فقیر میں غریب ہیں تو اسپسین  
 فقیر و نکو صبر کی نصیحت کرتے ہیں اور جو دولت مند ہیں تو خیر خوبی شفقت مہربانی خلق  
 کے اور پر کرتے رہیں اور اور دولت مند کو رحم کرم فقیر مسکینوں کے جو ہاں اس سکھان  
 رہیں دین کی دنیا کی دولت نہ لہی پاتے رہیں یہ کام نیک بخشی کی سچو سے اور دنیا  
 ہیں اول ایمان دوسری نصیحت کرتے دینی صبر کرنے کے اور تیسری نصیحت کرنی خلق کے اور پیر  
 مہربانی کرنے کی چوتھا بندہ کو چاہا دکر ناپا نیچا ان کھانا کھانا قوت کی خبر لینی مستحق کی خدمت  
 کی رضامندی حاصل کرنے کے واسطے والذین کفروا باياتنا ہم اصحاب المشمش  
 اور وہ لوگ جو کافر ہیں ایمان نہ لائے آیتوں کو نہ مانی نشانیان جو ہماری وحدانیت  
 کی ظاہر ہیں قرآن کتابان میں پیغمبروں کے معجزات کے اور یقین نہ کیا اچھے خیر کے کام  
 کچھ نہ کئے ہی لوگ ہیں ریشہ نیت کے بد بخشی کے یا رشوم بخش نامبارک یثاق کے دن  
 یہ لوگ حضرت آدم کے ریشہ نیت کی طرف تھے دنیا میں اچھی راہ میں نہ چلے اچھے کام  
 میں سست سے قیامت کے دن انکے عملوں کے نامے بائیں ہاتھ میں دیو نیگے عرش کے بائیں  
 طرف سے دوزخ میں پھلے دیو نیگے علیکم ناسر ہو صدقہ او پر انکے ہوئے گی ایک سخت  
 آگ سب مسلمان گنہگار ہوں گے دوزخ سے نکلنے کا درجہ بدرجہ نکلنے کے جب سب  
 نکل چکینگے تب حکم ہو دوزخ کے دروازہ بند کر دیں و بند کر دیو نیگے اس طرح سے محکم



پہنچا کی جلیں معاش کی واسطے ہی اور رات آرام کی واسطے راحت کے واسطے وَاَلَسَاءُ  
 وَمَا بَدَلُہَا اور سو گندہی آسمان کی اور اس کی جس نے بنایا آسمان کو وَالْاَرْضُ وَمَا طَحٰیہَا  
 اور قسم ہی زمین کی اور اس کی جس نے اسکو بچھا یا وَفَنَسَّ وَمَا سَوَّیْہَا اور قسم ہی ہر ایک نفس  
 کی ہر تن کی ہر جان کی اور اس کی جس نے ہر ایک تن کو جان کو راست کیا سنوارا تمام کب  
 پورا کر دیا ناکھ دے یا نون دے آنکھ کان اور جو کچھ چاہتا تھا درکار تھا ہر ایک  
 کو دیا آنکھ مین دیکھنا رکھا کان مین سنا رکھا دلمین بوجھنا رکھا ہر چیز مین آدمی کی  
 ایک طرح کا فائدہ رکھا ان آیتوں مین اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین جان تن کی قسم  
 کھائی اور اپنی بھی آپ قسم کھائی آسمان کا بنایو الارض کا بچھا نیوالا تن کا راست  
 کر نیوالا سب آپ ہی ہی اور اسکو قدرت ہی جو بناسکے اور فرمایا وَمَا تَوَّہَا اِسْمِیْن  
 اشارت ہی کہ جو کوئی کچھ چیز باتا ہی کچھ کام کرتا ہی جو اسکو نیم کلا چھوڑے ادھم  
 کچھ انا تمام رکھے پورا کر نہ سکے تو جانین کہ یہ قدرت نہیں رکھتا ہی عاجز ہی اور جو  
 کوئی سب کچھ جانتا ہی سب کچھ سکتا ہی کیونکہ تمام نہ کرے پورا نہ بنا دے پروردگار  
 کو ہر طرح کا علم ہی سب پر قدرت ہی ہر ایک آدمی کی سیدائش کو تمام کیا پورا  
 بنا دیا فَالْہٰکُمَا جُحُورٌ مِّمَّا دَلَّفُوہُمَا پھر الہام کیا خودی دل مین ڈالا ہر نفس کو اس کے  
 باطن سے ظاہر کر دیا اسکو فرمائی کو اور پرہیزگاری کو اور ہر ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ  
 نے آپ بنایا سنوارا تمام کیا جو کچھ آدمی سے نہو سکتا تھا آپ اپنی قدرت سے اسکو بخشا  
 پورا کر دیا سب کچھ دیا ایک سے بڑی نعمت تھی اختیار کی تو کبھی پھر وہ خاوند جانتا تھا جو  
 سہ آدمی اس اختیار بخشے کہ کے ب اپنے اختیار سے ہر ابھی کام کر لگا بھلا بھی کرے گا  
 سب عقل بخشی بھلا کرے کام بھی بری بات کی اسین سوچہ کبھی تو سمجھ بوجھ کر بھی  
 جلیل کرے ہر طرح وہ مین نہ چلے پھر پیغمبر بھی اپنی طرف سے اُن کو علم بخشا پھر اپنا  
 ہر بات کا اس کے اولیٰ پہنچا یا سب طرح کی بات بے فرمانی کی فرمان داری کی بات

جھوٹے سچ ناپاک پاک بدکاری نیک کاری کفر ایمان شرک توحید اتفاق اخلاص بخوشی  
 خوش خوئی گناہ گماری بندگی پرست گماری ناپرست گماری یہ سب باتیں اور ان کی  
 حقیقت اول سے آخر تک کی تمام کھوکھڑی ذرہ ذرہ بیان کر دی بیان کرادی تو ہر کوئی  
 سمجھ کر کام کرے اپنی خیر خوئی کی بھلائی کی راہ لیوے بد راہ میں خرابی میں بجاوے  
 خوار ہووے یہ سب احسانوں سے خاص احسان ہی اللہ تعالیٰ کا بندوں کے اوپر  
 اور خاص نعمت ہی جو کوئی اس نعمت کی اس احسان کی قدر بوجھے چاہئے شکر گزاری  
 کرے پھر اس سورت میں جو مہین کھائیں اللہ تعالیٰ نے جواب ان مہینوں کا یہ ہے اس بات  
 پر سو گند کھائیں فرمایا قَدْ أَفْلَحَ مَنْ وَكَلَّمَكَ النَّفْسَ لَمَمًا سَمِعَ رُبُّهُوَ عَذَابٌ مِّنْ جَهَنَّمَ نَاجَاتٍ بِأَنَّى  
 نَافِثٍ بَحْتٌ هُوَادَّ شَخْصٌ وَهَآءِ حَمِيٍّ حَسَنٌ پاك کیا اپنے نفس کو کفر کے شرک کے گناہ کی  
 بد خوئیوں کی ناپاکیوں سے وَقَدْ خَابَ مَنْ دَلَّاهُ وَتَحْقِيقٌ زِيَا نَكَارَ هُوَا نَامَا امِيدُ هُوَا  
 ہلاک ہوا خوار ہوا جس نے گم کیا اپنے نفس کو اپنی جان کو کفر میں شرک میں فسق میں بدکاری  
 میں بے فرمانی میں جس آدمی نے اچھی راہ لایا ایمان لایا مہلکائی کے کام کئے اچھی  
 چلا صلاح تقویٰ اختیار کیا آپ کو برے کاموں سے بری خصلتوں سے پاک صاف کیا  
 اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور خلق کے پاس اپنی قدر بڑھانے کا اپنا مرتبہ زیادہ کیا اور جو کوئی  
 بری راہ چلا برے کام کرنے لگا آپ کو ناپاک رکھا اپنے نفس کو گندگی میں  
 ناپاکیوں میں ڈھانپ دیا چھپا رکھا خدا تعالیٰ کی قبولیت سے دور پڑا خلق کی نظر و نہیں  
 خوار ہوا آخر کو عذاب کی ہلا میں پڑا بعضے ان لوگوں کی حقیقت کو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ  
 جنہوں نے پیغمبر مانی کی گناہ کی ناپاکی کی چادر اپنے اوپر اوڑھ لی آخر کو آپ خراب ہوئے  
 كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهُمْ إِذْ نُفِثُوا مَائِدَتَهُمْ فَرَقَّ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ  
 رسول کو حضرت صالحؑ کو اپنے کفر کے پیغمبر مانی کے سبب بدرجہا سے بدبختی سے اذیت  
 اُسْقَمَتْ جَوْفَتْ أَتَاهَا وَهَمُّهَا إِذْ يَخْرُجُ فِي الْغَدَاةِ تَخَذَلْتُمْ عَنْ إِيمَانِكُمْ إِذْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ

اسکے قیدی میں قدر سالف کے بیٹے نے اور کتنے بد بختوں کے ساتھ ملکر اس اونٹنی کے  
 مار نیکا قصد کیا جو حضرت صالح کا معجزہ تھا ان کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے  
 بڑے پتھر میں سے پیدا کی تھی اسکے سبب سے تمام اس قوم میں برکت مٹی سب کیو اسکا  
 دودھ پہنچتا تھا فقال ھو رسول اللہ ناقة اللہ وسقیا ھما پھر کہا ان لوگوں کے کہ  
 اللہ تعالیٰ کے رسول نے صالح پر پیغمبر نے خبردار دور ہو اس خدا کے نافرمانی سے پرہیز  
 کرو ورنہ رہو مارنے کا خیال مت کرو اس اونٹنی کا اور دور رہو پرہیز کرو اسکے  
 پانی کے حصے میں خلل مت کرو پینے سے پانی کے بند مت کرو اسکا پانی کا حصہ تمام دلو  
 کم مت کرو جب تک یہ اونٹنی تمہارے درمیان رہے گی خیر برکت رہے گی عذاب تمہارے  
 اوپر نہ آوے گا یہ نصیحت کی انکے بھلے کے واسطے مگر انھوں نے مانا اور انہیں کھڑا  
 پھر جھٹلایا صالح کو ان کی قوم نے اس بات میں اور اونٹنی کے سبب میں پھینکا جھڑ  
 و روغ گو کہا پھر یہ کہا کہ اسکے کو حسین ماریں اس اونٹنی کو مارنے فرمائی کی بد انجائی  
 میں بانٹ لیا سب قوم اس مارنے کی مشورت سے اس کو مارا خدا تعالیٰ نے بھی  
 تھوڑا سا بیان اس قصے کا یہ ہے کہ تھوڑا ایک قوم کا نام تھا اور نوبت قوعہ ہو  
 پرستی کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح پر پیغمبر کو اس کے ہدایت کرنے کو بھی دیا  
 انھوں نے قوم سے جو کہنا تھا سو کہا جھٹلایا ان کو لایا اور بہت آدھے میں  
 کا فر رہے پھر اس قوم نے کہا ایک اونٹنی گاہن چوڑے دونوں کی فلانے بڑے چھوڑ  
 سے ہمارے رو برو بھلے ہم اپنی آنکھوں سے پھر ٹھکر اسی وقت ایک سانچہ چنے  
 تب ہم ایمان لاوین اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکمت صالح کو خاطر جمع سے دعا کر  
 ناگمین نے چار ہزار برس کے بعد اس کے اسکا سے ایک اونٹنی اس پتھر میں پیدا  
 کر رکھی ہے حضرت صالح نے اس کے حصے کو عاکی پتھر سے اونٹنی پیدا ہوئی اور  
 اسی وقت بچہ جنی جو کوئی ایسا یہ پتھر چھ کر سولا یا اور کتنے لوگ بد بخت

کا فر ہی رہے پھر وہ اونٹنی جھگڑون میں باغون میں پانی کے کنارے پھر لی چھوٹی ہوئی  
 گھاس بھی بہت کھاتی پانی بھی بہت پیتی دو دھبہ بھی بہت دیتی اس قوم میں پانی بہت  
 تنگ تھا کم تھا انکے مویشی چار پائے جانور کو پانی کمی کرتا گھاس تھوڑی سی ہوتی پھر گھا  
 پانی کا منت کیسا ایک دن اونٹنی کا اور ایک دن سب کی مویشی کا جہن مویشی کا ہوتا تھا  
 اونٹنی نہ آتی اور جہن مویشی کا ہوتا اگر سب پانی کو وہ پی لیتی پھر جس راہ سے آتی اسی  
 سے پھر جاتی پانی کی تنگی کے سبب قوم تنگ آتی کہنے لگی یہاں اونٹنی ہمارے واسطے کیسی بلا  
 ہوئی ہی یا صلح کو مار ڈالیں یا اسی اونٹنی کو ماریں پھر نو آدمی اکٹھے ہو کر رات کو حضرت  
 صلح کے یہاں گئے دیوار میں گھر کی گول دے کر اندر بیٹھے مارنے کا قصد کیا اللہ تعالیٰ  
 بد خوئیوں کی ناپاک چالوں کا فریون کو پھرون سے مار ڈالا صبح کو قوم نے نو آدمی کو حضرت  
 ہلاک ہوا خوار ہوا جسے پانی زیادہ گھرنے لگے پھر ایک دن ایک عورت کے گھر میں  
 میں بے فرمانی میں جس کو کھا کر پانی مانگا اس عورت نے کہا آج اس اونٹنی کی نوبت ہے  
 چلا صلح تقویٰ اختیار کرنا سے لاؤ لہ کے تو ہم کو اس بلا سے چھڑاؤ اس اونٹنی کو مار ڈالو  
 اللہ تعالیٰ کے فریون نے اس بات پر تین کھائیں مارنا مقرر کیا پھر سب لوگوں کے گھر  
 میں ایک ایک ایک کو اس مشن شریک کیا قوم سب راضی ہوئی کسی نے مخالفت  
 نہ کی کیونکہ یہ فریون آدمی جا کر کسی رچھپے جہاں وہ اس ٹھکانے میں آئی ایک آدمی  
 نے اسکو تیر مارا اور دوسرے نے تین پانچ کاٹ ڈالے اونٹنی گر پڑی بچہ بہاڑ  
 کے اوپر بھاگ کر چڑھ گیا تین بار بولا اماہ اماہ پھر غائب ہو گیا جب یہ خبر  
 حضرت صلح کو پہنچی حضرت نے بہٹوس کیا اور کہا تم تھاری سمجھتی آئی اب عذاب  
 کے منظر ہو تین دن کے بعد تمہارا عذاب آوے گا پہلے دن تمہارے سب کے  
 منہ زرد ہو جائیں گے دوسرے دن سرخ ہو جائیں گے تیسرے دن کالے ہو جائیں گے چوتھے دن



کافر ہی رہے پھر وہ اونٹنی جھلون میں باغون میں پانی کے کنارے پھر لی چھوٹی ہوئی  
 گھاس بھی بہت کھاتی پانی بھی بہت پیتی دودھ بھی بہت دیتی اس قوم میں پانی بہت  
 تنگ تھا کم تھا انکے مویشی چار پائے جانور کو پانی کمی کرتا گھاس خھوڑی ہوئی پھر گھا  
 پانی کا منت کیا ایک دن اونٹنی کا اور ایک دن سب کی مویشی کا جسن مویشی کا ہوتا اس دن  
 اونٹنی نہ آئی اور جسن اونٹنی کا ہوتا اگر سب پانی کو وہ پی لیتی پھر جس راہ سے آئی اسی  
 سے پھر جاتی پانی کی تنگی کے سبب قوم تنگ آئی کہنے لگی یہ اونٹنی ہمارے واسطے کیسی بلا  
 ہوئی ہی یا صالح کو مار ڈالیں یا اسی اونٹنی کو ماریں پھر نو آدمی اٹھے ہو کر رات کو حضرت  
 صالح کے یہاں گئے دیوار میں گھر کی کول سے کر اندر بیٹھے مارنے کا قصد کیا اس دن  
 پہلے بھٹو پہنچے حضرت صالح کے گھر کے کوشے کے اوپر اور فرشتوں کے ساتھ  
 بدخونیوں کی ناپائاں کافروں کو پھروں سے مار ڈالا صبح کو قوم نے نو آدمی کو حضرت  
 ہلاک ہوا خواہ ہو اگرچہ پانچویں صبح گھر نے لگے پھر ایک دن ایک عورت کے گھر میں  
 میں بے فرمانی میں جس آدمی نے اچھی راس عورت سے کہا آج اس اونٹنی کی نوبت ہے  
 چلا صالح تقویٰ اختیار کیا آپ کو برے کس بلا سے چھڑا اس اونٹنی کو مار ڈالا  
 اسد تعالیٰ کے نزدیک اور خلق کے پاس اپنی زمین مارنا مقرر کیا پھر سب لوگوں کے گھر  
 بری راہ چلا بد عمل برے کام کرنے لگا آپ کو قوم سب راضی ہو گئی کسی نے مخالفت  
 نہ کیا کیوں میں ڈھانپ دیا چھپا رکھا خدا تعالیٰ کو وہ اس ٹھکانے میں آئی ایک آدمی  
 خوار ہوا آخر کو عذاب کی بلا میں پڑا بعض ان لوگوں کا ڈالے اونٹنی گر پڑی پھر بہا  
 جنہوں نے پیغمبر مانی کی گناہ کی ناپاکی کی چادر اپنے اہل امہ پھر غایب ہو گیا جب یہ خبر  
 گذشتہ قوم کو پہنچا اچھا یا دروغ کو کہا تمہو کی کہا تمہاری سمجھتی آئی اب عذاب  
 رسول کو حضرت صالح کو اپنے کفر کے پیغمبر مانی کے سبب بلا پہلے دن تمہارے سب کے  
 اشد جہنم جہنم اٹھا اور کھڑا ہوا بد بختی کے کام میں پیغمبر ان کا بے ہوجائینگے جو تھے دن

عذاب آویگا پھر اگلے دن کی صبح کو جو سو کر اٹھے سب کے منہ زرد ہو گئے پھر سرخ  
 پھر سیاہ ہو گئے تب سب کو یقین ہوا جواب ہم مرتبے پہنچے نہیں بہت آہ نالے فرما دینے  
 لگے کچھ فائدہ نہ کیا فلک مدمر علیکم سر جھکے بد نہم قسوتیلا پھر بیچ دی ہلاکی اُنکے  
 اوپر اُنکے پروردگار نے اُنکے گناہ کے بے فرمانی کے سبب پھر اس ہلاکی کو برابر  
 کر دیا اس قوم کے اوپر چھوٹا بڑا عورت مرد کے اوپر وہ عذاب یکساں ہو گیا سب  
 کو سب اس عذاب میں آ گئے کوئی نہ بچا سب خاک کے برابر ہو گئے حضرت جبریل کو حکم  
 ہوا اٹھو ان کے اپنے غصے کی آواز کی جو سب کے ایک بارگی کلیجے پھٹ گئے دل طرے گئے  
 سوائے حضرت صالح ؑ اور مومنوں کے کوئی نہ بچا سب لکھتے تھے وَلَا يَخَافُ عَذَابَهَا  
 اور نہیں ڈرتا خدا تعالیٰ آخر کام سے اس ہلاکی کے خدا اُم کی کچھ پرواہ نہیں کرتا  
 بے فرمانوں کے مار جانے سے کہ وہ آخر کو کس بلا میں پڑے گا عذاب میں پھینکا جس طرح  
 اس قوم کا بڑا بد بخت اونٹنی کا مار نوا لا حکم کے خلاف براہ چلا بے فرمانی کی بد انجامی  
 میں دوڑا حکم نہ ماننے میں گیا آخر کا اسکے کچھ وسو پائل میں نہ لایا خدا تعالیٰ نے کچھ  
 کچھ پرواہ نہ کی کیا برا حال ہو گیا بے فرمانوں کا کہیں جہان میں چلے گئے اس قصہ ہو  
 اشارت ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ کا فرمانا اسے کیے بغیر اس کا حکم نہ مانے گا اس کا یہ بھی دیتا  
 حال ہو و یگا جیسا تھو کی قوم کا حال ہوا بد علی حج کی چیز خوبی اللہ تعالیٰ اپنے مین  
 رسول کے حکم ماننے میں ہی اور سب طرح پرمانا برائی عذاب خوار ہی اُن کی پھر  
 میں ہی مومنوں کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ دین ایمان میں قائم دائم رکھے آمین آمین آمین

**سورۃ لیل** کی ہے اس میں اکیس آیتیں کہتے ہیں اور میں سو دس حرف میں یہ سورہ  
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں اور امیہ بن خلف جو ایک کافر تھا اسکے  
 احوال میں اتر ہی نازل ہوئی اور سب کی کو نصیحت ہے

واللیل اذ ایشی سوگند ہی رات کی جب ڈھانپ لیٹی ہی عالم کو اپنی اندھیری  
 میں ڈالنے لگا اذ ایشی اور سوگند ہی دن کی جب ظاہر ہوتا ہی رات کی اندھیری  
 کو دور کرتا ہی یہ رات اور دن دو آئین ہیں دونوں انیان ہیں دو دلیلیں ہیں  
 قدرت کی خلق کے بوجھنے کے واسطے کبھی ن زیادہ ہوتا ہی رات گھٹی کبھی رات  
 زیادہ ہوتی ہی دن گھٹتا ہی ایک دوسرے کے پیچھے چلا آتا ہی تفاوت نہیں ایک  
 فائدہ بندھا ہوا ہی پھر اس فائدہ میں تفاوت نہیں جاننے والے جانتے ہیں جو  
 ایک خداوند ہی پیدا کر نیوالا دانا قادر حکیم کریم اپنے بندوں کے فائدوں کے واسطے  
 یہم تدبیر کرتا جو نہ تو کرم سے قدرت سے حکمت سے رحم سے کرم سے دن پیدا  
 کرتا ہی جو یہم سچا ہے نہ دیکھنے والے پھر میں جلدیں کام کب کرین روزی پیدا کرین پس  
 میں ایک دوسرے کو نہ پہنچاؤں پھر رات کو پیدا کرتا ہی اندھیری آتی ہی جو یہ  
 آدمی کام کاج کی حرکت سے پھوٹ کر سوین آرام پاؤں پھر تازگی قوت آوے پھر  
 صبح دن ہووے وہی کام کاج کرنے لگیں اور بہت فائدے حکمت کے اس دن رات  
 چلا کر سنے میں ہیں خدا خلق کر کے والا نشی اور سوگند ہی پیدا کرنے کی نراور  
 اسد تعالیٰ ۱۔ عورت کا پیدا کریم بڑی دلیل ہی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی  
 برکات کے درمیان اپنی حکمت سے۔ نہ پیدا کرتا ہی کسی کو مادہ پیدا کرتا ہی  
 مایا کیس حکمت سے سب خلق کی نسل پاتا ہے آپس میں ملین جلدیں فائدے ایک دوسرے  
 خواہے لیٹے رہیں اور ہزاروں طرح کی نسلوں کی حکمت میں بھی ہیں اپنے وقت میں پیدا  
 ہوتی ہیں جواب ہم کا یہہ ہی ان سب کو نشی تحقیق سے کوشش کام کاج تمہارے  
 پر اگندے ہیں طرح طرح سے ہیں کوئی دہاؤ دہاؤ ہوتا ہی کوئی آخرت ڈھونڈتا ہی  
 بہت لوگ ایمان سمائی کے کام کرتے ہیں جیگر راہ میں جاتے ہیں بہت آدمی کھڑے  
 فسق کے بے فرمانی کے کام کرتے ہیں بد ہی کی راہ میں چلتے جاتے ہیں بہت لوگ

دنیا بھی چاہتے ہیں آخرت بھی ڈھونڈتے ہیں بعض ہر صورت میں خدا تعالیٰ کی  
 رضا مندی ڈھونڈتے ہیں دیدار چاہتے ہیں ہر کوئی ہر طرح کا کام کرتا ہے ہر ایک  
 کام کا بدلہ بھی آخرت میں جدا جدا ہے جیسا کام کر گیا جیسی نیت رکھی ہوگی وہی  
 ہی جزا یا ویسا سبب کا بیان فرماتا ہے پاک پروردگار فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاَلْفٰی  
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی پھر جس نے خدا کے واسطے دیا اور بہنیر گاری کی اور سچا جانا  
 اللہ تعالیٰ کے رسول کو بہشت کے وعدوں میں دنیا آخرت کے ثواب میں جس آدمی  
 نے آپ کو دیا خدا کی راہ میں یعنی اپنا دل دیا اپنی جان دی اپنا مال دیا اللہ تعالیٰ کی  
 رضا مندی حاصل کر نیکی کے واسطے اور تقویٰ کیا کفر سے شرک سے نفاق سے بیفرمانی  
 سے اور مال کے دینے لینے میں بہنیر کیا بخل سے ریا سے حرام کام میں لینے سے حرام  
 کام میں دینے سے اور کسی سختی کے دینے میں بہنیر کیا منت رکھنے سے اس پر اپنے  
 احسان تھوڑا جتانے سے اور سائل کو مانگنے والے کو بھڑکنے سے مانوش ہو نیسے  
 اور راست گونا گونا سچا جانا اللہ تعالیٰ کو سب وعدوں میں دنیا کے آخرت کے چنانچہ  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَلَوْ یُخْلَفْہُ یعنی جو کچھ خرچ کرتے ہو  
 خدا کی رضا مندی میں چیز کے کام میں خدا تعالیٰ اسکا بدلہ برکت دنیا میں بھی دنیا  
 ہی حدیث میں آیا ہے دو فرشتے ہر روز دعا مانگتے ہیں خدا تعالیٰ سے کہتے ہیں  
اَللّٰہُمَّ اِنْتَ مُنْفِقٌ خَلْفًا یعنی اے پاک پروردگار خرچ کر نبوالوں کو تیری ا  
 میں دینے والوں کو خلیفہ انکے مال کا اور نیک بدلہ انکا دنیا میں بھی بخش اور اسطرح  
 بہت آیتیں حدیثیں ہیں وعدوں کی جو کوئی چیز کرنا چاہے تو دنیا میں بھی اسکو خیر خوبی  
 برکت دولت نیک نامی ملتی ہے اور آخرت میں بھی بہشت کا بڑا اور جملتا ہے اور  
 نعمت ملتی ہے جو سب دنیا آخرت کی خیر خوبی کی اصل ہے جڑ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
فَسَبِّحْہُ بِحَمْدِہِ پھر تحقیق آسان کر نیکی ہم اسکو میری کے واسطے بہشت کی راہ

اسکے اوپر آسان کر دینگے جو کوئی ایسا ہو چکا ایسا مقبول کام کر چکا اسکو ہم تو فقیق و دیونگے  
 سب طرح کے اچھے کاموں کی سب طرح کی بندگی عبادت کی اپنی راہ پر اسکو قائم کر دیونگے  
 اکیدم ایک قدم وہ ہماری رضا مندی کی راہ کے سوائے اور راہ میں نجا و چکا آسانی سے  
 بہشت میں داخل ہو دیونگے لایق ہم اسکو کر دیونگے اور دنیا آخرت کی اسکی مشکلیں آسان  
 کر دیونگے یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں اتر ہی قصہ یہ ہے ایک  
 کافر مشرک تھا اسکا امیہ نام تھا خلف کا بیٹا اسکو امیہ بن خلف کہتے ہیں حضرت بلال  
 رضی اللہ عنہ جو بڑے اصحابوں میں ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایمان  
 اول لائے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملکر اور بہت بڑا درجہ ہے اُن کا پہلے  
 وے اس مشرک کے غلام تھے اُنکے بت خانے کے داروغہ تھے جب اللہ تعالیٰ کا فضل  
 و کرم ہوا مسلمان ہوئے اپنے ایمان میں بہت محکم ہوئے سچے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بندگی  
 میں عبادت میں جب احکم تھا قائم ہوئے ایک ذرہ تفاوت نہ کرتے تھے اُن کے انہی  
 مسلمان کی خبر امیہ کو معلوم ہوئی اکیدم اُس نے حضرت بلال سے پوچھا تُو کس کی بندگی  
 کرتا ہے تُو کو پوچھا ہے یا محمد کے خدا کو پوچھا ہے حضرت بلال نے کہا میں اُس  
 معبود ہر حق کی بندگی کرتا ہوں جسکا دوسرا کوئی شریک نہیں آسمان زمین کا اور  
 خلق کا پیدا کرنے والا پالنے والا روزی دینے والا دانا بے نیاز وہ اللہ تعالیٰ  
 سچا خداوند ہے اور ان باتوں کو بوجھنے سے میں نیرا ہونا خوش ہوا اُن کی بندگی  
 بے فائدہ ہے امیہ یہ باتیں سنکر ناخوش ہو کر کہا تو اس دین سے پھر نیرا رہو  
 نہیں تو میں تجھ کو مار ڈالوں گا عذاب کر دینگا حضرت بلال نے کچھ پڑواہ نہ کی  
 ایسی باتیں کیں جو اُس نے مقرر جانا کر دین سے پھرنے والے نہیں پھرا اُس کا فرض نے مارا خدا  
 کرنا مقرر کیا طرح طرح کے عذاب کرتا کی طرح مسلمان سے ناخوش ہو دین بت پرستی  
 میں پھر کر دین مکران باتوں سے اُنکا ایمان زیادہ بڑھتا جاتا تھا اللہ تعالیٰ کی محبت

مسلمان کی دوستی بہت ہوتی جاتی تھی کبھی انکو تنگ کر کر کاٹھن کی چھڑیوں سے مارتا  
 کانٹے انکے بدن میں گوشت میں تمام چسپہم چسپہم جلتے اور جب دھوپ گرم ہوتی تھیں گے بدن میں  
 انکے زہ پہننا کر دھوپ میں بیٹھا لٹا اور کبھی ان کو تنگ کر کر دھوپ میں گرم رہتی میں لٹا  
 اور انکے سینے کے اوپر بھاری پتھر رکھتا اسی طرح کے عذاب کرتا اور کہتا محمد کے دین  
 سے پھر وے اللہ و رسول کو یاد کرتے اور کہتے اللہ احد رسول محمد ایک دن  
 حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیام کو اس طرف چلے جاتے تھے  
 امیہ کے گھر سے ایک آواز رونے کی انکے کان میں پڑی لوگوں نے پوچھا کیا ہے کہا امیہ  
 اپنے غلام کو مارتا ہے کہ وہ محمد کے خدا پر ایمان لایا ہے وہ اسٹین سے اب اسے  
 پھرایا جا رہا ہے وہ نہیں پھرتا یہ بات سنکر ابو بکر صدیق اس کے دروازے میں  
 گئے اسکو بلایا احوال پوچھا اسنے یہ سب حقیقت کہی حضرت ابو بکر نے اس سے کہا  
 ویکل (م تعذب ولی اللہ یعنی خوار ہو تو ہلاکی آوے تیرا اور خدا کے دوست کو  
 کیون ایسا عذاب کرتا ہے امیہ نے کہا جو تیرا دل اسکے اوپر بہت جلتا ہے بڑا اس کا  
 مہربان ہے تو اسکو میری قید سے چھڑالے اسکو مجھ سے مول لے انھوں نے کہا تو  
 بیچتا ہے کہا میں بیچتا ہوں کہا کتنے کو بیچتا ہے کہا وہ تیرے اس روحی غلام کے بدلے  
 میں بیچتا ہوں حضرت ابو بکر صدیق نے اس کے پاس ایک غلام تھا گورا چہرہ و می لٹاس  
 اسکا نام تھا دس ہزار دینار اسکے پاس حضرت ابو بکر نے سوداگری کا ماہ تھا  
 پونجی تھی اور وہ غلام دنیا کے بہت کام کا تھا سوداگری خرید فروخت جواب سوال  
 خوب جانتا تھا امیہ کے اور سب لوگوں کے پاس اسکی قدر تھی حضرت ابو بکر نے اسکو  
 مسلمان ہونے کو کہتے تھے اور اس سے کہتے تھے اقرار کرتے تھے جو مسلمان ہو  
 تو یہ مال سب میرا ہے کون بحث دون وہ ہرگز مسلمان نہ ہوتا تھا کفر میں خوش تھا  
 اس سبب حضرت ابو بکر نے اس سے ہزار تھے امیہ نے یہ بات بہت برسی بانجائے

کہا تھا اور حضرت بلال اس کے پاس بہت بے قدر تھے جانتا تھا ابو بکر ایسے ناکار کا  
 غلام کو ایسے کام کے غلام سے کس طرح بدل کرے گا جب حضرت ابو بکر صدیق نے  
 یہ بات اس سے سنی اسی وقت قبول کی غنیمت جانی خوش ہو کر غلام کو بلال کو  
 ہزار دینار کے ساتھ اسکے حوالے کیا اور حضرت بلال کا ہاتھ پکڑ کر لے چلے امیہ ہنسا  
 حضرت ابو بکر نے پوچھا تو کیوں ہنستا ہے اس مشرک نے کہا تم نے اپنا بڑا نقصان  
 کیا کچھ سمجھ نہ آئی تم کو یہ غلام میرے پاس ایسا بے قدر تھا جو کوئی ایک فٹری کو مول  
 لیتا تو میں دس ڈالیاں تم نے ایسے کام کے غلام کے بدلے اور دس ہزار دینار کے  
 بدلے میں بلال کو لے لیا بڑا نقصان کیا حضرت ابو بکر بھی بہت ہنسے اور اس سے  
 کہا نقصان زیان تو کچھ کو ہوا بلال کی قدر میرے پاس ایسی ہی جو تو اسکو میرے  
 سارے مال متاع کے بدلے میں دیتا تو میں غنیمت جانتا پھر حضرت ابو بکر بلال کو لے کر  
 حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے قصہ بیان کیا حضرت نبی صلی  
 بہت خوش ہوئے اور فرمایا ابو بکر تم نے بہت بڑا کام کیا بلال کے مول لینے میں  
 خرید کرنے میں مجھے بھی شریک کرو حضرت ابو بکر نے کہا میں نے بلال کو خدا کے  
 واسطے خرید کیا جو خدا تعالیٰ لا شریک ہے اسکا شریک کوئی نہیں اب میں نے بلال کو  
 اسی خدا کی رضا کی واسطے آزاد کیا حضرت نبی صاحبؐ بھی خوش ہوئے اور سب اصحاب  
 خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں یہ بہرہ  
 بھیجی اور روایت ہے جو حضرت ابو بکر کی یہ عادت تھی کہ بردے خرید کرتے اور خدا  
 کے واسطے آزاد کر دیتے اسے کس طرح تو غلام اور تھے مسلمان ہوئے تھے پہلے ایمان  
 کے سبب کافروں کی قید میں تھے عذاب میں تھے حضرت ابو بکر نے خبر پائے ان کو خرید  
 کیا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں آزاد کیا ایسے لیے بڑے کام تھے حضرت ابو بکر کے  
 جس نے سبب اللہ تعالیٰ نے ان کو قبولیت اور بڑائی بخشی اور ان کے اوپر سبب نبویؐ

راہ دین دنیا کی دولت کی راہ بہشت کی راہ اپنے قریبی راہ آسان کر دی اسانی  
 سے سب دولت کو پہنچنے ساری امت کے پیشوا ہو گئے جو کوئی ایسا کام کرے گا انکے  
 طفیل سے اس پر بھی آسانی کی راہ کھل جاوے گی دین و دنیا کی سعادت کو آسانی  
 سے پہنچ جاوے گا پھر اس بات کو فرما کر اللہ تعالیٰ امیہ بن خلف کی بات اور جو کوئی  
 ایسے کام کرے ایسے کاموں میں اسکا تابع ہو کر ہو اسکی بات فرمانا ہی  
 وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ وَكَذَّبَ بِالْحَسَنَىٰ ۖ  
 اور جھٹلایا اور جھوٹا جانا اللہ و رسولؐ کے وعدوں کو فسادیسے لے کر پھر تحقیق میں  
 کر دیوینگے ہم اسکو عسری کے واسطے بڑی سختی میں گرنے کی راہ اسکے اوپر آسان ہو جائے گی  
 جس نے بخل کی اپنے مال دینے میں خدا کے حکم میں اور خدا کی راہ میں اپنا مال نہ دیا اور  
 جان دینے میں بخل کی جہاں کہیں سہوئے کا حکم تھا جان دینے کو فرمایا تھا کافروں سے جہاد  
 کا حکم فرض ہوا تھا مال کی جان کی لالچ کی دل دینے میں بخل کی ایمان نہ لایا خدا کو یاد کیا  
 دلیمن خدا و رسولؐ کی محبت نہ رکھی ہمیشہ اور ان کی اور کاموں کی یاد میں محبت میں رہا زمان  
 میں تن میں تجسسی کی خیر کا کلمہ نہ کہا بندگی طاعت پروردگار کی نہ کی اپنے اوپر اسکو بھائی  
 جانا نفس کی شیطان کی خلق کی بندگی میں رہا اور بے نیازی کی بے پروائی کی خدا تعالیٰ  
 کی رضامندی میں کچھ کام ثواب کا نہ کیا اور خدا کی رحمت کا آپ کو محتاج نہ جانا اس  
 سبب خدا کے حکم نامے بندگی نہ کی نماز روزہ اور کام مسلمان کے کرنے کے فائدے  
 نہ جانے اور خدا تعالیٰ کے وعدہ کو اور خبروں کو جو دنیا آخرت کی فرمائی ہیں اور اچھے  
 نیک کاموں کو تو انکو بہشت کی نعمتوں کو خوبوں کو جھوٹے جانا اس جھوٹے جاننے کے سبب  
 اور بے پروائی اور بخل کی شامت کے باعث بڑی سخت بلا میں پڑ گیا دوزخ میں گرنے کی  
 راہ اس پر آسان کر دیوینگے اور جس سبب شباب دوزخ میں پڑے جلے عذاب  
 کھینچے ویسے ہی کام اسکا اوپر آسان کرینگے اور اسکو ویسی ہی سوجھ بڑھتی رہے گی



وہی کام آسان نظر آدینگے جن کاموں کے سبب سیدھا شتاب و ترح میں چلا جاوے کچھ لکھا  
 نہ ہووے وہی ہی باتیں سننے ویسے ہی اسباب جمع ہو جاوین یہ اثر ہی ایمان ملانے کا  
 اور اللہ و رسول کے وعدوں کو سچ بنانے کا بخیلی کرنے کا کافر شرک منافق انھیں ہلاک  
 میں پڑے ہوئے ہیں وہاں **يَعْلَمُ مَا لَدَاكُمْ** اُن کی اور فائدہ نہ کر گیا اسکا مال اسکو جنت  
 کر گیا اور کچھ کام نہ آوے گا وہ مال جس مال میں اُس نے بخیلی کی خیر کی راہ میں نہ دیا  
 جیسے اوکا فرامیہ ایمان ملا یا حضرت ہلال کو جو اسکے مال تھے خدا کے واسطے آزاں کیا  
 ہر طرح بخیلی کی خدا کے وعدوں کو بہت کو جھوٹھ جانا حضرت ہلال کے بدلے میں بہت  
 مال لیا کیا نفع کر گیا اسکو جو قوت وہ موت کی بیماری میں مگر پھر گور میں گر گیا پھر آخرت  
 میں زندہ ہو کر دوزخ میں پڑے گا آگ کے کوئے میں گرے گا ہزاروں ہلاؤں  
 میں جا پڑے گا یہی حال سب کافروں شرکوں منافقوں بے دینوں کا ہے ابو جہل ہو  
 یا ولید ہووے یا امیہ ہووے یا اور کوئی ہووے پھر فرماتا ہے پاک پروردگار **لَا تَقْبَلُ**  
**عَلَيْكَ اَللّٰهُمَّ حَقِّقْ** ہمارے اوپر جو بیان کرنا حق کا اور باطل کا وحدہ وعید کا اس بات  
 کے بیان کا ایک فائدہ یہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی باتیں بہت بہت طرح سے  
 فرمائیں اب کسی کی خاطر میں نہ آوے جو نادانی سے کہے کہ اتنا بیان کسواسطے  
 کیا اسکی حقیقت یہ ہے حق تعالیٰ نے آخرت کے کارخانے کی بہت بڑی تفصیل  
 مقرر کی ہے میزان حساب کتاب موافق پھر اوط دوزخ بہت اور ہر طرح کے عمل کی جزا  
 مقرر ہو چکی ہے بھلے کی بھلی اور برکی کی بری اور جو بات اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہے  
 اس میں پھر کسی طرح سے تفاوت نہیں سب کچھ ہو چکا ہے لکھا گیا ہے پھر بندوں کو  
 ایک طرح کے اختیار کے اسباب سے میں عقل شعور سوچ بوجھ ہاتھ پاؤں قوت قدرت  
 اور بہت چیزیں پھر دنیا میں پیدا کیا ہر طرح کی چیز دیکھی ہر طرح کی بات سنی ہر طرح کے  
 مزے پائے ویسے ہی مژدن کی طرف دل دوڑنے لگا اسکی طلب پیدا ہوئی ہر طرح کے

کام کرنے لگا وہ پاک پروردگار جانتا تھا جو آدمی اپنی عقل سے دنیا ہی کی باتیں  
 بوجھ سکیگا اختیار اپنا دنیا ہی کے کام میں جاری رکھیگا دنیا ہی کے کام کر سکیگا آخرت کی باتیں  
 اور اس جہان کے کام نہ بوجھ سکیگا اور جو یہ آدمی اس جہان کی آخرت کی تمام حقیقت  
 نہ سنیگا بنائیکا حساب کتاب دوزخ بہشت سے بے خبر رہیگا تو اپنے اختیار سے ایسے کام  
 کرے گا ایسی باتیں کہیگا ایسی خصلتیں پکڑے گا ایسی راہ چلیگا جس کے سبب ہلاک ہو جاوے گا سید  
 دوزخ میں چلا جاوے گا ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتا رہیگا اس سبب اللہ تعالیٰ نے  
 اپنے فضل و کرم سے آخرت کی راہ سمجھانا بتانا اپنے اوپر لازم پکڑا مقرر کیا انھیں آدمیوں  
 میں سے بعضے بندوں کو بڑا مقبول کر دیا ان کو پاک کر دیا فرستے حضرت جبرئیل کو ان کے  
 اوپر بھیجا اپنے کلام بھیجے وحی بھیجی جو علم چاہئے تھا وہ سکھا دیا ان کو پیغمبر کیا خلق  
 کی طرف بھیجا فرمایا ان لوگوں کو آخرت کی باتیں بتا دے سکھا دو اور دوزخ بہشت کی  
 حقیقت بتا دو اور وہ کام جن کاموں سے دوزخ میں پڑتا ہے ہمیشہ کے عذاب میں  
 رہتا ہے ان سے کہہ دو اور وہ کاموں سے دوزخ سے نجات پاوے گی مشکل میں نہ پھنسے  
 راہ آسان ہو جاوے شتاب بہشت میں پہنچیں ہمیشہ آرام سے ہمیشہ کی دولت کے ساتھ  
 رہیں بیان کر دو ہمارا کلام ان کے اوپر پڑے ہلکے سنا دے سکھا دو پھر آخر زمانے میں سب  
 پیغمبروں کے خاتم تمام خلق سے بہتر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا سب طرح کی  
 ہدایتیں سب پیغمبروں کے طریق مسلمانوں کی راہ میں جمع کر دی قرآن اپنا کلام بھیجا اول  
 آخرت کی باتیں علم احکام خیر کے طور طریق سب کچھ فرما دے یہ سب خبریں اور بیان  
 آخرت کے اور حکم احکام سکھانا اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی کے اور پر لازم کر کے کہا لی  
 احسان کیا ان بندوں کے اور جو اس بات کی قدر بوجھیں اور اپنے اختیار کو اللہ و رسول  
 کے اختیار میں دیوین ان کے حکم کے تابع رہیں دین کا علم سب طرح سے اول آخر تک اپنی  
 طاقت کے موافق سنتے زمین حقیقت کو جانتے رہیں ویسا ہی کام نیکی کے کرتے رہیں

جس سے ہدایت پاوین تو فقیہ پاوین مقصود کو پہنچ جاوین ایک فائدہ یہہی اس  
 بیان کا اور دوسرا فائدہ یہہی جو کافروں مشرکوں منافقوں بے دینوں کے  
 اوپر حجت ہووے قیامت کے روز جب دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہووین نہ کہیں جو کھو  
 اس بدن کی دوزخ بہشت کی خبر نہ تھی راہ جانتے نہ تھے اچھے کاموں کی خبر نہ رکھتے  
 تھے ہمارے کیا تفصیر ہی اور جو اللہ تعالیٰ بے حقیقتین آخرت کی بیان نہ کرتا بے خبرین  
 نہ دیتا اپنے رسول سے دوزخ بہشت کی حقیقت نہ بیان کروانا تو ہرگز کوئی سچا نہ  
 سکتا نہ بوجہ سکتا سب اندھے رہتے دنیا ہی کے کار بار میں پکڑ رہتے بہشت  
 سے محروم رہتے دوزخ میں جا پڑتے اس سبب اس حکمت کی واسطے فرمایا اِنَّ  
 عَلَيْنَا لِلْهٰدٰی یعنی تحقیق ہمارے اوپر لازم ہے ہم نے اپنے فضل و کرم سے اپنے  
 اوپر واجب کیا ہے اچھی راہ کو دکھانا ایمان کے بھید مسلمانوں کا تقویٰ پاکی ناپاکی  
 کی حقیقت کرنی ایمان اور کفر توحید اور شرک طاعت اور بے فرمانی میں فرق کر دینا  
 سکھانا دینا سمجھا دینا تو ہے آدمی سنکر سمجھ کر اپنے اختیار سے ہدایت پاوین ایمان  
 لاوین مسلمان ہووین تو فقیہ پاتے جاوین صالح منفق ہووین کمال کو پہنچن نقصان  
 سے بچوین تو سب درجے پاوین اور جو اس بیان کو سنکر نہ سمجھن اپنے اختیار سے حکم  
 نہ مانیں تو ان پر تو فقیہ کی راہیں بند ہو جاوین خوار ہو جاوین اور اس بات سے یہہی ہدایت  
 جانا چاہئے کہ ہدایت دو قسم ہے ایک ہدایت یہہی راہ کا دکھانا راہ کی بھلی  
 بُری حقیقت بیان کر دینی اس ہدایت کو اپنے اوپر لازم کیا ہے اور اپنی مہربانی  
 سے کرم سے جو کچھ بیان کر دینے کی بات تھی بیان کر دی اور دوسری ہدایت یہہی  
 ہے راہ دکھا کر راہ کے اوپر قائم کر دینا مقصود کی منزل میں پہنچا دینا یہہی ہدایت  
 خاص ہے یہہی دو قسم ہے ایک ہدایت یہہی جو کوئی اپنے اختیار سے ایمان  
 لاوے اچھے عملوں کی تو فقیہ پاوے پھر جیون جیون اچھا کام کرتا جاوے زیادہ

زیادہ توفیق پاتا جاوے اور اچھے کام اس سے ہوتے جاوین مقصودوں کی منزل سے نزدیک ہوتا جاوے یہ ہدایت کی طرح خاص ہی جیسے اس سورت میں فرمایا  
 فَاَمَّا مَنْ اَعْطَىٰ وَالتَّقَىٰ لِلْعَصْرِ اٰتٰكَ يَنْفَعُ جَنَّةً دِيَارًا لِّمَنْ اَشَاءَ وَاسْطًى اَوْرَاقًا  
 کی برسی باتوں سے اپنے اختیار سے بچ رہا اور سچ جانا اللہ کو اللہ کے کلام کو اللہ کے  
 وعدہ کو اور رسول کو رسول کے کلام کو رسول کے وعدہ کو بہت کو آخرت کی  
 نعمتوں کو اسکے اوپر آسانی کی راہ کھول دی بہت کی راہ آسان کر دی اور جس نے  
 اپنے اختیار سے یہ کام اور جن کاموں کے کر نیکا اس کو حکم تھا نہ کئے اللہ تعالیٰ اس کو  
 اسکے اختیار میں چھوڑ دیتا ہے اور اس کو توفیق نہیں ملتی کچھ بوجہ نہیں سکتا اپنے اختیار  
 میں پڑتا رہتا ہے برے کام آپ ہی آپ کرتا رہتا ہے اپنے اختیار سے آپ گمراہ ہوتا ہے  
 اللہ تعالیٰ اس میں کچھ گمراہی اپنے طرف سے نہیں کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کا جو کام ہے  
 سب خیر ہی کا کام ہے بدی شرارت آدمی ہی کے کسب میں کام میں ہوتی ہے یہی  
 معنی ہیں جو کوئی بخلی کرتا ہے بے پروائی کرتا ہے سب باتوں کو اللہ و رسول کی جھوٹ  
 جانتا ہے آپ سے آپ اسکے اوپر سختی میں پہنچنے کی راہ کھل رہی ہے عسریٰ میں پہنچ رہا  
 یہی حکمت ہے پاک پروردگار کی جس نے حکم کو نانا آپ سے آپ گمراہ ہوا اور توفیق  
 نہ ملی اسی حکمت میں فرمایا جو کوئی بخلی کرتا ہے اور برے کام کرتا ہے اس کو ہم دوزخ  
 میں جانے کی راہ آسان کر دیتے ہیں اور دوسری خاص ہدایت یہ ہے جو وہ پروردگار  
 بدو ن کسی عمل کے کسب کے کسی اپنے بند کو آپ ہی راہ مجاہد یوے آپ ہی مقصودوں کی  
 منزل میں پہنچا دیوے جسے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اول بغیر کچھ عمل کے ایسے  
 درجے میں پہنچا دیا جو کوئی تمام عالم کے عمل کرے تو اس درجے کو نہ پہنچے پھر ایسے برے  
 درجے میں پہنچا کر عمل کی راہ بھی آسان کر دی سب طرح کی دو تین بخشین اور چیزت  
 عیسیٰ کو ماکے پہاڑ سے نکلتے ہی پیغمبری بخشی علم انجیل کا پڑھا دیا جو دینے چاہا سو دیا

اور اس طرح حضرت محمد رسول اللہ کی امت میں بہنوں کو بغیر پڑھے پڑھائے  
 بغیر محنت کئے والی کردیا یہہم ایک خاص الخاص بات ہے پر یہہم اپنے اوپر لازم نہیں  
 کیا جب کو خاوند چاہتا ہے اسی کو دیتا ہے بندوں کو بھی اس راہ میں خواہ نہ خواہ  
 دخل نہ کیا جائے جو کچھ ان کو حکم ہوا ہے اسی کے اوپر چلے جاوین شاید قبولیت کے  
 درجے کو پہنچ جاوین یہہم ایک تھوڑا بیان یہہم ہے اِن عَلَيْنَا لِلْهَدَىٰ کا پھر اس بات  
 کے پیچھے فرماتا ہے پاک پروردگار جو آدمی کو چاہے ہمارے حکم کے تابع رہے ہم نے جو  
 کچھ اسکو راہ بتائی ہے اپنے کلام میں بیان کیا ہے اسکو یقین سے سنے سمجھے اخلاص  
 سے اس راہ کے اوپر قائم ہووے کسی اور راہ میں نہ پڑے اور کسی بات پر نظر نہ کرے  
 اس میں کچھ پارہ بگاڑا وَلَٰكِنَّا لِلْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ اور تحقیق آخرت اور دنیا ہمارا ہی ملک  
 ہے دنیا اور آخرت اور کسی کا ملک نہیں ہم جس کو کچھ دیوین وہ وہی پاک و جس کو چاہیں آخرت  
 دیوین جس کو چاہیں دنیا آخرت دونوں دیوین ہمیں اشارت ہے جو کوئی پروردگار کی  
 محبت نہیں رکھتا اخلاص نہیں کرتا دنیا ہی کی محبت میں پھولا پھرتا ہے دنیا ہی کو طلب  
 کرتا ہے پٹا بہشت کی دولت ڈھونڈھتا ہے بے اخلاصی کی راہ میں وہ بڑا احمق ہے  
 آخرت بے اخلاصی کی راہ میں ملتی نہیں دنیا ملتی ہے وہ دنیا آخرت کو وہ فانی نہیں کرتی  
 جان کی بھلا ہو پڑتی ہے بلا میں لے ڈالتی ہے دانا عقلمند وہ کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ  
 کا بند رہے اسکے حکم کو سر کے اوپر رکھے جو کام کرے سوا اخلاص محبت سے کرے مفروضہ  
 نہ ہووے مفروضہ کی کے اوپر نظر نہ کرے اس بند کو جو کام کرنا فرمایا ہے دل سے  
 متن سے کرتا رہے جس خاوند کا کام ہے وہ جانے وہ پاک خاوند سب کی نیت سب کے  
 کام سے واقف ہے کسی کو کیا دیکھے کون کس لائق کا ہے بہتر جانتا ہے اسکا کام  
 اسی کے حوالے رکھے اور جو کچھ مانگے اسی خاوند سے عاجزی کی راہ سے بندگی کی راہ  
 مانگتا رہے و عا کرتا رہے دنیا کے آخرت کے حکم کے موافق اپنی بھلائی چاہتا رہے

اور جو کچھ مانگے اسی طرح مانگے جس طرح حکم ہی زیادہ اپنا کچھ تصرف نہ کرے حکم جلاو  
اسکو کیا خبر ہے جو اسکے واسطے کو نہ چھلی ہے اس پاک پروردگار کے حوالے کر دے جیسا  
بہتر جانیکا ویسا کر گیا سب کچھ اسکے ہاتھ میں ہے اور جس نے اس پاک پروردگار سے کچھ کام  
نہ رکھا حکم نہ دیا آخر — ہاتھ سے جاتی رہی اور آخرت ہاتھ نہ آویگی بڑی بلا میں رہ  
جا پڑے گا فَاَنْذَرْتَهُمْ نَارًا مُّظْلِمًا پھر خبر دی میں نے تمکو ایک بڑی آگ کی شعلہ  
کر نیوالے کی یعنی دوزخ کی حقیقت تم سے بیان کی تمہارے دُور نیلے واسطے جو دُور  
بے فرمانی نہ کرو جو بیفرمانی کرو گے تو ایک ایسی آگ میں پڑو گے جو بہت بڑا بھڑکاؤ ہے  
اس آگ کا خبر میں آیا ہے کہ دوزخ جب حشر کے میدان میں آوے گی ایسا شعلہ کرے گی  
جو دوسو برس کی راہ تفاوت میں کافرون کو گرا دیوگی اور فرشتے عذاب کے کافرون کو  
زنجیر و نہیں باندھ باندھ کر پھینکے اور لوہے کے گرزوں سے مار مار جلاتے جاوینگے  
اور اس حال پر دوزخ کے شعلوں کی سبب سے گر گونگی اس طرح دوزخ میں پھینکے لا  
يَصْلٰهَا اِلَّا الْاَشْقٰى الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلٰى نہ در او پگا نہ داخل ہوو پگا اس آگ  
میں ویسی سخت شعلہ مار نیوالی آگ میں ہمیشہ رہنے کے واسطے کوئی مگر وہ بڑا بد بخت  
جس نے جھٹلایا دُرخ کو کہا رسول کو اور جھوٹھ جانا اللہ تعالیٰ کے کلام کو اور منہ پھیر  
لیا ایمان لانے سے مسلمان ہو نیسے اللہ تعالیٰ کی بندگی نہ کی رسول کی متابعت نہ  
ماز رہے امیہ بن خلف ابو جہل ابولہب اور اور لوگ جن کی یہم بد بختی ہے و سبب  
الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلٰى اور شتاب ہے جو در کیا جاو پگا اس آگ سے  
وہ بڑا متعنی پرہیزگار و دُور دینا خرچ کرتا ہے اپنا مال حیر کے کام میں اور خدا کے  
واسطے پاکی ڈھونڈھتا ہے اس مالی نیے میں اپنے مال کو پاک کرتا ہے آپ پاک  
ہوتا ہے یہم آیت بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی  
ہے اور یہی آیت دلیل ہے اس بات کی جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیغمبر کے

مہربان تھے بلوین کے درجن کے بعد اور سب کسی سے افضل ہیں  
 بہتر ہیں اس واسطے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنی فرمایا بہت بڑا متقی  
 کہا اور اور حکیم قرآن میں فرمایا ہے ان کو کہ عند اللہ اتقا کہیے تحقیق بہت بڑا  
 متحار اخلاک کے پاس وہ آدمی ہے جو اتنی ہے بڑا متقی ہے پر سہیزگار ہے کفر شرک  
 نفاق بیفرمانی سے بہت پر سہیز رکھتا ہے امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جو کوئی  
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کچھ شبہہ کھے طعنہ کرے اُسے گویا سب اصحابوں کے  
 اوپر مہاجر و انصار کے اوپر طعنہ کیا کیونکہ سب اصحابوں نے جمع ہو کر اُن کو خلیفہ کیا اور  
 اُن کو آپ سے بہتر جانا اور جسے پیغمبر کے اصحابوں کو بُرا کہا طعنہ مارا اُن کو جھوٹا جانا  
 لانا لایق جانا بے عقل بے فہم بے دین جانا اور جس نے اصحابوں کو حضرت نبی صاحب  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا جانا اُسے حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو مرشد کامل نہ جانا کچھ  
 نہ جانا وہ بڑا بد بخت ہے اُسے اپنے ایمان میں خلل ڈال دوزخ میں جانے کے لایق ہوا  
 کوئیوں سے معلوم ہوا جو دوزخ میں نجا و بچا سوائے اُس بد بخت کے جسے اللہ و رسول کو  
 جھٹلایا اور سچی راہ سے منہ پھیرا دوزخ میں جائیگی یہی علت ہے جسے سب طرح سے دیکھو  
 جھوٹا جانا سب خیر کے کاموں سے سب طرح سے منہ پھیرا وہ دوزخ میں جاوے گا اور کبھی  
 باہر نہیں نکلے گا اور مسلمانوں گنہگار و نین وہ آدمی دوزخ میں جاوے گا جن نے کسی خیر کے  
 کام سے کسی وقت منہ پھیرا کچھ سستی کی اللہ و رسول کے حکم سے نکلمہ نفس کے شیطان کے  
 حکم میں گیا ہے عمل کے فتنے سے اُسے امید بھٹکنے کی ہے مگر ایمان کے خصل سے خدا پناہ  
 میں رکھے اور اصحابوں کے اوپر نقصان کی تہمت دینے سے ایمان کا خصل ہے سب صحابہ  
 رسول کے رسول کے پاس مقبول ہیں اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں پیارے ہیں وہ اللہ  
 تعالیٰ سے راضی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہم لے کر حتیٰ  
 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اس سے کیا زیادہ درجہ ہو و بچا جو کوئی اُن گنہگار

جہاں وہی آپ بُرا ہی اور جسے بُرے کام کئے یا ایت سے منہ پھیرا ایمان میں ناقص  
 رہا سچی باتوں کو جھٹلایا وہ بھی بُرے لوگوں کے ساتھ دوزخ میں داخل ہوویگا اور جو  
 کوئی دوزخ سے کبھی نکلیگا سو ایمان اور مسلمان کی برکت سے نکلے گا اور جس کسی نے وہ  
 کام کئے جیسے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کئے اور بُرے بُرے اصحابوں نے چارون  
 خلیفوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کو اپنے کامل کیا مسلمان  
 کے ظاہر باطن کے کام تمام کئے جو کچھ کیا سو خدا تعالیٰ کی رضا مندی کے حاصل کر نیکی  
 واسطے کیا وہ آدمی ان کے ساتھ نجات پاویگا دوزخ کو ایسے لوگوں کے ساتھ کچھ کام  
 نہ ہوویگا ایمان اور دوزخ میں پردہ پڑ جاوے گا بہشت میں حیرت خیزی سے داخل ہو  
 جاویگا یہ پورے ایمان کی برکت ہے پورے مسلمان کے واسطے ہے اللہ تعالیٰ سب میں  
 مسلمانوں کو ایمان اور مسلمان میں محکم رکھے کامل کر دے آمین آمین آمین پھر جب  
 حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت بلالؓ کو اس قیمت میں خرید کیا اور آزاد کیا تب کافروں کو  
 بہت بُرا ٹھج ہوا کہنے لگے ابوبکر کے اوپر بلال کا کچھ حق تھا اس سبب اتنا مال بلال  
 کے واسطے خرچ کیا اس حق کا بدلہ لا یا حق تعالیٰ ان کی بات کے رد میں فرماتا ہے  
 وَمَا لَاحِدٍ عِنْدَنَا مِنْ نِّعَةٍ تُجْزَىٰ اور نہ تھی کسی ایک آدمی کی ابوبکر کے نزدیک کچھ  
 کسی طرح کی نعمت سے جو جزا دی جاوے اور بعضوں نے کہا ہے حضرت بلالؓ احد  
 اتنا کہتے تھے جو لوگوں نے سنے والوں نے اُن کا نام احد رکھ دیا تھا اللہ تعالیٰ کا احد نام  
 ہی اسے ہمیشہ کہتے ہر دم کے کہنے کے سبب انکا یہ نام ہو گیا تھا اس آیت یعنی وہا  
 لاحد سے بلال کے اوپر اشارت ہے اور معنی اس طرح ہیں اور نہ تھی بلال کی ابوبکر  
 کے پاس کوئی نعمت دوستی منت جو عوض کیا جاوے اِلَّا اَبْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی مطلب  
 کرتا تھا رضا مندی کا اپنے پروردگار کی جو برتر ہے سب کے اوپر غالب ہے حاکم  
 ہے ابوبکر کے اوپر بلال کا کچھ حق ثابت نہیں تھا جو اس حق کا بدلہ لاکر ضرور ہووے



یہ جو کچھ عمل کیا ابو بکر نے اس واسطے جو ابو بکر خدا کی رضا مندی کا طالب تھا اور بس و کسوف یوضی اور ہر طرح سے شتاب راضی ہو دیکھا ابو بکر وہ ہماری رضا مندی چاہتا تھا ہم اس کو شتاب بہت میں داخل کرینگے اور وہ نعمتیں اس کو دیونگے جیسا کہ بیان اس کے ساتھ کرینگے جو ابو بکر ہم سے راضی ہو دیکھا جو کچھ اس کی رضا مندی ہووے گی وہی کرینگے رضا کا بہت بڑا درجہ ہے نہایت عالی مقام ہے کامل بندہ دن کے لئے دنیا میں اور بہت بڑی نعمت ہے آخرت میں سو یہہ دولت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ملی اور جو کوئی ان کے طریق پر چلیگا اس کو بھی ان کے طفیل سے ملیگی اور یہہ عاصی گنہگار بھی امیدوار ہے اللہ تعالیٰ کے رحم کرم کا جو اس کو بھی اپنے سب مقبول بندوں کے طفیل سے اس دولت سے نصیب بخشنے آمین آمین سورۃ المائد

ہے اس میں گیارہ آیتیں چالیس کلمے اور ایک سو بانوے حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالضَّحٰی وَالْاِیْلٰ ذَاتِجَبِّیٰ مَیْمَنَیْیَ یعنی چاشت کے وقت کی اور تمہیں رات کی جب تاریکی ہوتی ہے اور سب چیز کو اپنی اندھیا رسی میں چھپا لیتی ہے اللہ تعالیٰ نے ضحیٰ کی اور ریل کی تم کھائی دین کے بڑے لوگوں نے اس میں بہت باتیں کہیں ہیں ضحیٰ چاشت کا وقت ہے جو وقت آفتاب بلند ہوتا ہے دھوپ ساگر عالم میں پھیل جاتی ہے اچھا وقت ہے دنیا کے کام میں کسب میں کار بار میں مشغول ہونے کا کسی فرض نماز کا وقت نہیں نفلوں کا وقت ہے یا دنیا کے کاموں کا وقت ہے ایسے وقت میں جو کوئی عبادت میں مشغول ہو دو رکعت چار رکعت بارہ رکعت تک جتنی ہو سکے اشرق کی ضحیٰ کی نیت میں پڑھے تو بہت ثواب پاوے یہ نماز اخلاص کی ایمان کی نشانی ہے کیونکہ غفلت کا وقت تھا دنیا کے کام میں مشغول ہونیکا وقت تھا اس وقت میں ہر خلاص سے پاک پرور گاہ کی بندگی میں حاضر ہوا حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

جو کوئی فجر کی نماز پڑھ کر اپنے مصلیٰ پر بیٹھا رہے اور جب آفتاب بلند ہووے اسوقت  
 کی نماز پڑھے جتنی رکعتیں پڑھے سکے پوری حج کا ثواب پاوے اسی واسطے بعضوں نے  
 کہا ہے جو صبح کی قسم اشراق کی نماز کی قسم ہے اور دنیا کے کام میں بھی جو کوئی نماز  
 پڑھ کر مشغول ہووے اور نیت حلال قوت کے پیدا کرنے کی رکھتا ہووے اور اپنے  
 دلیمن کہے نیت کرے کہ جو اس قوت سے قوت ہووے گی اس قوت کو خدا کی بندگی میں  
 خرچ کر دنگا اس دنیا کے کام میں بھی مومن ثواب پاتا رہتا ہے اور چاشت کا وقت  
 وہ ہے جو اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ سے کلام کیا اور اسی وقت میں حضرت موسیٰ اور فرعون  
 کے جادو گروں سے مقابلہ ہوا ستر ہزار آدمی ایمان لائے پاک پروردگار کو سجدہ  
 کیا بعضوں نے کہا ہے صبحی سے تمام دن مراد ہے یہ دن ایک بڑی نشانی ہے قدرت  
 کی تین نمازین فرض تمام دن میں اور روز فرض دن ہی میں ہوئے ہیں حج بھی دن میں  
 ہوتا ہے اور رات بھی ایک بڑی نشانی ہے قدرت کی رات نہ ہوتی تو دن کی قدر  
 معلوم نہ ہوتی اور خلق کے آرام کا وقت ہے رات کی بندگی بڑی مقبول ہے مغرب کی نماز  
 عشا کی نماز فرض اور وتر رات کو ہوتی ہے اور آخر شب کی نماز تہجد کی نماز رات  
 ہی کو ہے تہجد کی نماز کا بہت بڑا ثواب ہے بڑی اخلاص کی بندگی ہے اللہ تعالیٰ سے  
 جو کوئی آخر شب کو اٹھے بندگی میں حاضر ہووے اسکے واسطے ایسی نعمتیں جو بیان چھپا  
 رکھی ہیں جکے دیکھنے سے آنکھیں ٹھنڈی ہووین روشن ہو جاوین ان نعمتوں کی کسی  
 کو خبر نہیں کوئی نہیں جانتا جو بہشت میں تہجد کی نماز رات کی نماز پڑھنے والوں کو ملیگی  
 خبر میں آیا ہے جو کوئی فقر سے نادار سی سے ڈرتا ہے چاہے کہ چاشت کی چار رکعت  
 نماز پڑھے اور جو کوئی گور کی اندھیا رسی سے تنگی سے دہشت رکھتا ہے ڈرتا ہے چاہے  
 کہ آخری رات کی نماز پڑھے اور بعضوں نے کہا ہے صبحی سے مراد وہ دن ہے جس دن  
 میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے پردے کے اوپر پیدا ہوئے اپنی ما کے شکم

سے باہر گئے وہ دن بڑی برکت کا دن تھا اس دن کی قسم کی اور رات سے مراد معراج کی رات ہے اس رات میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا یا عرض کے اوپر پہنچا یا سب طرح کی نعمتیں بخشیں اور بعضوں نے کہا ہے والضحیٰ یعنی قسم ہے دن کی جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مشغولی کا وقت ہے خلق کی ہدایت کرتے ہیں دعوت کرتے ہیں سب کو کفر سے شرک سے نکال کر ایمان کی توحید کی طرف بلاتے ہیں اور ایل یعنی قسم ہے رات کی جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشغولی کا وقت ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں زندگی میں اور بعضوں نے کہا ہے الضحیٰ یعنی قسم ہے صبح کی چہرے کی چہرہ مبارک محمد کا آفتاب سے زیادہ روشن ہے دونوں جہان میں اس روشن نورانی چہرے کا نور پہنچ گیا ہے دو جہان کو روشن اجالا کر دیا و ایل یعنی قسم ہے زلفوں کے بالوں کی موسیٰ مبارک کی چوکی کی طرح سیاہ ہیں حقیقت یہ ہے جو ایل یعنی وہیل میں بہہ سب قسمیں داخل ہیں جواب قسم کا یہ ہے مَا وَكَلَك رَبِّكَ وَمَا قَلَىٰ نَهْنِمْ جُحُورٌ دِيَا كَتَمَهُ كُورٌ يَحْمَدُ تَرْتَرٌ پروردگار نے اور دشمن نہیں جانا یہہ آیت کا فزون کی ایک بات کے جواب میں آنی تجب حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکے میں خلق کو دعوت کی ایمان کی طرف بلا یا شرک بت پرستی کو چھوڑ دینے فرمایا تب مکے کے لوگوں نے تجب کر کر دینے میں یہود نصاریٰ کے پاس اپنے آدمی بھیجے وہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے دین میں تھے تو یہ انجیل جو حضرت موسیٰ کے اوپر اور حضرت عیسیٰ کے اوپر اللہ تعالیٰ کے پاس سے آتری تھی ان کتابوں میں حضرت محمد مصطفیٰ کی سب خبریں تھیں یہود نصاریٰ واقف تھے ان سے پوچھ بھیجا کہ تمہاری کتابوں میں کیا لکھا ہے آخر زمانے کے پیغمبر کے پیدا ہونے کا وقت ہوا ہے یا نہیں ہوا ہمارے درمیان میں محمد نام ایک آدمی ہے وہ محمد ہمارے بھائیوں میں سے پیدا ہوا ہے پیغمبر ہی کا دعویٰ کرتا ہے

کہتا ہے کہ میں آخر زمانے کا پیغمبر ہوں تم اپنی کتابوں میں دیکھ کر معلوم کرو ہم کو  
 خبر دو یہ بات سچ ہے یا کیسی ہی مدینے کے لوگوں نے یہود نصارا نے سب کتابیں  
 دیکھیں اور کہا آخر زمانے کے پیغمبر کے پیدا ہونے کا یہی وقت ہے اور یہہ جو تم میں پیدا  
 ہوئے ہیں ان سے تین باتوں کا سوال کرو پوچھو ایک اصحاب کہف کا احوال دوسرا  
 اسکندر ذوالقرنین کا قصہ تیسری روح کی بات کیا چیز ہے روح جو ہے پہلی دو باتوں کا  
 جواب دین اور روح کا جواب نہ دین تو ہم سے کہلا بھیجو تب ہم ہیچ جھوٹے معلوم کرینگے  
 وے آدمی مکے کے مدینے سے یہہ بات لائے پھر مکے کے مشرکوں نے ایک دن حضرت  
 بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ سوال کئے حضرت نے فرمایا کل کو جواب  
 دو نکا مگر انشا اللہ تعالیٰ نہ کہا وحی کی اللہ کے کلام کی انتظار ہی کی کتنے دنوں وحی  
 نہ آئی حضرت جبریل نہ اترے بعضے کہتے ہیں دس دن بعضے کہتے ہیں پندرہ دن یا  
 انیس دن یا پچیس دن یا چالیس دن تک جبریل نہ آئے حضرت پیغمبر اور اصحاب  
 حضرت کے بہت عکلیں ہوئے جو ابدینے میں جو اتنے دن ڈھیل ہوئی کا فرط غم مانا  
 لگے اور کہنے لگے ودعہ اللہ وقلاہ یعنی ترک کیا چھوڑ دیا محمد کے خدا نے محمد کو  
 اور دشمن رکھا اسکو پھر کتنے دنوں کے پیچھے حضرت جبریل وحی لائے یہہ سورۃ  
 نازل ہوئی حضرت بنی صفا کو اور صفا کو بڑی خوشی ہوئی حضرت جبریل سے نہ آنے کا دیر  
 ہونیکا سبب پوچھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا جو پھر ہر کام میں انشا اللہ تعالیٰ کہنا  
 منت چھوڑو انشا اللہ تعالیٰ نہ کہا تھا اسواسطے وحی نہ آئی اور دو سوالوں کا جواب  
 آیا اور تیسرے سوال کی بات کا کچھ بیان نہ ہوا ان پوچھنے والوں سے بیان کیا انھوں  
 نے یہود کو کہلا بھیجا یہود نے جانا جو سچے پیغمبر میں کتاب میں لکھا تھا جو رسول کا جواب  
 دیوے اور ایک کا نہ دیوے یہی علامت ہے سچ کی پھر یہود نے جان بوجھ کر حبس کیا  
 مکے کے لوگوں سے کچھ نہ کہا مال بتایا پھر اس صورت میں وہ بات جو کافر کہتے تھے

کہ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو چھوڑ دیا اس بات کو روکیا قسم کھائی صحنی کی اور لیل کی جو محمدؐ کو اللہ  
 تعالیٰ نے نہیں چھوڑا اور دشمن نہیں پکڑا یہ بات کہنے والے جھوٹے ہیں حضرت عبداللہ  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جو حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے  
 بشارت خوشخبری بھیجی فتح کی جو تیرا دین یا محمدؐ سب جہان میں پھیل گیا روم شام یمن  
 مصر ایران توران بڑے بڑے ملک تیری امت کے ہاتھ آؤ تیرے خطبہ پڑھا  
 جاوے گا حضرت اس خوشخبری کو سنکر بہت خوش ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت  
 بھیجی **وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ** اور مقرر آخرت دوسرا جہان بہتر ہے تیرے  
 واسطے یا محمدؐ دنیا سے پہلی جہان سے دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے دنیا کا  
 سب مال ملک آخر کو جاتا رہے گا آخرت کا مال ملک ہمیشہ باقی رہے گا بڑھتا رہے گا  
 دنیا میں کیسا ہی مال ملک فتح ہووے ہاتھ لگے رنج محنت اسکے ساتھ لگی ہوئی  
 ہے آخرت میں بہشت میں ہزار محل موتیوں کے تیرے واسطے تیار ہیں اور وہاں ہی  
 اسباب لوازم باغ بہار حورین غلمان فروش فروش سب کچھ تیار ہیں جو ایک ایک  
 محل میں ہزاروں دنیا کے ملک سما جو دین اس آیت میں اشارت ہے جو اللہ تعالیٰ  
 کی حکمت میں بہتر قاعدہ مقرر ہوا ہے جو ہر چیز میں پہلے کی ہے پیچھے زیادتی ہے آدمی  
 پہلے نطفہ تھا پھر علقہ مضغ ہو کر جنین ہوا لڑکا ہوا پھر بالغ ہوا عقل ہوئی شعور ہوا جوان  
 ہوا بوڑھا ہوا کمال کو پہنچا پھر کسی طرح جانا چاہئے جو دنیا میں کیسا ہی مال ملک  
 کمال درجہ ہووے آخرت کے آگے تھوڑا ہی ہے دنیا سب گھٹتے ہی کی جگہ ہے بڑی  
 دولت حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان کے طفیل سے ان کی امت کی مومنوں  
 مسلمانوں کی آخرت میں ہووے گی حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے اول کا فروغ  
 ہاتھ سے آزار پایا رنج کھینچا بے ادبیان دیکھیں طعنے سنئے آخر کو سب ریز ہوئے مار  
 گئے مسلمان ہوئے تابع ہوئے غلبہ فتح حضرت کو نصیب ہوا پھر آخر کو بڑے بڑے

ملک صحابہ کرام کے اٹھارے پھر بڑھتے بڑھتے دو تئیس ہو گئے دین کا جھنڈا سب دنیا میں  
کھڑا ہو گیا پھر سی بات سے معلوم کیا جاتا ہے جو آخرت میں کس کچھ بڑھاؤ ہووے گا  
تفاوت دنیا میں اور آخرت میں یہی ہے جو دنیا میں نقصان سے کمال ہوتا ہے اور دنیا  
کے کمال کو کبھی زوال بھی ہوتا ہے اور آخرت کے کمال کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
اور اچھے انکے سب مومن مسلمانوں کے پیٹھ بڑھاؤ ہی رہیگا گھٹاؤ کا نام و نشان  
نہیں ہونے کا سب طرح کی دولتوں کی ہمیشہ ہمیشہ زیادتی رہیگی نقصان ہرگز کبھی نہیں  
ہوگا وَلَوْ يَعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَا اور مقرر کتاب عطا کرے گا دیوبے گا  
بخشے گا تجھ کو یا محمد پاک پروردگار تیرا پھر راضی ہو گیا تو دے و نعمتیں خوبان بخشے  
تجھ کو یا محمد پیدا کر نیا لاتیرا آخرت میں جو تو خوش ہو جاوے گا سب طرح کی فکرین  
جاتی رہیں گی تمام عالم کی شفاعت کا درجہ مقام محمود تمام امت کی شفاعت کا حکم بہت  
کی بڑی بڑی نعمتیں بے حد بے نہایت ہمیشہ کا دیدار ایسی بڑی خوبان تیرے واسطے  
رکھیں ہیں خاطر کو خوش رکھان کا فردن مشرکوں کے طعنے مارنیں ممکن نا خوش  
مت ہو کوئی دن میں یہ سب باتیں جاتی رہیں گی تم کو خوشی ہمیشہ ہمیشہ رہیگی روایت ہے  
جب یہ آیت نازل ہوئی حضرت رسول اللہ خوش ہوئے اور فرمایا میں ایک آدمی کے  
بھی میری امت کے دوزخ میں نہ ہونے کا راضی نہیں ہو گیا یہ بات امت کے واسطے  
بہت بڑی خوشخبری ہے پھر اس بات کو اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے جو کسی سے زیادتی  
ہی تھوڑی سی بہتایت ہی پہلے حال سے آخر کا حال بہتر ہی دنیا سے آخرت بہتر  
ہی اَلْمُحِبُّ لَكَ دُنْيَا فَاَوْحَىٰ كَيْفَا نَظَرَا یا تجھ کو یا محمد پروردگار نے تیرے پیغمبرے باپ  
پھر چاہی اس درجہ میں پہنچا یا حضرت رسول اللہ ص اول اپنی ما کے پیٹ میں تھے جو  
حضرت کے باپ عبد اللہ کا واقعہ ہوا وفات پائی پھر جب تولد ہوئے کئی دن کے تھے  
نبی نبی آمنہ حضرت کی والدہ نے نبی نبی حلیمہ کہ جو دانی تھیں حضرت کی حضرت کو حوالے کیا

چار برس اٹھون نے اپنے گھر لے جا کر پالا پھر جب چھ برس کی عمر حضرت کی ہوئی بی بی آمنہ کا بھی واقعہ ہوا یتیم رہ گئے پھر عبدالمطلب حضرت کے ادا نے بھی پرورش کی دو برس کے چھ عبدالمطلب بھی مر گئے اس وقت حضرت کی آٹھ برس کی عمر مبارک تھی تب دادا نے ان کے مرنے وقت حضرت کو ابو طالب کے چچا حضرت کے چچا تھے حوالے کیا پھر ابو طالب ہمیشہ حضرت کی پرورش کرتے اور بہار شفقت دوستی ان کے ساتھ رکھتے پھر چھ برس کی عمر میں حضرت نے بی بی خدیجہ کو نکاح کیا پھر حضرت جب چالیس برس کی عمر میں پہنچے اللہ نے پیغمبری کی خلعت انکو پہنائی وحی نازل ہوئی حکم کیا جو ان شرکوں کو ہدایت کرو کہ فرستے شرک سے خلق کو ایمان کی طرف خدا کی توحید کی طرف بلاؤ پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم خدا تعالیٰ کا بجالائے اول سب مکے کے لوگوں کو اپنے خویش اقربا کو ایمان کی راہ دکھائی جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا دین دنیا کی سعادت اسکے نصیب تھی ایمان لایا اور بہت قریش مکے کے لوگوں نے تعجب کر کر اپنے دین سے بتوں کے پوجنے سے پھر نہایت مشکل جانا پھر حضرت کی دشمنی میں کمر باندھ ہی ہر طرح کی تصدیع دینے لگے اس حال میں ابو طالب حضرت کے چچا حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے باپ حضرت کی یاری مددگاری حمایت حطرح چاہتے کرتے رہے پھر کئی برس کے بچے اسکا بھی واقعہ ہوا پھر شرکوں نے دشمنی کو زیادہ کیا تب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا جو مکے سے مدینے کو ہجرت کریں حضرت رسول اللہ حضرت ابو بکر صدیق کو ساتھ لیکر مدینہ کو فرستادے گئے مدینے میں انصار بچے حضرت کے داخل ہوئے سے انصاروں نے بڑی خوشی کی دل و جان سے ایمان لائے غلامی میں رفاقت مددگاری میں کمر باندھ ہی جان و دل خدا ہونکو حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ نے مدینے کو حضرت کے رہنے کی جگہ مقرر کی پھر مہاجرین و انصاریہ جو قریش تھے مکہ کے رہنے والے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھون نے ہجرت کی اللہ و رسول کی رضا مندی میں اپنے گھر چھوڑے مال چھوڑا

جو رولر کے لڑکیاں چھوڑیں مدینے میں آئے اور انصار مدینے کے رہنے والے  
 سب جمع ہو کر خدمت میں حاضر ہو کر دشمنوں سے دین کے لڑنے میں مکر باندھی پھر  
 لڑے بہت اصحاب شہید ہوئے آخر کو فتح پائی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو رسول  
 کو بہت بڑی جگہ دی بہت بڑا مرتبہ بخشا اول آخر کی خلق کے اوپر ان کو فضیلت بخشی آخر  
 زمانہ کا پیغمبر کیا اپنے بڑے قرب کے درجے میں پہنچایا اور دنیا میں سب کے اوپر غالب  
 کر دیا اس تہی کے حال سے آپ اپنے فضل و کرم سے پرورش کر کر درجے بڑھا کر انکو  
 بہت بڑی جگہ میں پہنچایا ان کی حدیث کو کلام کو ان کی دوستی محبت کو سب مومنوں  
 مسلمانوں کے دلیں جگہ بخش ایسی جگہ بخشی جو قیامت تک اور آخرت میں ہمیشہ  
 بڑھتی دولت رہیگی اور اس آیت میں یہ اشارت ہے کہ یتیم اُس موتی کو کہتے ہیں جو خوبی  
 میں بڑائی میں صفائی میں روشنی میں ویسا اور موتی ہووے پھر ویسا موتی سوائے  
 بادشاہوں کے اور کسی کے جگہ کے لائق نہیں ہوتا محمد علیہ السلام یتیم تھے ایسی خوبیوں  
 میں تھے جو دوسرا انسان کوئی نہ تھا پھر ایسے یتیم کی اور کوئی جگہ لائق نہ تھی اللہ تعالیٰ  
 نے ان کو اپنے خاص خاص ان خاص رحمت میں اپنے نہایت قرب میں جگہ بخشی اور فرمایا اے  
 وَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ وَأَوْفَا بِرَبِّكَ وَأَخْلَصَ بِكَ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُ خَبِيرٌ  
 پھر ہدایت کی راہ دکھائی روایت ہے جو لڑکپن حضرت کی چار برس کی عمر تھی نبی  
 علیہم حضرت کی دانی اپنے گھر سے حضرت کو مکہ میں لانی تھیں اس واسطے جو حضرت کو ان کی  
 والدہ کے اور داد کے حوالے کر دیوین مکہ میں پہنچ کر ایک جگہ میں حضرت کو بیٹھال کر آپ  
 کسی کام کے واسطے گئیں پھر اگر جو بکھا تو حضرت کو نہ پایا بہت پریشان ہوئیں روتی تھیں  
 ڈھونڈھتی تھیں کہیں نہ پایا اور حضرت مکہ کے پہاڑوں میں چلے گئے تھے راہ سے  
 تفاوت ہو گئے تھے پھر عبدالمطلب نے حضرت کو ڈھونڈھ کر پایا اور یہ بات ہے  
 حضرت کے پیغمبر ہونے سے پہلے نبی خدیجہ کے نکاح کرنے سے اول کی کہ جب حضرت



سودا گری کے واسطے شام کے ملک میں گئے تھے خرید و فروخت کر کر کے کو پھرے  
تھے مکے سے تین دن کی راہ درمیان رہی تھی اور وہ قافلہ سودا گروں کا بی بی خدیجہ  
کا تھا لوگوں نے قافلے کے کہا کوئی جاوے بی بی خدیجہ کو خوشخبری فافلے کی سلامتی  
کی پہنچاوے اور ضابطہ تعارب کا جو کوئی آگے آن کر قافلے کی سلامتی کی خوشخبری  
دیتا تو وہ اونٹ جسے اوپر سودا ہو کر آتا تھا اسکو بخندیتے سب لوگوں نے حضرت  
کا بھیجا مقرر کیا جو آگے جا کر جز دیون ابو جہل بھی اس قافلے میں تھا آگے سے بھی  
کچھ دشمنی رکھتا تھا اس نے کہا ان کو مت بھیجو آخر کو سبھوں نے حضرت ہی کو بھیجا جب  
اکیلے راہ میں آئے شیطان نے الاونٹ کی نکیل کیڑ کر ان کو اور راہ کی طرف پھیر دیا  
راہ سے دور پڑ گئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا حضرت جبریلؑ کو انھوں نے اگر ایک پشیمان  
کو ایسا مارا جو حبش کے ملک میں پھینک دیا اور مہار پڑ کر اونٹ کو راہ میں لگا دیا  
اور زمین کی رنگین ایسی پہنچ لین جو ایک ساعت میں حضرت مکے میں جا پہنچے بی بی خدیجہ  
کو قافلے کے آنے کی خوشخبری دے دی بہت خوش ہو گئیں اور وہ اونٹ حضرت کی نیاز کیا  
پھر حضرت مکے سے پھر کر قافلہ کی طرف چلے ایک ساعت میں قافلے کے درمیان جا پہنچے  
اور کہنا مکے میں پہنچ کر خدیجہ کو میں نے خوشخبری دے دی وہ خوش ہوئی اور یہ اونٹ اس نے  
میرے نہیں دیا کسی نے یہ بات نامی ابو جہل نے کہا میں نہ کہتا تھا کہ ان کو مت بھیجو  
پھر وہ اونٹ حضرت سے اور لوگوں نے پھر لیا جب تین دن کے پیچھے مکے میں پہنچے سب  
کی خبر بی بی خدیجہ کو دے دی وہ غصے ہوئیں اور کہتا تین دن ہوئے جو محمدؐ نے آکر مجھ کو  
خوشخبری سنائی میں نے اونٹ ان کو دے دیا ہے تم نے کیوں پھر لیا اور یہ بات  
تم نے جھوٹے جانی لوگوں نے کہا تین دن کی راہ دو تین ساعت میں کس طرح آئے  
اور پھر گئے اس واسطے ہم نے بہت خبر نامی بی بی خدیجہ نے کہا یہ بات سچ ہے تفاوت  
نہیں اونٹ پھر پھر وادیا اور حضرت کی دوستی اپنے دل میں رکھی اور جانا کہ محمدؐ

آخر زمانے کے پیغمبر ہو سیکے یہ حال آگے اپنے بھائی۔ ورتقونی فل چچا کے بیٹے سے سننا تھا  
 وہ اگلی کتاب میں پڑھے تھے علامتیں معلوم کی تھیں اور اس کتاب کے وجود کا ضالافہدی  
 کے مرنے پہ پہن اور پایا تجھ کو گمراہ لوگوں میں گمراہ قوم میں پیدا کیا وے کچھ نہیں جانتے تھے  
 پڑھے لکھے نہیں تھے سب خبر کی باتوں سے خبر تھے ایسے لوگوں میں پایا تجھ کو یا محمد پھر  
 پیغمبر عیسیٰ عیسیٰ عیسیٰ کی تجھ کو سب طرح کا علم تھا سب خبر کی بہتری کے کام سکھائے اور  
 یہ بات معلوم کیا چاہتے کہ ضلال گمراہ کے تین کہتے ہیں ضلالت گمراہی ہی گمراہی کفر  
 ہی و سب پیغمبر خدا نے تعالیٰ کے کفر سے ہر حال میں پاک ہیں پیغمبر ہی سے پہلے بھی  
 کفر سے پاک ہیں اور پیغمبر ہی سے سچے بھی سو پیغمبروں کو ضلالت اور گمراہی کی نسبت  
 کرنی بھی درست نہیں ہمیشہ معصوم ہیں اللہ تعالیٰ کا پناہ میں ہیں اول سے آخر تک ایمان  
 اور سلامتی کے گھر میں رہنے والے ہیں مسلمان پیدا ہوئے دنیا میں مسلمان آئے مسلمان  
 رہتے مسلمان ہی دنیا سے جاتے رہے روایت ہے ایک دن ابوطالب نے ایک بت  
 مول لیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑکا پن کے وقت دیا جو گھر پہنچا دیوین  
 حضرت نے لیا جب آگے چلے اسکو زمین میں ڈال دیا ایک رسی اس کے گلے میں باندھ کر  
 کتے مردار کی طرح گھسیٹتے ہوئے پہنچا دیا ہمیشہ معبود برحق سے اللہ تعالیٰ سے خبردار  
 تھے لیکن پیغمبر ہی سے پہلے بہت باتوں کا علم نہ تھا پڑھے نہیں تھے لکھنے نہیں  
 جانتے تھے شریعت کے حکم احکام روزہ نماز سے اور بہت باتوں سے خبردار نہیں  
 تھے اس سبب سے بعضوں نے یہہ معنی کہے ہیں ووجدک ضالافہدی کہ یعنی اور  
 پایا تجھ کو یا محمد تیرے پروردگار نے ناواقف بہت باتوں سے بہت کاموں سے  
 پیغمبر کی کا منصب نہ ملا تھا قرآن نازل نہ ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تجھ کو اپنے فضل و  
 کرم سے پیغمبر کی خلعت بخشی قرآن جو سب کتابوں سے افضل ہی بہتر ہی تھا کہ  
 اوپر نازل کیا بھیجا جو کچھ جانا چاہتے ہو جھا چاہتے کیا چاہتے سب کچھ سکھا دیا

اسد تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے ما کنت تدعی ما الکتاب والا یمان لیسے ایک وقت ایسا تھا یا محمدؐ جو اس حال میں تھا چھوڑنا چاہتا تھا کتاب کیا چیز ہے اور ایمان کے کئے ہیں ایمان تھا اور علم ایمان کا نہ تھا اور کسی کو ایمان کی راہ نہ بتا سکتے تھے یہ اسد تعالیٰ کا فضل ہوا جو سب کچھ معلوم کیا بڑے عالم ہو گئے عارف ہو گئے بہرہ اہل احسان پروردگار کا مختار اور پروردگار احسان پروردگار کا مختار اور یہ بہرہ ہی و وجدک غافلہ فاعنی اور پاپا چھوڑا چھوڑ دیا فقیر محتاج عیال اور پھر تو نگر کر دیا دولت مند کر دیا ہر طرح غنی کر دیا بی بی خدیجہ کو اللہ تعالیٰ نے تو حقیقی بخشش انھوں نے اپنا سارا مال نیاز کیا پھر تجارت سوداگری کرنے لگے بہن برکت بخشش پھر بہت یار مددگار اصحاب جمع کر دے کافروں سے جہاد کا لڑائی کا حکم ہوا فتحین بخشین بہت مال دولت غنیمت آنے لگی ملک فتح ہوئے کسی بات کا کسی چیز کا محتاج نہ رکھا سب خلق سے بے نیاز کر دیا یہ بات دلیل ہے اس بات کی جو غنا دولت مندی مال کا ہونا کسی کا محتاج نہ ہونا یہ بھی بہت بڑی نعمت ہے برسی چیز نہیں جو برسی بات ہوتی تو اسد تعالیٰ اپنے محبوب کے اوپر اس بات کا غنی ہونے کا احسان نہ رکھتا مفت نہ جتنا اور اپنے حبیب کو ہر طرح غنی کر دیا دنیا آخرت کا بہت بڑا دولت مند کر دیا اور ان آیتوں میں رد ہی کافروں کے قول کا جو کہتے تھے محمدؐ کے خدا نے محمدؐ کو چھوڑ دیا دشمن رکھا اور حضرت کی مبارک خاطر کی تسلی ہے جو وحی کے بند ہونے سے ان کے دلین غم آیا تھا پروردگار نے قسم کر کر فرمایا محمدؐ تیرے پروردگار نے مجھ کو چھوڑا نہیں دشمن نہیں پکڑا اول سے آخر تک تیرے اوپر خدا کی مہربانی اور فضل ہی ہے اول سے آخر بہتر ہی بہتر ہوتا جاوے گا تیرے اوپر کئی دن وحی کا بند ہونا بھی بہتر تھا اس بات کا اول سے آخر بہتر ہوا اب وحی کی قدر معلوم ہوئی علم کی شان علم کا درجہ مرتبہ معلوم کیا ایسی نعمت انتظار کے پیچھے پائی جس بند کو ایسی ایسی بڑی نعمتیں بخشیں ہیں اس سے بڑا بند کو کس طرح چھوڑا کیونکہ دشمن رکھا یہ کافر مشرک احمق ہیں چھوڑے

اور مجھ کو یا محمد عظیم نہ ہو تا چاہئے خوش ہو نیکی بات ہے ان نعمتوں کے اوپر شک نہ کیا چاہئے ایک وقت تو یتیم تھا یا محمد پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس درجے میں پہنچایا اس نعمت کی شکر گزاری یہی جو یتیموں کی خبر لیو جو کچھ بس آوے سوان کو دو ان کو پیار کرو **فَاَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ** پھر اس نعمت کو اپنے اوپر سمجھ کر مجھ کر یتیم کے اوپر قہر مت کرو غصے مت ہو اس کو مت جھڑکوا اس سے محبت رکھو پیار کرو یتیموں کی قدر بوجھو تم بھی ایک دن یتیم تھے یتیم کو پیار کرنا یتیم کی خبر دینی اس کو کھانا کھلانا کپڑا پہنانا بہت بڑا ثواب ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا وكافل الیتیم کھانا تن فی الجنة و اشار بالسبابة والوسطی و فرج بینہما شیئاً یعنی میں اور جو کوئی یتیم کی اپنے بیگانے میں تفاوت جان کر پرورش کرتا ہے جز لیتا ہے اس کو پیار کرتا ہے بہشت میں ہم ایک جگہ ہو و بیگے آپس میں ہم سایہ ہو و بیگے اس طرح سے نزدیک رہیں گے جیسی ہم دو لون انگلیاں یہ بات فرما کر دو لون انگلیوں کو تھوڑا اسپین کشادہ کر کر اصحابوں کو دکھلایا اور فرمایا اس طرح ایک جگہ ہو و بیگے اور خبر میں آیا ہے من مسح علیہ اس الیتیم لہ لكل شعر حسنة یعنی جو کوئی مومن مسلمان خدا کی رضا مندی کے واسطے یتیم کو پیار کرے یتیم کے سر کے اوپر ہاتھ پھیرے جتنے اسکے سر کے اوپر بال ہو وین ان سب بالوں کی گنتی کے شمار کے موافق نیکیاں جو بیان اسکے علمنا میں لکھی جاتی ہیں اتنا ثواب پاتا ہے اور خبر میں آیا ہے یتیم جب کسی غم سے پروتا ہے تو عرش عظیم اللہ تعالیٰ کا کاناٹا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یتیم کا مال مت کھاؤ ظلم مت کرو جو کوئی ظلم سے یتیم کا مال غصب کرتا ہے چھین لیتا ہے اس کو کھاتا ہے وہ مال اسکے پیٹ میں آگ ہو جاوے گا ہمیشہ جلتا رہے گا دوزخی ہو و گا **وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ** اور سائل کو مانگنے والے کو محروم مت کرو جھڑکو سخت آواز نہ کہو جو کچھ پتھری طاقت ہو اس کا کام کرو اور جو نہ ہو سکے تو نرمی سے خوبی سے جواب دو اپنی فقیری

نادار می تھا جی کو یاد کرو اسکی قدر بوجھو خدا تعالیٰ نے غنی کر دیا شکر گزاری میں اس بات کی سائل کے حال پہچانو اور اس میں اشارت ہے نصیحت ہے ہر ایک مسلمان کو جو کسی مومن مسلمان کے پاس جو کوئی جسطرح کا سوال کرے علم کا سوال کرے کسی مسئلہ کی بات پوچھے جو آتا ہو وے تو اچھی طرح سے خوشی سے جواب دیکو جھڑکی شور سختی نہ کرے اور جو نہ آتا ہو وے تو خوشی سے شیرین زبانی سے کہے مجھ کو نہیں آتا اور حدیث میں آیا ہے جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کا کچھ کام کرتا ہے اسکی حاجت برآتا میں ہوتا ہے خدا تعالیٰ اسکی خیر کے کام میں متوجہ ہوتا ہے ثواب دیتا رہتا ہے **وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ** اور اپنے پروردگار کی نعمت کو ظاہر کر دے نعمت خوبان جو تیرے پروردگار نے تجھ کو بخشیں ہیں لوگوں سے بیان کر دے خبر کر دے نبوت کی نعمت تمام خلق کے اوپر اپنی فضیلت اور بہتری مقام محمود کی آخرت میں اور خلق کی شفاعت کا درجہ اور نہایت بڑی نعمتیں جو تمھیں کو بخشی ہیں اور کسیکو نہیں بخشیں سب بیان کرو نعمت کا بیان کرنا اظہار کرنا شکر ہے نعمت دینے لیکو اور نعمت کے بیان کو مطلق ترک کرنا کفران ہے نعمت دینے والے کا حدیث میں آیا ہے جسکو اللہ تعالیٰ کچھ نعمت بخشا ہے اور وہ نعمت کے اثر کو ظاہر کرتا ہے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے جنہ میں آیا ہے حضرت عبداللہ حضرت عمر کے بیٹے رضی اللہ عنہما رات کو نماز پڑھتے صبح کو لوگوں سے کہتے کہ میں نے آج رات کو اتنی رکعتیں نماز کی پڑھی ہیں کسی نے ان سے کہا یا عبداللہ یہ بات کہنی کیا رہا نہیں ہے جو تم کہتے ہو انھوں نے کہا کیا خدا تعالیٰ نے نہیں فرمایا **وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ** تو فقیہ طاعت کی نبدگی کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت ہے بندے کے اوپر کیونگی ہونے شکر گزاری اس نعمت کی کس طرح نہ کروں ہر مومن مسلمان کو چاہئے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جو کچھ ہر ایک کو ملتی ہیں جب وہ اپنے اوپر دیکھے شکر کرے اپنے ولی میں اور اپنے

دوستوں سے کہے ہیں میں فقیر تھا محتاج تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے کو غنی کیا جاہل تھا عالم کیا اسلم  
مسلمانوں کو کچھ نہ جانتا تھا مومن مسلمان کیا نادان تھا عارف کیا خبر دار کرو یا یتیم تھا کوئی  
ایسا نہ کہتا تھا جو تربیت کرے دین کا علم سکھلا دیا اُستاد پیر میر کے واسطے مقرر کر دیا  
میں نے تربیت پائی مجھے توفیق بخشی جو استاد کا حکم بجا نہ لاتا جو یہ توفیق نہ پاتا تو  
محروم رہتا پروردگار کے شکر کہا شک بیان کر سکتا ہوں اس خاوند کی نعمتیں  
بہت ہیں میرا شکر تھوڑا ہی تقصیر بہت ہے اور یہ بات ہی جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
وَمَا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ یعنی اپنے پروردگار کی نعمتوں کا حق بیان کر دے و  
جو مجھے کو بخش ہیں میں اور کئے نعمتیں جو سب خلق کو ہر ایک عام نعمتیں اور خاص نعمتیں  
ہیں مٹھ پانوں آنکھ کان عقل شعور علم ہنر ایمان سلامتی تقویٰ ایک ایک ایسی نعمت ہے  
نہو وے تو اسکی قدر جانیں ان نعمتوں سے ہتھایت کے سبب غافل ہو رہے ہیں اسکا  
شکر نہیں کرتے اور کئے نعمتیں جو مومنوں مسلمانوں کو آخرت میں وعدہ کیا بیان  
کر و خبر دو کیونکہ یہ خلق سب نعمتوں کو دوست رکھتی ہے نعمت کے سبب نعمت دینے  
والے کو دوست رکھے گی اور ہماری صفیوں کو جیسے کرم فضل احسان ہر بانی پیدا کرنا  
رزق دینا خلق کی محافظت کرنی اور سب صفیوں کو ہماری بیان کرو اسطرح سے خلق  
کو ہمارا دوست کرو ہماری طرف ان کو بلاؤ یہ سب محتاج ہیں جو محتاج نعمت کی بات  
سننے اور نعمت دینے والے کو پہچاننے اسکی طرف ہلکے اختیار جانا ہے اسکو دوست  
رکھنا ہے جو کوئی ہم کو دوست رکھے گا ہم اسکو دوست رکھینگے تم درمیان میں اس  
دوستی کے وسیلے ہو گے محبت کے واسطے سب ہو گے یہ کام ہی تمہارا اس سبب ہمارا  
تزدیک تمہارا اور بھی بہت بڑا مرتبہ ہو و گیا اور یہ بات ہے و اما نعمت ربک فحدث  
یعنی اپنے پروردگار کے نعمتوں کی خلق سے حدیث کر بات کہو کئے نعمتیں علم کی معرفت  
کی ہدایت کی جو ہم نے تیرے اوپر تمام کائناتیں سب کسی کو جو کچھ لینے چاہے پسندو

ہووے بیان کر کہدے جان کر چھپا مت یہہ اسبات کا شکر ہے جو تو بھی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
واقف نہ تھا کچھ نہ جانتا تھا پھر ہم نے بھٹے کو ہدایت کی اپنے دیدار کی اپنے معرفت  
کی راہ بتا دی یہ خلق بھی کچھ نہیں جانتی نا واقف ہے بے خبر ہے انکو ہدایت کر راہ  
بتا ان سے تو حدیث کہندہ باتیں نا تیری جو بات ہے سو حدیث ہے وہ سب نعمت ہے  
نعمتوں کا بیان ہے ہدایت ہے اخلاص سے سننے والوں کے واسطے رحمت ہے  
نجات ہے اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن مجید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث  
دو دریا نعمتوں کے ہیں تمام لذتیں دنیا کی آخرت کی ان میں ہیں سعادتیں ان میں  
ہیں تمام نقصانوں سے چھوٹنا تمام محالوں کو پہنچنا ہیبت کی نجات آرام ان میں ہے  
اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے نیک ہر طرح کے احسان جتنے ہیں بیعتی کے حال سے بہت سے  
بہت بڑے درجن میں پہنچا یا فقیر سی محتاجی کے حال کا لکڑی کر دیا بے نیاز کر دیا ناواقف  
بے خبری کے حال سے سب طرح خبردار کر دیا ہدایت بخشی ان میں نعمتوں کی تین طرح کی  
شکر گزاری کا حکم کیا یتیم کے اوپر قہر نہ کرنا سائل کو رد نہ کرنا سخت نہ کہنا  
اور کلام اور حدیث کی راہ سے ناواقفوں کو واقف کرنا بے خبروں کو خبر دی ہدایت  
کرنی یہ بھی ایک بھید ہے اس آیت کا اور تھوڑا سا بیان ہے اس سورت کا اور اللہ  
تعالیٰ کے کلام کے اور رسول اللہ کی حدیث کے بہت سی بھید ہیں کوئی کہا تک بیان  
کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ سے امیدوار ہیں ہم توفیق کے ہدایت کے اور محمد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں دین میں قیام دایم رہنے کے امین امین امین

**سورۃ الم نشرح** مکی ہے اس میں آٹھ آیتیں ہیں اور شائیس کلمہ ہیں  
ایک سو تیس حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الم کشج لک صد رک کیا نہیں کھو لدا یا ہم نے تیرے واسطے سینہ تیرا یا محمد

اس سورت میں اللہ تعالیٰ اپنی بڑی بڑی نعمتوں کی خبر دیتا ہے جو حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر بخشی ہوئیں اور اپنے احسان جتاتا ہے اور بتی فرماتا ہے تو کسی بات کا غم نہ کھاؤ بن اور راہ بتاتا ہے آخرت کی بڑی نعمتیں پانے کی کیون غم کھاتے ہو تم یا محمد کیون فکر مند ہوئے ہو تم ہماری مہربانی کے اوپر نظر کرو جو تمہارے اوپر ہے کیا نہیں کھولا ہم نے دل تمہارا کیا نہیں ایسا بڑا کر دیا سینے کو تمہارے جو سین سب درجے ایمان کے سب طرح کے اچھے پاک اعتقاد بہتر عقیدے سما گئے سب طرح کی ہدایت کا علم تمہارے دل میں خدا کے حکم سے آگیا اچھی خصلتیں بہتر خویں آگئیں مسلمان کی باتوں سے خدا کی یاد سے محبت سے اخلاص سے شوق سے دل تمہارا آباد ہو گیا ستم کے بھیدوں نے وحی کے قرآن کے تمہارے دلمین راہ پائی جگہ پائی سب طرح کے بھید جو لایت تھے تمہارے دلمین آگئے ان نعمتوں کی طرف نظر کرو قدر بوجھو شکر کرو کیا ہم نے کیا ہم نے نہیں دین تم کو یہ نعمتیں جو بیان جن لوگوں کو دل کو نہیں کھولا ہم نے ان کے دل تنگ ہیں ان دلوں میں ایمان نہیں آسکتا مسلمان کی جگہ نہیں پاسکتی اچھی خصلتیں ان دلوں میں نہیں ٹھہر سکتے ہدایت کے علم جس علم دنیا کا دین کا نفع ہو سکتے ہیں پاسکتے خدا کی یاد سے بھولے رہتے ہیں خدا کی محبت ان دلوں میں نہیں آسکتی کچھ نہیں پاسکتے ایسے دل ہمیشہ کفر میں شرک میں نفاق میں ڈوبے رہتے ہیں تنگی میں اندھ ہمارے میں غوار رہتے ہیں پریشان رہتے ہیں دوزخ میں جانے کے لالچ ہو جاتے ہیں اور جبکا دل جتنا جس قدر اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھلتا ہے اتنا ہی اتنا ایمان دین یاد اخلاص محبت اس میں جگہ پائی ہے حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھوا اللہ تعالیٰ نے ایسا کھولا تھا ایسا بڑا کیا تھا جو سب طرح کی چیزیں آخر کی تمام ان کے دل میں آگئیں رحمت خدا تعالیٰ کی اور سلام اسکا ان کے اوپر اول سے آخر تک اور تفسیروں میں لکھا ہے شرح صدر سینے کا کھلنا بولم شرح میں فرمایا



اشارت ہی بیان ہی اس بات کا جو کئی مرتبہ حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک سینہ اور دل چاک ہوا تھا ایک بار لڑکپن کے وقت جب بی بی حلیمہ اپنی دانی کے کھربین تھے چار برس کی عمر تھی ایک دن ہم عمر لڑکوں کے ساتھ سستی سے باہر گئے تھے یکایک حضرت جبریل اور حضرت میکائیل علیہما السلام اگر حضرت کو لڑکوں کے ۵۵ ۵۵ درمیان سے ایک لیکر بہاڑ کے اوپر لے جا کر سیدھا لٹا کر مبارک سینے کو چاک کیا دیکو بانہ نکال کر پہاڑا ایک ٹکڑا سیاہ لہو کا بندھا ہوا دل میں سے نکال کر دوڑ ڈال دیا اور کیا شیطان کے وسوسے کا حصہ تھا دور کیا پھر ذلکو ایک سو نیکے طشت میں زعفران کے پانی سے دھو کر اسی جگہ پر رکھا سینے پر ہاتھ پھیرا جیسا تھا وہاں ہی ہو گیا کچھ درد نہ معلوم ہوا لڑکوں نے یہ حال دیکھا وہاں سے بھاگ دوڑے ہوئے گھر آئے بی بی حلیمہ کو خبر دی جو دو آدمیوں نے اگر محمد کو پکڑ کر مار ڈالا یہ حقیقت ہم نے دیکھی بی بی حلیمہ روتی ہوئی دوڑیں جب وہاں پہنچیں دیکھیں تو حضرت صحیح سلامت بیٹھے ہیں مگر چہرے کا رنگ متغیر ہو رہا ہے احوال پوچھا حضرت نے تمام قصہ بیان کیا سینے کے چاک کرنے کا اثر بی بی حلیمہ نے دیکھا ڈر گئیں اور اپنے دل میں کہنے لگیں جو عبدالمطلب حضرت کا دادا یہ بات سن کر دیکھ کر مجھ کو کیا کہے گا اور آگے نہ جانوں اور کیسی بات ہووے بہتر ہے جو محمد کو عبدالمطلب کے حوالے کر دوں اس واسطے کہ میں لے آؤں خیریت ہے حضرت کے دادا کے حوالے کر دیا اسی بار حضرت کو بی بی حلیمہ نے مکے کے پہاڑوں میں لے گیا تھا جو اوپر والی بی بی حلیمہ بیان قصے کا ہوا پھر دوسری بار چھ برس یا گیارہ برس پر تھا پھر چھ برس سے یہ بات ہوئی اور تیسرے بار شب معراج میں حدیث میں آیا ہے کہ معراج کی رات جبریل نے میرے تین عصا پر تکیہ دیکر میرے سینے کے اوپر سے ناف تک شگاف کر دیا چیرا اور میکائیل ایک سو نیکے طشت میں زعفران کے پانی سے میرے سینے کے اندر کی اور حلق کی رنگین دھوئیں اور جبریل

نے میرے دل کو باہر نکال کر چیرا اور دھوپا پھردھو کر اٹھٹ سو نکالائے ایمان کے نور سے  
 حکمت کے نور سے میرے دل کو اس نور سے بھرا اور مہمور کیا پھر ایک نور کی انگوٹھی سے  
 نو کے نیگینے سے مہر کر کر اسکی جگہ میں رکھا اور سینے کو ایسا ملا دیا جو سوئے ایک خط کے  
 زخم اسکا نہ رہا اور مجھ پر معلوم نہ ہوا اور اس نور کے بھرنے کی سینے میں اور مہر کی  
 لذت خوشی میں نے ایسی پائی جو اب تک میرے بند بند رگ گین ہر طرح سے ظاہر  
 میں باطن میں شرح صدر سینے کا کھلنا ہوا پھر اس نعمت کا اللہ تعالیٰ بیان کر کر اور نعمت کا  
 بیان فرماتا ہی وَصَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ اور دگر دیا ہم نے تجھے یا محمدؐ بھاری  
 بوجھ تیرا الَّذِي أَفْقَضَ ظَهْرَكَ وہ بھاری بوجھ جو بہت بھاری کیا تھا اس بوجھ سے  
 تیری پیٹھ کو اپنی کسی تقصیر کا کسی گناہ کا جو پیغمبرؐ کے پہلے ہوا ہو دیکھا غم تھا اس غم کا  
 بوجھ تھا مگر ہتی کیا ہو دیکھا کس طرح سے بخشے گا وینگے اللہ تعالیٰ نے حضرت کے اول  
 آخر کے گناہ بخش دئے مگرین دور کین اور ان کی امت کے گناہوں کا ان کو غم تھا اس  
 غم کا بڑا بوجھ تھا اس بوجھ کو بھی دور کیا حضرت کی شفاعت امت کے حق میں قبول  
 کی خوش خبری دی امت کا گناہ بخشینگے حضرت کے بخشانے کے سبب اور وعدہ کیا جو  
 کوئی تیرے حکم پر چلیگا تیری متابعت کریگا تیری بات سننے گا تیری راہ اختیار کرے گا  
 تیرے واسطے اسکو بھی ہم پیار کریں گے دوست رکھیں گے اور جو گناہ ان سے کچھ ہو جائینگے  
 غفلت کے سبب بشریت کے سبب بھول چوک سے سب بخش دیں گے ہم تیری خاطر دنیا میں  
 ان کو دین کی توفیق دیں گے عملوں کی سختیاں ان کے اوپر آسان کر دیں گے اور جو  
 کوئی ایک راہ ایمان بھی دنیا سے اپنے ساتھ لے جاوے گا آخر کو تیری شفاعت کے سبب اسکو  
 دوزخ سے نکالیں گے بہشت میں پہنچا دیں گے اور وہ بڑا غم دور کیا جو حضرت کے ولین  
 پڑا تھا پہلے دنوں میں جب پیغمبرؐ ہوئے خلق کی ہدایت کا حکم ہوا بڑی فکر تھی یہ لوگ  
 مشرق مغرب میں اپنی رسم میں عادت میں بند ہیں کس طرح ایمان لاویں گے کیونکر تابع

ہووینگے ہات سینکے یا نینگے کس طرح انکو ہدایت کرینگے کیا راہ بناوینگے کیونکر لوگ جھکو  
 اس بات میں سچا جانینگے ہر کام کے اوایل میں ہر کسی کو یہ فکر ہوتی ہے یہ بہت بڑا کام  
 تھا بھاری کام تھا اس بات کی بہت بڑی فکر ہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے یہم بوجھ بھی دور  
 کیا اپنا کلام قرآن بھیجا ہر سوال میں ہر بات میں ہر کام میں آیت آیت — سورت  
 سورت اُترتی گئی ہر طرح کی سمجھ سمجھ پڑتی گئی پھر تمام قرآن میں سب طرح کی ہدایت کی  
 راہ بتا دیا قرآن کو معجزہ کر دیا پیغمبر ہی کے سچا کرنے کے واسطے دلیل ہوئی کہنے کی بات  
 ہوئی گوئی ایسا اور بھی کہہ سکے تو کہہ لاؤ نہیں تو یقین جانو یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے  
 کسی آدمی کو جن کو پر ہی کو یہ قدرت نہیں جو ایسا کلام کہہ سکے پھر بہت لوگوں نے چاہا  
 جو ایسا کلام کہلا دین کوئی نہ کہہ سکا سب عاجز ہو گئے پھر اور اور بہت بہت بڑے  
 بڑے معجزے حضرت کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے خلق کو دکھائے چودھویں رات کے  
 چاند کو دو ٹکڑے کئے پھر وہ نے حضرت کی پیغمبری کی سچائی پر گواہی دی ایک  
 وقت شکر میں پانی تمام ہوا اٹھا آدمی گھوڑے اونٹ پیاسے ہوئے حضرت نے  
 خیر پانی فرمایا کہین سے تصور اپانی پیدا کر کر لاؤ ایک شجرے بائیں لائے حضرت نے  
 انیا مبارک ہاتھ اس میں رکھا پانی کی ندیاں نہرین انگلیوں سے جاری ہوئیں  
 تمام شکر اور جانور دن نے پانی پیامشکین پھر لین ذخیرہ کر لیا اور بہت بہت  
 طرح کی باتیں ایسی بخشین جو سب کے اوپر ظاہر ہوئیں سب نے جانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 پیغمبر ہیں ہزاروں آدمی اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت کے اوپر ایمان لائے ہزاروں  
 لوگ دل سے جان دوست ہو گئے حضرت کو اور حضرت کے یاروں کو دشمنوں پر  
 غالب کر دیا دشمنوں کو زیر کر دیا اپنی طرف سے حضرت کے دوستوں کو حضرت کی قوت  
 قوت بخشی بد کی غالب کر دیا قیامت تک فتح دی غلبہ دیا حضرت کے دین کو ہر  
 مسلمانی کو تمام عالم میں رواج دیا قیامت تک جاری رکھا اور وہ بھاری عظیم

دور کیا حضرت کو اپنی امت کے واسطے مبارک لیل میں تھا بھاری حکم احکام فرما  
واجب انکے اور جسے پہلے امتوں کے اوپر آئے تھے اور ان سے نہیں سکتے تھے اور ان  
اور ان سے نہیں سکتے تو کیسی بات ہو گی ان پر سخت عملوں کی تکلیف ہووے بلکہ جو کچھ  
کم ہوا ہی اس میں بھی تخفیف ہووے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے احسان کیا سب  
کام آسان کر دئے سب حکم احکام شریعت کے آسان ہو گئے سب طرح کے کاموں میں  
آسانیاں بخشیں اور فرمایا جو کوئی تھوڑا بھی عمل روزہ نماز حج زکوٰۃ اخلاص کے ساتھ  
بجائائے گا ہم قبول فرمائیں گے تم کو اور تمھاری امت کو اسی راہ آسان میں چلا کر  
شتابی سے سب سے پہلے پھر اظہار انار دیونگے بہت میں پہنچا دیونگے ان شہابیوں  
کے اور نظر کیا چاہئے شکر کیا چاہئے کیسے کیسے غموں کے فکروں کے بوجھ بھاری  
دور کئے گروائی سبکدوش کر دیا حضرت کے طفیل سے حضرت کی امت کو قیامت تک  
ہمیشہ ہمیشہ تک اسی طرح رکھا اب اس بات پر نگاہ کیا چاہئے وَمَرْفَعًا لَّكَ دَرَجَاتٌ  
اور بلند کیا ہم نے تیرے واسطے ذکر تیرا بڑھایا اور بڑھایا زمین میں آسمان میں تیری  
بڑائی دینے کے واسطے تیری عظمت شان بڑھانے کے واسطے سب جہان میں ظاہر کیا ذکر  
تیرا اند کو تیرا یا محمد بہتر کوئی کہتا ہے محمد بڑے رسول ہیں خاتم الانبیاء ہیں پیغمبر ہی انکے  
اور پیغمبر ہو چکی تمام عالم میں مشہور ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا محمد سادوسرا مقبول بندہ کوئی نہیں  
سب فرشتوں کے اور پیغمبروں کے اور پر ساری خلق عالم کے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو فضیلت دی ہے اثر انبیائے مجتبیٰ ہیں سب کا سردار بنایا ہے اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں  
سب پر ہیں ان کا دین قیامت تک قائم رہیگا پہلی کتابوں میں تو ریت انجیل زبور میں تیرا  
نام ہے ذکر قرآن میں تیرا ذکر ہے اور اسی طرح محمد کا نام بلند کیا جو اس پاک نام  
کو اپنے پاک نام کے ساتھ جمع کیا کل طیب شہادت میں اذان میں اقامت میں  
اور میں انبیاء کے درمیان خطبے میں جب کوئی اللہ تعالیٰ کو یاد کرے محمد کو یاد کرے

جو کوئی مسلمان ہوا چاہے دین میں آوے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیوے پیغمبر کے نام لے  
قبول نہ ہو کہ مسلمان کی دولت نہ پاسکے ایسی بڑائی کسی پیغمبر کے تین نہ دے سکتی جو اپنے  
نام کے ساتھ اسکا نام ملاوین جمع کریں سوائے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور  
واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول یعنی اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور  
ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنتاں بختی من تھتھا الا تھا س یعنی جو کوئی اطاعت  
کرسے اللہ کی اور اللہ کے رسول کی داخل کریگا اللہ تعالیٰ باغون میں بہشت کے جن باغون  
کے نیچے سے نہرین پانی کی شہد کی دودھ کی شربت کی جاری ہیں اور فرمایا میں یعص  
اللہ ورسولہ فاتلہ نابھتھم یعنی اور جو کوئی پیغمبر مانی کریگا اللہ تعالیٰ کی اور اللہ کے رسول کی  
تحقیق اسکو اسطے ہی آگ ووزخ کی اسی آگ میں جلتا رہیگا اپنی بے فرمانی اور رسول کی  
بے فرمانی کو ایک درجے میں رکھ کر یہ عذاب مقرر کیا اور اپنی اطاعت کو اور رسول کی  
اطاعت کو ایک جگہ برابر کر دے کہ وہ ثواب مقرر کیا اور کسیکا ایسا بڑا مرتبہ نہیں ہوا ہے  
کسی کی یہ بڑائی نہیں ہوئی ہے نہ ہوگی اور فرمایا مومنون سے خطاب کیا جو اللہ تعالیٰ  
اور فرشتے اللہ کے درود بھیجتے ہیں نبی کے اوپر ای گروہ مومنون کی تم بھی درود بھیجو  
نبی کے اوپر اور سلام کرو سلام کرنا ادب کر تعظیم کر اور فرمایا رسول اللہ کو جو تم مومنون  
سے کہو ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یعنی جو تم خدا تعالیٰ سے دوستی کیا چاہتے ہو  
دوست ہوا چاہتے ہو تو میری متابعت کرو میری راہ پر چلو خدا تم کو اپنا دوست کرے گا  
خدا تعالیٰ کے محبوب ہو جاؤ گے یہ بڑا بیان کشین اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو اور انکے پیغمبر سے انکے چاکروں کو متابعت کی برکت سے محبوب کی ایسے درجہ کا وعدہ فرمایا  
ہی تو اس مرتبے سے کہ سارے مرتبہ بڑا ہو ویکجا عنایت مہربانی اپنی بیان کی جو حضرت کے اوپر  
بے نہایت ہے اور اس میں اشارت ہے جو اس فضل کرم احسان کی طرف ہمارے نظر کر دے اور  
کسی بات کا غم مت کھاؤ جو کچھ ہمارے حکمت کے موافق کچھ نیکی آوے تو صبر کرو کشادگی

کھلاؤ کی انتظاری کرو کچھ مشکل آپرے آسانی کے منظر رہا امیدوار رہو فاق مع  
 الْعُسْرِ لَيْسَ الْاِنْ مَعَ الْعُسْرِ يُبْدِ اچھے تحقیقی سختی کے ساتھ آسانی ہی تنگی کے ساتھ کنشائش  
 ہی اول تم کو کس طرح کی فکر میں تھیں سب دور کہیں کیا کیا غم کھائے تھے سب غم اٹھاؤ  
 اس طرح جانا چاہئے جو مشکل آپرے گی وہ آسان ہو جاوے گی دشمن سب زیر ہو جائیں گے  
 تم سب پر غالب ہو جاؤ گے فتح تمھاری ہووے گی غنیمتیں ہر طرف سے آنے لگیں گی دنیا میں بچ  
 بچ ملا ہو اہی جہان بچ ہی پھر وہاں گئے ہوتا ہی دشواری کے ساتھ آسانی ہی  
 محنت میں راحت ہی اور اس آیت میں اشارت ہے اس بات کی طرف جو کوئی دنیا میں  
 اپنے اختیار سے اچھے کام میں محنت کرے گا راحت کو پہنچے گا دنیا آخرت کی دولت پاوے گا  
 بغیر محنت کے راحت نہیں ملتی جو کوئی اچھا کام کر نہیں رہے نہ اٹھاوے گا محنت نہ کرے گا  
 اپنی جان کو تن کو بغیر محنت کے آرام دینے کی فکر نہیں رہے گا اور ہر دم ایسے کاموں میں  
 اپنی خوشی چاہے گا دنیا آخرت کی خوبیوں کو کس طرح پہنچے گا راحت آرام کیوں کر پاوے گا  
 جو کوئی دنیا میں دنیا کے کاموں میں دنیا کے واسطے محنت کرے گا دنیا میں راحت  
 پاوے گا اور جو کوئی دنیا میں کاموں میں دین کے کاموں میں آخرت کے واسطے خدا سے  
 کی رضامندی کے واسطے بچ بچے گا محنت اٹھاوے گا محنت کرے گا دنیا و آخرت کے  
 آرام اور راحت کو پہنچے گا دولتیں پاوے گا جن نے محنتیں کیں کام کئے مجاہدہ متحین  
 اٹھائیں آراموں کو راحتوں کو پہنچے پھر اس آیت کے درمیان اور آخر کی آیتوں کے  
 درمیان ایک اس طرح کی بات کے اوپر اپنے حبيب کو اشارت کی ہے یا محمد اب یہ بات  
 یقین ہوئی ہے ہماری حکمت کا قاعدہ ہے دستور ہے جو محنت کے پیچھے راحت ہی  
 تم کسی محنت مشکل کے اوپر جو دنیا میں کچھ آنے پر سے غنمت کھاؤ اور پریشان مت ہو  
 اور تم کو ضرور ہی لازم ہی جو ٹھائے مت رہو ہمارے حکم کے موافق کام کرتے رہو  
 خاطر جمع ہو کہ مت بٹھو خلق کو ہدایت کرو راہ بناؤ تربیت کرو دین کا علم سکھاؤ قرآن

پڑھاؤ ہمارے حکم احکام لوگوں کو پہنچاؤ ہمارے امر نہی کرنے نہ کرنے کی باتیں مسلمان  
 کے احکام ارکان عبادت بندگی کے عمل آپس میں معاشرت کی طرح حین جہاد و ظلم سے بری  
 خصلتوں سے چھٹاؤ بندگی کے عملوں میں روزہ نماز حج زکوٰۃ میں تسبیح میں ذکر میں دعا  
 میں اچھی نیتوں کو سکھاؤ اخلاص محبت کی راہ دکھاؤ مومنوں مسلمانوں کو خوشخبری  
 دہر بہشت کا وعدہ کرو جیسا جیسا عملی اخلاص اور سچے جو کوئی کرے گا دیا ہی وہی  
 درجہ بہشت میں پاویگا اور بہشت کی نعمتوں کی خوبیوں کے مومنوں کو خبر دے د اور کافروں  
 مشرکوں منافقوں کو دوزخ کے عذاب کی خبر دے کافروں سے لڑو جہاد کرو ان کو  
 دین میں لاؤ محنت کرو سفر کار سب سختی اپنے اوپر جاری راہ میں اٹھاؤ اور باریکد  
 غریبوں کی خبر لو بھوکوں کو کھانا کھلاؤ محتاجوں کی حاجت بر لاؤ حق ہمسایہ صلہ رحم  
 بجا لاؤ اپنے گھر بار کا کام کرو اپنی بی بیوں کا عیال کا جو حق ہی ادا کرو آل اولاد  
 کا اور ان کی تربیت اور دینے لینے کا خدمت گزار بنو کا حق جیسا جسکو چاہئے بجا لاؤ  
 یہ سب کام کرتے رہو فاذا فرغت پھر جو وقت فارغ ہو تم ان سب طرح کے کاموں  
 سے جو جو کچھ جس جس طرح کا حکم ہوا ہی اور اسے کر چکو پھر بھی خاطر جمع کر ٹھالے ہو کر  
 مت بیٹھو فاقتصب پھر رنج کھینچو محنت کرو طاعت بندگی میں رہو نفل نماز پڑھو روزہ  
 رکھو راتوں کو جاگو قرآن پڑھو ذکر کرو تسبیح تحمید تحمیل تہلیل تہنات صفت تعریف پاک  
 پروردگار کی کرتے رہو بڑائی بزرگی سے اسکو یاد کرتے رہو دعا کرو حاجتیں مانگو  
 اور معافی چاہو استغفار کرو مغفرت بخشش بخشائش مانگو اپنے واسطے اور اپنی امت  
 کے واسطے شفاعت کرو ہم سب دعا میں تمہاری قبول کرینگے اور قبر کے عذاب سے کوئی  
 عذاب اپنی امت کی نجات مانگو اپنے واسطے اور اپنی امت کی واسطے بہشت کی ضمانت  
 نعمتیں سبے مانگو ہم سب تمہاری حاجتیں بر لاؤینگے تمہاری امت میں سے جو کچھ  
 اپنے ایمان پر ثابت رہیگا شرک کفر گناہ نفاق بڑھکچکا اخلاص مند آویگا اسکو ہم

ہدایت کرینگے راہ بتا دینگے اسکو نفع کا علم سکھا دینگے اچھے کاموں کی توفیق بخشینگے  
 توبہ کی توفیق دیوینگے بد راہی سے بچا دینگے ان سب باتوں سے بچنا ہی شفاعت کرینگے لائق  
 کردیوینگے اور دوزخ سے بچا کر بہشت میں داخل کرینگے تم ان سب کاموں کی فراغت کے  
 وقت یہ کام کرتے رہو بندگی میں حاضر رہو دنیا آخرت کی حاجتیں مرادین مقصد تھمارا  
 حاصل ہو دینگے تمھاری دعائیں مقبول ہو دینگیں والی دُعا فَارِعَبْ اور اپنے پیدا  
 کرنا والے پروردگار کی طرف پھر و رغبت کرو جب سب کاموں سے تم دین کے دنیا کے  
 خلق کی ہدایت سے فارغ ہو تب بندگی میں تن سے زبان سے قائم ہو رجوع ہو محنت  
 کرو حاجت مانگو بخشايش چاہو اور جب ان سب آداب اور ارکان سے فراغت کر چکوتب  
 سب طرح کے کاموں سے مشغولیوں سے خالی ہو کر اپنے پروردگار کے حضور میں  
 مشغول ہو سب کاموں بہت بڑا کام یہی ہے آخر کا کام یہی ہے راحت اسی میں ہے  
 اور ایمان کے درخت کا پانی یہی ہے مسلمان کے عملوں پر قائم ہونا محکم ہونا اور  
 انھیں عملوں کی برکت سے بہشت میں مومنوں کو دیدار کی دولت ملیگی اللہ تعالیٰ اپنے  
 فضل و کرم سے اپنے حبیب کی حرمت سے اپنے محبوب کی برکت سے اس عاجز گنہگار کو  
 اور سب بھائی مومنوں مسلمانوں کو اپنے نبیؐ کی دوست کی پیروی میں رکھ کر اپنی  
 رضا مندی بخش کر اس بڑی دولت کو پہنچا دے آمین آمین آمین

سودہ والثین کی ہے اس آٹھ آیتیں چونتیس کلمہ ایک سو پچاس حرف ہیں

اٰلِیْنَ وَالْزٰوِیْنَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

والثین والذین وکلمہ ہینین قسم ہی تین کی اور زین کی اور طور سین کی  
 تین انجیر کا نام ہے انجیر ایک میوہ ہے بہشت کا مریض میٹھا ہے خوش مزہ ہے کھٹا  
 نہیں اس میں چھلکا باریک ہے کھانین لطافت رکھتا ہے اس میں فضلہ نہیں اور شتاب  
 ہضم ہوتا ہے نفع اس میں بہت ہے بوا سیر کو دفع کرتا ہے بند بند کا درد و تقرقن ہونکا



درد اور کئی بیماریاں اسکے کھانے سے دور ہوتی ہیں بدن ہوتا ہوتا ہی منہ کی بو اچھی ہوتی ہی سر کے بال بڑھتے ہیں اور انجیر کے درخت میں یہ خوبی ہی جو بہت میں حضرت آدمؑ نے جب گیسوں کھا کر سب کچھ بدن سے بہت کے گر گئے تھے ننگے ہو گئے تھے درختوں سے پات چاہتے تھے ستر کے ڈھانپنے کے واسطے کسی درخت نے اپنے پات نہ دئے اٹھ کے داؤ سے دور ہو گئے پھر انجیر نے اپنے پات دئے جو حضرت آدمؑ نے اپنا ستر پوشیدہ کیا اور زیتون بھی ایک میوہ ہی سالن بھی ہی دو ابھی ہی روغن اسمین بہت پیدا ہوتا ہی بہت کام آتا ہی مبارک درخت ہی حق تعالیٰ نے اس درخت کو شجرہ مبارک فرمایا ہی اول درخت جو دنیا میں پیدا ہوا تھا زیتون تھا اب شام کے ملک میں بہت پیدا ہوتا ہی حضرت ابراہیمؑ نے اس درخت کو برکت کی دعا دی یہ دونوں درخت برکت کے ہیں اس واسطے ان درختوں کی قسم کھائی پروردگار نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تین حضرت مہتر نوحؑ کی مسجد کا نام ہی اس مسجد کے گرد پیش انجیر کے درخت بہت ہیں اور زیتون بیت المقدس کی مسجد بہت سی ہیں نے اسی طرف نماز پڑھی ہی حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام نے بنا ہی اس کے گرد پیش زیتون کے بہت درخت ہیں اور بعضوں نے کہا ہی تین اور زیتون شام کے ملک میں دو مسجدیں ہیں ان دونوں مسجدوں کا نام ہی اور بعضوں نے کہا ہی تین اصحاب کہف کی مسجد ہی اور زیتون ایلیا شہر کی مسجد ہی جس کا بیت المقدس نام ہی حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی تین اور زیتون وہ پہاڑوں کا نام ہی شام کے ملک میں ہیں ایک پہاڑ میں انجیر بہت پیدا ہوتے ہیں دوسرے پہاڑ کے اوپر زیتون کے درخت بہت ہیں اور بعضوں نے کہا ہی ایک پہاڑ کا نام ہی جس کا ایک جو دی بھی نام ہی حضرت نوحؑ کی کشتی اسی پہاڑ کے اوپر جا لگی تھی اور بیت المقدس میں ایک پہاڑ ہی زیتون اسی کا نام ہی اور

ایک اور پہاڑ کا نام ہے جس پہاڑ کے اوپر حضرت موسیٰ مناجات کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے کلام ہوتا تھا بائین ہوتی تھیں یہ سب جہین اور پہاڑ برکت کے مکان ہیں پیغمبر کے عبادت خانے ہیں وَ هَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ اور سو گند ہے اس شہر امین کی کہ مکہ مبارک ہے وہ امان دینے والا ہے جو کوئی اس میں داخل ہوے حرم میں آؤ قتل سے مارنے سے امن پاؤ گے یہ کا خدا کے گھر کا طواف کر کے دوزخ میں پاؤ گے چاہا اور اس شہر کی برکت یہ ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ کے تولد کا مکان ہے وطن ہے ایسی برکت کی چار چیزوں کی قسم کھائی جواب قسم کا یہ ہے اَلَا نَسْأَلُ فِي الْحَمِيمِ مَقْرَر تَحْقِيقِ پیدا کیا ہم نے آدمی کے تئیں بہت بہتر صورت میں اچھے بندہ دست میں حق تعالیٰ نے آدمی کو جو ان کی جنس سے بہت بہت باتوں میں خاص کیا ہے اتنی قدرت کی کار گیران اور حکمتیں آدمی میں ظاہر باطن میں اس کے خرچ ہوئی ہیں جو کوئی بیان کیا چاہے نہ کر سکے لکھے تو دفتر جہان میں کسی حیوان کو ایسی صورت نہیں بخشی جو آدمی کو بخشی ہے کسی چیز کو دنیا کی جو ظاہر میں نظر آتی ہے ایسا حال نہیں دیا جو آدمی کو دیا ہے اس طرح جسم بنایا اسکا کہ ہر طرح سے بندگی کر سکتا ہے اپنے کھڑے ہو کر قیام کرنا ہی ہو کر رک کر کوئے کرنا ہی زمین میں سر رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے دوزانوں چاروں طرف ہو کر ہر طرح سے بیٹھ سکتا ہے ہر طرح کا کام کر سکتا ہے اور عقل شعور تدبیر آدمی کو بخشی ہے ہر طرح کی خصلتیں اس میں رکھی ہیں آسمان زمین دریا پہاڑ آگ پانی باد خاک پتھر درخت چرند پرند سب چیز کی حاجتیں آدمی میں دین ہیں ہر چیز کے کمال پیدا کرنے کی قوت اس میں بخشی ہے ہر طرح کا رے گری ہر آدمی کرنا ہی خدا تعالیٰ کی صفات کے اثر آدمی میں بہت بہت طرح سے ظاہر ہونے میں حیات علم ارادہ قدرت دیکھنا سننا کلام رحم کرم غضب قہر عدل بخشش حکم کرنا دینا نہ دینا حاجت کو رو کرنا ان کے سوا اور بہت صفاتیں آدمی میں موجود ہیں اور اپنی امانت کے اٹھانیکا اسکو قابل کیا ہے وہ امانت جو آسمان زمین پہاڑ اس امانت کو خداتھا اسکا عشق کی صفت بھی آدمی کو دی ہے جو دنیا

مین عاشقون کا شور ہوتا ہے اور معشوق کی بھی آدمی کو ایسی خوشی جو اسکے حسن و جمال کی دھوم ہر جگہ مچ رہی ہے پھر بہت بڑے کمال کے لائق کیا ہے اپنی معرفت اور قرب کا سزاوار کیا ہے محبت اور محبوبیت کے درجے کو وہ پہنچ سکتا ہے پروردگار نے دے متین کھا کر فرمایا ہے جو آدمی کو آپ کچھ پیدا کیا ایسا خوب بنایا پھر فرمایا جو آپ بنا کر تم مرد ذناب اسفل سافلین پھر پھر دیا ہم نے آدمی کو اگر دیا ہے اسکو اسفل سافلین میں ایسی نیچی جگہ میں والد یا جو اس سے نیچی جگہ اور کوئی جگہ نہیں ہے بات کا بیان یہ ہے اللہ تعالیٰ نے آدمی کو بہت — بڑے بڑے درجوں میں پہنچنے کے لائق کیا ہے عقل و شعور انائی اسکو بخشی عقل کے سبب سے حیوان کی جنس سے اٹکنا رتبہ بڑا کر دیا پھر طبیعت کے تنگ بندی خانی میں اسکو ڈال دیا ایسے گڑھے میں پھنسا دیا اور نر مادہ مرد و درمیں جماع کا جستی کر دے کا شوق رکھ دیا اس کی طلب میں بے اختیار کر دیا جفت ہونا اور غصے ہونا حیوان کا خاصہ اور حیوان کا درجہ آدمی کے درجے سے نیچے ہے پھر شہوت اور غضب یہہ جو وہ دونوں حیوان کی خاصیتیں ہیں آدمی ان کو عمل میں لا کر ان کے سبب اس پچان میں گرا پھر اس درجے سے بھی نیچا درجہ درختوں کا ہے زمین سے اگنے والی چیزیں جس میں جس حرکت نہیں دیکھنا بھانا سنا سونگھنا چلنا پھرنا نہیں اور یہ سب حیوانوں میں ہیں درخت اور گھاس پات میں یہ باتیں نہیں صرف کھانا پینا درخت کی گھاس پات کی خاصیت ہے درختوں کی کھیتی کی گھاس کی قوت خاک اور پانی ہی پانی نہ پاؤ تو خشک ہو جاؤ اس کھانے پینے کی خاصیت کے سبب آدمی درختوں کے درجے سے بھی نیچے گر گیا پھر اس سے نیچا درجہ پتھر کا ہے اسکا کام یہی ہے جو ایک جگہ گر پڑا رہے آپ سے حرکت نہ کرے آدمی میں یہ سب باتیں یہہ سب خاصیتیں پتھر کی درخت کی حیوان کی جمع ہوئی ہیں ان سب خاصیتوں کا نام طبیعت ہی یہہ سب درجے آدمی کے واسطے پچان کے درجے ہیں آدمی کے واسطے

یہی اسفل السافلین ہے جو آدمی علم کی اور عقل کی راہ چھوڑ دیوے اور ہمیشہ شہوت  
 میں غضب میں لالچ میں غصے میں تکبر میں کینے میں حسد میں حیوان کی خاصیت میں گرفتار  
 رہے پھر کھانے پینے میں سستی کا طبع میں پڑا رہے کھاوے پیو جماع کرے گرہے  
 اور ہمیشہ مرتے تک اسی طور میں چلا جاوے اور یہی عادت رکھا اور یہی کام کرتا رہے  
 اور اور اپنے آخر کے کام میں بوجھ سمجھ کچھ نہ کرے آخرت کے بھلے کی بات کچھ نہ  
 میں نہ لاو کچھ خیر کے کام نہ کرے اور اسی حال میں مر تو سیدھا دوزخ ہی میں چلا جاوے  
 اسفل السافلین کی صورت تمام اسکو نظر آ جاوے اور یہی حال ہی یہی حقیقت ہی سب  
 آدمیوں کی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لا  
 اور اچھے کام کئے دین کے علم حاصل کئے اچھے عقیدے پاک اعتقاد خدا اور رسول سے رکھے  
 اور جو کچھ خدا اور رسول نے فرمایا ہے کرنے نہ کرنے کو بجالائے کرنے کے کام کئے کر نیکی  
 کام نہ کئے جس راہ میں خدا اور رسول نے چلنے کو فرمایا ہے اسی راہ میں چلے جس راہ میں  
 چلنے کو منع کیا ہے وہ راہ نہ چلے یہ لوگ اسفل السافلین کے بندے بنی خاندان سے چھوٹے  
 اس نیچے کوئے سے باہر نکلے خلاص ہوئے فَلِلّٰهِ اَجْرُ عَمِلُوْنَ پھر ان لوگوں کو سطرے  
 ہی اجر مزدور محابے نہایت وے لوگ جو انھوں نے ایمان کی اور نیک عملوں کی برکت  
 کے سبب ایسی بھاری قیدوں سے نجات پائی دنیا میں اسفل السافلین کے گڑھے سے  
 طبیعت کی بند سے بری عادتوں کی قید سے چھوٹے آخرت میں ان لوگوں کے واسطے  
 ثواب ہے نعمتیں ہیں خوبیاں ہیں دولتیں ہیں ہمیشہ کی خوشحالیاں ہیں ایسی نعمتیں ہیں  
 جو کبھی وے نعمتیں خوبیاں گھٹنے کی نہیں کم ہونے کی نہیں جاتے کی نہیں ہمیشہ ہمیشہ  
 زیادہ ہوتی رہتی بڑھتی رہتی فَمَا یُکَدِّ بَلٰکَ بَعْدَ اٰلِیٰدِیْنِ پھر کیا چیز چھوٹے میں  
 ڈالتی ہے تجھ کو اس بات کے پیچھے دیکھ کے کام میں قیامت کے ہونے میں یہ خطا ہے ان  
 لوگوں کے ساتھ جو ایمان نہیں لاتے اللہ و رسول کے کلام سچ نہیں جانتے قیامت کے

ہونے کے منکر میں عذابِ ثواب کا انکار رکھتے ہیں مرنے کے پیچھے پھر جینے کو چھوٹھ جانتے ہیں اپنی طبیعت کی عادت کی قید و ن میں بند ہیں اچھے کاموں کو دین کے بُرا جانتے ہیں فرماتا ہے اللہ تعالیٰ انکھن شرک ہے دین کیا سبب ہے جو تو دین کو اب تک جھٹلاتا ہے ایسے ہدایت کے بیان ظاہر ہوئے ایسا کلام اللہ تعالیٰ نے نازل کیا بھیجا تم کو فرما دیا جو آدمی کو بہت اچھے بند و بست میں اچھی صورت میں پیدا کیا پھر اسکو اسفل السافلین میں ڈالا اس میں بہت حکمتیں ہیں پھر اس بچان سے نکلنے کی اور کوئی نہیں سوا ایمان کے اور اچھے کام کرنے کے مسلمان کے کام کے جو کوئی اس سے اپنے اختیار سے نکلا بڑی دولت کو پہنچا ہمیشہ کی دولت پاویگا اور جو کوئی اسی گڑھے میں اسی کوئے میں اپنے اختیار سے پڑا رہیگا ہمیشہ بدستوار رہیگا دوزخ کے گڑھے میں گرا ہوا رہیگا ایسے بیان کے پیچھے بھی کچھ کو شک رہا انکار رہا حقیقت کو نہ بوجھا بات کو نہ سمجھا اسفل السافلین سے نہ نکلا دنیا ہی کے کاموں میں بند ہو رہا نجات کی راہ چھنکا رہے کی راہ نہ لی اَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا كَانُوا يَكُونُونَ کیا نہیں ہی اللہ تعالیٰ بہت اچھا حکم کرنا والا سب حکم کرنا والا نون میں زمین میں آسمان میں کسی کا حکم ایسا عدل کا انصاف کا نہیں جیسا اللہ تعالیٰ کا حکم ہی اس پاک پروردگار کے سب طرح کے حکم احکام و وقسم تیسری قسم نہیں دو ہی قسم ہیں خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں فضل کرم کا حکم کرتا ہے یا عدل انصاف کا حکم کرتا ہے ایک ذرہ ظلم تم پاک پروردگار کے حکم میں نہیں آدمی کو اچھی صورت سیرت میں پیدا کیا اسفل السافلین میں ڈال کر عقل ہی شعور یا اختیار کی نعمت دی سب اسباب پیدا کر دے اس بچان سے نکلنے کی راہ بتائی ہدایت کی خاطر پیہر بھیجے جو کوئی سمجھ کر اختیار سے اس ہدایت کو پاویگا ایمان لاویگا اچھی راہ چلے گا بہت بڑی دولت کو پہنچا ایسے لوگوں کی واسطے یہی حکم لایا ہے اور جو کوئی عقل و شعور کو اس بات کے سمجھنے میں نہ دوڑا ویگا اختیار کی

فقط جو جھکر ہدایت کی راہ نہ چلیگا اپنی طبیعت کی خوشی میں برسی عادت میں اپنے احتیاج سے چلا جاوے گا اسکے واسطے وہی حکم لائق ہے جو ہمیشہ دوزخ کے گڑھے میں چلا جاوے اطاعت کرے نیوالون کو ثواب دینا فضل کا حکم ہے اور حکم نمانے والون کو عذاب میں کھنا عدل کا حکم ہے

**سود** علق کی ہی کلی میں نازل ہوئی ہے اس میں انیس آیتیں ہیں بہتر کلیے ایک آیت میں

ابن عباس اور بی بی عائشہ اور مجاہد اور عطاء رضی اللہ عنہم کہتے ہیں پہلے سورہ قرآن کی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر نازل کی حضرت جبریل کی وساطت سے بھیجی وہ یہی سورت اقرأی اور بہت تفسیر لے کہتے ہیں اول سورت جو نازل ہوئی ہے اس سورہ فاتحہ ہے پھر الحمد کے نیچے سورہ نون والقم ہے پھر اسکے نیچے سورہ مدثر نازل ہوئی پھر سورہ مزمل پھر یٰٰخود سورت والضحیٰ ہے اور اقرأ تمام سورتوں کے پہلے نہیں اترتی پھر نہ بات سب کے پاس ثابت ہے جو پہلے سورتوں سے سب قرآن کی آیتوں سے پانچ آیتیں اتر آئی اول میں حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر ہا سے چھ مہینے پہلے سچی سچی خواب میں ظاہر ہونے لگیں جو کچھ رات کو دیکھتے تھے صبح کو وہی روینکا آقا بنا ظاہر ہوتا جس طرح سے دیکھتے تھے اسی طرح ہوتا پھر جب مبعوث ہو نیکا زمانہ وحی کے اتر نیکا وقت نزدیک ہوا قرآن مجید کے نازل ہونے کے دن نزدیک آئے حضرت کو تنہائی خلوت پیار سی ہو گئی حرا ایک پہاڑ ہے مکے کے پاس اس میں ایک غار ہے اس غار میں اکیسے ہو کر جا بیٹھتے اللہ تعالیٰ کی یاد میں بیچ اور تہلیل میں مشغول رہا کرتے وہ دو رات میں رات دن وہیں رہتے پھر زیادہ رہتے کبھی ایک مہینے تک بھی وہیں رہتے تھے کھانے پینے کے واسطے کچھ اس غار میں اپنے ساتھ لیجاتے ایک دن حضرت نے آواز سنی کوئی ر کہتا ہے یا محمد! اور کسی کو نہ دیکھا پھر دوسری بار سنا یا محمد! پھر کسی کو نہ دیکھا پھر تیسری

بار آور سنی یا محمد اس وقت پہاڑ کے اوپر کھڑے تھے جو ایک بارگی آسمان وزمین کے درمیان  
 میں نظر پڑی دیکھا ایک سونے کے جڑاؤ تخت کے اوپر ایک شخص آدمی کی صورت بہت  
 خوب صورت بیٹھا ہے سبز کپڑے پہنے ہوئے ایک نور کا تاج سر کے اوپر دھر حضرت کھجور  
 اسکو بہت خوش ہوئے پھر خوب دیکھتے رہے تمام دن دیکھا کہ شام کو وہ تخت ۵۵  
 ۵۵ اور وہ بیٹھنے والا غائب ہو گیا حضرت نے بہت تعجب کیا پھر دوسرے دن بھی اسی طرح  
 وہی صورت ظاہر ہوئی کچھ بات نہ کہی پھر تیسرے دن بھی اسی طرح ظاہر ہو کر وہ تخت  
 کا بیٹھنے والا نزدیک آیا حضرت کو ایک خوف پیدا ہوا چاہا جو آپ کو پہاڑ سے نیچے گرا دیں  
 انھوں نے کہا یا محمد ڈر مت جبریل ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمھارے پاس بھیجا ہے  
 تم خدا کے رسول ہو آخر زمانے کے پیغمبر ہو اس امت کی طرف تم کو ہدایت کرنے کیواسطے  
 مقرر کیا ہے یہ بات سن کر حضرت کی بارے کچھ تسلی ہوئی پھر حضرت جبریل نے اپنے پروں  
 کے درمیان سے ایک نامہ نکالا بہشت کا حریری کپڑے کا یا قوت اور موتوں کا گو تھا ہوا  
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک لائے اور کہا پڑھو حضرت نے فرمایا میں کچھ  
 پڑھا نہیں اور اس نامہ میں کچھ لکھا ہوا دیکھتا بھی نہیں حضرت جبریل نے حضرت رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو وزن ہفتون سے پکڑ کر بغل میں دابا دابا جو عرق آگیا  
 نزدیک تھا جو حضرت بیہوش ہو جاوین پھر چھوڑ دیا جب حضرت بجاں ہوئے تب حضرت  
 جبریل نے کہا اقرا یعنی پڑھو حضرت نے فرمایا مانا بقاری میں کچھ پڑھا نہیں پھر  
 حضرت جبریل نے اسی طرحے گودی میں اپنی لیکر دابا نزدیک تھا جو بیہوش ہو جاوین  
 طاقت نہ رہی چھوڑ دیا پھر کہا اقرا یا محمد یعنی پڑھو حضرت نے فرمایا مانا بقاری  
 میں کچھ پڑھا نہیں تین مرتبے اسی طرحے کہا پھر چوتھی بار حضرت جبریل نے کہا اقرا  
 باسم ربك الذی خلقنا یسین پڑھیں پھر حضرت کی زبان کھل گئی خدا کے حکم  
 سے یہ آیتیں یاد ہو گئیں حضرت بھی پانچ آیتیں پڑھیں پھر جبریل نے رسول کو پہاڑ سے میدان میں اتارا

اور زمین میں ایک پائون مارا جو ایک پانی کا چشمہ نکل آیا حضرت نے اس پانی سے وضو کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرنا سکھایا اور دو رکعت نماز کی پڑھیں اور اپنے ساتھ حضرت کو بھی سکھائیں اور کہا یہ طرح ہی خدا تعالیٰ کے بندگی کرنے کی پھر اس وقت سے حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز دو رکعت نماز پڑھتے تھے جب تک معراج میں پانچ وقت کی نماز کا حکم ہوا پانچ نمازین فرض ہوئیں پھر اول اللہ کی طرف سے پڑھنے کا حکم ہوا فرمایا اقر اس ایک فرمانے میں سب طرح کے علم قدرت سے پڑھاؤ سب علموں کی قوت پڑھنے کی ہو گئی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِقْرَا بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ پڑھو یا محمد اپنے پروردگار کے نام کی برکت سے وہ پاک پروردگار جس نے سب خلق کو پیدا کیا خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ پیدا کیا آدمیوں کو بندہ بنائے ہوئے اِقْرَادُ رَبِّكَ اَلَا كُفْرًا الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ دوسری بار فرمایا پڑھو یا محمد حال یہ ہے جو پروردگار تیرا کریم ہے اس کے کرم کو نہایت نہیں بہت بزرگ ہی کسی کی بڑائی بزرگی اس پاک پروردگار کی بڑائی بزرگی کو نہیں پہنچ سکتے وہ بزرگ خاوند ہے مہربان ہے کریم ہے جو سکھایا لکھنا قلم سے اپنی مہربانی — اور کرم سے آدمی کو خط کتابت کا ہنر بتایا یہ بہت بڑی نعمت بخشی جو کوئی سمجھ کر دیکھے تو جانے کیسی بڑی نعمت ہے یہ لکھنا پڑھنا تمام دین دنیا کا کارخانہ قلم میں بندھا ہوا ہے قلم کے نیچے ہی امام قتاوہ کہتے ہیں لَوْلَا الْقَلَمُ لَمْ يَأْتِ الْإِنشَاءُ وَلَا أَصْلَحَ الْعَالَمُ لَئِنْ لَمْ يَكُنْ الْقَلَمُ لَمْ يَكُنْ دِينٌ قَائِمٌ لَمْ يَكُنْ دُنْيَا كَانَتْ زَنْدَقَاتِي اصْلَاحُ نَهْ پانی قلم کے سبب اقرآن جو کلام ہے خدا تعالیٰ کا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر حضرت جبریل علیہ السلام کی ربانی بھیجا تھا دل میں حضرت کے یاد ہوتا تھا پھر حضرت کی مبارک زبان سے نکل کر اصحابوں کے کانوں میں پڑ کر ان کے دلوں میں آتا تھا یاد رہتا تھا جو اس طرح سے یہ بات



یا نہ رہتی تو اور امت کے لوگوں کو یہ دولت نہ پہنچتی قرآن لکھنے میں آیا مصحف کہا یا  
 لاکھون کڑوڑوں مصحف لکھے گئے قرآن اس طرح سے قیامت تک دنیا میں رہے گا  
 یہ فیض جاری رہے گا پھر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کی کتابیں لکھی گئیں  
 پھر ان کتابوں سے لاکھون کڑوڑوں کتابیں لکھنے میں آئیں تمام دنیا میں پھیل گئیں جن دنوں  
 میں پہلے وقت میں حدیثیں لکھنے میں نہ آئی تھیں اور جس جس کو حدیثیں پہنچیں تھیں یا دھین نہ  
 کوئی روم میں تھا کوئی شام میں تھا کوئی ایران میں کوئی توران میں پھر جن لوگوں نے حضرت  
 پیغمبر صاحب کلام نہ سنا تھا حدیث ان کو نہ پہنچی تھی بہت شتاق تھے لیکن کہیں جان نہیں  
 اور بہت لوگ اشتیاق سے اپنے اوپر محنت اٹھا کر ایک ایک حدیث دو دو حدیث کے سننے  
 کے واسطے مہینے مہینے کی راہ چل کر گئے دو مہینے کا سفر اختیار کیا ایسی سختیوں کے ملک سے  
 جا کر لیکر لکھتے گئے جمع کرتے گئے کتابیں ہوئیں اور سب لوگوں کے اوپر ان کا احسان ہوا  
 اب اس زمانہ میں ہر شہر میں حدیثوں کی کتابیں موجود ہیں جو کوئی شتاق ہو دے دین دنیا  
 کی سعادت چاہے ہزاروں حدیثیں لکھی ہوئی کتابوں میں تیار ہیں پڑھ لیوے ہزاروں  
 نعمتیں دین دنیا کی پاوے پھر اسی طرح کتابت کی راہ لکھنے کے سبب قلم کی وساطت سے  
 طرح کے علم دین دنیا کے قید میں آئے پڑھنے والوں کو ہزاروں طرح کے فائدے نفع حاصل  
 ہوئے ہیں اول کی خبریں آخر کی حقیقت بھلی باتیں آخرت کے احوال ازل ابد کے بھید کتابوں  
 سے معلوم کیے جاتے ہیں پھر نامے خط کتابت فرمان نشان حساب کتاب دفتر و لکے اور تصدی  
 منشی کے اور ہزاروں کارخانے قلم کی اور خط کی برکت سے قائم ہیں جو قلم نہ ہوتا تو کچھ نہ دست  
 نہ ہوتا آدمیوں کے سب کام مگر تھے سب کارخانے ابتر رہتے خراب رہتے بے نہایت فائدے  
 اللہ تعالیٰ نے قلم میں رکھ کر آدمیوں کو یہ راہ سمجھائی بہت بڑی ہے بڑا بہرہ احسان فرمایا  
 خبر میں آیا ہے جو اول حق تعالیٰ نے لکھا حضرت آدم کو سکھایا اور شہور پہ پہ جو اول حضرت  
 اور پیغمبر کو خط کتابت کی تعلیم ہوئی سب آدمیوں کے پہلے انھوں نے خط لکھا اللہ تعالیٰ

کے حکم سے یہ راہ نکالی تمام عالم کو فائدے پہنچے عِلْمُ الْاِنْسَانِ مَا لَمْ يَعْلَمْ سکھایا آدمی کو  
کچھ نہ جانتا تھا سکھایا خدا تعالیٰ نے آدمیوں کے تئیں اور وہ کچھ سکھایا جو جانتے تھے  
اور پیغمبرؐ کی خاص کیا اپنی طرف سے اُن کو علم بختِ بغیرِ علم کے بغیر کتاب کے سب لوگوں کے تئیں  
کتاب کا قلم کا واسطہ درمیان میں رکھا اس طرح سے جو کوئی طلب رکھتا تھا شوق مند تھا سنا  
نصیب میں تھی اسکو پڑھنے کا شوق ہوا کتاب کی راہ سے جو کچھ نہ جانتا تھا اسنے معلوم کیا ہزاروں  
فائدے حاصل کئے علم بہت بڑی نعمت ہے اس نعمت کا بہت بڑا احسان ہے اللہ تعالیٰ کا آدمیوں  
اور جو علم نہ ہوتا تو سب کوئی جاہل رہتے اچھا بڑا کام نیک بد کی راہ نفع ضرر کی بات کچھ نہ جانتے حلال  
حرام نہ پہنچاتے اللہ تعالیٰ کو اپنے پیدا کر نیوالے کو پیغمبروں کو دین آئین کو آخرت کے بھلے بُرے  
کو کچھ نہ بوجھ سکتے حیوانوں کی طرح دین کھانے پینے میں پڑے رہتے بے فائدے کام بل  
تدبیر سے سمجھ کرتے رہتے — ظلم زیادتی بیجا بی بے شرعی ہزاروں طرح کی خرابیوں کے دریا  
ہوتے دنیا آخرت کی خوار خرابی اتری ہلاکی کے سوائے اور کچھ سیکے ہاتھ نہ آتا یہ علم کی دولت  
قلم کے وسیلے کتاب کی راہ سے بڑی آسانی سے ہاتھ آتی ہے اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنے  
اس بڑے احسان کو جہاں آدمیوں کے اوپر منت رکھی جو اس نعمت کی قدر بوجھیں جس طرح سے  
یہ علم کی نعمت کو لے سکیں حاصل کر سکیں غنیمت جان لیویں حاصل کریں جاہل بے خبر بیہوش  
نہ ہوں پھر اُن نہیں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کو بیان فرماتا ہے آدمی کے اول آخر کی بات کہہ کر  
اپنا احسان جہاں فرماتا ہے کہ آدمی کا پہلے ایک یہ حال تھا جو اپنی ما کے پیٹ میں ایک  
لہو کا ٹکڑا تھا جہاں ہوا مند ہوا جو اس حال کو کوئی بوجھ سمجھے تو جانے کس کام کا تھا کس  
لائق کا تھا پھر اس حال سے آدمی کو اپنی قدرت سے اپنی مہربانی سے نکال کر کس کن جان وین  
پہنچا کر آدمی کی صورت میں لا کر پرورش کر کر پال کر چھوٹے سے بڑا کیا ارٹکے سے جو ان کیا  
عقل شعور کا درجہ بخیا علم کے حاصل کرنے کے لائق کر دیا جس خراب حال سے نکال کر کس بڑے  
حالی درجے میں پہنچا یا ایسی بڑی قدرت کی ہے ایسی بڑی مہربانی کون کر سکتا ہے پھر علم کی

راہ کھول دی لکھنے پڑھنے کی راہ علم و ساطت سے ظاہر کی یہ احسان پر احسان کیا جو کوئی اس قدرت اور اس احسان کو بوجھے تو اپنے پیداکرنیوالے خداوند کا اقرار کرے و ملین پاک پروردگار کی محبت رکھے ایمان لاوے تن بدن جان مال کو اس کے حکم میں بندگی میں خمرچ کرے سچا بندہ ہووے دنیا کی چیز خوبی یا کو اور یہ ہر اشارت ہے جو اپنے خاص بندہ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا بغیر قلم کے کاغذ کے بغیر خط کتابت کے جو کچھ پڑھانا تھا پڑھا دیا سکھا دیا اور انکو اس حکم کے درجہ میں پہنچنے کے واسطے قلم کو وسیلہ واسطہ ڈالا اور اشارت ہی اس میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں جو کچھ تھارے اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم آجوسے قرآن کی آیتیں سورتیں نازل ہووین اپنے اصحابوں کے کہو کہتے جاوین اس طرح قرآن جمع ہو کر سب خلق کو پہنچا یہ نعمت قیامت تک قائم رہے گی تمام عالم کو فائدہ پہنچا اسی واسطے حضرت نے حکم کیا تھا اصحابوں کو جو آیت جو سورت آتی جاوے لکھتے جاؤ پھر جس طرح جو آیت جو سورت آتی جاتی تھی اصحاب لکھتے جاتے تھے کہ قلم کی وساطت سے سب بندہ کو جو سعادت مند تھے اس نعمت سے اس دولت سے ذخیرہ پہنچاویں جس میں دین دنیا کے فائدے ملین ان نعمتون کا پاک پروردگار کی کہانتک کوئی شکر ادا کر سکے ہر ایک بال زبان ہو جاوے اور ہر زبان سے لاکھوں کڑوڑوں بار حمد اور شکر کرتا رہے تو بھی ان نعمتون کا حق ادا نہ ہو سکے پھر یہ ہر بانیان فضل کرم عام ہیں کوئی آدمی اس بات سے ان ہر بانیوں سے خالی نہیں اس رحمت میں سب کوئی داخل ہے وہ آدمی بڑا بے نصیب ہے جو اس پاک پروردگار کی ان نعمتون کو اپنے اوپر نہ بوجھے کافر ہے ان نعمتون کا کفر ان کرے یہ وہ دروازہ علم کا جو ہر ایک کے واسطے کھلا ہے رحمت کا دروازہ اس رحمت کے دروازہ میں جو نہ بیٹھے نہ راہل احسن اندھارے اور اس نادانی سے خوش ہووے تو یہ بہت بُری بات ہے علم کی نعمت کب تک دور کا رہے کوئی اس دولت سے بے پروا غنی نہیں ہو سکتا پھر یہ بات فرماتا ہے کَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَّا غَفِيٌّ فَهُوَ سَرَّارٌ نَّهْنِ كَسَى كُجُو نَعْمَتِ كَى

قدر نہ بوجھے کفران نعمت کا کرے نابشر ہو کہ تحقیق آدمی بے فرمانی سرکشی کرتا ہے  
 اِنَّ دَاۡهَ اسْتَغْنٰی یہ جو دیکھتا ہے آپ کو ہدایت کی راہ سے استغنیٰ بے نیاز بے پروا تھوڑا  
 سادہ دنیا کا مال لے کر مال پر مغرور ہوتا ہے ہدایت کی راہ چھوڑ دیتا ہے علم کی راہ میں جانے  
 سے آپ کو بے نیاز بوجھتا ہے کہتا ہے پڑھنے لکھنے سے کیا کام ہے مجھ کو علم کے حاصل  
 کرنے سے کیا بھلا ہوگا میرا دنیا میں مال دولت کھانا پینا جو چاہئے سو میرے پاس ہے  
 علم کو لے کر کیا کرونگا جیسے ابو جہل اور اور کا فر مشرک اپنے مال دولت میں مغرور  
 رہے اللہ و رسول کے کلام کو خاطر میں نہ لائے قرآن حدیث نہ سنی اس دین کی قدر نہ بھی  
 کا فر ہے مشرک ہے ایمان نہ لائے کچھ اچھا کام نہ کر سکے کئی دن جئے کھائے پئے آخر کو  
 مر گئے سیدہ دوزخ میں چلے گئے اور اس آیت میں یہ ہدایت ہے آدمی کو چاہئے جانے  
 دنیا آخرت کی چیز جو بی علم کی راہ میں ہے مال ہو یا نہ ہو کو دانا عالم حاصل ہر حال میں اچھا ہے  
 اور جو نرا مال ہو کو اور علم نہ ہو تو ہر جگہ دنیا میں یا آخرت میں خراب ہو کو خوار ہو وے  
 یہ بات بھی اس کی تیسے نکلتی ہے کلا ان الانسان لیطغی ان دَاۡهَ اسْتَغْنٰی یعنی تحقیق  
 مقرر آدمی بے فرمانی میں جاتا ہے مغرور ہوتا ہے گمراہ ہوتا ہے بد راہی میں پڑتا ہے  
 جب آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے مال کے ہونے سے آپ کو غنی پاتا ہے یہ عادت ہے خلعت  
 ہے آدمی کی جو علم نہ ہو وے اور مال ہو وے تو خواہ نہ خواہ گمراہی بکری کی بد راہ میں پڑتا ہے  
 اس سبب آخر کو ہمیشہ کی خوار ہی خرابی میں چلا جاتا ہے عقلمندوں کو چاہئے جو اس بات کو  
 سمجھ کر ہر طرح دین کا علم جو کچھ حاصل کر سکیں کہ لین تنافل نہ کریں مال کے حاصل کرنے کی  
 جیسی فکر رکھتے ہیں اس سے زیادہ علم دین کے حاصل کرنے میں فکر رکھیں جو علم ہو کو اور مال  
 بھی ہو کو تو علم کی برکت سے مال بھی بہت فائدہ دے دنیا آخرت کے فائدہ دین اور جو مال  
 ہو کو اور علم نہ ہو وے تو اس مال میں کچھ خیر برکت نہیں ہزار ہزار طرح کے فساد برے کام  
 اس سے پیدا ہو سینگے نادانی جہالت کی راہ سے دین ایمان کی کچھ خبر نہ رکھ کر پرو دگا

کی بندگی کر سکیگا سو اے پیغمبر مانی کی راہ کے اور راہ میں نکل سکیگا پھر دنیا میں بدنام رہ کر آخرت  
میں عذاب میں دو رخ کی آگ میں جا رہیگا اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرَّجْعِیُّ تحقیق پاک پروردگار کی  
طرف تیرے یا محمدؐ باز گشت ہے آخر کو سب کوئی جلا بڑا اللہ تعالیٰ کے حضور میں جا پہنچیکا اپنے  
کئے کی ہر کوئی جزا سزا پاوے گا سو وقت معلوم ہووے گا جو آخرت میں دین کا علم اور دین کے  
عمل کام آتے ہیں مال کو کوئی نہیں پوچھتا ہے کچھ کام نہیں آتا دنیا میں ساری دنیا بھر کر  
مال کسی کے یاں ہو تو مرنے کے وقت کچھ کام نہیں آتا گور کے کنارے ہی تک رہ جاتا ہے  
جا نیو لی چیز نہیں اتھہ بیو لی چیز سو اے علم دین کے اور عمل کے کچھ نہیں اور کوئی چیز نہیں دنیا میں  
جن کھین نے دین کے علم قرآن حدیث تفسیر فقہ فرائض اصول فروع حاصل کئے خدا اور رسول کے  
فرمان کے موافق کام کئے اچھے عمل کئے ہمیشہ فایده نفع خوشحالیاں آرام پاتا رہیگا  
یہم جزا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جن کھین نے بے فائدہ علم سیکھے سحر جادو و نجوم طلسمات  
اور برے کام بے فرمانی کے عمل کئے تالاف کام کئے ظلم زیادتی مار ڈالنا لوٹ لینا تو  
کا پو خا قبر و نکو سجدہ کرنا شراب پینا جو اکھینا حرام کھانا اور بد عمل کئے اور بندہ نکو خدا کی بندگی  
سے منع کیا ہمیشہ بدینہ غم میں بد حالی میں ناخوشی درد و کھ عذاب میں پھنسا رہے گا وہی  
برے کام اسکے آگے آتے رہینگے یہ سزا خدا تعالیٰ کی طرف سے سب کوئی اس ٹھکانہ میں  
جز خرابائی کی جگہ میں خدا تعالیٰ کے حکم سے جا پہنچیکا سب کا حساب ہو رہیگا اَوَیَّتَ الْاَعْمٰی  
یٰٰکَیْ عٰبِدَ الْاِذَا صَلَّیْکَ کیا دیکھا تو نے اسی دیکھنے والے ایسے آدمی کو جو منع کرتا ہے ایک  
نہ کو جو بوقت وہ بندہ نماز پڑھتا ہے خبر میں آیا ہے ابو جہل کا فرنے حضرت رسول اللہ کو  
منع کیا اور کہا تم کعبے کے حرم میں کعبے کے گرد پیش اس مسجد میں نماز نہ پڑھا کر و حضرت  
اسکی بات کچھ خاطر مبارک میں نہ لائے خاطر جمع سے نماز پڑھتے رہے پھر اکیون ابو جہل  
نے اور کافروں سے کہا جو میں محمدؐ کو نماز پڑھتے مسجد میں سجدے میں پاؤنگا دیکھو گے گا  
تو اپنے ناپاک قدموں اس پاک گردن کو توڑ ڈالوں گا گردن پر پاؤں رکھ کر مار ڈالوں گا

یہم خبر مشہور ہوئی سب اصحاب حضرت کے یہ بات سن کر ناخوش ہوئے و لکیر ہوئے حضرت کی جناب میں عرض کی اور کہا یا حضرت اس مسجد میں تشریف نہ فرماؤین نہ جاؤین تو بہتر ہے وہ کافر نے ادبی کیا چاہتا ہے حضرت نے فرمایا کچھ وسواس نہیں اللہ تعالیٰ میرا حافظ ہے وہ کافر قدرت نہ پاسکیگا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاطر جمع سے تشریف لے گئے نذر پڑھنے میں مشغول ہو گئے سجدہ کیا سجدہ میں بہت دیر کی کافروں نے دیکھ کر ابو جہل کو خبر دی وہ سن کر بڑے غصے سے آیا حضرت کی طرف بے ادبی کی نیت سے چلا آیا حضرت کے نزدیک پہنچا اسی وقت پھیلے پانوں سے بھاگا منہ زرد ہو گیا بدن کانپنے لگا لوگوں نے پوچھا کیوں پھرا تو کیا حال ہوا تیرا اسنے کہا میں نے اپنے اور محمد کے درمیان میں ایک خندق دیکھا اس میں آگ جلتی ہوئی تھی اور ایک اثر دھاگ سے سر نکال کر منہ پھیل کر میری طرف دوڑا اور اسنے کہا جو تونے ایک قدم آگے رکھا تو تجھے کو جگھا جاؤنگا کھا جاؤنگا اور بہت جانور پرند دیکھے پر کے اوپر پر ملائے ہوئے کھڑے تھے اس نے بین اپنی جان بچا کر بھاگا پھر بہر خبر حضرت کو پہنچی حضرت نے فرمایا جو وہ کافر ایک قدم آگے رکھتا تو فرشتے اسکو ٹکڑے کر ڈالتے بند بند جدا جدا کر دیتے پھر بہر معجزہ پھیکر بھی وہ بد بخت ان نہ لایا بے ایمان رہا یہ معزوری تھی مال کی اور یہ اندھیاری تھی جہالت کی نادانی کی اسی پر یہ بات فرمائی اللہ تعالیٰ نے کہ آدمی جب آپ کو غنی مالدار دیکھتا ہے اور علم کا نور اس میں نہیں ہوتا سرکشی کرتا ہے بے فرمانی کرتا ہے اس مرتبے میں بے فرمانی کے طغیانی کے پہنچتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی بندگی عبادت کی راہ چھوڑ دیتا ہے اور ندون کو بھی بندگی سے منع کرتا ہے خدا کے ندون سے دشمنی کرتا ہے پھر ایسا بد بخت کسی نے دیکھا ہے جو ایسے پاک بند کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا بندگی کرنے سے منع کرتا ہے دشمنی کرتا ہے کیسا بڑا بد بخت ہے کیسے خدا کے بالیق ہوا ہے کیسی اپنی سزا کو پہنچا ادایت ان کان علی الہدیٰ کیا دیکھتا ہے تو یہ

دیکھنے والے کیا جانتا ہے تو اسی جاننے والے کیا خوب ہووے اگر ہووے یہ منع کرنا  
 ہدایت کی راہ پر اور ایمان لاو کہ پروردگار کی بندگی میں قائم ہو جاوے اور اگر بالبقوی  
 یا حکم کرے اور وکونقوی کا پرہیز گاری کا اب آپ وہ بے ہدایت ہے اور اوروں کو  
 ہدایت کی راہ سے منع کرتا ہے اگر وہ ایمان لاو ہدایت کی راہ پر قائم ہو جاوے  
 اور اس درجے میں پہنچے جو اوروں کو ہدایت کی راہ بتاوے محمد کی پیروی کرے پورا  
 تابع دار ہووے تو کیا بڑا ثواب پاوے کیا بڑی سی دولت کو پہنچے أَمَّا رَأَيْتَ لَكَ كِتَابَ  
وَقُوَّتِي کیا دیکھتا ہے تو جانتا ہے تو جھٹلاوے جھوٹھا کہے سچ کہنے والوں کو اور  
 جھوٹ جانے ایمان کو مسلمانی کے کاموں کو اور اپنا منہ پھیرے ایمان کے قبول کرنے  
 ہدایت کی راہ سے تو ایسا آدمی ابو جہل کا پورا تابعدار ہووے تو کس بڑے سخت خدا  
 میں بڑے کٹر حکمی خوار می اسکے اوپر تووے آخر کو رجوع بازگشت سب کسی کی پروردگار  
 کے حضور میں ہوتی ہے جو کوئی ہدایت کی راہ پر قائم ہے اور اوروں کو ہدایت کرتا ہے  
 جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جو اسکے پورے تابع ہیں ایسے بڑے درجہ کو پہنچینگے اور جو کوئی  
 آپ بھی گمراہ ہے اور اوروں کو بھی گمراہ کیا چاہتا ہے جیسے ابو جہل اور جو اس کے  
 تابع ہیں کیسے خدا میں جا بڑھینگے کیا حال ہووے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
 کیا نہیں جانتا ہے ابو جہل جو کوئی بد بخت ہے اس کو خبر نہیں اس بات کی جو تحقیق اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے  
 ہر حال کو ہر کام کو ہر کسی کے اچھے حال و کونیک نیتوں کو بھی دیکھتا ہے بڑے کاموں کو  
 ہرے حالوں کو ہر مینوں کو بھی دیکھتا ہے ہر طرح کی جزائز تیار ہے جیسے کو تیسرا  
 بد لاہنچ رہیگا ذرہ ذرہ ہر ایک کی حقیقت معلوم ہے اور خبر میں آیا ہے جو ایک دن  
 حضرت رسول محرم میں نماز پڑھتے تھے ابو جہل آن کر پہنچا اور کہنے لگا کیوں یہاں  
 نماز پڑھتے ہو میں نے تم کو کیا منع نہیں کیا تم نماز پڑھنے سے باز نہیں آتے حضرت  
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اوپر غصہ کیا اور فرمایا تو خدا تعالیٰ کے غضب سے نہیں ڈرتا ہے

ایسی باتیں کرتا ہے اس ملعون نے کہا تو مجھ کو اپنے خدا سے ڈراتا ہے میں انسان کس طرح  
 جمع کر سکتا ہوں جو تمام مکہ سواروں سے اور پیادوں سے بھر جاوے کسی کی مجلس میری مجلس کے  
 برابر نہیں کوئی مجھ سے مقابلہ نہیں کر سکتا اور اس طرح کی جھڑپوں کی باتیں کہیں اللہ تعالیٰ  
 آیتیں بھیجیں کَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ حق ہی تحقیق ہے جو باز نہ آوے گا  
 ابو جہل ان شوحی کی باتوں سے نماز کے منع کرنے سے بے ادبوں سے تو متفرق  
 پکڑینگے ہم اسکے بال پیشانی کے خوار کر دیونگے زمین میں گھسیٹ کے اور ذلیل کر دیونگے  
 قیامت میں فرشتوں سے فرماونگے اسکی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹ کر دوزخ میں  
 ڈال دیوں نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ پیشانی جھوٹی خطا کا فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ پھر  
 کہو بلاو اپنی مجلس کو جمع کرے اپنی مجلس کے لوگوں کو سوار اور پیادوں کی قراہی مدد کریں  
كُوْنُوْا سَنَدًا لِّلْوَثَانِيَةِ شتاب سے تھوڑی مدت ہے جو بلاوینگے ہم زبانوں کو دوزخ کے  
 دار و عنون کو دربانوں کو عذاب کے فرشتوں کو جو اسکو اور اور ایسے کافروں کو  
 گھسیٹ کر خورای سے کھینچ کر دوزخ میں عذاب میں ڈال دیوں کَلَّا لَنَلَاقِيَنَّ يَوْمَ يَوْمِ  
 باتیں کسی کو سزاوار نہیں ہے گستاخان نمازمین ایسی بیجا نیان تَقَطَّعَتِ اطَاعَتُ  
 کرو اسکی یا محمد اس مشرک کا حکم جو منع کرتا ہے نماز سے بندگی کرنے سے نماز اسکو  
 کہنے کا خلاف کرتے رہو اپنے پروردگار کی طاعت بندگی میں ثابت رہو وَآتِجِدْ  
وَأَقْرِبْ اور سجدہ کرو اور قرب حاصل کرو اپنے پروردگار کے حضور میں زمین میں  
 سر رکھو عاجزی کرو اس راہ سے بندگی کی راہ سے اپنے پروردگار کی نزدیکی  
 ڈھونڈو اس آیت میں اشارت ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا درجہ نزدیک ہونیکا  
 مرتبہ بندگی عاجزی کی راہ میں ہی سجدہ کرنا زمین میں سر رکھنا اپنے پیدا کرنے والے  
 پاک پروردگار کے حضور میں نہایت رعب ہی بندگی کا اس سبب سجدہ میں نہایت قرب  
 حاصل ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقرب ما یكون العبد من ربه وهو ساجد



فاکثر وافہامن الدعا یعنی بڑے قرب کا بہت نزدیک ہو چکا وقت بند کیا اپنے پروردگار  
 سے وہ وقت ہی جو وقت سجدہ کرتا ہے اپنے پروردگار کو زمین میں سر رکھتا ہے  
 سجدے کے واسطے پھر جا ہے جو وقت جو کوئی تلاوت کا سجدہ کرے تو بہت دعا کرے  
 اسکی دعائیں پروردگار کی درگاہ میں بہت مقبول ہو جاوےں یہ بہت بھی سجدے کی ہے  
 چودھواں سجدہ قرآن مجید کا جو کوئی پڑھے یا سنے اس آیت کو چاہئے سجدہ کرے یہ سجدہ  
 سنت ہے اور ان آیتوں میں یہ سجدہ آیت ہے جو ہر مسلمان کو چاہئے خدا تعالیٰ کی بندگی  
 سے یاد خدمت سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے فکر کی راہ سے کسی طرح گردن نہ پھیرے کوئی دشمنی کر  
 اس راہ سے پیٹھ پیچھے کسی کے منع کرنے سے خیر کا کام موقوف نہ کرے بشنوائی  
 بات نہ سنے شیطان کا نفس کا حرص کا تابع نہ ہو رہے خدا تعالیٰ کے حکم کا فرمان کا تابع  
 فرمانبردار ہو رہا اپنا مددگار حافظ نگہبان یاری دینے والا ہر حال میں پاک پروردگار  
 کو بوجھے حضرت محمد رسول اللہ کا ہر کام میں ہر عادت میں ہر عبادت میں ہر وہو سے  
 اسی سیدھی راہ میں چلا جاوے جو کوئی ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقصود کے  
 منزل میں پہنچ رہیگا ہمیشہ کی دولت اسکو مل رہیگی وہ پاک پروردگار اس حاصی گنہگار کو  
 اور سب مومنوں مسلمانوں کو بھی توفیق بخشے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں  
 ثابت رکھے قائم رکھے آمین آمین آمین — سورۃ قدر رکئی ہے اس میں پانچ سورتیں  
 تیس کلمہ ایک سو بارہ حرف ہیں تفسیر وں میں لکھا ہے کہ سبب نازل ہونے کا اس سورت  
 کے یہ ہے جو نبی اسرائیل کی قوم میں ایک شخص تھا شمعون ان کا نام تھا بعض کہتے ہیں  
 میمون نام تھا ہمیشہ دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو نماز پڑھتا تھا بندگی میں کھڑا رہتا تھا  
 اور کافروں کے ساتھ جہاد کرتا لڑتا کافراں کے اٹھ سے تنگ آئے تھے ایک بار ان  
 کافروں نے مصلحت کر کے شمعون کی بی بی کو بلایا اور اسکی کہانیاں خاندان سے کچھ کام  
 نہیں رکھتا دن کو روزہ رکھتا ہے رات کو عبادت کرتا ہے تجھ کو کیا فائدہ ہے تو ایک

حیلہ کر کر اسکو بند کریم اسکو لے کر تیرے ساتھ ایک گھریں بند کر دیوینگے ہمیت تو ارام  
 سے رہی عورت تو ناقص عقل ہوتی ہے اسنے یہ بات قبول کی لوگوں نے ایک موٹی رستی  
 بالوں کی بانٹ کر اس بی بی کے حوالے کی جو اس رسی سے اسکو باندھیا ایک رات سمعون  
 کو کچھ نیند آئی تھی بی بی نے انکے ہاتھ باندھ لئے سمعون جاگ اٹھے کہا کیا کرتی ہے  
 کیون مجھ کو باندھتی ہے اسنے کہا میں تیری قوت زور آزمائی ہوں سمعون نے اس رسی  
 کو توڑ ڈالا اور کہا میری قوت اس سے بھی زیادہ ہے پھر بی بی نے کافرون کو خبر دی حقیقت  
 کہی پھر کافرون نے لوہے کی رنجیر لا کر دی دوسری رات اسنے خاوند کو زنجیر سے باندھا  
 اسکو بھی اسے توڑ ڈالا اور کہا میرا زور اس سے بھی زیادہ ہے کافرون کو بی بی نے  
 خبر دی انھوں نے کہا ہم عاجز ہوئے لوہے سے کوئی چیز سخت نہیں تو اسی سے پوچھ  
 جو کچھ کو کس چیز سے باندھیں جو توڑ نہ سکے بی بی نے اسے پوچھا سمعون کہا جن چیز  
 سے کوئی مجھ کو باندھے تو توڑ ڈالوں سو اگیرے سر کے بالکے جو کوئی میرے بالوں سے  
 مجھ کو باندھے تو وہ توڑ نہ سکوں اس بی بی نے کی طرح اسکے سر کے بال لیکر سی بنا کر  
 اسکو باندھا انھوں نے کہا کھول دو جو رونے کا میں نہیں کھولتی تو توڑ ڈال جی طرح اور  
 چیز کو توڑتا تھا انھوں نے کہا میں نے تجھ سے کہا ہے میں اسکو توڑ نہیں سکتا اس  
 بی بی نے کافرون کو خبر دی انھوں نے آکر ان کو پکڑ لیا اور وہ قول قرار جو اس احمق  
 بی بی سے کیا تھا کچھ نہ کیا سمعون کے ہاتھ پائوں ناک کان کاٹ کر شہر کے دروازے  
 کے آگے ڈال دیا جو خراب ہو کر مر جاوے رات کو جب نماز پڑھنے کا وقت ہوا  
 سمعون نے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں مناجات کی دعا مانگی کہا اے پروردگار تو جاننا ہے  
 تیری راہ تیری دوستی میں ان کافرون نے میرے ساتھ ہم معاملہ کیا ہے تو قادر ہے  
 جو مجھ کو اچھا کر دیوے میری مدد کرے حق تعالیٰ نے سمعون کی دعا قبول کی اسی وقت  
 ہاتھ پائوں سب کچھ ٹھیک ہو گئے اور جو کچھ اسکی قوت تھی زور تھا وہ بھی دیا بلکہ اس

وقت اور زیادہ بخشی اٹھ کر کھڑا ہوا شہر کے دروازے پاس آیا لوہے کا دروازہ  
 تھا شہر کا بند تھا پکڑ کر اکھاڑ ڈالا اندر پیچھ کر ہر گھر میں جا کر گھروں کے ستون پکڑ پکڑ  
 کر کھینچ لیتا تھا چھتین گھروں کی گرہ پڑتی تھیں سب کو فی چھتوں کے نیچے گر کر مر جاتے تھے  
 اسی طرح اسی ایک رات میں سب کو ہلاک کیا مار ڈالا پھر حق تعالیٰ نے شیعوں کو ہزار  
 مہینے کی عمر اور بخشی ہزار مہینے تک ان رات کو روزہ رکھنے کا فروں سے جہاد کرتے  
 رات کو نماز پڑھنے میں مشغول رہتے ایسے ایسے کام کرتے اتنا ثواب پاتے تھے جو حضرت  
 جبرئیلؑ نے ایک دن یہ قصہ حضرت رسول اللہؐ کی خدمت میں بیان کیا حضرت نے سب یاروں  
 اصحابوں کے روبرو فرمایا یاروں نے سن کر اس کے ثواب پر حسرت کی اور تعجب کیا اور  
 کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے عمر میں تھوڑے ہیں ان تھوڑے عمر میں ایسے  
 عمل ہم کیونکر کر سکیں ایسے ثواب کس طرح سے پاویں ایسی بڑی دولت کو کیونکر پہنچیں  
 اس بات کے اور حق تعالیٰ نے یہہہ سورت بھیجی اور فرمایا تمکو ایک رات ایسی دی ہے جو اس  
 رات کو جاگو نہ سکی کرو تو ثواب میں ہزار مہینے سے زیادہ ہے بہتر ہے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ حَقِّقًا ۖ ہم نے نازل کیا ہے بھیجا ہے قرآن کے تین تار ہیں اسکو  
 حق لکھنے والا شہد قدر میں تمام قرآن اس۔ رات میں لوح محفوظ سے دنیا کے آسمان  
 پر ایک بارگی آیا اور بیت الغز میں جو چوتھے آسمان میں ایک گھر ہے فرشتوں کے حوالے  
 ہوا پھر جبرئیلؑ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سین میں آیت آیت سورہ سورہ ہر وقت  
 مصلحت کے موافق لائے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس طرح قرآن  
 پہنچا وَمَا اَدْبَارُكَ مَا لِكَلِمَةٍ الْقَدْرُ اور کس نے بتایا تجکو کیا جانتا ہے تو کیا چیز ہے  
 شب قدر کی عزت کی اور بڑائی کی رات ہے یہہہ رات شب قدر کے دو نام ہیں لیلۃ  
 المبارک اور لیلۃ السلام یہہہ برکت کی اور سلامتی کی رات ہے اور لیلۃ القدر اس واسطے

راگنا نام ہے جو قدر تقدیر کے اندازے کے معنی میں اس رات میں ایک برس تک جو کچھ تقدیر اللہ تعالیٰ کی بندہ کے حق میں ہوتی ہے کسکا کیا نصیب ہے کیا پہنچا کیا نہ پہنچا کیا ہو و پچا کیا نہ ہو و پچا کون پیدا ہو و پچا کون جیتا رہا کون مر گیا یہ سب کچھ فرشتوں جو کام کر نیوالے فرشتے ہیں ان کو معلوم ہوتا ہے برس ان تک اس طرح کام کرتے رہتے ہیں اس انداز میں اس حکم میں تقدیر کے کچھ تفاوت نہیں کرتے اس سبب اس راگنا شب قدر نام ہے اور یہ سبب ہے جو قدر مرتبہ کو کہتے ہیں اس سبب اس مبارک رات کی سب راتوں میں بہت بڑی قدر ہے اس واسطے شب قدر نام پایا خبر میں آیا ہے جو سب فرشتوں کی پیدائش اسی رات میں ہوئی اور کتاب میں جو سب پیغمبروں کے اوپر اتاری تھیں حضرت موسیٰؑ پر انجیل حضرت عیسیٰؑ پر زبور حضرت داؤدؑ پر اور صحیفہ حضرت ابراہیمؑ کے اوپر اسی رات میں نازل ہوئے ہیں اترے ہیں اور قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہؐ کے اوپر اسی رات میں اتر آیا اور بہشت کے باغوں کی اور حضرت آدمؑ کی ابتداء یہ پیدائش اسی رات میں ہوئی اللہ تعالیٰ نے اسی رات کے حق میں فرمایا ہے قرآن میں فیہا یفرق کل امر حکیم یعنی اس رات میں جدا ہوتا ہے ہر ایک کام محکم بڑے بڑے کام محکم اللہ تعالیٰ کے قدرت کے اس رات میں پیدا ہوئے ہیں اس سبب اس رات کی بڑی قدر ہے لَیْلَةُ الْقَدْرِ حَقِیْقَةُ الْفِیْ شَہْرِ شَبِّ قَدَرٍ بَہْتَرِ شَہْرِ رَمَہِیْنُوْنَ سے طاعت و بندگی میں بلکہ بہتر ہے ان ہزار ہمینوں کی راتوں سے جن میں عاتر ماحی بنی اسرائیل کے اپنے زمانے میں جہاد کرتے اور عبادت کرتے تھے اور جو مومن مسلمان بندگی کرتے ہیں اس رات میں جاگتے ہیں نماز پڑھتے ہیں خدا کی یاد میں رہتے ہیں ہزار جہنم کی بندگی کا ثواب پاتے ہیں عزت بڑائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل کرتے ہیں ہر ایک نیک عمل کی قدر اچھے کام کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے لئے زیادہ ہوتا ہے حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا ہے مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اٰیَا نَا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَ مَا تَاَخَّرَ

یعنی جو کوئی قایم ہووے بندگی میں کھڑا ہووے نماز پڑھے شب قدر میں ایمان کی راہ سے اخلاص سے اس کام کو بڑا کام جان کر قدر بوجھ کر اس کے اول آخر کے گناہ بخشے جاویں اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے سب گناہ اس بندے کی بخشش دیوے نقص میں معاف کرے حضرت بی بی عاتشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پوچھا میں جو شب قدر کو پانوں تو کیا ذکر کروں رسول اللہ ص نے فرمایا یہ دعا کر اَللّٰهُمَّ اِنَّا كَسَعَفُوْا حَتَّى الْعَفْوَ فَاَعْفُ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَمْرِ ذُنُوْبِيْ تَوَابْ هَذِهِ الْيَكْتِهْ وَتَوْفِيْ مَسْلَمًا وَ اَتَحْفِيْ بِالْحَصَا لِحَيِّنْ یعنی اسی پروردگار یا اللہ تحقیق تو عفو ہی بخشے والا ہی گناہوں کا نام پیرا عفو ہی دوست رکھتا ہی تو بخشش کو تو میرے گناہوں کو بخش دے یا اللہ نصیب کر میرے واسطے ثواب اس رات کا اور جو وفات دیوے چکو تو مسلمان کی کے حال میں مارا اور صالح اچھے بندوں میں داخل کر لینے پیغمبروں صدیقیوں کے ساتھ مجھ کو ملا دے اور قدر عربی میں تنگی کو بھی کہتے ہیں لیلۃ القدر کے معنی اس طرح بھی کہتے ہیں جو بہ تنگی کی رات ہے اس سبب رات کی تنگی ہی جو اس رات میں اتنے فرشتے آسمان سے دنیا میں زمین اور آتے ہیں جو تمام دنیا فرشتوں کی بہتایت تنگ ہو جاتی ہے بعضے بزرگ بڑے لوگوں نے کہا ہے شب قدر سب تمام برس کی راتوں میں کوئی ایک رات ہے اور بہت لوگ بزرگ بڑے آدمیوں نے کہا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ رات رمضان ہی کی راتوں میں ہے پھر یہ لوگ رمضان کی راتوں میں مقرر کہتے ہیں بعضے ان لوگوں میں سے کہتے ہیں کہ تمام مہینے کی راتوں میں کوئی ایک رات ہوتی ہے کبھی اول کی دس راتوں میں کبھی بیچ کی دس راتوں میں کبھی آخر کی دس راتوں میں اور بہت علمائے فرما یا ہے جو آخر ہی کی دس راتوں میں ایک رات ہے طاق راتوں سے اکیسویں تیسویں پچیسویں ستائیسویں اسیسویں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ صواہ فی العشر الاخری الا و تاسع من رمضان یعنی ڈھونڈو طلب کرو تم شب قدر کو آخر کی

پھر ان میں طاق راتیں رمضان کی سے بعض اصحاب اور امام شافعی اور ان کے  
لوگوں نے کیسویں رات مقرر کی ہے اکثر بزرگوں نے کیسویں ہی تاریخ میں رمضان کی  
شب قدر پائی ہے اور اکثر اصحابوں نے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور امام  
اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ستائیسویں رات اختیار کی ہے یہ اپنی دلیل اس طرح  
لاتے ہیں جو لیلۃ القدر کے نو حرف ہیں اور اس سورت میں ہیں بار لیلۃ القدر کا لفظ آیا ہے  
نو حرف جو تین بار آئے ستائیس ہوئے یہ اشارت ہے جو ستائیسویں رات ہے بہت  
بزرگوں نے ستائیسویں رات میں شب قدر پائی ہے اور یہ بات جو اس سورت میں  
سب کلمے میں ستائیسویں کلمہ بھی کا لفظ ہے جو یہی حتی مطلع الفجر میں آیا ہے اور یہی کا  
لفظ شب قدر کے اوپر دلالت کرتا ہے اس بات میں بھی اشارت ہے جو ستائیسویں  
رات میں ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کوئی اس بات سے جسے نصیب ہوتی ہے  
وہ کسی رات میں پاسی رہتا ہے بہت چیزیں اللہ تعالیٰ نے چھپائیں ہیں کتنی چیزیں  
کتنی چیزیں پوشیدہ کی ہیں جسے کہ دن میں ایک ساعت ہے اس ساعت کو جو کوئی  
پاوے اور جو دعا کرے اس وقت قبول ہو جاوے پھر اس ساعت کو جسے تمام ساعتوں میں  
چھپا دیا ہے اور صلوة الوسطیٰ کو پانچ نمازوں میں چھپا دیا اور اسم اعظم جسے پڑھنے  
سب مطلب حاصل ہو جاتے ہیں تمام اسموں میں اپنے چھپا دیا ہے انھیں اسموں میں ہے  
ان سے باہر نہیں اور لیون کو دوستوں کو اپنے مومنوں میں مسلمانوں میں چھپا دیا ہے انھیں  
میں ہیں ان سے باہر نہیں اور مقبول طاعتیں جو مرضی کے موافق ہیں اللہ تعالیٰ اور بندوں  
اور طاعتوں میں چھپی ہیں اسی طرح شب قدر کو اوپر راتوں میں چھپا دیا ہے اور موت کا  
وقت ہر ایک کا مقرر کر کر نہیں فرمایا انھیں وقتوں میں وہ بھی ایک وقت چھپا دیا ہے  
اور قیامت آنی کی بھی ایک ساعت ہے انھیں ساعتوں میں اس کو چھپا دیا ہے مقرر کر کے  
نہیں بتایا جو اتنے برسوں میں اتنے دنوں میں فلا نے دن فلا فی ساعت قیامت آوے گی

اس چھپانہین بہت فائدہ ہے مین بندونکے واسطے جمعے کی ساعت کو پوشیدہ کیا ہے جو کوئی طلب کیا چاہے تو تمام دن بندگی مین دعائیں مشغول ہے تمام دن کی بندگی کا ثواب پائو اور وہ ساعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پائو اور درمیان کی نماز کی نگہبانی کا تقید فرمایا حتیٰ فقط کرتے کہا ہر ایک نماز پانچون نمازون مین درمیان ہے مین مین ہی صبح کی نماز درمیان ہے دو نمازین دن کی ظہر عصر ایک طرف دو نمازین رات کی مغرب عشا ایک طرف اور یہ بات بھی ہے جو صبح کی نماز صبح کی روشنائی اور رات کی اندھیاری کے درمیان مین ہے پھر ظہر کی نماز درمیان مین ہے آٹھادان ایک طرف آٹھادان ایک طرف اور دو نمازون کے درمیان ہے صبح کی اور عصر کی اور حدیث مین آیا ہے اور بہت اصحاب اور امام کہتے ہیں صلوٰۃ الوسطیٰ عصر کی نماز ہے دو نمازین اسکی ایسی ایک طرف مین ظہر اور فجر ظہر مین قصر ہے سفر مین چار کی جگہ دو پڑھنے مین آتی ہیں اور فجر مین قصر نہیں اسی طرح دو نمازین ایک طرف ہیں جو ایک نماز مین مغرب کی قصر نہیں اور عشا کی قصر ہے اور مغرب کی نماز بھی وسطیٰ ہے درمیان مین ہے زیادہ اور کم رکعتون مین فرض نمازون کی زیادہ چار رکعتین ہیں فرض اور کم دو رکعتین ہیں فرض پھر چار اور دو کے درمیان مین تین رکعت ہے سو مغرب کی نماز ہوئی اور مغرب کی نماز اس طرح درمیان ہے کہ دو نمازین ایک طرف ہیں اسکے جن نمازون مین غنی قرأت ہے یعنی آہستہ پڑھتے ہیں ظہر اور عصر دو نمازین ایک طرف ہیں جن مین جہر پڑھا جاتا ہے یعنی بجا کر پڑھتے ہیں عشا اور فجر پھر عشا کی نماز بھی درمیان مین ان ہی دو نمازون مین جن مین قصر نہیں مغرب اور فجر کی نمازین مغرب کی نماز سے رات کی عبادت شروع ہوتی ہے اور صبح کی نماز سے رات کی عبادت ختم ہوتی ہے اس طرح ہر نماز ہر ایک طرح سے درمیان مین ہے اور اسم اعظم کو سب اسمون مین چھپایا ہے تو ہر کوئی ہر اسم کو اللہ تعالیٰ کے ہر نام کو اسم اعظم ہی جو بھے بڑا ہی نام جانتے پھرتے

ہونی فوج کی شکست پیون کا پیدا نہ ہونا فقر و فاقہ اور اس طرح کے کام شب برات میں بھی  
ہوتے ہیں ایک برس تک کا جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو حکم احکام ہوتا  
ہیں سلام بھی وہ رات شب قدر کی تمام چیز کی اور سلامتی کی ہے اور فرشتے ہر جگہ ہر  
گھر میں مومنوں کے گزر کرتے ہیں مومنوں کے اوپر سلام کہتے ہیں دین ایمان کی سلامتی کی  
مومنوں مسلمانوں کے بشارت دیتے ہیں دعا کرتے ہیں حتیٰ کہ مصلح الفجر ہر فرشتوں کا  
اترنا اور سلامتی کی بشارت دینی اول رات سے لیکر نہایت وقت پیدا ہونے نکلنے صبح صاف  
کے وقت تک ہے جب تک پسیدی صبح کی نکلتی ہے ایک روایت حدیث میں ہے جو روح ایک  
فرشتہ ہے بزرگ بڑا فرشتہ ہے سر اسکا عرش کے نیچے ہے اور پائوں اسکے ساتون زمین  
کے نیچے ہزار سر ہیں اسکے ہر ایک سر اسکا ساری دنیا سے بڑا ہے ہر سر میں اسکے سر پر  
چہرے ہیں اور ہر ایک چہرہ میں ہزار دھن ہیں نہ ہین اور ہر نہہ میں ہزار زبان ہیں ہر ایک  
زبان سے وہ جدی لغت کہتا ہے جدی بولی بولتا ہے جو ایک بولی دوسری بولی سے ملتی  
نہیں ہر ایک بولی میں پاک پروردگار کی تسبیح کرتا ہے ثنا صفت تعریف کرتا ہے اور اسکی  
تسبیح کر نہیں ساتون آسمان کے فرشتے خدا تعالیٰ کو سجدے کرتے ہیں تسبیح کرتے ہیں  
عرش کے بعد کوئی چیز اللہ تعالیٰ نے اس روح فرشتے سے بڑی نہیں بنائی صبح شام کو  
تسبیح کیا کرتا ہے پھر وہ فرشتہ بھی اس رات کو پاک پروردگار کے حکم سے آپ کو چھو  
کر دنیا میں اترتا ہے اور کتا بون میں لکھا ہے جب شب قدر ہوتی ہے حق تعالیٰ کی طرف  
سے جبریل کو حکم ہوتا ہے جو اورد لاکھوں کڑوڑوں فرشتوں کے ساتھ دنیا میں اترتے ہیں  
ایک سبز نشان جھنڈا انور کا انکے ساتھ ہوتا ہے کعبے کے چھت کے اوپر رکھتے ہیں اور  
فرشتے زمین پر سیر کرتے ہیں پھر رتے ہیں ہر ایک گھر میں مومنوں کے داخل ہوتے ہیں  
جس گھر میں گناہ ہوتا ہے یا تصویر ہوتی ہے یا سرو و کے اسباب سے کچھ ہوتا ہے دیو ملک  
ملعون و مردگن کباب شراب یا اسباب شراب کے صراحی پہاڑے ہوتے ہیں ان گھروں میں داخل



ہوئے ہیں اور سب جگہ جاتے ہیں جو مومن مسلمان جاگتا ہے نماز پڑھتا ہے ذکر کرتا ہے قرآن پڑھتا ہے اچھا کام کرتا ہے اسکے اوپر سلام کرتے ہیں جو کوئی دعا کرتا آمین کہتے ہیں اور حضرت جبریلؑ اور فرشتے مومنوں کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں ہاتھ جوڑتے ہیں ناشانی سلامت آنکے ہاتھ جوڑنے کی یہ ہے کہ دل اسوقت نرم ہو جاتا ہے آنکھوں سے آنسو جلتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی رحمت مومنوں کے اوپر نازل ہوتی ہے اترتی ہے خدا تعالیٰ کی بخشش بخشائش پاتے ہیں قدر منزلت مومنوں کی دنیا آخرت میں بلند ہوتی ہے پھر حبیبؑ نزدیک ہوتی ہے حضرت جبریلؑ سب فرشتوں کو پکارتے ہیں کہتے ہیں اب چلو آسمان کی طرف پھر سب فرشتے حضرت جبریلؑ کے ساتھ ہوتے ہیں جھنڈا اٹھا لیتے ہیں آسمان کو چلے جاتے ہیں پھر فرشتے حضرت جبریلؑ سے پوچھتے ہیں خئی تعالیٰ نے مومنوں مسلمانوں محمد رسول اللہؐ کی امت کے ساتھ کیا کیا جبریلؑ فرشتوں سے کہتے ہیں حق سبحانہ و تعالیٰ نے انکے اوپر رحمت کی مہربانی کی نظر سے دیکھا انکے گناہوں کو معاف کیا بحث اسوئے چار گروہ کے چار طرح کے آدمیوں کے جو مومن مسلمان کہلاتے تھے ان کو نہ بخشنا فرشتے پوچھتے ہیں وے کون لوگ ہیں جو ایسی نعمت سے محروم رہے جبریلؑ کہتے ہیں ایک دو لوگ نہیں جو شراب خمر پین ہمیشہ شراب پیتے رہتے ہیں دوسرے عاق وے لوگ ہیں جو اپنے مانتا پ کو آزار دینے ناخوش کرتے ہیں تیسرے وہ لوگ ہیں جو قاطع رحم ہیں اپنے بہن بھائی خلیفہ قرابتوں کے ساتھ ہونہ نہیں کرتے نہیں ملتے ایک کا حق بجا نہیں لاتے آپس میں لڑتے ہیں ناخوشیاں کرتے ہیں اخلاص پیار شفقت دینا لینا نہیں کرتے جو تھے مشاجن وے لوگ ہیں جو آپس میں کینہ رکھتے ہیں اور اپنے بھائی مسلمانوں سے دشمنی کرتے ہیں آپس میں بات نہیں کہتے ناخوشیاں بد اخلاقیات کرتے ہیں ان چار گروہ کو نہ بحث اور سب کو بحث اللہ تعالیٰ سب مومنوں مسلمانوں کو توفیق بخشے اچھے کام اچھے عمل اچھی خصلتوں کی اور بُرے کام بُرے عملوں میں بُری خصلتوں میں نہ لے سب طرح سے ایمان مسلمانوں میں سچا کھے

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی متابعت میں رکھے اسی بات میں اس طے کر لی  
دین کی دنیا کی

سورہ بئینہ مدنی ہے اس میں آٹھ آیتیں ہیں جو ان لوگوں کے لیے ہیں جو چھپا نوے حرف میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لیکن اللہ تعالیٰ نے تھے دے لوگ جو کافر ہوئے کافر رہے کافر ہی مرے میں  
اہل الکتاب کتاب والوں کی گروہ سے یہود نوریت کے تابع حضرت موسیٰ کی امت  
نصارى انجیل کے تابع حضرت عیسیٰ کی گروہ و الْمَشْرِکِیْنَ اور شرک لانیوالوں کی گروہ سے  
جو کافر رہے کافر مرے یہ سب کون تھے مُنَظِّلِیْنَ جَدِیِّہِیْنِ اُولَیِّیْنَ مَوَسِّنُوْنَ کی گروہ سے  
ان میں آپس میں ان کے کچھ فرق نہ تھا کوئی کسی کو نہ جان سکتا تھا کافر کون ہے اور  
مومن کون ہے سب کوئی اپنے اپنے طریق میں یکساں تھے برابر تھے یہود کا ایک دین  
تھا سب یہود اس دین کے تابع تھے حضرت عیسیٰ کے اوپر ایمان نہ لاکر کافر ہو رہے  
تھے نصارا کا ایک دین تھا سب نصارا اس دین میں تھے دین کی حقیقت اصل راہ  
بھول رہے تھے مشرکوں کا بھی ایک عقیدہ تھا دے بُت پوجتے تھے گمراہ تھے  
سب کوئی اصل کام سے منحرف تھے اور رسولوں میں عادتوں میں بند تھے جو لوگ ایمان  
کے لائق تھے دے ایمان کی راہ نہ پاسکتے تھے اور جو لوگ کفر کی طبیعت رکھتے تھے  
کافر رہنے کے لائق تھے آپ کو اچھا جانتے تھے خوب بوجھتے تھے ہر کوئی اپنی راہ وہم  
کو بھلا جانتا اور بیہ معلوم تھا کہ کسے اوپر ایمان لائے اور ایمان کی حقیقت کیا ہے  
مسلمان کی کیا چیز ہے اخلاص کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں سچا کون ہے اور  
جھوٹا کون ہے جھوٹوں میں سے جدا نہ کرتے تھے ان کے درمیان تفاوت ظاہر  
نہ تھا لائق نہ لائق میں تمیز نہ تھی حَتّٰی تَاْتِیْہِمُ الْبَیِّنَۃُ حَقِیْقَتِیْکَ جب تک آیا  
ابن سب لوگوں کے اوپر ہدایت کے واسطے راہ بتا کر دینے والا حق اور باطل کا

تفاوت کر دینے والا سچ اور جھوٹ کا روشن دلیل ظاہر حجت مرسول من اللہ پیغام  
 لایو اے خدائے تعالیٰ کی طرف سے پیغامبر برحق سچے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 بہت معجزوں کے ساتھ ان سب کے اوپر ان کی پیغمبری کا سچ ظاہر ہوا ایک بڑی  
 دلیل ان کے سچے ہونے کی یہ ہے جو آدمی تھے کچھ کسی سے تعلیم نہ ہوئے تھے نہ پڑھے  
 تھے خط لکھنے جانتے اس حال میں قرآن مجید کا خدایتعالیٰ کا کلام محمد کا جو لاکھوں کروڑوں پر  
 ہوئے فاضلوں نے اسکو قبول کیا مانا ایمان لائے اور ہزاروں کافروں دشمنوں نے  
 چاہا جو ایک سورت کے برابر بھی قرآن کی سورتوں سے کہہ لاؤ یہ کہنے کی جگہ پاؤں جو  
 یہ خدا کا کلام نہیں آدمی کا کلام ہے محمد کہلائے ہیں ہم بھی کہہ سکتے ہیں ایسی بات  
 ہم بھی ہلا دینگے بہت سہل ہے بہت آسان ہے بہتیرے محنت کی ایک سورت کے برابر جھوٹی  
 سورت کے برابر بھی نہ کہہ سکے سب دشمن عاجز ہو رہے زرد و ہو گئے ایسا بڑا معجزہ  
 لائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو قیامت تک وہ معجزہ جاری رہے گا اور محمد مصطفیٰ اس پر  
 بھی روشن دلیل ہیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی اور وہی روشن دلیل قرآن مجید  
 اپنے ساتھ لائے اسی بات کو فرماتا ہے پاک پروردگار **يَتْلُوا صَحَافًا مَّطْلُوعَةً** پڑھتا ہے  
 پڑھتے ہیں اپنی امت کے اور یہ تعلیم کرتا ہے سکھاتا ہے امت کو صحیفے کا ذکر لکھے ہوئے  
 وہ پاک ہے یہ صیون سے ہرل سے بیفائدہ یہودہ باتوں سے غلطیوں سے تفاوت کی  
 چل چل باتوں سے اور ایسا پاک مصحف ہے جو جھوٹے سے بہت سے باطل سے بے بہرہ  
 باتوں سے دور الگ ہے اور وہ قرآن مجید ہے پاک پاکیزہ اچھے گھر کی راہ بہت کی  
 راہ بتاتا ہے سب کتابوں کی ہدایت اس کتاب میں جمع ہے **فَهَذَا كِتَابُ فَخْرٍ**  
 پاک صحیفوں میں قرآن کی جدی جدی سورتوں میں انکا خدو میں جو لکھے ہوئے ہیں  
 محکم باتیں حکمت کی باتیں حکم احکام خبریں نصیحتیں لکھی ہوئی ہیں ہر ایک سورت محکم کتاب  
 ہے ہر سورت میں ہر طرح کے فائدے ہیں و باتیں لکھی ہوئی ہیں تمام قرآن میں جن باتوں

سب مومن مسلمان اچھی راہ بہشت کی راہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی راہ پاوین دوزخ  
 سے چھوٹیں بہشت میں خدا تعالیٰ کے قرب دولت دیدار کی دولت کو پہنچیں یہ سب فایز  
 ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے اور قرآن مجید کے لانے کے حضرت نبی صاحب  
 کے آنے پہلے سب لوگ اپنی اپنی راہ رسم و آئین کے اوپر تھے آپس میں درہم برہم تھے  
 پوری غفلت جہالت نادانی کی راہ میں چلے جاتے تھے مومن کافر میں فرق ظاہر  
 نہ تھا کسی کو معلوم نہ تھا جو لایق کون ہی نا لایق کون ہی سب اچھے برے گڈ بُڈ ہو رہے  
 تھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سب اصحاب مومنوں مسلمانوں میں اور ابو جہل ابولہب  
 اور سب کافر مبین کچھ فرق تفاوت نہ تھا جب خدا تعالیٰ کی طرف سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم پیغمبر ہو کر آئے اور محکم کلام خدا کا لائے سب طرح کی خیر خوبی کی باتیں قرآن  
 مجید کی سب کو سنائیں بعضے لوگ جو اصل سے سعادتمند تھے کلام سننے کی توفیق پائی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایمان لائے رسول اللہ کو سچا جانا پاک  
 پروردگار کو سچا کتاب کو مانا آخرت کے اوپر یقین کیا خدا تعالیٰ کے حکم بجالائے  
 کلمہ پڑھا روزہ رکھا نماز پڑھی مال کی زکوٰۃ دی حج کیا اور جو کچھ نکرنا تھا سونہ کیا مومن  
 ہوئے مسلمان کہلائے ہمیشہ ہمیشہ کی نعمتوں کو اور بعضے لوگ جو اصل سے کج تھے  
 وئے آدمی حضرت محمد رسول اللہ کے اوپر ایمان نہ لائے ان کی بات نہ سنی کچھ نہ جانا  
 خدا تعالیٰ کو نہ سچا ناقراں نہ پڑھا نہ بوجھا نہ مانا آخرت کے اوپر ایمان نہ لائے بے  
 یقین رہے حکم خدا تعالیٰ کے بجا نہ لائے کلمہ نہ پڑھا روزہ نہ رکھا نماز نہ پڑھی زکوٰۃ  
 نہ دی جو کچھ کام منع کئے گئے تھے وہ کام کرتے رہے ہمیشہ دنیا کے پیچھے غفلت  
 کے گریھے نادانی کے کوٹے میں ڈوبے رہے یہ لوگ کافر ہے مشرک رہے منافق  
 رہے مومنوں مسلمانوں سے جدا ہو چکے دوزخ میں جتنے کے لایق ہوئے مومن  
 کافر میں فرق تفاوت ظاہر ہو گیا دو طرح کے حکم احکام دیتا ہے لے کر آخرت تک

جاری ہو گئے یہ ہزاروں لاکھوں فائدے اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کے پیدا ہونے کے ظاہر ہو گئے  
وَمَا تَفْقَهُ الَّذِينَ أَوَّلُوا الْكِتَابَ اور جدا نہ ہوئے اختلاف نہ کیا محمد رسول اللہ  
کی پیغمبری میں ان لوگوں نے جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے توریت انجیل و الے  
ہو و نصاریٰ اِلَّا مَن بَعْدَ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَاتُ مَكْرُوهًا لِّسَبَاتِ كَيْ جَاءَتْ اُوپر انکے  
روشن دلیل ظاہر حجت محمد سچے پیغمبر اور قرآن اور محمد رسول اللہ کے اس بات  
کے پیچھے خدا ہو گئے حضرت بنی کے آنے سے پیغمبر ہونے سے پہلے سب لوگ یہود  
نصاریا تھے کتاب والے حضرت پیغمبر رسول اللہ آخر زمانے کے پیغمبر تھے اوپر ایمان رکھتے تھے  
کیونکہ خدا تعالیٰ کے کلام میں توریت انجیل میں دیکھتے تھے حضرت رسول اللہ کی صفت  
اور تعریف جو خدا تعالیٰ نے کی تھی پڑھنے تھے یقین جانتے تھے کہ محمد آخر زمانے کے  
پیغمبر میں ان کے تابع ادا ہونے میں خدا کا حکم ہے ہمیشہ انتظار میں رہتے تک آخر زمانے  
کے پیغمبر پیدا ہو وین جو انکے اوپر ایمان لا وین سعادت پا وین پھر جب حضرت بنی  
صاحب کورسات کا حکم ہوا پیغمبر ہی آئی قرآن کی سورتیں آئین وحی اترنے لگی  
خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے لگے سب خلق کے اوپر ظاہر کیا جو میں آخر زمانے کا  
پیغمبر ہوں میرے تابع ہو جاؤ و و نون جہان کی خیر خوبی پاؤ تب کتاب و الے متفرق  
ہوئے دو گروہ ہو گئے بعض ایمان لائے بعض کافر رہے خدا تعالیٰ کو ہر ایک کی  
حقیقت دلون کی چھپی بات معلوم تھی بعض لوگ ان کتاب و الون میں ایسے تھے  
جو کتابون کے پڑھنے سے جانتے تھے جو محمد آخر زمانے کے پیغمبر ہو وین تھے ان کے  
اوپر ایمان لانا ان کے دین میں داخل ہونا خدا کا حکم ہے اس پر یقین رکھتے تھے  
لیکن آپ جو اپنے لوگوں میں سردار تھے بہت لوگ انکے تابع تھے اس سبب  
ان کو اور کا تابع ادا ہونا بڑا لگتا تھا ظاہر میں کہتے تھے جو آخر زمانے کے پیغمبر پیدا  
ہو وین تو ہم بھی ان کے تابع ہو وین اللہ تعالیٰ کی حکمت نے چاہا جو ایسے لوگوں

کو بھی سچے لوگوں سے سچے مومنوں سے جدا کر دیے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو رسول روشن معجزوں کے ساتھ ظاہر کیا اچھے بُرے میں فرق ظاہر ہو گیا جھوٹے  
 سچے جدا ہو گئے مومنوں کو قبولیت کا درجہ ملا کافروں کے اوپر اللہ کی حجت قائم ہو گئی  
 کہنے کو قیامت میں بات ہوئی الزام دینے کی جگہ ہوئی ان لوگوں کی طرف اس وقت خطاب  
 ہو دیا کہ پہلے تم محمد رسول اللہ کے اوپر ایمان رکھتے تھے کتابوں میں صفت محمد کی  
 پڑھتے تھے پھر کیوں پھر گئے کس سبب کافر ہو گئے تم نے محمد مصطفیٰ سے کیا خلاف  
 دیکھا انھوں نے کس بری راہ پر تم کو چلنے کہا ہمارے رسول نے وہی راہ بتائی تھی  
 جو ہم نے سب پیغمبروں کو سب خلق کو وہ راہ چلنے فرمایا تھا سو وہ راہ اخلاص کی اصل  
 پکی راہ ہے اس پر ہم بات فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وَمَا أَمْرًا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ اور  
 حال یہ ہے جو حکم نکلے گئے تھے یہ یہود و نصاریٰ سب کتاب و ان کے خدا تعالیٰ ان کو  
 اور کچھ نہ فرمایا تھا سوائے اس بات کے جو خدا کی بندگی کرین خدا کو پوجیں خدا کے  
 بندے ہووین مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ اس حال میں پوجیں اس طرح سے بندگی کرین جو  
 پاک کر نیوالے ہووین خدا کے واسطے دین کو پاک کرنا دین کا اس طرح سے ہے جو اپنے  
 ایمان میں کسی طرح کا شک شبہ نہ رکھیں اپنا پیدا کر نیوالا پالنے والا روزی دینے والا  
 خبر لینے والا سب کام آنے والا خدا کو جانیں خدا تعالیٰ نے جو کچھ خبر دی ہے اگے  
 کی تیجھی کی کیا ہوا تھا کیا ہو گیا جس طرح سے خبر دی ہے اسی طرح سے سچ جانیں  
 خدا تعالیٰ کی خبر و نکو جھوٹے سے پاک جانیں اور جو کچھ فرمایا ہے کر نیو نہ کرنے کو  
 کرنا نہ کرنا قبول کرین خدا تعالیٰ کے حکم کے خلاف کرنے سے اپنے دل کو اپنے تن  
 بدین کو اپنی زبان کو اپنے مال کو پاک کرین خدا تعالیٰ کی بندگی میں یاد میں اور  
 کسی کی بندگی یاد نہ لاوین اور اپنے دل کو سوائے خدا کی یاد کے اور کی یاد سے  
 سوائے خدا کی محبت کے اور کی محبت سے سوائے خدا تعالیٰ کے اخلاص کے اور کے

اخلاص سے پاک کرین حَقّاً اِمیل کر نیوالے ہو دین پھر نیوالے ہو دین جھوٹے عقیدے  
 سچے عقیدوں کی طرف اور بری راہ سے اچھی راہ کی طرف برے کاموں سے اچھے  
 کاموں کی طرف بری باتوں سے اچھی باتوں کی طرف غفلت سے یاد کی طرف باطل سے  
 حق کی طرف رغبت کرین ابراہیم کا جو طریق جو اہل طریق سچی ملت ہی اسکو قبول کرین  
 وَتَقْبَلُوا الصَّلَاةَ اور نماز پڑھتے رہیں اپنے تئیں بدن کو خدا کی بندگی میں قائم رکھیں  
 جس خاوند نے عقل دی شعور بخشا اسکا شکر کرین اس خاوند کو سجدہ کرین اس مہربانی کیلئے  
 رحم کرم کر نیوالے صاحب کے آگے کھڑے ہو دین عاجزی کرین زمین میں اپنے سر رکھیں  
 مگر بری مغرور ہی نہ کرین اس کے حکم کو سرکے اوپر رکھیں ہمیشہ عاجزی کرتے رہیں وَتَقْبَلُوا  
 الزَّكَاةَ اور مال کی اپنے زکوٰۃ دیوں جس پروردگار نے مال بخشا ہی اسکا حکم بجالاؤ  
 مال کی لالچ نہ کرین وَذَلِّلْتَ اور یہی بات ہی جو حکم تھا سب کتاب والوں کو یہود نصارا  
 کو فرمایا تھا کہ اپنے دل کو کفر سے شرک سے نفاق سے پاک کرین اخلاص کے ساتھ محبت کے  
 ساتھ خدا تعالیٰ کی بندگی کرتے رہیں جان دل سے تن سے خدا کا حکم بجالاؤ دین باطل کو  
 چھوڑ کر حق کی طرف آؤ دین نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیوں دین الْقِيَمَةَ یہی بات اتنی ہی  
 بات محکم دین ہی یہی بات مسلمان کا دین ہی سیدھی راہ ہی محمد رسول اللہ  
 سب کی کو اسی دین میں اسی راہ کے دو پہر بلاتے ہیں خدا تعالیٰ نے آگے بھی سب  
 خلق کو یہود نصارا کو اسی دین کی طرف بلایا تھا اب بھی وہ اسی دین کی طرف بلاتا ہی  
 پھر ان کا فردن کتاب والوں نے کیا تفاوت دیکھا مسلمان کے دین میں جو قبول نہیں کرتے  
 کیا سب ہو جو آگے مان کر اب نہیں مانتے وہی ایک حکم ہی وہی ایک بات ہی جو اس  
 اصل بات میں اور مسلمان کی کے دین میں کچھ تفاوت ہو تا فرق ہوتا تب لازم تھا ان  
 یہود و نصاریٰ کو جو مسلمان کی کے دین کو نہ مانتے اور اسی تفاوت سے کہ دین مسلمان  
 کا جھوٹا ہی پھر جو اس اصل بات میں اور اس دین میں کچھ تفاوت نہیں اصل اہل دین

اہی جو اہل اہل کی راہ ہے سجدت کی راہ ہے سجدگی کی راہ ہے سب پیغمبروں کی راہ ہے  
 حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی راہ ہے اس راہ میں اور مسلمان کے دین میں کچھ فرق نہیں  
 تو کیوں نہیں قبول کرتے سب کتاب الے اپنی کتابوں کو پڑھتے تھے کتابوں کے بھید و نکو  
 سمجھتے تھے صورتیں عملوں کی نماز روز کی کرتے تھے پراخلہ ص کی اچھل آہ عملوں کی جان  
 ہے سب بھول گئے تھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی طرف سے اگر اسی صل  
 دین کو ظاہر کیا ہے یہی مسلمان کا دین ہے سب کسی کو یہی دین درکار ہے یہی راہ چلنا  
 چاہئے اسی واسطے اب بغیر اس دین کے کوئی اللہ تعالیٰ کے پاس قبول نہیں اسی سبب  
 کتابوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف تھی محمد کے دین کی تعریف تھی اور صفت رسول  
 اللہ کی پہلے زمانوں سے اللہ تعالیٰ نے سب طرح بیان کی تھی اور جز دی تھی سب  
 کسی کو فرمایا تھا کہ محمدؐ آخر زمانے کے پیغمبر جو وقت میں پیدا ہووین اور اپنے دین کو  
 ظاہر کریں سب کو چاہئے جو انکے اوپر ایمان لاوین انکے تابع ہووین جو کچھ سے کہیں  
 جس راہ میں لگاوین قبول کریں اسوقت سب کسی نے یہی قول قرار کیا تھا اب حضرت  
 محمد مصطفیٰ کے ظاہر ہونے کے پیچھے جو کوئی ایمان لایا جسے مسلمان کا دین قبول کیا  
 اور جو کوئی قیامت تک قبول کرے گا وہی خدا تعالیٰ کے پاس مقبول ہے یہاں اور جو کوئی  
 ایمان نہ لایا دین قبول نہ کیا اور جو کوئی قیامت تک قبول نہ کرے گا وہی کافر ہے مردود ہے  
 نامقبول ہے اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اول فرمایا جو سب ایک طرح کے اور جو  
 تھے جھوٹے سچے ملے ہے تھے پھر روشن دلیل محمد رسول اللہ کے آنے سے فرق ظاہر ہو گیا  
 جھوٹے سچے کا فرق مومنوں سے جدا ہو گئے کافروں کے اور حجت قائم ہوئی پھر اللہ  
 کافروں کے اور مومنوں کے آخر کی خبر دیتا ہے دونوں گروہ کی آخرت کی بات فرماتا ہے  
 إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَحْتَفِقُونَ ذُنُوبَهُمْ لِيُكَلِّمَهُمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ  
 مسلمان کا دین قبول نہ کیا کافر ہی مرے من اهل الكتاب کتاب والوں کی گروہ



سے یہود و نصارا و اشرکین اور مشرکوں کی گروہ سے جو بت پوجنے والے ہیں  
گروہ سے جو کوئی نہ سمجھا کا فرما مسلمان کا دین قبول نہ کیا یا قبول کر کر خدا کے واسطے  
اپنے دین کو پاک صاف نہ کیا شک شبہ اپنے دل سے دور نہ کیا اخلاص کراہ نہ چلا  
باطل سے حق کی طرف نہ آیا نماز نہ پڑھی زکوٰۃ نہ دی اس طرح کے لوگ جی ناکرہتہ  
دوزخ کی آگ میں گر نیکی جلینگے خال دین فقہا ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتے رہینگے  
اولئک یہ سب لوگ ایمان نہ لائیں والے شک شبہ اپنے دین میں رکھنے والے خدا کی بندگی  
اخلاص سے نہ کر نیوالے باطل کی راہ سے جھوٹے راہ سے حق کی راہ میں سچ راہ میں  
نہ آئیں والے نماز نہ پڑھنے والے زکوٰۃ نہ دینے والے ہم شتر البریت یہ ہیں بدتر خلق  
عالم کے برے لوگ برے آدمی کتون سے سورتوں سے بلوں سے کہ ہوں سے بھی برتر  
ہیں جو ان کو عقل نہیں اس سبب مہذو رہیں کچھ نہیں جان سکے کچھ نہ پوچھے جاو چکے انہو  
گوں کو عقل تھی اور شعور تھا اللہ و رسول کو پہچان سکتے تھے پھر اس طاقت پر اپنی سمجھ  
کو بڑا کر دیا اور دنیا کی باتوں کو دنیا کے کھانے پینے کی باتوں کو خوب سمجھے اللہ  
کو اللہ کے رسول اور دین کے حکم احکام کو کچھ نہ سمجھے ایمان نہ لائے کافر ہے برے  
کام کرتے رہے اپنی دنیا کی سعادت آخرت کی دولت خاک میں ملائی اپنی ہمیشہ  
کی بادشاہی کو دوزخ کی آگ میں جلائی یہ کافروں کا حال ہے ان کی آخرت کا اللہ  
مومنوں مسلمانوں کو سلام مسلمان کی راہ میں قائم رکھے کفر کی شرک کی بلا سے نہا  
دیکو اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا یَحْتَمِلُوْنَ سَ وَ سَ لوگ جو ایمان لائے مسلمان کا دین اور جو کچھ نہ  
مسلمانی کے دین میں ہی قبول کیا و تَحْمِلُوا الصَّالِحِیْنَ اور اچھے عمل اچھے کام کئے اور  
اخلاص سے جو وقت فرمایا ہو اور حطرح فرمایا ہو اچھی نیت اچھی صورتوں سے  
اولئک یہی سب لوگ ایمان لائیں والے یقین رکھنے والے خدا کی بندگی ادب سے اخلاص  
سے کر نیوالے ہم خیر البریت یہ ہیں بہتر لوگ بہت اچھے آدمی اچھی سمجھ والے اچھے

کام کر نیوالے بہتر خلق عالم کے جھوٹے اپنی ہمیشہ کی دولت کا ہمیشہ کی بادشاہی کا کام دنیا میں  
 میں کر رکھا جن کو وہ جزا ان کی بدلا ایسے آدمیوں کا جو اچھے آدمی اچھے کام کر نیوالے  
 ہیں عین دیکھ کر ان کے پاک پروردگار کے پاس تیار ہی موجود ہی جنت  
 عدن باغ ہیں ہمیشہ قائم رہنے والے ٹوٹنے پھوٹنے والے نہیں وہ باغ جن باغوں  
 میں اچھے اچھے مکان خوب گھر ہیں رہنے کے واسطے روپے سونے کے موتیوں کے  
 کے یا قوت کے جن گھروں میں سب طرح کی خوبیاں تیار ہیں نعمتیں ہر طرح کی موجود ہیں  
 باغوں میں سب طرح کے میوے ہیں بہار میں گلزار سج رہی جاری ہیں بہت ہی چلی جاتی  
 ہیں میں تختہ لکھا ان باغوں کے درختوں کے نیچے سے ندیاں نہریں پانی کی شہد  
 کی شہاب کی دودھ کی جو چاہیں سو پیوں خالیدین پہلے ہمیشہ رہنے والے ہیں  
 اچھے لوگ سب بہت میں ایسی خوبیاں کے باغوں میں ایسے اچھے گھر وغیرہ خوشی سے  
 آرام سے آباد ہمیشہ ہمیشہ کبھی رنگ نہیں کبھی آزاری نہ ہو رنگ کبھی کم قوت نہ ہو رنگ  
 کبھی بڑھے نہ ہو رنگ کبھی ناخوش نہ ہو رنگیں نہ ہو رنگ اپنے ان گھروں باغوں  
 باہر نکلنے کو دل بچا ہر گاہ ہمیشہ خوش حالی میں آرام میں رہنے کے رضی اللہ عنہ  
 راضی ہو اسی خوش ہو اسی اللہ ان لوگوں سے ان اچھے آدمیوں سے جنہوں  
 نے دنیا میں اچھے کام کئے خدا کے رسول کے حکم کے موافق چلے خدا اور رسول کو  
 راضی رکھا حکم کا خلاف نہ کیا ہمیشہ بندگی میں یاد میں اخلاص میں رہے و رضوا  
 عنہ اور یہ اچھے لوگ بھی راضی ہوئے خدا تعالیٰ سے دنیا میں ہر حال  
 ہر طرح خدا تعالیٰ کی رضا مندی میں رہے آخرت میں راضی ہو دینگے راضی  
 رہنے کے بندگی عبادت ان کی قبول ہوو گی سب طرح نعمتیں خوبیاں آرام خوشی بھر  
 بیشمار اور اپنا دیدار خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو بخشے گا ہر طرح خوش ہوو گے  
 ذلک یہ دولت پہنچت ہے خوشیاں آرام بہت کے اور دیدار اللہ تعالیٰ کا

جو کچھ بیان ہوا اپنی تختی اس اچھے آدمی کے واسطے ہے اس بندے کا حق ہے جو کوئی  
 ڈر اور دنیا میں سربلہ اپنے پروردگار سے ہمیشہ اپنے خاوند کے عذاب سے خوف  
 کرتا ہے اپنے صاحب کی ماحوشی سے ڈرتا ہے اور اس بات سے ڈرتا ہے جو میں اپنے  
 پروردگار کو بھولوں گا تو وہ بھی مجھ کو بھولے گا اس دین ہیشہ بندگی میں یاد میں خلل

میں محبت میں رہتا ہے سورہ زلزلت مکی ہے اس

میں آٹھ آیتیں تیرہ کلمے ہیں ایک سو انچاس حرف ہیں اس سورت  
 میں قیامت کے احوال کا بیان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی حقیقت فرماتا ہے  
 تو سب کوئی جانیں کیا بات ہے اس دن کی کیا حقیقت ہے اس روز کی جو کوئی جیب کرپا  
 تیسلے پورے گا تقسیم ہون میں لکھا ہے جو چوتھائی حصہ رات گذارتا تھا ایک پہر رات گئی  
 تھی یہ سورت نازل ہوئی اتری حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نہونے دیا تھا  
 وقت رات کو اندرون محل سے باہر نکلے اصحابوں کو خبر دی یہ سورت پہنچائی سب کو  
 سنا لی اور فرمایا اٹھو خدا نے تعالیٰ کی پرستش کرو مائے مت رہو غفلت نہ کرو کام کو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِجَالُو

اِذَا زُلْزِلَتْ اَلْاَرْضُ زِلْزَالَہَا جَوَتْ جَنْبُہَا سِی جَانِبِی جَانِبِی زَمِیْنِ بُرَاہِلَہَا  
 اسکا سخت ہلانا اسرافیل کے صور دم کر زمین زلزلے کا پھونکنے میں اسکی آواز کے حول  
 ہیبت سے ایسی سخت جنبش ہووے گی زمین کے تینوں جو کوئی جو ملی محل عمارت زمین  
 کے اوپر باقی نہ رہے گی سب عمارتیں گر پڑیں گی ڈھ جاویں گی اور زمین کانپنے کا نیتے  
 ملتے ملتے ٹوٹ جاوے گی ریزہ ریزہ ہو جاوے گی پھرا پچا پچا زمین میں کچھ نہ رہے گا  
 تمام زمین یکساں برابر ہوا ہو جائے گی زمین کی صورت بدل جاوے گی سخت زلزلے کی  
 سی ہو جاوے گی اس صورت کی آواز دو بار ہووے گی اور زمین کا لرزنا ہلنا بھی دوبار  
 ہووے گی پہلے بار کے ہلنے میں جو یلیان کرنگی شہر پران ہو جاوے گی دنیا جاوے گی اور

کھڑا ہوئی کوئی جاندار دنیا میں جتنا نہ رہیگا سب مر جائیگی پھر اس وقت اللہ تعالیٰ یہ بات  
 فرما دیگا ایں انجبا ثوۃ و ایں الفراعنة و ایں الذین اکلوا من رقتی و عبدوا غیرے  
 لمن الملک الیوم یعنی کہان گئے وہ ظالم معرور گردن کش فرعون ہا مان اتنے بادشاہ  
 سردار جو اپنے وقتوں میں اپنے کو بڑا جانتے تھے کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے  
 کہان گئے اور کیا ہو گئے وہ لوگ جو رزق ہمارا کھاتے تھے اور بندگی ہمارے غیر  
 کی کرتے تھے کسا ہی ملک آج کے دن کون خاوند ہے ملک کا بادشاہوں کا بادشاہ  
 قائم دایم کون ہے پھر اس وقت جواب دینے والا کوئی نہ ہو دیگا پاک پروردگار ہی بنیاد  
 جواب آپ دیو گیا فرما دیگا اللہ الواحد القہار یعنی اللہ تعالیٰ کا ہے یہ ملک  
 بادشاہوں کا بادشاہ قائم دایم اللہ تعالیٰ ہی ہے وہ ایک ہے دوسرا شریک اسکا  
 ملک میں بادشاہی میں سب طرح کے کمال میں اور کوئی نہیں قہار ہے غالب ہے وہ  
 سب چیز کے اوپر سب کسی کے اوپر اس کے حکم کے آگے کسی کا حکم حل نہیں سکتا کوئی دم  
 نہیں مار سکتا پھر چالیس برس تک تمام عالم بیت نابود رہیگا نام نشان سب چیز کا سب  
 کسی کا جاتا رہیگا جہاں تمام سسہاں ہو جاوے گی پھر چالیس برس کے پچھے اللہ تعالیٰ  
 کے حکم سے حضرت اسرافیلؑ پھر پیدا ہوئے گی صورت کو عرش کے نیچے سے اٹھتے ہیں گئے کر  
 حکم سے دوسری بار دم کرینگے زمین جنبش کرنے لگیگی ملنے لگیگی آدمی حیوان جیسے ہر شے  
 اپنی جگہوں قبروں سے اٹھتے جاوے گی و اخرجت الارض انھا لہا اور باہر نکال لیگی  
 زمین اپنے اندر سے اپنے بھاری بوجھ کو جتنے مردے زمین میں گرے ہیں اول  
 آخر کے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جی اٹھنے لگی اور جو کچھ زمین کے اندر ہے باہر نکلنے لگیگا و قال  
 الان انما نسا لہا اور اس وقت کہیگا آدمی کیا ہو ایں اس زمین کو جو آدمی کا قبر ہیں  
 ان کو اس حقیقت کی خبر نہیں تھی دونوں جنبشوں میں حیران ہو کر کہنے لگی کیا حال ہے زمین  
 کا پہلی جنبش میں ہول بیت کھا کر دیکھ کر حیران ہو جاوے گی کیا ہوا کیا ہو ہے گا کیسا

ہو دیکھا ہی کرتے پھر نیلے کی طرح کہتے کہتے ہول سے مر جاوینگے اور دوسری  
 جہنم میں دوسرے ملنے میں بھی جب سب کو نئی قبروں سے نکلے جاوینگے کافر لوگ جی اٹھ کر  
 اس حال کو دیکھ کر تعجب کریں گے حیرت میں بیٹھیں گے یہ کیا حال ہے کیا حقیقت ہے کیسی  
 بات ہے کیا ہوا ہے زمین کو کھجور کی طرح اپنے اندر سے نکال دیتی ہے بھی مرد نکلتی ہے  
 جاتے ہیں اٹھتے جاتے ہیں اور جو کوئی آدمی مومن نہیں مسلمان نہیں ہے حقیقت میں دیکھ کر  
 معلوم کریں گے کہ سب باتیں قیامت کے آنے کی جو حقیقت ظاہر ہوئی ہے اس کا  
 کلام سے قرآن سے حدیث سے معلوم کیا تھا ایمان رکھتے تھے یقین کرتے تھے جو ایک  
 سب باتیں یہ سب خبریں جو دی گئی ہیں ہونیوالی ہیں البتہ خواہ مخواہ ہووینگی ان حالتوں کو  
 دیکھ کر کہیں گے ہذا وما، عدا الرحمن وصدق المرسلون یعنی جو احوال ظاہر ہوئے ہیں  
 قیامت کے ہونے کے آثار ہیں قیامت کی نشانیاں ہیں اور جب قرون سے باہر نکلیں گے  
 تمام جہان کا اور رنگ دیکھیں گے زمین میں مردوں کو نکلتے دیکھیں گے کہیں گے یہ وہ دن ہے جو  
 نے فرمایا تھا خداوند نے وعدہ کیا تھا اس دن کے ظاہر کرنے کا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا  
 قیامت کا دن ہووے گا سو وہی دن آج کا دن ہے یَوْمَئِذٍ تُخْلِفُ الْأَخْبَارُ  
 اس دن میں قیامت کے دن میں جب یہ احوال یہ حقیقت ظاہر ہووے گی باتیں کریں گی  
 اس دن تقریر کرے گی زمین قصے اپنے خدا تعالیٰ کے حکم سے خبریں اپنی کہے گی جو وقت  
 اللہ تعالیٰ سب بندوں سے سوال کرے گا پوچھ گا دنیا میں اچھا بُرا کسے کیا کام کیا تھا  
 بہت آدمی اپنے بُرے کاموں سے منکر ہو جاوینگے کہیں گے ہم نے بُرے کام کچھ نہیں کئے  
 تب زمین کو حکم ہو دیکھا جو کہے خبر دیوے تیرے اوپر کس کس نے کیا کیا کام کئے تھے زمین  
 کو نے لگی خبر دینے لگی کسی نے جس جگہ جہان جہان جو کچھ کام کیا تھا سب  
 کچھ لگی زہ زہ خبر دیوے گی دنیا میں بھی زمین کو اللہ تعالیٰ نے علم بخشا ہے جب  
 آدمیوں کا بہت ہوتے ہیں زمین کے اوپر تب خدا تعالیٰ کی درگاہ میں زمین فریاد کرتی ہے

روٹی ہے داد چاہتی ہے کبھی زمین کو صبر کر نیکا حکم ہوتا ہے کبھی عذاب آدمیوں کے  
 اوپر آجاتا ہے جیسے بھونچال زلزلہ جو یونیکا گرناعارت ہو جانا آسمان سے اولونیکا  
 برسنا بجلی کا گرنایانی کانہ برسنا قحط کال ہونا دشمنوں کی فوجوں کا آنا لوٹ مار قتل  
 عام بند بڑھ آزار دینا یہ سب کچھ دنیا میں عذاب آتے ہیں گناہوں کی شامت سے  
 اور جب دنیا میں مومن مسلمان بہت ہوتے ہیں زمین کے اوپر اللہ تعالیٰ کی بندگی بہت  
 ہوتی ہے زمین خوش ہوتی ہے دعا کرتی ہے مومنوں کے واسطے خیر برکت آسمان سے  
 اترتی ہے کھیتی اچھی پیدا ہوتی ہے پانی وقت پر اچھی طرح برستا ہے ملک میں  
 آبادی ہوتی ہے ازرانی ہوتی ہے امن چین رہتا ہے اور مومن مسلمان جب مہر تا ہے  
 تو اسکے عمل بوقوف ہونیکے سبب زمین روٹی ہے اور کافر بدکار کے مرنے سے خوش  
 ہوتی ہے اور جس زمین کے اوپر کوئی مومن مسلمان نماز پڑھیں گناہ سجدہ کرے گا جالید کے  
 آگے وہ زمین اور زمینوں کے اوپر اپنا خیر کرتی ہے اپنی بڑائی ظاہر کرتی ہے کہتی ہے  
 میں ایسی جگہ ہوں جو میرا پر خدا تعالیٰ کی بندگی ہووے گی سجدہ ہووے گا اور جس زمین  
 مومن مسلمان ہمیشہ نماز پڑھتا ہے سجدہ کرتا ہے وہ مکان اسکے مرنے کے بچھے چلیر  
 رات دن اسکی جدائی میں روتا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک حدیث کی روایت کرتے ہیں  
 میں جو ہر صبح ہر شام ہر ایک جگہ آپس میں پوچھتی ہے ایک مکان دوسرے مکان کو پوچھتا ہے  
 تیرے اوپر کوئی خدا کا یاد کرنے والا لگتا ہے کسی آدمی نے تیرے اوپر قدم رکھا ہے  
 کسی مصلیٰ نے نماز پڑھی ہے کوئی مکان کہتا ہے نہیں گزرا نہیں پڑھا کوئی مکان  
 کہتا ہے میرا پر خدا تعالیٰ کیا ذکر نیوالے نے قدم رکھا نماز پڑھنی والے نے نماز  
 پڑھی ہے پھر اس مکان کی اور خالی مکانوں کے اوپر فضیلت ظاہر ہوتی ہے اور  
 حدیث میں آیا ہے جو اذان کی بانگ کی آواز جو پانچ وقت نماز میں مسلمان کہتے ہیں  
 جہان تک پہنچتی ہے جتنی دور آواز جاتی ہے قیامت میں وہاں تک کی زمین درخت

کھائیں پھر ایٹ مائی حیوان اس آدمی اذان کہنے والے کے ایمان کی گواہی اللہ تعالیٰ کے  
 حضور میں دیوینگے اور زمین قیامت میں سب کے کاموں کی سب طرح خیر دیوے گی  
 بَارِئَ رَبِّکَ اَوْحٰی لَهَا بُولِیْغِیْ زَمِیْنِ اِسْکے بولنے کا سبب یہ ہے جو تحقیق پروردگار نے میرے  
 یا محمدؐ وحی کی ہی زمین کی طرف حکم کیا ہے زمین کو بولنے کا خبر دینے فرمایا یہی جسے میرے  
 اوپر جو کچھ کام کہنے ہیں اچھے بُرے سب بیان کر دے ہر ایک کا احوال ہر ایک کے  
 کام زمین کہتی جاوے گی فلا نے آدمی نے فلا نے وقت فلائی جگہ میرے اوپر نماز پڑھی تھی  
 جہاد کیا تھا خیر کا کام کیا تھا فلائی جگہ سے فلائی جگہ تک علم لینے کو اسطے راہ چلا تھا اور  
 فلا نے آدمی نے فلائی جگہ نہ لایا کیا تھا حرام کیا تھا شراب پیا تھا قتل کیا تھا جو اکھلا تھا  
 اور کسی طرح آدمی کے اٹھ پائون بند بند ہر کام کی گواہی دیوینگے جھوٹے حق ذرہ ذرہ  
 ظاہر ہو جاوے گا یَوْمَئِذٍ یَصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا اَسَدِن قیامت کے دن میں ہوں گے  
 آدمی پرانگندہ گروہ گروہ ایک گروہ کافرون کا ہووے گا ایک شرکون کا ایک گروہ  
 منافقون کا ایک گروہ زنا کاروں کا اس طرح ہر ایک طرح کے برے کام کرنے والوں کے  
 جھوٹے ظالم جواری شرابی چور ٹھک سب کے جدے جد گروہ ہوں گے اور مومنون مسلمانوں  
 کے بھی جدے جد گروہ ہوں گے ظالم فاضل حافظ راہد فازی خوشخو سچے عادل خلق پر جان  
 کر نیوالے خیر کی راہ بتا نیوالے ہر ایک کا جدا جدا گروہ ہووے گا ہر ایک گروہ کے جدے  
 سردار ہووے گے بہت لوگ انکے ساتھ ہووے گے ہر ایک گروہ میں مومنون کے جھنڈے  
 ہووے گے اور لوگ انکے جھنڈے کے نیچے ہووے گے پھر اپنی قرون سے اٹھ کر ادھر ادھر ہر گروہ  
 حساب گاہ میں جاوے گے پھر ایک جگہ سے حساب کی چھوٹ کر اور جگہ میں پھنسے گے ہر جگہ ایک  
 جدا حساب کتاب سوال جواب ہووے گا کہیں سے کہیں۔ پریشانی ہووے گی اس طرف سے  
 اس طرف ادھر سے ادھر بعض عرش کی دہنی طرف جاوے گے بعض بائیں طرف پھر حساب  
 کتاب سے چھوٹ کر ہستی بہشت کو پھر نیچے خوشحال خوشوقت روشن اجالے مہر عزت حرمت کے

ساتھ اور دوزخی دوزخ کو پھر نیکے عملین پریشان کالے منہ غواہی خرابی کے ساتھ  
 لَبِزًا آخِرًا لَکُمْ تُوکھائے جاوین اُن سب کو عمل اُن کے ہر ایک گروہ کو ہر ایک آدمی  
 کو جزا سزا اُن کے عملوں کی دکھائی جاوے جیسا کام جس کسی نے دنیا میں کیا تھا ویسا  
 ہی دیکھیں گے اچھے کام کر نیوالے اچھی خوبان نشتین باغ بہار تماشے خوشی آرام دیکھیں گے  
 بُرے کام کر نیوالے بری صورتیں غاریاں خشتیں پریشانہ دیکھ مار پیٹ طوق زنجیر اپنے اپنے  
 اوپر پاویں گے دیکھیں گے ذرہ ذرہ اچھے بُرے کاموں کی جزا سزا اچھوٹنے کی نہیں  
 فَنِّ یَعْمَلْ پھر جو کوئی عمل کرے گا مثقال ذرہ ذرے کے وزن برابر  
 سرسوں کے دانے برابر چھوٹی چوٹی کے برابر جیسا کہ اچھا کام اُسکی اچھی جزا  
 اُسکا اچھا بدلہ دیکھیں گے پاویں گے یَعْمَلْ اور جو کوئی عمل کرے گا کام کرے گا  
 مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ذرے کے وزن کے برابر چھوٹی چوٹی کے برابر جیسا کہ برا کام بُرا  
 عمل اُسکی بُری جزا برابر بدلہ دیکھیں گے تھوڑی تھوڑی بات بھی بھلی بُری چھوٹنے کی نہیں  
 جیسے کوئی آگے آگیا جو کوئی دنیا میں ایمان لایا اللہ و رسول کا حکم مانا آخرت کو  
 برحق جانا اچھے کام کئے روزِ نماز حج زکوٰۃ خیر خیرات اور خدا تعالیٰ کی یاد میں  
 رُحمتی و محبت اللہ و رسول کی اپنے دلیں رکھی حکم کا خلاف نہ کیا بے فرمانی نہ کی  
 جو کچھ بھول چوک سے کچھ گناہ خطا ہو گیا تو بہ کی بخشش چاہی ہر طرح دین کی راہ پر قائم  
 رہا محکم رہا آخر کو ہر طرح اُسکا بھلا ہو گیا اور مومن مسلمان سے جو کچھ تعصیر گناہ  
 دنیا میں ہو جاتے ہیں بعضے گناہ ایسے ہیں جو اُن گناہوں کی سزا دنیا ہی میں مومن کے  
 اوپر ہو جاتی ہے بدن کی بیماری سبج بلا درد دیکھ مال کا نقصان اولاد کا مرجانا  
 فقر فاقہ پریشانی غم غصہ ایسی ایسی طرح کے عذاب دنیا میں دیکھ لیتا ہی پاک  
 صاف ہو کر رہتا ہی پھر قیامت تک اُسکو اوپر کچھ محنت نہیں آتی بہشت کی راہ آسان  
 ہو جاتی ہے اور بعضے گناہ ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کا عذاب اُن گناہوں کی شامت



دور کرنے کے واسطے کفایت نہیں کرنا پھر وہ گناہ قبر کے عذاب سے دور ہو جائے  
 ہیں پھر بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جو قبر کے عذاب سے بھی دور نہیں ہوتے قیامت کے پہلے  
 میت حساب کتاب سچ کھینچے بھوکھ پیاس سختیاں اٹھانے سے دور ہوتے ہیں اور  
 بعض گناہ بعض مسلمان کے ایسے ہوتے ہیں جو بغیر دوزخ میں پڑنے سے ہوتے ان گناہ کی  
 شامت نہیں جاتی ایک ساعت سے لیکر چالیس ہزار برس تک بعض مسلمان تقصیر و ن کے  
 سبب دوزخ میں پہنچے جکے اولین ایک ذرہ بھی ایمان ہو ویجا آخر کو دوزخ سے نکل کر  
 بہشت میں داخل ہو ویجا ہر ایک اچھے برے کام کی حقیقت اور خبر اس پاک پروردگار  
 کو معلوم ہے ہر ایک کو ہر ایک عمل کی جزا سزا ثواب عذاب جس قدر عدالت کی رو سے  
 چاہئے اور کار ہے پہنچا ویگا اور فضل کرم کی بات حد ہی ہے تھوڑے سے اچھے کام کے  
 بدلے بہت کچھ بخشے سجا بہ بخشے وہ خاد مذہب مختار ہے اور جو کوئی کافر یا مشرک  
 رہا ایمان نہ لایا خدا تعالیٰ کی بندگی نہ کی روئے نماز کی قدر سبحانی خیر خیرات نہ کی آخرت کو  
 بھولا را اللہ و رسول کو اپنے دل سے بھلا دیا دنیا کا بندہ ہو رہا دنیا ہی کی محبت  
 میں رہا دنیا ہی کے لوگوں سے اخلاص رکھا دنیا ہی کے کام کرتا رہا اور آخرت کے  
 بھلے کے کچھ کام نہ کئے ایسے بد بخت ہر طرح برا ہو ویگا اور ایسے لوگ بے ایمان بے دینوں  
 سے جو کچھ خیر خیرات پہنچاتی ہے کسی کے ساتھ دے نیکی کرتے ہیں احسان کرتے ہیں کچھ  
 چیز دیتے ہیں لیتے ہیں کوئی ذرہ یا بہت خیر کا کام ان سے ہو جاتا ہے تو ان کے ایسے  
 عملوں کو بھی پاک پروردگار ضائع نہیں کرتا ہے ایسے کاموں کی جزا خیر خوبی دنیا ہی  
 میں و پالیتے ہیں دیکھ لیتے ہیں مال کی دولت زیادتی سونا روپا اولاد مرد و کھانا  
 دنیا مرنے آرام سب کچھ فائدے ان کے دنیا میں تمام ہو چکے ہیں پھر مرنے کے  
 پیچھے سب خیر خوبیوں سے خالی ہاتھ جاتے ہیں آخر کو بے ایمانی کے سبب دوزخ  
 میں پڑتے ہیں اس بات سے جانا چاہئے بوجھا چاہئے جو ایمان کے برابر کوئی

نعمت نہیں اور بے ایمانی کفر کے برابر کوئی بد بھائی نہیں اچھی کام اچھی خصلتیں اچھی  
 راہ سب طرح کی بھلائی کی بات خیر خوبی ایمان اور مسلمان کی طریق میں اسد ثناء  
 نے رکھا ہے اور بے کام بری خصلتیں بری راہ سب طرح کی برائی کی بات خرابی  
 کفر کا فری میں شرک میں نفاق میں رکھا ہے آخر کو بُرے کا برا بھلے کا بھلا ہو گیا  
 سمجھنے والوں کو قرآن مجید میں سے ایک یہہ سورت بھی کفایت کرتی ہے حدیث  
 میں آیا ہے کہ ایک آدمی نے حضرت رسول اسد کی مبارک زبان سے یہہ آیت سن  
 فمن یعمل مثقال ذرۃ خیر یدہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شر یرہ اسنے سنکر کہا جسے  
 لا ابالی ان لا اسمع غیبہ یعنی بس ہی بس ہی مجھ کو نصیحت کے واسطے اور مضامین  
 نہیں جو کوئی اور آیت قرآن کی سوائے اس آیت کے نہ سنوں اسی آیت میں  
 تمام نصیحت کی سمجھنے کی بات ہے تفسیر میں اس سورت کی لکھا ہے جو ایک شخص نبی  
 صاحب صلی اسد علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی اسنے یا رسول اسد مجھ کو  
 قرآن سکھلاؤ حضرت رسول اسد نے بھی سوچ کے یہہ بات حضرت امیر المؤمنین علی  
 رضی اللہ عنہ کو فرمایا جو اسکو قرآن سکھلاؤ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسکو اذا  
 زلزلت الارض سکھلا دیا پڑھا دیا اسنے کہا کفایت ہے مجھ کو بس بچائی میں نے قرآن  
 سیکھ لیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چاہا جو اور بھی اسکو سکھاؤ میں حضرت رسول اللہ نے  
 فرمایا دعہ فقد فقه الرجل یعنی چھوڑ دو بس کرو تحقیق یہہ مرد دین کا عالم ہو گیا  
 دانا ہو گیا جو اصل بات تھی اس شخص نے بوجھ لی یہہ بات کفایت کرتی ہے اسی  
 سبب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہہ آیت اس سورت کی فمن یعمل مثقال ذرۃ  
 خیر لیرہ آخر تک حکم آیت ہے محکم بات ہے اس حکم میں کس بات میں دوسری بات  
 نہیں ذرہ ذرہ جیسا کوئی کرے گا لیتا ہی دیکھ گیا یا دیکھا اب مومن کو چاہئے جو کچھ  
 خیر کا نام خیرات ہو سکے تھوڑی بہت کر لے وقت کو غنیمت سمجھو تھوڑے کو بھی تھوڑا

نجانے خیر کا ایک ذرہ بھی کام آوے گا اور گناہ کو بھی کیا ہی چھوٹا ہووے چھوٹا  
نجانے بد کام کا ایک ذرہ بھی بد ہی بُرا ہی نقصان کرے گا

کیا دنیا میں ایک رہے ہو سکتے ہو کیا خاں  
مال مثال میں کیا رہتے ہو اپنا کرو حساب  
بری راہ میں کیوں بھٹکے ہو چھوڑو تم سب خاں  
کیا بھوے دنیا کے پیچھے کیا آؤ لگا لاکھتے  
عصمت میں دن کھوٹتے ہو لئے درد اور دکھ  
برے کام کرتے ہو بہت بھلے کام میں کم  
اچھے کر لیو کام سترے جاتا ہی ذریت

آخر کی کچھ خبر نہیں ہی کیا ہو و لگا حال  
کر لیو کام شستانی اچھے کرتے ہو کیا خوا  
اچھی اہ کو ڈھونڈھو کر کھو پاؤں نہ حال  
مال ملک سب چھوٹا جانو کچھ نجانا لگا سا تھ  
بنابندگی اس صاحب کہاں پاؤ گے سکھ  
بری بات اور برے کام میں بہت بھر میں غم  
بھلا بُرا آؤ لگا آگے ہی بات ہی بات

سورۃ العادیات مدنی ہے اس میں گیارہ آیتیں ہیں چالیس کلمے ہیں ایک سو تھترہ  
حرف ہیں خبر میں آیا ہے تفسیر میں لکھا ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
منذر عمر و انصار رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو ایک فوج اپنے اصحابوں کی ساتھ دیکر  
سردار کر کر کنان کی گروہ کے اوپر انھیں بھیجا وے لوگ کافر تھے پھر منذر کو اور سب  
یا رو کو فرمایا تم فلا نے دن صبح کے وقت اس گروہ کی طرف پہنچ کر ان کو غارت کرو  
اور فلا نے دن پھر کر میرے پاس پہنچو وے سب اصحاب جب دن فرمایا اسی دن وہاں  
پہنچے اور خدا تعالیٰ کی حمد اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس گروہ کو غارت کر  
پھرے پھر آئیکے وقت ان کی راہ میں ایک بڑی ندی اُن کو ملی اس ندی میں بہت  
پانی تھا اس سبب سے فوج کے پار اُترنے میں اور اُن کو مدینے کے پہنچنے میں  
ڈھیل ہوئی دیر پڑی منافقوں نے بے ایمانوں نے اپنی زبانیں کھلیں طعنے مارنے  
کنائے کرنے لگے آپس میں کہنے لگے وے لوگ جو غائب ہوئے کسی جگہ کیا بان میں  
مارے گئے کوئی ایک بھی اُن میں نہ بچا جو خبر پہنچا وے کیا ہوئے کہاں گئے کیا حال

ہوا ان کا یہم بائیں منافقوں کی مومنوں کو پہنچین مومن بہت غمگین ہوئے تھے  
مومنوں مسلمانوں کے دل خوش کرنے کے واسطے یہم سورت بھی اس سپاہ کی غازیوں کی  
فوج کی تعریف کی ان کے گھوڑوں کی قسم کھائی انکا دشمنوں میں پھینکا غارت کرنا فتح  
پانا بیان کیا اس بیان میں ان کی خبر فرمادی اپنے حبیب کا دوست کا دل اور اصحاب کا  
دل خوش کر دیا اور اور فائدے اسکے اندر بیان کئے منافقوں کو شرمندہ کیا

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْعَادِیَاتِ ضَبْحًا سَوَّغْنَ لِهَٰٓؤُلَآءِیْنَ غَازِیُوْنَ كَی تَزُوْرُوْا نِیْلَہٗ كَافِرُوْنَ كَی  
اَوْ یَرُوْرُوْا نِیْلَہٗ دَمَ مَارَہٗ ہِیْنَ فَا لَوِیْرَیَاتٍ قَدْ حَآ پھر سَوَّغْنَ ہِیْ اُنْ گھوڑوں  
کی جو آگ نکالنے والے ہِیْنَ پھروں سے اپنے سمون کی نعلوں سے بہت آگ نکالنے پر  
سخت دوڑتے ہِیْنَ دشمنوں کے اوپر غازی گھوڑے دوڑاتے ہِیْنَ اُنْ گھوڑوں کی  
سمون کی نعل پھروں سے لگتے ہِیْ آگ نکلتی ہِیْ فَا لَمُغِیْرَاتٍ ضَبْحًا پھر قسم ہِیْ اُنْ  
گھوڑوں کی غازیوں کی جو غارت کر نیوالے ہِیْنَ کافروں کے غارت کر نیکے واسطے لے  
پہنچاتے ہِیْنَ صبح کے وقت یا قسم ہِیْ اُنْ غازیوں کی غارت کر نیوالوں کی جنھوں نے  
اللہ و رسول کے حکم سے کافروں کے نیئیں ایک صبح میں مارا لوٹا غارت کیا فَا تَوْنَ  
بِہٖ فُتَحًا پھر قسم ہِیْ اُنْ گھوڑوں کی جنھوں نے دوڑنے میں صبح کے وقت اٹھا یا بلند  
کیا گرد و غبار اُنْ کافروں کی زینوں میں سخت زینوں میں پھر کی زینوں میں اُنْ کے پاؤں کی نعلوں سے  
آگ اٹھتی ہِیْ اور نرم زینوں میں گرد اٹھتی ہِیْ غبار ہوتا ہِیْ فَوَسَطْنَ بِہٖ جَبْجَبًا  
پھر قسم ہِیْ اُنْ گھوڑوں کی اور اُنْ سواروں کی دے مسلمان جو خدا کے حکم سے زینوں  
دین کے واسطے اس صبح کے وقت ایک بھاری فوج میں دین کے دشمنوں کے درمیان  
جانیجھے اُنْ کو بوٹا مارا غارت کیا جو کام کرنا تھا سو کر لیا فتح پائی دے مومن غازی  
صحیح سلامت ہِیْنَ دین کے کام میں ہِیْنَ اللہ تعالیٰ نے غازیوں کے گھوڑوں کی قسم

کھائی جہاد کے گھوڑوں کی قسم کھا کر بڑائی بخشی اس میں اشارت ہے جو غازیوں کے  
 گھوڑوں کی بہم نزرگی بڑائی ہے دسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی میں کافروں سے  
 اڑتے ہیں مارتے ہیں ان کی نزرگی بڑائی کی کیا بات ہے رسول اللہ ص نے فرمایا ہے غازیوں  
 گھوڑے اور دوزخ کی آگ ایک جگہ نہیں ہونگی اور فرمایا ہے جو قیامت میں عملوں کے  
 تولنے کی ترازو میں غازیوں کے گھوڑوں کی لید پشاب بھی تولنے میں آوے گا  
 انکی کے پلے میں رکھا جاوے گا غازیوں کے اوپر جو کچھ فضل و کرم ہووے گا اس کا کوئی  
 کیا بیان کر سکتا ہے یہ بڑائیاں ہیں ان مومنوں کے واسطے جو پاک پروردگار  
 کی بندگی میں قائم ہیں حکم کے تابع ہیں ایمان اور مسلمان کی شکر کرتے ہیں رضامندی  
 ڈھونڈتے ہیں اور لوگ جو بے فرمان ہیں ناشکر ہیں ان کی بات حق سبحانہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے غازیوں کے گھوڑوں کی قسم کھائی جو اب قسم کا یہم ہے اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِ  
 لَكَنُودٌ تحقیق آدمی اپنے پروردگار کا ناشکر ہے شکر نذر ہی نہیں کرتا اپنی نادانی  
 بے وقوفی سے ایمان نہ لاکر اپنے پیدا کر نیوالے پالنے والے روزی دینے والے کی  
 ناشکر ہی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا احسان نہیں مانتا حق تعالیٰ کی نعمتوں کو بھلا دیتا ہے  
 تکلیف تصدیق کو یاد نہیں رکھتا دین ایمان کی قدر نہیں پوچھتا آدمی منافق نہیں  
 جانتا جو اللہ تعالیٰ نے کیسی کیسی نعمتیں ظاہر باطن کی ہر ایک آدمی کو بخشیں پھر  
 ان آدمیوں کے ہدایت کرنے کے واسطے اپنے حبیب کو پیغمبر کو محمد رسول اللہ کو بھیجا  
 اور سیدھی نیک راہ بتانے کے واسطے اپنا کلام قرآن مجید بھیجا قرآن کے سبب طرح  
 کی خبریں جو معلوم نہ تھیں جانیں خیر خوبی کی راہ پہچانی ایسی بڑی نعمت میں ایمان نہ لاکر  
 شکر اس احسان کا نہ کر کر اٹھا خلاف کی راہ چلتا ہے الٹی باتیں کرتا ہے جیسے  
 عبد اللہ ابی منافق دین ایمان کی اچھی باتیں نہ سنکر بری باتوں میں رہتا ہے  
 بری باتیں کرتا ہے مسلمانوں کی بد خبریں ڈھونڈتا ہے بری خبریں کہتا ہے

نیکی کی راہ چھوڑ کر بد راہ میں چلتا ہے کنود کے کئی معنی ہیں ایک یہہ جو ناشکر ہووے ۲  
 حق تعالیٰ کی نعمتون کا شکر نہ کرے وہ کنود ہے اور یہہ جو خبیث ہووے اور یہہ جو  
 حق تعالیٰ کے احسانوں کو خوبسوں کو بھلا دیو اور یہہ جو کچھ نزار تصدیق ہووے تو اسکا  
 گلہ کرے شکوہ کرے اور یہہ جو آپ ہی اکیلا کھاتا ہوئے پھرے اور اپنی لونڈی غلام کو  
 بھوکھا رکھے سنگار رکھے اپنے عیال کو بھوکھا مارے تصدیق میں رٹھے اپنے لوگ  
 لوگوں کی خبر نہ لیوے رعایت نہ کرے اور یہہ سب باتیں بے ایمانی کی سب پیدا ہوتی  
 ہیں اُن منافقون میں یہ سب بری خصالتیں ہیں اووے ان بری خصالتوں سے خوش  
 ہیں اسلئے یہ منافق کنود ہیں وَإِنَّ عَلِيَّ لَنَسِيمٍ اور تحقیق اللہ تعالیٰ اس بے  
 ایمانی ناشکر ہی بد راہی بد گوئی کے اوپر گواہ ہے شامد ہی بیخبر نہیں ایسے  
 ناشکرے آدمی کے ساتھ جو کرنا چاہئے سو کرے گا وَإِنَّ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ  
 اور تحقیق آدمی بے خبر ہی مال کی دوستی میں سخت ہی مال کی بڑی محبت رکھتا ہے  
 مسلمان کی دوستی محبت نہیں رکھتا آخرت کا اپنا بھلا نہیں چاہتا أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا  
بَعَثْنَا فِي الْقَبْوَ دِكَايَا پھر نہیں جانتا آدمی نہیں سمجھتا نہیں بوجھتا جب ظاہر ہووے گا  
 اٹھایا جاوے گا باہر آوے گا جو کچھ قرون کے اندر ہی سب مرد جنے لگینگے گورون  
 اٹھنے لگینگے حشر قائم ہووے گا وَحَصَّلْنَا فِي الصَّدْرِ اور پیدا کیا ظاہر کیا جاوے گا  
 جو کچھ سینوں میں ہی اور دونوں چھپ رہا ہے اچھی نیتیں بری نیتیں ایمان بے ایمانی  
 توحید شریک اجلاص نفاق ہر ایک کی نیت کے موافق جزا ملے گی ہر ایک کام ہر ایک  
 بات کا بدلہ ہی جب پاوے گا تب جائیگا آدمی إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ  
 تحقیق پروردگار پندہ اگر نیوالا ان کا انکے سب طرح کے حال کا ظاہر باطن کی حقیقت  
 کا اسدن دانا ہے خبردار ہے سب چیز جو کچھ آدمیوں نے کئے تھے ظاہر کر رکھا کہ  
 اپنے دلیں بھلا چاہتا برا چاہتا مومنوں کا رکھا تھا سب کاموں کی سب طرح کی باتوں

کی خبر دینے والا ہے جیسے کوئی بدلا کر کسی کو کیا لاتی ہے اسکی جزا سزا دینے کا خبر  
ہے جانتے والا ہے جو کوئی جیسا کر لگا وہ خاوند یا ہی جزا و سزا ہی بدلا دیو لگا  
وہ پروردگار سب بات کی اور سب طرح کی جزاؤں کے اوپر قادر ہے

سورہ القارعہ کی ہے اس میں آٹھ آیتیں چھپیں کلمے اور دو سو پچاس حرف ہیں  
قیامت کی حقیقت کا اور عملوں کے ثنائے کا بیان ہے اس سورت میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

القارعہ قیامت کا دن کوٹنے والا ٹھوکنے والا ہے قیامت کید کے بہت نام ہیں  
ایک نام قارعہ بھی ہے قارعہ کے معنی ہیں کوٹنے والی ٹھوکنے والی ما القارعہ  
کیا بھاری دن ہے کوٹنے والا وما آذو ملک ما القارعہ کس نے خبر دئی تھی کچھ کو  
اسی سننے والے کسے نہا یا تھے کیا جانتا ہے تو کیا بڑا دن ہے کیا مشکل دن ہے سخت  
چوہین مارنوا لادولوں کے اوپر ہول کی میت کی چوہین غم کے غصے کے پھروٹے قوم  
يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ وہ دن ایسا مشکل بھاری دن ہے جو ہونیکے آدمی  
اس دن میں اس دن کی سختی سے پتنگوں کی طرح کھڑے ہونے کھنڈے ہو کر ہر دم  
نہایت بڑے بڑے گردن کش معرور فرعون جو دنیا میں آپ کو بہت بڑا بوجھتے تھے کلمہ  
سے زمین میں پائوں نہ رکھتے تھے اس وقت سخت عاجز ناتوان ضعیف درمات ہو کر  
ہر کوئی چیرائی پریشان اوھر اوھر سے اوھر خوار خراب پھر نیگے حیرت میں پڑینگے  
کہان سے کہان جاوینگے و تَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ اور ہوجاوینگے پہاڑ اس دن  
کی سختی سے قیامت کی ہول سے ہر شے جیسے شہر و ان بھڑوکی و نہون کی دھنی ہوئی دنیے کی  
پیشہ جو کلمے دھنکی دھنکنے سے بہت نرم ہوجاتی ہے پھر دھنکنے میں بہت شتاب اڑ جاتی  
ہے سست ہوجاتی ہے جب روشنی کی مثال بڑے بڑے پہاڑ ذرہ ذرہ ریزہ ریزہ ہو کر  
اڑ جاوینگے تب آدمیوں کی کیا بات ہے بڑے بڑے زبردست زور آور مال دار

بڑی شان والے آدمی کم زور فقیر محتاج خاک کے برابر ہو جائیں گے فَاَمَّا مَن ثَقُلَتْ  
 مَوَازِينُهُ فَلَهُ فِي عِشَةِ زَاوِيَةٍ پھر جو کوئی بھاری ہووے گی ترازو اسکی پھر وہ  
 اچھی زندگی میں اچھی گزران میں رہیگا اسدن قیامت کے دن میں جب ہر کسی کے  
 عمل نلنے لگینگے بھلا برا جدا ہونے لگیگا جس آدمی کا وزن اچھے عملوں کا بھاری ہووے گی  
 نیک عمل کا پل ترازو کا زیادہ ہووے گی بڑے کاموں کے اچھے کام بڑھ جائینگے وہ آدمی اچھی  
 زندگی پاوے گا اچھا خوب دنیا اسکو ملے گی راحت کا آرام کا خوشی کا جہنا بہشت میں جس  
 جینے میں کسی طرح کا غم غصے کی راہ نہ ہووے گی وَاَمَّا مَن خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَلَهُ مَا يَدْرِي  
 اور جو کوئی سبک ہووے گی اعمال اسکے پھر رہنے کی جگہ اسکی دوزخ ہووے گی اسدن میں عمل  
 تو لے کے وقت جس آدمی کا ہلکا ہووے گی وزن لینے اچھے عمل کا پل سبک ہووے گا بڑے  
 کاموں کا پل ترازو کا بھاری ہووے گی اچھے کاموں سے بڑے کام بڑھ جائینگے ایسے  
 آدمی کا ٹھکانا بہشت کی جگہ ہووے گی اور گڑھے کو کہتے ہیں اور ہاویہ ایک دوزخ کا  
 نام ہے سب دوزخوں سے نیچے وَمَا اَدْرَاكَ مَا هِيَ تَأْمُرُ بِهَا جَنَّتُہَا کیا جانتا ہے کیا ہے  
 وہ دوزخ ایک آگ ہے جلتی ہوئی کس نے خبر دی ہے شکوای خبر پوچھنے والے کہنے  
 بتایا ہے شکوای سننے والے کیا پوچھتا ہے تو کیا بری بلا ہے وہ ہاویہ سخت خدا کا  
 گھر ہے وہ بڑی آگ ہے بے نہایت مرتبہ میں جلنے کے چلائے کے پیچھے لگ رہی ہے  
 اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مومنوں کو ایسی بلا میں نہ ڈالے اپنی رحمت  
 میں جگہ بخشے اپنے رحم کی پناہ میں رکھے آمین آمین آمین سووے النکاح  
 ہے امین آٹھ آیتیں اٹھائیں کلمے ایک سو بیس حرف ہیں اس سورت میں بڑی نصیحت  
 ہے عام سب آدمیوں کو جو کوئی سمجھ رکھتا ہے عقلمند ہے سچ بات پوچھ سیکھتا ہے  
 اور خاص ان لوگوں کو نصیحت ہے جو کافر ہیں بے ایمان ہیں آخرت کے اوپر  
 ایمان نہیں رکھتے دنیا ہی میں گر رہے ہیں جہنم ہے میں دنیا ہی کے بندے ہو رہے ہیں



اور مومن مسلمان دنیا و دارون کو بھی نصیحت ہے جو دنیا میں بہت مشغول ہو رہے ہیں  
چاہئے جو آخرت کو نہ بھولیں اور بیان جو دوزخ کے تئیں دیکھا ہو و بگا اور قیامت  
میں نعمتوں سے ہر کوئی سوال کیا جاوے گا اس بات کو سمجھیں جو محب ہیں گم گم گم

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْھٰکُمُ الشَّکَاثُ مشغول کر رکھا ہے تم کو بہتایت نے یہہ بات دنیا کے لوگوں کی طرف  
خطاب ہے وے آدمی جو دنیا میں گر کر دنیا کی لذتوں میں پھنس کر آخرت کو بھول گئے ہیں  
خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَلْھٰکُمُ الشَّکَاثُ یعنی پھر رکھا ہے تمہارے تئیں خدا کی بندگی سے  
خدا کی یاد سے اور اس کی محبت سے دنیا کی بہتایت نے دنیا کی تمہاری بہت محبت نے دنیا کی  
زیادہ لالچ حرص نے بھلا رکھا ہے تمہارے تئیں اس جہان کی خبریوں سے آخرت کی  
نعمتوں سے دنیا کے بہت کار بار نے دنیا میں بہت مشغول کر رکھا اور نہیں آنے دنیا  
تم کو ہمیشہ کی آرام کی طرف دنیا کا مال اولاد دنیا کے اسباب کی بہتایت کا چاہتا تھا  
آپس میں ہر کوئی چاہتا ہے میں ہی بڑا ہو جاؤں مال میں دولت میں اولاد میں سب  
چیز میں دنیا کی اور دن ایک دوسرے کے اور دنیا کے مال متاع کی زیادتی میں فخر کرتا ہے  
بڑا سخی کرتا ہے ساری عمر ایسی ہی باتوں میں انھیں کاموں میں رہتے ہو جتنے نہہرم  
الْمَقَاتِرُ جب تک اُسے تم قبرستان میں گور خانے میں پہنچنے دنیا دنیا کرتے کرتے مر گئے  
آخر دنیا کو دنیا کے مال کو اسباب کو سب چھوڑ گئے گلاہ اب نہ چاہئے عقل مند کو  
جو دنیا ہی کو بڑا جائے دنیا ہی کے مال کی بہتایت میں اپنی بڑائی ڈھونڈ رہے یہ اچھی  
بات نہیں اچھی سمجھ نہیں لوگ لشکر مال اولاد گھوڑے اسی کیسی ہی کسی کے پاس  
سے ہوا اس کی شایستگی اللہ تعالیٰ کے پاس کچھ فضیلت نہیں ملتی بڑائی نہیں ہاتھ آتی جس بات  
نے جس کام سے بندہ اس پاک خاوند کے حضور میں بڑائی پیدا کرتا ہے اس کے دربار میں  
اس کی درگاہ میں بڑا بزرگ ہو جاتا ہے نہہنگی ہی تقویٰ ہے اور بُرے کام بُری

بات سے پرہیز گاری ہی ہمیشہ کی دولت اس بات میں حاصل ہوتی ہے لائق نہیں ہر  
 کسی سمجھ والے کو جو ہمیشہ دنیا کے پیچھے پھر کر آخرت کو فراموش کرے بھول رہے  
 اس فانی ہو فاش تاب جاتی رہنے والی دنیا میں گر کر ہمیشہ کی دولت کو ہمیشہ باقی رہنے والی  
 خوبیوں نعمتوں کو کھود دیکو ایسی بڑی نعمت کو ہاتھ سے ڈال کر خالی ہاتھ چلا جاوے  
 سو ف تَعْلَمُونَ شتاب ہی جانو گے کیسی غلطی میں پڑے تھے اب تو غفلت کی نیند میں  
 سوتے ہو اپنے بھلے بُرے کی بات کچھ نہیں سمجھتے کچھ نہیں بوجھتے آخر کو مرنے کی وقت  
 جانو گے جو اس دنیا کے مال کی ملک کی اسباب کی زیادتی کا چاہنا کیا بے حاصل بات  
 تھی کیا بیفائدہ کام تھا پھر قبر میں معلوم کرو گے جو دنیا کی زیادتی چاہ کر دنیا کا مال لیکر  
 دنیا کی دوستی ہمیشہ و ملین رکھ کر عیسیٰ خوار میں عذاب میں تنگی میں تاریکی میں غم میں حسرت  
 میں پریشانی میں پڑے کیسا آرام کیسی عزت کس طرح کی دولت کیسی خوشی خور میں لے گئے  
 ہاتھ سے سب جاتی رہی دنیا کی مال اولاد میں باغ باڑی کچھ کام نہ آئے سب بارید و  
 گور کے باہر ہی رو رو کر رہ گئے پیسے ٹکے ہاتھی گھوڑے سخت چھتر کوئی چیز دنیا کی گور کے  
 اندر نہ آتی دنیا کی چیز نے کچھ فائدہ نہ پہنچا یا دنیا کے آرام سب بے آرام ہو گئے سب  
 طرح کی خوشیاں ناخوشیاں پریشانیاں ہو گئیں تم کلا سو ف تَعْلَمُونَ پھر اسکے پیچھے  
 مقرر تحقیق شتابی ہی جانو گے تم قیامت کے دن میں جو وقت تھا رہے عملوں کا حساب  
 ہو ویکا سوال ہو ویکا پوچھے جاؤ گے کیا کیا کام دنیا میں کئے تھے بھلے بُرے عمل کی  
 حقیقت ظاہر ہونے لگیگی تراز و عملوں کے تولنے کی قائم ہووے گی دنیا کے بندگی  
 خوار ہی بد بختی سختی عذاب کی آنکے اوپر پڑے گی جن لوگوں نے خدا اور رسول سے کچھ  
 کام نہ رکھا تھا انکے بھی کوئی کام نہ آوے گا اور جو خدا تعالیٰ کی یاد مند گی  
 آخرت کے کام بھول گئے تھے اس دن وے بھی خدا کی رحمت سے دور پڑینگے  
 خیر خوبی خوشی خور میں سے بھلائے جاوینگے غم غصہ درد دکھ ملنے لگیگا سو قتل جانے

کیسی بلا دینا سے اپنے اوپر لگا لائے کیسی دولت نعمت کو چھوڑ دیا کچھ پروا نہ کی  
 اور بادشاہی ہمیشہ کی مفت اٹھ سکتی تھی خاک میں چلے میں کچھ زمین ڈال دی ہندم  
 معلوم کرینگے کیا لیا کیا نہ لیا کیا کیا کیا نہ کیا تب سراپنا ٹپکنے کے سراپا نے خاک  
 ڈالینگے کوئی فریاد ان کی نہ سنے گا انکے حال کو نہ پوچھیگا تم کون ہو کہاں کے ہو  
 اور روزنا پہنا ان کا فائدہ نہ کرے گا وہ مال جس مال کی محبت میں خدا کی محبت  
 چھوڑ دی تھی خدا کا حکم نہ مانا تھا زکوٰۃ اس مال کی دی تھی وہ مال آگ کا بڑا سا پ  
 نہ ہر ما ہوا ہو کر جگہ میں لپٹ کر بڑے غصے سے کاشتا رہیگا تب جانینگے اس دنیا کے  
 جینے کی قدر خدا کی بندگی کی قدر خدا تعالیٰ کی یاد کی محبت کی قدر گئے آئے نہ چاہئے  
 اب کسی یومین مسلمان کو جو خدا کی یاد محبت بندگی چھوڑ کر دین کی راہ بھولے مسلمان کا  
 علم اپنی آخرت کے بھلے کا علم اور علم نہ سیکھ کر دنیا کی مال کی زیادتی میں رہے مال متاع  
 کی بہتات میں اپنا خرچ نہ کرے لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ جو جانو تم علم یقین کا جو یہ  
 سمجھیں تمہاری کسی بری سمجھیں میں اس طرح کہہ رہے ہیں کیا برا ہو چکا مرنے کے  
 پیچھے کیسی خوار می آگے آوے گی ہرگز ایسی سمجھیں نہ سمجھو اب کام نہ کرو دنیا کے مال متاع  
 میں خرچ کرنے کو بڑائی کرنے کو بڑا جانو دین کے علم حاصل کرنے کی قدر بوجھو اللہ  
 و رسول کے حکم کے موافق عمل کرینکو بڑا جانو ایمان میں مسلمان میں اپنی بڑائی بوجھو  
 مسلمان کے کاموں کو بھلا جانو اللہ تعالیٰ کی یاد میں بندگی میں مشغول رہو لے لو  
 الحِجَمِ اللّٰہِ دیکھو کہ تم دوزخ کو مرنے وقت اور قبر میں پھر حشر کے میدان میں  
 دوزخ سے جو وقت دوزخ کو فرشتے کیلئے لاوینگے لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ پھر لے لو دیکھو  
 تم دوزخ کو یقین کی اکھنوں سے جو شک شبہ نہ رہیگا تم کو اس دیکھنے میں اسی دنیا سے  
 بڑا جانو جو وقت دوزخ کے اندر داخل کئے جاؤ گے لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ  
 الیوم پھر لے لو البتہ پوچھے جاؤ گے تم تب سوال ہو چکا تم سے اَسَدَنَ مِنْ اَن

نعمتون کا اول حساب کے وقت جو ہزاروں نعمتیں خاص سب بندوں کو ہر ایک آدمی بخشی ہیں ان کا سوال ہووے گا کہ تم نے ہماری ان نعمتون کا احسان مانا تھا شکر بجالایا تھا یا کافر ہے تھے نعمتون کا کفر ان کیا تھا یہ سب نعمتیں لے کر دنیا میں کیا کام کیا اچھے یا بُرے ان چیزوں کو کون کاموں میں لگایا یہ نعمتیں کہاں خرچ کیں حکم میں یا بے حکمی میں اس آیت میں سب بندوں کو نعمتون کے شکر کرنے کی طرف اشارت ہے جو ہزاروں نعمتیں اللہ تعالیٰ کی بندوں میں موجود ہیں اور بہت آدمی ان نعمتون کی کچھ قدر نہیں بوجھتے اور بہت نعمتیں ایسی ہیں جو بہت ثمری نعمتیں ہیں اور کوئی خاطر میں ان نعمتون کو نہیں لاتا جب ان میں سے کوئی نعمت کم ہو جاتی ہے تب جانے کیا خوب چیز بنتی کیا بڑی نعمت بنتی اور آخرت میں ہر ایک نعمت کا سوال ہووے گا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ نعمت جو سوال ہووے گی صحت سلامتی ہی بدن کی ہاتھ پاؤں کی اور امن چین ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیان اس حدیث کا یہ ہے جو کوئی صحیح کو ایسے حال میں اٹھا جو جان اسکی قید سے محنت سے مار جانے سے امان میں ہی تن بدن میں صحت ہی عافیت ہی مرض بیماری کچھ نہیں اور اسکے پاس ایک دن کی قوت بھی ہے یہ ایسی بڑی نعمت ہے جیسے کھینکے تمام دنیا کا مال خزانہ جمع کیا ہے اور حدیث میں آیا ہے جس کسی نے گہون کی روٹی کھائی اور سرد پانی پیا یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے اسکا بھی سوال ہووے گا شکر نعمت کا کیا تھا یا نہ کیا تھا اور شکر کراتین طرح سے ہے ایک شکر دل کا ہے ولین بوجھ خوش ہو جانے جو یہ نعمتیں سب اللہ تعالیٰ کی بخشش ہیں اور کسی کی نہیں اور دوسرا شکر زبان کا ہے زبان سے الحمد للہ کہے شکر کا لفظ ہر ایک نعمت کو دیکھ کر کچھ کہ زبان پر لانا رہے شکر کراتار ہے اور تیسرا شکر تمام بدن کا ہے جو نعمت بندے کو بخشی ہے چاہئے دیکھ کر سمجھ کر اس نعمت کا اس کام میں لاکو جس کام کے واسطے وہ چیز پیدا

ہوئی ہے اور حکم ہے تن بدن ہاتھ پاؤں آنکھ کان عقل شعور دل جان مال دولت  
یہ سب نعمتیں ہیں ان نعمتوں کو جو حکم میں خدا تعالیٰ کے خرچ کرے تو شکر ہے اور جو  
بے حکمی میں خرچ کرے تو ناشکری ہے ہر چیز کا آخرت میں سوال ہو ویسا جن بندوں نے  
نعمتوں کے قینوں طرح کے شکر ادا کئے ہیں نعمتوں کی قدر بوجھی ہے ان کی بھی قدر پروردگار  
کے حضور میں بہت ہووے گی اور بہت نعمتوں کی زیادتی ان میں ملے گی بڑے مرتبوں کو پچھنیکا  
بڑی عزت سے بہت میں داخل ہووینگے اور جن لوگوں نے ہمیشہ بے فرمانی کی کافر رہے  
نعمتوں کا کفر کیا ناشکری کی پوچھے جاوینگے اللہ تعالیٰ سوال کرے گا اور پوچھیکا  
فرماوے گا میں نے اپنے فضل و کرم سے کس طرح کیسی نعمتیں تنکو بخشیں تھیں ہاتھ پاؤں  
آنکھ کان عقل شعور جان دل کھانا پینا اور ہزاروں نعمتیں کام کی جو شمار میں کتنی میں  
بندوئے نہ آسکیں مفت تھارے تین دین و سے سب نعمتیں سبب وسیلہ آخرت کی  
دولت کا ہمیشہ کی دولت پانے کا تھا تم نے کیا سمجھ کر ایسی بڑی نعمتوں کو خاک میں ملایا  
خانی دنیا کے سمجھے ان نعمتوں کو ایسی بڑی خوبیوں کے اسباب کو کھو دیا باقی دولت  
ہمیشہ کی دولت آخرت کی دولت کو اپنے ہاتھوں سے کھو یا خدا تعالیٰ کے فضل  
کو اٹھاپھینک دیا بھول کر کافر رہے مشرک رہے منافق رہے اللہ تعالیٰ اور رسول حکم کرے اور  
ایمان نہ لائے کچھ اچھا کام اچھا عمل نہ کیا ہمیشہ بے فرمانی ہی میں رہے خدا سے خدا  
کے حکم سے ضد رکھا خلاف کرتے رہے اب تمکو اس جہان میں آگ کے سوا خاک پھر  
نہلیگی جو کوئی اپنی نعمت دینے والے کی ضد میں ہے ہمیشہ دشمنی خلاف کرتا رہے  
اپنے بہادر کر نیوالے روزی رزق دینے والے کے حکم کا الٹا کرے اسکی سزا ہی  
ہی اور تجھ نہیں پھر جب یہ لوگ دوزخ کی آگ میں گھلنے لگیں گے رو دینگے  
ہائے ہائے کرینگے عذاب کے فرشتے ان سے سوال کریں گے پوچھیں گے کیا خدا تعالیٰ  
نے تم کو دلی نہ دیا تھا عقل نہ دی تھی جو اللہ تعالیٰ کی اور رسول کی بات کو سمجھتے ایمان

لائے زبان ندی تھی جو نماز پڑھتے خدا یتعالیٰ کی توحید پر خدا یتعالیٰ کے معبود  
 برحق ہونے پر رسول ص کے سچ کہنے پر گواہی دیتے ہاتھ پانوں نمونے تھے تو  
 قدرت ندی تھی عمل کرنے کے واسطے صحت تندرستی نہ بخشی تھی اچھے کام کرنے کی  
 خاطر آنکھیں نہ کھلیں اچھی نیک راہ دیکھنے کے واسطے کان ندے تھے دین کی اچھی  
 باتیں سننے کے واسطے اچھا کھانا سرد پانی پینا ٹھنڈا ہا سایہ اور سب طرح کے  
 آرام نہ بخشے تھے ایسی بڑی ہر بانیوں کی یہی شکر گداری ہوتی ہے اپنے نعمت سے  
 والے کی ہر بانی کر نیوالے کی ان خوبیوں کا ہر بانیوں کا یہی بدلہ لانا ہوتا ہے جو تم نے  
 کیا تم کو سب طرح کی نعمتیں بغیر تمہاری محنت کے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بخشیں تم نے  
 اس پاک خاوند کا کچھ شکر نہ کیا احسان نہ مانا جو نعمت جب کام کے واسطے بخشی تھی اس  
 کام میں نہ لگا کر اس کا اٹنا کیا بہت کی دولت حاصل کرنے کے اسباب دوزخ کے  
 حاصل کر نہیں لگائے پھر پیہر و ن کو تمہاری راہ بتانے کی واسطے بھیجا ان کا کہنا مانا  
 ان کی بات نہ سنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے محبوب کو سب طرح کی دولتیں  
 خوبیاں سے کر تمہارے اوپر بھیجا تم نے ان کا حکم قبول نہ کیا قرآن خدا یتعالیٰ کا کلام  
 تھا قرآن کو نہ پڑھا نہ سمجھا راہ بتانے والوں کی بات نہ سنی نہ بوجھی کسی نعمت کی  
 قدر نہ جانی کچھ کام اچھا نہ کیا ایسی بے خبری بے قدری کی یہی سزا ہے کہ جلتے رہو  
 ایسی آگ میں گلتے رہو اب کوئی تمہارا خبر لینے والا نہیں تلی دینے والا نہیں خدا اب  
 میں پڑے رہو جب دوزخی بے باتین فرشتوں سے سنیے ایک عزم ہزار عزم ہو جاوے گا  
 اپنا سر پیروں سے دسے مار نیگے سر میں خاک ڈالینگے مگر ہم سب روئے دنیا کچھ کام  
 نہ آوے گا کوئی بات بھی نہ پوچھے گا اللہ تعالیٰ مومنوں سے ممانوں کو اپنے غضب سے  
 پناہ میں رکھے اپنے نعمتوں کے شکر کی توفیق بخشے اپنی بندگی میں یاد میں اخلاص میں  
 محبت میں قائم دایم رکھے آمین آمین آمین

سورة العصر کی ہے اس میں تین آیتیں چودہ کلمے اٹھ حرف ہیں تفسیر میں  
 لکھا ہے جو ایک دن حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک جگہ چلے جاتے تھے  
 راہ میں آگے سے کلمہ بن اسید کا فر جس کو ابو الاسدین بھی کہتے تھے بڑا زور آور  
 تھا آتا تھا اس کا فر نے حضرت ابو بکر کو دیکھ کر کہا حَسْبُكَ يَا اَبَا بَكْرٍ حَسْبُكَ دُنِيَ  
 اَبَا بَكْرٍ یعنی خدائے مین پڑا زبان کیا اپنا تو نے اسی ابو بکر کہ اپنے باپ دادوں کا دین  
 چھوڑ کر اور دین اختیار کیا لات عز اکا پوجا موقوف کیا حضرت امیر المومنین ابو بکر  
 صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جن کھن میں حق کو قبول کیا حق کے رسول کے تابع  
 ہوا اچھا کام اختیار کیا وہ خسارت میں نقصان میں کس طرح پڑا اسکا زبان کیونکر  
 سوا زبان میں نقصان میں وہی آدمی پڑنا ہی جو بت پوجا ہے خدا میتا کی بندگی میں  
 غیر کو شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ کے قول کے موافق یہ سورت نازل کیا  
 اس سورت میں اشارت ہے جو خسارت میں کا فر ہے اور ابو بکرؓ خسارت سے نقصان  
 دور ہوا ہے اور بیان ہے جو سب آدمی بغیر ایمان اور مسلمان کے خسارت میں زبان میں  
 ہیں سو اے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے نہ نہ نہ

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْعَصْرِ  
 ہر قسم ہے عصر کے زمانے کے پیدا کرنے والے کی قسم ہے زمانے کی کیا کیا  
 باتیں کس کس طرح کی تحقیق کیا کیا خوبیاں زمانے میں پیدا ہوتی ہیں سو گند عصر  
 کے وقت کی نماز کی یہ بہت بڑی نماز ہے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جس کسی کی عصر کی نماز  
 فوت ہوئی جاتی رہی ایسا نقصان ہوا اسکا جیسے کیا اہل و مال غارت ہوا لٹ گیا  
 مَن فَاَتَهُ صَلَوةُ الْعَصْرِ فَاَتَىٰ تَوَابًا هَلْهُ وَمَا لَهُ شَمْسٌ يَّهْتُمُّ بِهٖ زَمَانُهُ  
 تیرے زمانے کی یا محمدؐ سب زمانوں سے یہ بہتر زمانہ ہے بہت اچھا وقت ہے جواب  
 قسم کا یہ ہے اِنَّ الْاِنْسَانَ لَکَفٍ حَسِیْمٍ تحقیق سب آدمی البتہ زبان میں مہین ہیں

ہم اپنے نقصان کرتے ہیں کہ ہمیں سب کسی کی یہی حقیقت ہے جو کوئی غور کر رکھے  
 دیکھے تو معلوم کرے گا آدمی جب سے پیدا ہوتے ہیں دنیا ہی کی باتیں سیکھتے ہیں دنیا ہی کی  
 باتوں میں رہتے ہیں دنیا ہی کے کام کرتے ہیں دنیا کے لوگوں سے دنیا ہی کے مذکور سنتے  
 ہیں دنیا ہی کی باتیں دنیا ہی کے لوگوں کی باتیں آپس میں کہتے ہیں دنیا کی زیب و زینت  
 دیکھتے ہیں دنیا ہی کی خوبی و ہونڈ ہتے ہیں دنیا ہی کا اپنا بھلا چاہتے ہیں اس جہان کی  
 آخرت کی باتیں کسی سے نہیں سنتے کوئی نہیں کہتا اس سبب اس جہان کا بھلا نہیں جانتے  
 وہ ان کا بھلا اپنا نہیں چاہتے آخرت کی خیر خوبی ہمیشہ ہمیشہ کی دولت نعمت خوشی آرام  
 کے تئیں نہیں چاہتے اس دنیا کے کام خیال میں کیا کسے کام کرتے ہیں جو آخرت میں خوار  
 میں پڑیں خدا میں آگ میں گرین دوزخ میں جلتے رہیں جو ایسے آدمی ہیں کہ ایمان نہیں  
 لائے خدا تعالیٰ کو بھول گئے وہی سب طرح کی خسارت میں زیان نقصان میں ہیں  
 اَلَّذِينَ آمَنُوا سَوَاءٌ اُنْ لَّوْكَوْنَ كَآلُہٗ وَرَسُولُہٗ كَآلُہٗ وَرَسُولُہٗ كَآلُہٗ وَرَسُولُہٗ كَآلُہٗ وَرَسُولُہٗ  
 کو اپنا معبود و برحق جانا ایک جانا رسول کو خدا کا بھیجا پیغمبر جانا قرآن کو خدا تعالیٰ کا  
 کلام جانا آخرت کے دن پر ایمان لائے اور جو کچھ اللہ و رسول نے خبر دی اسکو پہنچ جانا  
 اسی بات کے اوپر ایمان لائے یقین کیا شک شبہ اللہ و رسول کی خبر میں کچھ نہ رکھا  
 جو کچھ کرنے کو فرمایا ہے کرنا اسکا قبول کیا جو کچھ نہ کرنے کو کہا تھا نہ کرنا اس کا قبول  
 کیا و تَحٰكُمُوْا اِلَیْہِ اِلٰتِہٖ اَوْ رَاجِعُوْا اِلَیْہِ اَوْ رَاجِعُوْا اِلَیْہِ اَوْ رَاجِعُوْا اِلَیْہِ اَوْ رَاجِعُوْا اِلَیْہِ  
 کلمہ پڑھانا پڑھی روزہ رکھا حج کیا زکوٰۃ دی خدا کے بندوں کا بھلا چاہو نہ کرنا  
 کہا ہے نہ کیا شرک نہ لائے نافرمانی نہ کی و قَوَّصُوْا بِالْحَقِّ اَوْ رَاجِعُوْا اِلَیْہِ اَوْ رَاجِعُوْا اِلَیْہِ  
 مسلمانوں نے ایک دوسر کو اچھے کاموں کی حق باتوں کی نصیحت کی نماز پڑھنے کو قرآن  
 کتاب پڑھنے کو دین کے علم سیکھنے کو رغبت دلائی خدا تعالیٰ کی رضا مندی حاصل  
 کرنے کی راہ بتائی خیر خیرات کرنا خدا کے بندوں کے اوپر کھلا یا عدل انصاف کرنا



بتایا و اَصَوَّاءُ الْقَصْبِ اور نصیحت کی آپس میں صبر کرنے کے اوپر ایک نے دوسرے کو  
 اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی عبادت میں صبر دلا یا خدا بتائے لے کی بے فرمائی گناہ نہ کرنے کے  
 اوپر صبر سکھایا بیماری مرض مصیبت میں صبر کرنے کا سوچنا آدمیوں کے ایسے اچھے  
 کام ہیں اب خوب طریق ہیں وہی دنیا میں آخرت میں سب طرح کے زیان سے نقصان  
 سے نجات پانے والے ہیں سب طرح کی دولت کو پہنچنے والے ہیں اس پاک بزرگ سورت  
 میں سب طرح کے آدمیوں کی بات فرمائی جن آدمیوں نے دنیا میں گر کر بری عقیقت  
 بے ایمانی کی اپنے دل میں رکھی آخرت کی باتوں کو جھوٹھ جانا کا فرشتہ منافق رہے  
 پر کام کرتے رہے مگر وہ ہونے کو خسارے میں پڑے آخرت کی ہمیشہ کی دولت ان کے  
 ہاتھ سے گئی تھی کم بخت ہونے اور جن آدمیوں نے آپ گمراہ ہو کر اور ان کو گمراہ کیا  
 بری عقیقت برے کام سکھائے بری راہ چلنے کو بتایا وہ بہت برے خسار میں  
 نقصان میں عذاب میں پڑے تھے الا شقیاء ہیں شیطان کے نایب ہیں ابو جہل ولید عاص  
 ابن وائل ابوالاسدین اور برے بڑے کافروں منافقوں کی گروہ میں ہیں اور جو آدمی اللہ  
 و رسول کے اوپر ایمان لائے ایمان کو اپنے محکم کیا اچھے کام کرنے لگے برے کام سے  
 چھوٹے مومن ہیں مسلمان ہیں ہمیشہ کی خیر خوبی کو پہنچنے والے ہیں سعید ہیں نیک بخت ہیں  
 دو تہمذ ہیں ہدایت کی راہ میں ہیں اور جو آدمی اپنے ایمان میں دین میں پورے ہو  
 مسلمان کی کا طریق پورا کر اور ان کو بھی دین کی راہ کی ہدایت کی اچھے عقیدے سے اچھے  
 سکھائے اچھے عملوں کی راہ بتائی برے عملوں سے چھٹا یا سب طرح کا خیر کرنا بتایا  
 وہ بہت بڑے آدمی ہیں پیغمبر ہیں رسول ہیں پیغمبروں کے خلیفے ہیں نایب ہیں علی  
 ہیں پروم شد میں ہادی ہیں سعید ہیں بہت بڑے دنیا آخرت کے دو تہمذ ہیں کا  
 سو فہرہ ملی ہے ایمان نو آیتیں تیس کلمہ چھپا نوے حرف ہیں اس سورت میں بیان  
 ہے کافروں کی بری خوبیوں بد خصلتوں کا اور بیان ہے عذاب کا ایسی بری خصلتوں

وے آدمی بے دین جو مسلمانوں کو ان کے منہ پر برو برو برکتے نہیں عیب کرتے نہیں پرانگی  
پیٹھ کے پیچھے بدگوئی کرتے ہیں عیب کرتے ہیں دنیا کے مال جمع کرتے ہیں بعضے کا فر  
مکے میں تھے جو مسلمانوں سے اصحابوں سے ایسے معاملے کرتے تھے ان کے حق میں  
اور جو لوگ ایسی خصلتیں رکھتے ہیں مسلمانوں کے ساتھ یہ معاملتیں کرتے ہیں  
ان لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَبَلَّغْ لِّکُلِّ هَمَزَةٍ لُّزْمَةً وَاَسَی دُورِی هَی رَحْمَتٌ سَی عَذَابٌ سَی سَخِی هَی ہر ایک  
عیب کرنے والے کو جو کوئی عیب کرتا ہے نقصان پہنچتا ہے رو برو کسی مسلمان کے  
دوزخ کی آگ ہے ہر ایک عیب کرنے والے کتنیں طعنہ مارنے والے کتنیں مسلمانوں کے عیب  
کے اوپر ہاتھ سے آنکھ سے اشارتیں کرتا ہے مسلمانوں کی سخن چینی کرتا ہے ایک جگہ  
کی بات لیجا کر دوسری جگہ کہہ دیتا ہے آپس میں شنی کروادیتا ہے جدائی ڈال دیتا ہے  
زبان سے ہاتھ سے رنجیدہ کرتا ہے پھر اُن بُری خصلتوں کے ساتھ بھی یَا اَکْثَرُ  
جَمْعِ مَالًا وہ شخص وہ آدمی ہے جو جمع کیا اُس نے دنیا کے مال کو وعدہ  
اور شمار کیا بہت گناہ اُس نے اس مال کو يَحْسِبُ اَنْ مَّا لَهٗ اَخْلَدَ گمان کرتا ہے  
اپنے دل میں یقین کرتا ہے حق تحقیق جو وہ مال جمع کیا اسکا ہمیشہ رہیگا اسکے ساتھ ہمیشہ  
دنیا کے بندوں کی حقیقت ہے یہ لوگ دنیا میں دنیا کے کام میں دنیا کے مال میں مال  
کے جمع کرنے میں دنیا کی معاملتوں میں مال کے حساب کتاب میں ایسی ڈوبے ہوئے رہتے  
ہیں جو آخرت کو بھول گئے ہیں یہی جانتے ہیں جو مرنا نہیں ہووے گا ہمیشہ یہی طرح  
دنیا میں رہیں گے مال بھی ان کا ہمیشہ ان کے پاس رہیگا اَلْبَتَّہِ یہ بات نہیں جی کچھ  
ان لوگوں نے دنیا کے بندوں نے اپنے دلیں بوجھ رکھا ہے گمان کرتے ہیں جو مال  
ہمیشہ ان کے ساتھ رہیگا ایسا نہ ہو چکا اُن کا مال اُن کے ساتھ نہ جاوے گا آخر کو

کچھ کام نہ آوے گا لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ البتہ البتہ ڈالا جاوے گا وہ آدمی جو عیب کرتا ہے عین  
 کرتا ہے مال کو جمع کرتا رہتا ہے دنیا ہی کے کاموں میں رہتا ہے گرا دیا جاوے گا  
 فِي الْحَطَمَةِ اس دوزخ میں جس کا حطمہ نام ہی ایسی سخت آگ ہے اس دوزخ کی جو  
 کچھ زمین پر سے لوہا پھر بہاڑی وقت چل جاوے وَمَا آذَاكَ مَا الْكَطَمَةُ اور کھنٹے بتایا  
 تجھ کو کیا جانتا ہے ثنائی سننے والے کیا ہے حطمہ کیا چیز ہے کیسی سخت جلائیوا لی ہے  
 وہ دوزخ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةِ اللہ کے غضب کی آگ قہر سے جلائی گئی ہے سات ہزار برس  
 تک حکم سے پروردگار کے دوزخ کے فرشتوں نے اسکو جلا یا ہے دھونکتے رہے ہیں  
 جس آگ کو خدا تعالیٰ کے غضب نے جلا یا ہے تیار کیا ہے پھر کسی قدرت ہے جو اسکو بجھا سکے  
 اَلَّذِي تَطَّلِعُ عَلَى الْفِتَنِ وہ آگ ایسی آگ ہے جو اٹھتی ہے بلند ہوتی ہے شعلہ کرتی ہے  
 پہنچتی ہے دلوں کے اوپر دلوں کو جلاتی ہے جن دلوں میں کفر ہے شرک ہے نفاق ہے بے  
 عقیدے ہیں بری خصلتیں ہیں مال کی محبت ہے دنیا کی دوستی ہے خدا کی یاد محبت خالص  
 ان کے دلوں میں نہیں خدا کے رسول کی مسلمانوں کے مسلمانوں کی دوستی نہیں آخرت کے اس  
 جہان کے اپنے بھلے کی کچھ فکر نہیں ان دلوں کو سوختہ کرتی ہے جلاتی ہے پھونکتی ہے  
 ایک طرف سے جلتے ہیں بہتے ہیں دوسری طرف سے پھونٹے ہوتے ہیں پھر بہتے ہیں یہی  
 طرح سے ہمیشہ ہمیشہ اسی حال میں رہینگے اَفَلَا عَلَيْكُمْ مَوَظِعَةٌ تَحْقِيقُ وہ آگ وہ  
 دوزخ ان کافروں کے اوپر باندھی گئی ہے بند کی گئی ہے فَخِمْ مِمَّا دَعَا إِلَيْهِ  
 بڑے بڑے ستونوں میں ستونوں میں موسلوں میں جب سلمان گہکار دوزخ سے شفاعت  
 کے سبب نکل چکینگے تب حکم ہوگا جو دوزخ کے دروازے بند کر دیں اور دروازوں کے  
 سچے لنبے لنبے ستونوں میں لگا دیں ایک ایک موسل تلادوزخ کے دروازے کا  
 آپ ہیں جو ساری دنیا کے آدمی شکر زور کریں اگر کھولنے چاہیں تو اپنی جگہ سے  
 تفاوت نہ کر سکیں سرکا نہ سکیں پھر کھڑی سے دروازے کھلنے کے نہیں دوزخی ہر

طرح سے ناامید ہو جاؤ گے ہمیشہ ہمیشہ کے کاموں میں جلتے رہی گے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے سب مومنوں کو ان کے غصے سے دوزخ سے بچا دے۔ میں رکھے اپنے نبی کے صدقے سے اپنی رحمت کے سبب بہشت میں جگہ دیوے ان کے اور کمال کا شکر نصیب کرے امین آمین یا رب العالمین۔

سورہ فیصل کی یہ آیتیں پانچ آیتیں ہیں اور تیس کلمہ ہیں اور ستانوے حروف ہیں  
تفسیر و نون قرآن مجید کی مذکور ہے بیان کیا ہے جو ایک حبشی ابرہہ اسکا نام میں  
کے ملک کا بادشاہ تھا نجاشی حبشی کے بادشاہ کی طرف سے یہ دونوں بادشاہ نصرانی  
تھے حضرت عیسیٰ کی امت میں تھے ابرہہ نے حج کے موسم میں دیکھا کہ بہت خلق بہت لوگ  
ہر طرف سے کعبہ اللہ کی زیارت کو آتے ہیں حج کرتے ہیں یہ بات اسکو بہت بُری لگی  
حد سے اسنے چاہا جو کہ میں زیارت کو کوئی نجاوے پھر اس نے ضد سے ایک گھر  
بنایا اس گھر کے دروازوں میں دیواروں میں سونا روپا بہت سا لگا یا موتی جو اسے  
اسکو جڑاؤ کیا پھر ہر طرف کے لوگوں کو زبردستی سے تاکید کی اپنے اس گھر کی زیارت  
کرنے کے واسطے بلایا اور مکہ مبارک کی طرف جانے سے منع کیا یہ بات حج کیڑوں کو  
کئے کے رہنے والوں کو بہت بری لگی ایک آدمی مکے کے رہنے والوں سے میں کے شہر  
میں گیا اس گھر کی زیارت کی پھر وہاں رہ کر اپنا اعتقاد بہت ظاہر کیا اس گھر کے رہنے  
والوں میں اپنا اختیار بہت بڑھایا پھر مکہ میں وقت پا کر اس گھر کی دیواروں کو نجاست  
سے گندگی سے آلودہ کر لیا وہاں سے بھاگ آیا یہ خبر ہر طرف پہنچی لوگوں کے دل  
اس گھر کی زیارت سے پھر گئے خلق کی رجوع جاتی رہی پھر وہ گھر کی طرح جل گیا آسمان  
آگ لگ گئی اس سبب وہ بادشاہ بہت سنا خوش ہوا بہت مبزرا ہوا جانا جو مقرر  
یہ کام مکے کے لوگوں نے کیا ہے اس واسطے ایک شکر جمع کیا بارہ ہزار ماٹھی لے کر اور  
ایک روایت میں ہے کہ ہزار ماٹھی لے کر کعبے کے گردانے ڈھانے کے واسطے چلا وہاں

پہنچے مکے کے گرد پیش اس پاس لوٹا مارا غارت کیا مکے کے رہنے والوں نے خوف  
 سے شہر کو خالی کر دیا سب کوئی پہاڑوں کے اوپر چڑھ گئے دو آدمی وٹان رہ گئے تھے  
 ایک عبداللہ بن ام مکتوم کا دادا بہت بوڑھا ضعیف ناتوان تھا وہ رہ گیا اور دوسرے  
 عبدالمطلب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا انسے اور اس بادشاہ سے شناسی  
 تھی یمن میں سوداگری کے واسطے جاتے تھے ملتے تھے ملاقات تھی اس اپنی استثنائی  
 کے سبب مکے میں رہ گئے تھے پھر جب اس کا فرض حرم کے گرد پیش کو لوٹ لیا عبدالمطلب  
 کے دو سوانٹ اس لوٹ میں پکڑے چلے گئے یہم خبر سن کر عبدالمطلب ابرہہ کی ملاقات  
 کے واسطے گئے بادشاہ سے جا کر ملے ابرہہ نے ان کو دیکھ کر بہت عزت حرمت کی  
 بہت باتیں پوچھیں عبدالمطلب نے اسکو اچھے اچھے جواب دیے وہ بہت خوش ہو کر  
 ان سے کہا اپنا جو کچھ مطلب ہو وہ کام ہو دے مجھے کہو میں وہ کام تمہارا کر دوں عبد  
 المطلب نے کہا میرے دو سوانٹ لوٹ میں آئے ہیں تمہارے لشکر میں بہین حکم کر دو  
 کہ وہ اوٹ میرے حوالے کر دیوں ابرہہ نے سن کر کہا میں تم کو بہت عقلمند جانتا تھا  
 اس بات سے جانا جو کچھ عقل پھڑکی ہے میں مکہ میں کعبے کے ڈھانے کے واسطے آیا ہوں  
 اور تمہارا شرف فخر بزرگی بڑائی اسی گھر سے ہے اور تمہارا رہنا اب گھر سے ہی گھر کے  
 سبب سے ہی اور میرے دلمین ہیں جو اس گھر کو ویران کر دیں گے اس گھر سے اٹھا کر ڈالوں  
 تمہارا ٹھکانا جا رہا کہاں رہو گے میں نے پہچان کر تم سے کہا تم نے اپنا ہی مطلب بیان  
 کیا اگر تم اس گھر کی شفاعت کرتے تو میں معاف کر دیتا اور گدڑ کرنا چلا جاتا تنہا اس  
 گھر کی کچھ بات نہ کہی اپنے اوٹ مانگے اوٹ کیا چیز تھی جو میں اس گھر کو گرائیے  
 معاف کرتا تو تمہارا گھر بھی سلامت رہتا اور  
 تمہارے اوٹ اور سب کا مال میں بخش دیتا ہوں  
 تم نے یہ بات بہت کم ہمتی کی بات کہی

عبدالطلب نے جواب دیا کہ یمن اپنے ان اونٹوں کا مالک ہوں اس گھوک مالک اور خاوند  
 یمن نہیں ہوں اس گھوک مالک خداوند تعالیٰ ہی وہی اپنے گھر کی آپ محافظت کی گئی  
 کر نیوالا ہی کر لیو گچا یمن کون ہوں جو اسکے درمیان بولوں میری شفاعت کی کچھ جنت  
 نہیں میرے اونٹ مجھے منگا دے ابرہہ نے لوگوں سے کہا جو ان کے اونٹ چور  
 کر دیوں اور رخصت کیا رخصت کے وقت کہا کل اسی مطلب کے واسطے میں سوار ہو کر  
 اونٹ لگا جو مجھے سود دیکھو گے عبدالطلب اپنے اونٹ لیکر مکے میں چلے آئے خاطر  
 جمع کر کے بیٹھے ابن ام مکتوم کے دادا سے یہ حقیقت کہی اور کہا کل وہ اس نیت سے  
 سوار ہو کر آویگا عبدالطلب اور ابن ام مکتوم کے دادا دو نو کعبۃ اللہ کے دروازے کا  
 حلقہ پکڑ کر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں مناجات کی کہا اے پروردگار  
 ہم امید نہیں رکھتے سوائے تیرے ہی امیدوار ہیں اس گھر کی حمایت کر یہم گھر تیرا  
 گھر ہے کہے کا دشمن تیرا دشمن ہے اس شکر کے ہاتھ سے چاٹو مناجات کر اپنی بی  
 جگہ میں بیٹھے دوسرے ابرہہ فوج کو تیار کر کر سوار ہو کر مکے کی طرف چلا اور ہاتھوں  
 آگے رکھا ایک بہت بڑا تھا مردانہ محمود اس ہاتھی کا نام تھا اسکو سب ہاتھوں  
 کے آگے کیا ایک آدمی کو گرد پیش کے آدمیوں سے بڑھا کر راہ تہانے کے واسطے آگے  
 لیا اس طرح چلے جب حرم کے پاس پہنچے محمود اسی وقت اپنی سوئد زمین کو لگا کر  
 سب نیچا کیا کہیے کی طرف اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا اور سجدہ کر کر بیٹھے کو بے اختیار  
 ہٹا بھاگا اور سب ہاتھی اسکے پیچھے بھاگے ہماوت اُنکو جتنا جتنا مارنے لگے کہ شہر  
 کی طرف پھرنے نہ سکتا تھا شکر ہی کی طرف جاتے تھے محمود کو جتنا جتنا اُنکس مارا کہ  
 حرم کی طرف لاتے تھے بیٹھے بیٹھے جاتا تھا اور شتابی سے اُٹھ کر بیٹھے کو پھرتا تھا ابرہہ  
 نے اس حال کو دیکھ کر بہت محنت کی بہت تردد کیا کہ کی طرح ہاتھی آگے جا چلیں  
 کچھ نہ ہوا صبح سے لے کر آخرون تک اسی قصے میں گذر آ آخر کو وہ کافر عاجز ہوا جنت

سورہ اور قریش مکے کے لوگ پہاڑوں کے اوپر چڑھے ہوئے کہتے تھے خدا اپنے  
 گھر کو کسی طرح سے بچا دے گا جب وقت بے وقت ہوا ابن ام مکتوم کے دادا نے  
 عبدالمطلب سے کہا تو نے کہا تھا کل کو فوج آوے گی اب تک کوئی نہیں آیا کیا ہوا خبر  
 لیا جاسے عبدالمطلب باہر نکل کر ایک بلندی کے اوپر چڑھے دیکھنے لگے اس دیکھنے  
 میں نظر ان کی جدے کی طرف پڑی جدا ایک شہر ہی دریا کے کنارے پھر کیا ایک  
 ان کی نظر میں آیا دیکھا جو ایک بڑی فوج پرند جانوروں کی جدے کی طرف سے دریا کے  
 کنارے آئی ہے اور مکے کے گرد طواف کر کر دشمن کی فوج کی طرف جاتی ہے دیکھ کر  
 اس بدھے سے بیان کیا ان نے کہا کام پورا ہوا خدا تعالیٰ کی مدد سے تم پیچھے جا کر  
 حقیقت دیکھو تو کیا ہوتا ہے عبدالمطلب نے وہاں نزدیک جا کر دیکھا جو ان جانوروں کے  
 کالے سیاہ پر تھے ہرگز دین تھیں ان کی اس کا فر کی فوج کے اوپر حملہ کیا ہر ایک کے  
 پائین میں پتھر تھے دو پتھر دونوں بچوں میں اور ایک پتھر متنازعہ بچے میں ان کا فون کو  
 پتھر دن سے مارنے لگے ہر ایک پتھر کے اوپر ایک ایک کا فر کا نام لکھا تھا جسکو مارتے  
 تھے میں اس کے لگ کر ہاتھی کے پیٹ میں ہو کر نکل جاتا تھا سوار کو ہاتھی سمیت مار رکھتا  
 تھا اسی طرح سے سب کو مارا کوئی نہ بچا گھوڑے ہاتھی آدمی سب مارے گئے ایک محمود  
 ہاتھی جو اس نے خدا تعالیٰ کو سجدہ کیا تھا وہی سلامت رہا اور ابرہہ تنہا اکیلا بھاگ کر  
 حبش کے ملک کو نجاشی کے پاس چلا گیا کتنے دنوں میں وہاں پہنچا بادشاہ کو خبر ہوئی  
 روبرو گیا نجاشی نے اسکو اس حال میں اکیلا دیکھ کر تعجب کیا ابرہہ نے تمام قصہ اول  
 سے آخر تک بیان کیا نجاشی بہت حیران ہوا حیرت میں رہا اس سے پوچھا کیسی صورت  
 کے تھے دے جانور ابرہہ نے اسوقت اوپر کو اپنی نظر کی ایک جانور اس کے ساتھ چلا  
 آیا تھا سر کے اوپر حاضر تھا ابرہہ کی نظر اس کے اوپر پڑی دیکھ کر کہا یہی جاتو رہی نجاشی  
 اسکو دیکھتا تھا جو اس جانور نے ابرہہ کے نام کے لنگر سے جو اس کے نیچے میں تھا مارا





میں اٹھا لیا باؤ کو حکم ہوا اس مٹی کو جو ان کے ہاتھوں میں پھونک رہا تھا وہ مٹی خشک ہو گئی پھر ہو گئی پھر ہو گئی ہر ایک پھر میں ہر ایک کافر کا نام قدرت سے لکھا گیا وہ پھر جس کا نام اس پھر میں لکھا ہوا تھا اسی کافر کے سر میں گولی کی طرح گلتا تھا لوہے کے خود کو توڑ کر نیچے سے گزر جاتا تھا ہاتھیوں کے پیٹوں کو پھوڑ دیتا تھا وہ پھر کے پھر کے لوگوں نے اٹھا رکھے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تک باقی ہے تھے ایک باسن بچھا ہوا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا اور ایک باسن بھرا ہوا بی بی امہانی حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی بہن کے گھر میں تھا حکیم ابن جزام ایک اصحاب ہیں وہ کہتے ہیں میں نے وہ پھر دیکھے تھے سرخ تھے جسے سے چھوٹے مسور سے بڑے جو کہ پھر کے پھر نہ ہوتے تو میں اتنے جمع کر لیتا جو مسجد میں تمام ہو جاتا ایسے چھوٹے پھروں سے وہ ہاتھیوں کی فوج ماری گئی فجاءهم لکصف ملاکول پھر کردیا خدا تعالیٰ نے ان ہاتھی والوں کو ان کافروں کی فوج کو پھروں کے مارنے سے جیسے گھاس چباٹی ہوئی ریزہ ریزہ جیسے کوئی جانور بین پھینس گھاس کو کھا نہیں جاپا نہیں ذرہ ذرہ کر دیتا ہاں اس طرح سے خدا تعالیٰ کے غضب کے پھر نے ان کو چاڑھا نہایت نابود کر دیا یہ قصہ اصحاب قبل کا بہت بڑی دلیل ہے کعبہ اللہ کی بزرگی کی خدا کے گھر کی بڑائی کی اور اس فوج کے مارے جانے اور حضرت محمد رسول اللہ کے تولد ہونے سے باون دن کا پچاس اور دو دن کا تفاوت تھا باون دن کے پیچھے حضرت نبیؐ کا تولد ہوئے یہ بھی حضرت رسول اللہ کے قدم کی برکت تھی جو دشمن اس مکان کے جس مکان میں حضرت نبیؐ صاحب کا تولد ہوا اس طرح سے مارے گئے اللہ تعالیٰ نے قدرت اپنی ظاہر کی عرب میں یہ قصہ مشہور ہوا سب لوگوں نے جانا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے گھر کی حمایت کی پھر اس سبب سے مکہ میں بسنے والوں کی سب خلق کے پاس بزرگی بڑائی عزت حرمت زیادہ ہوئی سورہ لایلاف ملی ہی اس میں چار آیتیں متفرکہ بہتر حرف بہن بعضہ قراءۃ دلائل

میں اور لایلاف میں فرق نہیں کرتے دو دنوں کو ایک ہی سورت کہتے ہیں لایلاف کے لام  
 میں اور ما کو ل کے لام میں فصل نہیں کرتے وصل کرتے ہیں حضرت ابی بن کعب کے  
 مصحف میں دو دنوں سورتوں کے سچ فصل نہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم لایلاف کے سرے  
 پر نہیں لکھی تھی دو دنوں کو ایک سورت کر کے لکھا تھا اور حضرت امیر المؤمنین عمر خطاب رضی  
 اللہ عنہ نے مغرب کی نماز میں ان دو دنوں سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھا تفسیروں  
 میں لکھا ہے کہ قریش مکہ کے رہنے والے سوداگری کے واسطے دو سفر کرتے تھے جاڑوں  
 کے دنوں میں یمن کے ملک میں جاتے تھے اور گرمیوں کے دنوں میں شام کے ملک میں  
 جاتے تھے راہ میں چور ٹھک بہت تھے تصدیق پہنچاتے تھے اس سبب بہت احتیاط سے  
 لاچار دو دنوں سفر کرتے تھے جو سفر نہ کرتے سوداگری نہ کرتے تو مکہ میں ٹھکھیتی کرتے  
 نہ تھی تصدیق پاتے رہ نہ سکتے جیسے اللہ تعالیٰ نے ان کو دھکی والوں کی فوج کو اس طرح  
 اسے مارا اپنے گھر کو بچا یا تب سے قریش جہان جاتے وہ ان کے لوگ ان کی بہت تعظیم  
 کرتے حرمت کرتے مکہ کی بڑائی بزرگی کے واسطے ان کی بڑی تعظیم کرتے اور ہر ایک  
 شہر کے آدمی قریش کو کہتے یہ حرم کے لوگ ہیں خدا کے گھر کے لوگ ہیں راہ میں کوئی  
 چور ٹھک ان کے پاس نہ جاتا تب کوئی ان کا ادب کرتے پھر قریش خوب کمائی کر کے لوٹ کر  
 سے بہت فتنے لیکر اپنے گھروں کو آتے خوشیاں کرنے اپنے بتوں کی نذرین قربانیاں  
 کرتے اونٹ گائے بکریاں ذبح کرتے آپس میں ضیافتیں کرتے اللہ تعالیٰ نے یہ  
 سورت بھی تو دے لوگ اپنی بیوقوفی کو جانیں اجمعی کو بوجھیں اپنی ناشکری کے  
 اوپر تعجب کریں اپنی بیخبری کے اوپر حسرت کریں اپنی نادانی کے اوپر افسوس کریں نعمت  
 خیر خوبی خدا تعالیٰ کی طرف سے جانیں اور بندگی بتوں کی نہ کریں خدا تعالیٰ کی بندگی  
 کریں خدا تعالیٰ کو بھول نہ رہیں اس خداوند کی نعمت دینے والے کی خیر خوبی مانیں  
 بڑائی دینے والے کا شکر بجالاویں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لا یلا ف قریش کی الفت دینے کے واسطے مکے کے رہنے والوں کے ملاپ کے واسطے حرمت دے دی سب لوگوں کے دلون میں بزرگی بڑائی بخشی اپنے گھر کے کعبے کے مکے کے دشمن کو دور کیا مار ڈالا بہت لوگوں میں اس گھر کی الفت بخشی اس گھر کی برکت سے بہت لوگوں کے دلون میں اس گھر کے رہنے والوں کی بھی الفت بخشی ایلانہم حاکمہ الشیاء والکصیف ملاپ ان قریش کا سفر میں ہے جاؤں کے دنوں میں اور گرمیوں کے دنوں میں شہروں کے لوگ ان سے الفت کرتے ہیں اس سبب اپنی تجارت سوداگری کر کے بہت مال متاع حاصل کر کے اپنے گھر آتے ہیں پھر ان کی یہ دولت جمعیت ان کے آپس میں اخلاص و دوستی الفت کا سبب ہوتی ہے پھر بڑا عجب ہے بڑے تعجب کرنے کی بات ہے کہ ایسی نعمتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے پاکر تہوں کو جو جن تہوں کی نندگی کریں اپنے صاحب کی نعمت دینے والے کی نندگی نہ کریں ایسے خاوند کو بھول رہیں فلیعبدوا سرب هذا البیت پھر یہ بات جو بوجہ میں تو چاہئے کہ جان سے تن سے دل سے نندگی کریں اس گھر کے خاوند کی مکے کے صاحب کی جس گھر کی بزرگی بڑائی سے ان کی بڑائی ہے الذی اطلعهم من جوج وہ صاحب وہ خاوند جس نے کھانا دیا اسباب کھانیکے دئے ان کو دونوں سفر کر نیکی سبب سے اور پیٹ بھر دیا ان کا ان کو بھوک سے بچا دیا واممهم من خوف اور امن چین میں رکھا ان کو اس گھر کے سبب سے اس گھر کی بزرگی کے سبب سے دشمنوں کے خوف سے بچا دیا مارنے لوٹنے کے ڈر سے ان کو چھوڑا دیا جس نے ان کے ساتھ یہ سب احسان کئے چاہئے کہ نگران نعمتوں کا اس کی نہ کریں ناشکر نہ ہو وین بہت پرستی چھوڑ دیوں حق تعالیٰ کی نندگی کریں ایمان لا وین مشرک نہ وین اور محمد رسول اللہ صبح کے سبب سے اس گھر کو بزرگی بخشی اسکے تا بعد از ہو وین اسکے اوپر ایمان لا وین دونوں جہان کی خوبی پا وین مومن مسلمان کو چاہئے جو اس سورت کی نصیحت

کو سمجھ کر حق تعالیٰ کی نعمتیں جو ہزاروں طرح کی نعمتیں ہر ایک آدمی کو بخشی ہیں اپنے  
 اوپر دیکھے معلوم کرے شکر بجا لائے ایمان کو محکم کرے اس پاک پروردگار کی بندگی  
 تن سے دل سے جان سے بجالا دے وہی خاوند ہے جو کھانا پینا دیتا ہے ہر طرح سے پور  
 کرتا ہے امن چین میں سب کو رکھتا ہے صحت سلامتی بخشتا ہے بڑی بے انصافی ہے  
 جو یہ نعمتیں اس خاوند کی لیون اور بندگی تا بعد اسی نفس کی شیطان کی طبیعت  
 کی دنیا کی دنیا کے لوگوں کی کرتے رہیں اور سچے معبود کو خاوند کو بھول جاویں شکر  
 ان نعمتوں کا بھی ہے جب خاص بندگی اخلاص کے ساتھ اس پاک پروردگار کی بجا  
 لاتے رہیں اور ان سب نعمتوں کے وسیلے دنیا کی دین کی ظاہر باطن کی خیر خوبی کے سبب  
 حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم ہیں انکے طفیل سے سب کچھ پیدا ہوا ہے اور ایمان دین  
 قرآن کتاب علم عمل و ورخ سے چھٹان بہت میں داخل ہوتا ہے حضرت محمد رسول اللہ  
 کے صدقے سے اب لازم ہے انکے ہر طرح تا بعد ازیں ہر میں اللہ رسول کے بھیجے اپنے سر  
 استاد کی متابعت بجالاویں ان کی دوستی رکھیں جس سے دنیا آخرت کی دولت پاویں  
 سورہ ارایت الذی علی ہے امین چھے آئین پچیس کلمہ ایک سو پچیس حرف میں آدھے  
 سورہ میں کافرون کی حقیقت کا بیان ہے جیسے ابوجہل عاص بن وائل ولید اور اور  
 کافر مشرک اور آدھی سورہ میں منافقون کا بیان ہے جیسے عبداللہ بن ابی اور اور  
 منافق تفسیر میں مذکور ہے ابوجہل ملعون قیامت کے دن کو ماتا تھا اور مسلمانوں کے  
 دین کو جھوٹھ جانتا تھا یتیموں کے مال کو لے کر آپ تصرف کرتا اور ان کو مارتا دھرتا  
 اور غریبوں کو آپ کھانا نہ دیتا اور لوگوں کو بھی غریبوں فقیروں کے کھانا کھلا دیتے  
 منع کرتا اللہ تعالیٰ نے اسکی حقیقت کے بیان میں اور ایسے لوگوں کی بد خوئی کے بیان

بسم اللہ

میں یہ سورت بھیجی

الْحَمْدُ لِلّٰهِ

اَرَآیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالْآیٰتِ دیکھتا تو نے اس بڑے کافر کو جانا تو نے اس بڑے

بدبخت آدمی کو جو دروغ جھوٹہ کہتا ہے دین کو جھوٹھا جانتا ہے روز قیامت کو اور  
 جھٹلاتا ہے مسلمان کی دین کو ایسے سچے دین کو ابو جہل بے ایمان بے عقل نہیں مانتا  
 خراکے دن کو فذلک الذی یدعی الینتم پھر ہم کافر بدبخت کی وہ بد خوئی ہے جو  
 سختی سے ستم دور کرتا ہے یتیم کو جھڑکتا ہے اس کو مارتا ہے ولا یحش علی طعنا  
 الیسکین اور غریب نہیں دلاتا اپنے یار آشنا خویش فراتوں کو نہیں کہتا کسی کو  
 فقیر و غریبوں سکینوں کے کھانا دینے کھلانے کے واسطے نہ آپ دیتا ہے نہ اور  
 کسی کو دینے کہتا ہے انا منع کرتا ہے اور ان کو دینے نہیں دیتا یہ بد خوئی ایسی  
 بری خصلت مسلمانوں کی نہیں ہوتی یہ خصلت کافروں کی ہوتی ہیں اس بات میں شاک  
 ہی نصیحت ہے مسلمانوں کو جو سمجھیں بوجھیں کہ ان کی زمین پر غریب مسلمانوں کے پرگم نہیں مانو  
 کو یہ خصلتیں نچا نہیں جس کسی میں یہ خصلت ہے بے ایمانی کی نشانی ہے ایسے ہی آدمی  
 کو آخرت کے دن کے اوپر جو جزا کا دن ہے یقین نہیں اس دن کو جھوٹھا جانتا ہے مگر جو  
 کوئی جیسا کہ گلا آخرت میں ویسا پاؤ چکا غرض ایسا کام نہ کرنا چاہئے بلکہ یتیموں کے اوپر  
 مہربانی کرنا فقیروں سکینوں کو کھانا کھلانا خبر لینا غریبوں کے حال پر رحم کرنا چاہئے  
 جو اس سبب سے آخرت میں اللہ تعالیٰ بھی اس کی غریبی فقیری کے اوپر رحم کرے حدیث  
 میں آیا ہے جو کوئی یتیم کے اوپر اتنے شفقت سے پھیرتا ہے جتنے اسکے سر میں بال ہیں  
 ہر ایک بال کے شمار میں نیک عمل اسکے عمل نامہ میں لکھے جاتے ہیں وہ اتنا ہی ثواب  
 پاؤ چکا اور حدیث میں آیا ہے ایک آدمی تھا بنی اسرائیل میں زاہد تھا عابد تھا  
 ساٹھ برس ہوئے تھے اس کو سب کی کرتے ہوئے ایک دن ایک عورت خوبصورت  
 کسی کام کے واسطے اسکے پاس آئی اکیلا وقت تھا اور کوئی اسکے پاس نہ تھا اس نے  
 کوشہوت ہوئی بے اختیار ہو کر اس سے نہ کرنے کی بات ہو گئی پھر اس کام کے پیچھے  
 زاپ کو بہت ندامت ہوئی اپنے اس کام کے اوپر بہت ناخوش ہو اعلیٰ بن ہوا پھر

ایک تالاب میں غسل کے واسطے گیا غسل کر چکا تھا جو اسکے مرنے کا وقت آن پہنچا تا آنکہ  
 کے اندر ہی جان نکلنے لگی اسی وقت ایک فقیر آیا اس کو اسکے حال کی خبر نہ تھی کچھ سوال کیا  
 خیرات مانگی اس زراہد کی چادر میں ایک روٹی تھی ماتھے سے اشارت کی کہ چادر سے لیو  
 اوھر فقیر وہ روٹی لیکر چلا گیا ادھر وہ زراہد مر گیا اس کی روح کو فرشتوں نے لے کر  
 اللہ تعالیٰ کے حضور میں پہنچا یا حکم ہوا اسکے عملوں کو نیکی بدی تو لے کر ترازو میں رکھیں  
 تو لین ساٹھ برس کی عبادت ایک طرف رکھی اور زنا حرام کا عمل ایک طرف رکھا آخر حرام  
 کا عمل بھاری پڑا نیک عمل اسکے آگے سبک ہو گئے اس وقت وہ شخص نما امید ہوا جانا کہ  
 دوزخ میں پڑ چکا حکم ہوا جو وہ ایک غسل آخر وقت کا اس کا جو فقیر کو روٹی دی تھی ان عملوں  
 کے ساتھ رکھ کر تو اتنی خیرات انکی اور سب کاموں کے ساتھ اس گناہ پر بھاری پڑی تھیں  
 کا پلا اس کا بھاری ہو گیا معصرت پائی بختا گیا بہشت کے داخل کر دیا حکم ہوا جانا چاہتے  
 کہ روٹی دینے کا ثواب سکین کے کھانا کھلائیں کا فائدہ ایسا کچھ ہوتا ہے اور جو کوئی کھانا  
 کھلائیں کی قدرت رکھتا ہے اور اس حال میں بخیلی کرتا ہے وہ بڑا بد بخت ہے اللہ میں مسلمان  
 کا کام وہ نہیں کرتا ہے یہ آیتیں کا قراؤں کوئی خصلتوں کے بیان میں نہیں آگے مناسبتوں  
 بیان ہے فوقیٰ پھر یہ بات ہے اس بات کو جانا چاہئے کہ وہیل ہے سختی ہے عذاب کی خجاری  
 ہے خرابی ہے دوزخ کی آگ ہے لِلصَّالِحِينَ الَّذِينَ هُمْ ان نماز پڑھنے والوں کو وہ  
 نماز پڑھنے والے جو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی قدر بخان کر اپنے پیدا کر نیوالے کیا اپنے والے کی  
 عبادت کی خوبی نہ بوجھ کر آخرت کے عذاب ثواب دوزخ بہشت اللہ تعالیٰ کے  
 وعدوں کے اوپر ایمان نہ رکھ کر عن صلاتہم ساھون اپنی نماز سے بھرپور بھولنے  
 والے ہیں غافل ہیں نماز پڑھنے نہیں جانتے کیا پڑھتے ہیں کچھ ادب کھڑے ہونے میں  
 رکوع مسجد میں نہیں کرتے اور سورہ میں قرآن کی اچھی طرح تھہر کر نہیں پڑھتے نماز کے  
 ارکان شتاب شتاب تمام کر دیتے ہیں اپنے دلوں نماز میں حاضر نہیں رکھتے ہیں نہیں

جانتے کسی بندگی کرتے ہیں اس کے آگے کھڑے ہوتے ہیں کسی واسطے سراپا نیا کرتے  
 ہیں کسی کو سجدہ کرتے ہیں نماز کی قدر کچھ نہیں بوجھتے نماز کی تعظیم کچھ نہیں کرتے اَلَّذِیْنَ  
 هُمْ بِاٰؤْنٍ دَسَّ لَوْکَ ہین و جھکے واسطے ویل ہی عذاب کی سختی ہی جو ریا کرتے ہین ۷  
 لوگوں کے دکھانیکے واسطے آدمیوں کے بھلا کہنے کی لالچ مین نماز پڑھتے ہین خدا کے  
 واسطے نہیں پڑھتے خدا کی رضامندی نہیں چاہتے وَیَمْنَعُوْنَ اَلْمَآعُوْنَ اور زکوٰۃ مال  
 کی نہیں دیتے اور کچھ عین جو آپس مین ایک کی دوسرے کے کام آوے دیگی بقیہ اتنا عین  
 پیالہ رکابی سوئی ڈول کدالی آگ پانی تک منع کرتے ہین نہیں دیتے یہ سب خصلتیں  
 بری خصلتیں ہین بے ایمانی نفاق کی ہین منافقوں کو چاہئے مسلمانوں کو نہیں مسلمانوں کو  
 چاہئے ان خصلتوں سے دور رہیں اللہ تعالیٰ ان باتوں سے ناخوش ہی بیزار ہی فویل  
 المصلین سے لے کر آخر تک منافقوں کا احوال ہی اس مین اشارت ہے جو منافق  
 کافر سے بدتر ہی دین مین آکر بے دین ہوتا ہی فرضوں کو ترک کرتا ہی اللہ تعالیٰ  
 سے دغا بازی کرتا ہی مسلمانوں کو دھوکے مین ڈالتا ہی مسلمان کہلاتا ہی او  
 باطن مین شرک منافق رہتا ہی اس واسطے حق تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے حق مین فویل  
 فرمایا پڑے سخت عذاب مین گرنے کی ان لوگوں کے جزا ہی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو

سے نفاق سے پناہ مین سکھے آمین آمین آمین

سورۃ کوثر کی ہی اس مین تین آیتیں بارہ کلمے بیالیس حرف ہین تفسیر و مین لکھا  
 ہی کہ ایک دن حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ اللہ کی مسجد سے نماز پڑھکر  
 اپنے دولت خانے کو جاتے تھے دروازے کے پاس ایک کافر سے ملاقات ہوئی  
 خاص نام تھا اسکا وایل کا بیٹا لعنت خدا کی اسکے اوپر ان نے کچھ بات کہی کہ  
 مسجد کے اندر آیا اور کئی کافر مسجد کے درمیان بیٹھے تھے انھوں نے اس سے  
 پوچھا کہے ساتھ باتیں کرتا تھا ان نے بے ادبی سے کہا اسی ابتر سے بات کہتا تھا

ابتر عرب کی زبان میں اس آدمی کو کہتے ہیں جس کے اولاد نہ ہووے پیچھے اسکے کوئی نہیں ہے اور حضرت رسول اللہ کے ایک فرزند ظاہر نام بی بی خدیجہ سے ہوئے تھے انھوں نے اُن دنوں میں وفات پائی تھی اس کا فرکی بے ادبی کی خبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی مبارک دل حضرت کا غمگین ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے دل خوش کرنے کو خاطر تلی کے واسطے یہہہ سورت بھیجی

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْنُوْنُ تحقیق ہم نے دیا تیرے تئیں یا محمدؐ بخشا تجھے کو بہت کچھ ہر ایک طرح کی خیر خوبی کی زیادتی دنیا میں آخرت میں اولاد کی بہتایت ظاہر کی اولاد باطن کی اولاد سب پیغمبروں کی امت سے تیری امت کی بہتایت سب خلق کے علم سے تیرے علم کی زیادتی سبک عمل سے تیرے عمل کی بہتایت سب کے ثواب سے تیرے علموں کے ثواب کی بہتایت اللہ تعالیٰ کے ذکر کے پیچھے زمین میں آسمان میں تیری یاد کی تیرے ذکر کی مذکور کی بہتایت دونوں جہان میں تیرے دوستوں کی بہتایت اور قرآن دیا تجھ کو قرآن میں ہر طرح کے فایدون کی بہتایت ہے اور حوض کوثر بھی دیا تجھ کو حدیث میں آیات کوثر ایک ندی ہی بہشت کے اندر کنارے اس کے سونیکے ہیں موتی اور یاقوت آسمان جڑے ہیں ایک روایت میں ہے کنارے اس حوض کے زمرد کے ہیں فراخی لہذا و اور چوڑا و اس کا ایسا ہی جیسے صنعا سے عدن ملک صنعا اور عدن دو شہر ہیں اُن دونوں شہروں میں تفاوت بہت ہی خاک اسکی مشک سے زیادہ تر خوشبو ہے اور پانی اسکا برف سے زیادہ تر سفید ہے سرد ہے شفاف ہے شہد سے زیادہ تر میٹھا مزیدار ہے اور اس کے ہر طرف کناروں کے اوپر سونیکے باسن پیالے آنچرے کوڑکے ہر طرح کے روپیکے سونے کے دھڑے ہو ہیں تیار ہیں ہزاروں لاکھوں اتنے ہیں جتنے آسمان میں ستارے ہیں ہر ایک — مومن مسلمان کی قدر اور حرمت تیار ہیں قیامت کے دن جب



خلق کے اوپر بے نہایت پیاس ہو گئی ہے اختیار ہو پانی پانی کر نیکیے تب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک فرشتہ اسکو اپنی پیٹھ کے اوپر رکھ کر قیامت کے میدان میں حاضر کر گیا جہاں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دینگے وہاں رکھ گیا جہاں کہیں تشریف لیا وہ نیکی وہ حوض بھی انکے ہمراہ جاو گیا جو مومن مسلمان اسکا پانی پیو گیا سیراب ہو جاو گیا پھر ٹھہری پیاسا نہ ہوو گیا ہمیشہ ہمیشہ خوشحالی میں رہ گیا **فصل لک و آخر** پھر نماز پڑھو یا محمدؐ اور اپنے پروردگار کی بندگی کر رضامندی حاصل کرنے کے واسطے اور قربانی کر خدا کے حکم سے خدا کے واسطے یا محمدؐ مجھ کو بڑی بڑی نعمتیں اللہ تعالیٰ نے بخشی ہیں تو اپنے پروردگار کی بندگی میں رہ اپنے غاوند کی طرف مشغول ہوں ان کا فرون کی باتوں کو کچھ خاطر میں نہ لائیں گے مت ہوا **اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ اَلَا بُرْءٌ حَقِيقٌ** دشمن تمھارا برا کہنے والا تمھارا وہی ہے دم کٹا ہوا ابراہی کی خیر خوبی دو جہان کی کٹ گئی ہے اسکی اولاد نسل نرسکی اور تمھاری اولاد ظاہر کی باطن کی تمھاری خیر خوبی بزرگی بڑائی عزت حرمت تھیامت تک ہمیشہ باقی رہے گی خدا تعالیٰ کی رحمت اور درود اور سلام حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ابدالا باد چلا جاو گیا اس دولت کو کبھی نقصان نہ آو گیا اس سورت میں نماز پڑھنے کو اور قربانی کو حکم فرمایا نماز بدین کی دل کی عبادت ہے اور قربانی مال کی عبادت ہے اس میں اشارت ہے جو تمھارے اوپر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے بڑا احسان ہے بہت کچھ تمکو بخشا ہے بہت بہت نعمتیں بخشیں ہیں ان نعمتوں کا شکراؤ اگر نا اسطر ہے جو ہر طرح سے بندگی تن سے دل سے مال سے بجا لاتے رہو پھر اس بندگی عبادت کے بدلے اور بہت نعمتیں تمھارے واسطے رکھیں ہیں تیار ہیں کسی دشمن کی بات کچھ خاطر میں نہ لاؤ نا خوش مت ہو تمھاری دولت ہمیشہ رہنے والی ہے دشمنوں کی خیر خوبی سب طرح کی کٹ گئی خراب ہوئی اور اس حکم میں نماز کی اور قربانی کی فضیلت بڑائی کی طرف اشارت ہے ایسی بڑی نعمتیں جو

اسد تعالیٰ نے اپنے محبوب کو بخشی ہیں ان نعمتوں کا بدلا شکر احسان کا کسی طرح صدا  
 نہیں ہو سکتا اس واسطے نماز پڑھنے کو فرمایا اس بندگی میں اپنے نعمتوں کے شکر  
 ادا کرنے کی راہ بتائی اس شکر کو قبول فرمایا مومن مسلمان کو چاہئے جو حضرت پیغمبر  
 کی متابعت میں اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی ہزاروں نعمتوں کو بوجھ کر نماز کی بہت بڑا سہارا  
 قدر بوجھ اور ادب سے اخلاص سے فرض واجب سنت نقل نماز میں پڑھتا رہے اللہ  
 تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر کا ادا ہونا اس عمل میں بوجھ اس کے ثواب کی کچھ حد نہیں بسط  
 عملوں میں اس عمل کے برابر کوئی عمل نہیں اور قربانی کا ثواب بھی جو صبح کے وقت عید  
 الصبح کی نماز کے بعد مقرر ہوئی ہے بہت بڑا ثواب ہے حدیث میں آیا ہے کہ یہ قربانی  
 ابراہیم خلیل اللہ کی سنت ہے ہر ایک مال کے بدلے میں جو قربانی میں ہی بکری کا  
 اونٹ کے ایک نیکی علانہ میں لکھی جاتی ہے اور حدیث میں آیا ہے حضرت رسول اللہ  
 نے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا اٹھو اپنی قربانی کے ذبح کر نہیں حاضر ہو  
 دیکھو پہلا قطرہ ہو کا جو قربانی سے نکلیگا اس قطرہ کے نکلنے میں گناہ اگلے پچھلے بخشے  
 جاویں گے اور کہو ان صلواتی وذنکے جیہی و معافی للہ رب العالمین پھر صحابوں نے  
 عرض کیا یا رسول اللہ یہ ثواب قربانی کا اتنا خاص تمہارا اور تمہاری اہل بیت ہی کا  
 ہے یا تمام مسلمانوں کو بھی یہی ثواب ہے فرمایا سب مسلمانوں کو جو کوئی قربانی کرے گا  
 اس کو یہی ثواب ہے اور حدیث میں آیا ہے اگر کوئی آدمی مسلمان بکری یا گائے عید  
 کے دن قربانی کرے اور ایک آدمی اس قربانی کے پوست میں چھپیں سو مارو یا بھر کر  
 صدقہ دیوے خیرات کیے انھیں اتنا ثواب ہے جتنے ثواب کو نہیں پہنچتا اور حدیث میں آیا ہے  
 حَتَّىٰ يَأْكُلُوا مِنَّا عَلَى الصَّبَاطِ مَطَايَا لَمْ يَمُوتُوا کہ اپنی قربانی یا یہ قربانی ان آخرت  
 میں بل صراط کے اوپر تمہاری سواری گھوڑے ہو جاوے گی آسانی سے تم بار آور جاوے  
 اللہ تعالیٰ کی نعمتیں محمد رسول اللہ کے طفیل مومنوں مسلمانوں کے اوپر بہت ہیں بے نہایت

ہیں کہانِ مکت کو سنا بیان کر سکتا ہے یہ بہت کچھ کوثر کی حقیقت ہے اللہ تعالیٰ نے  
حضرت رسول اللہ کے تئیں اپنے فضل و کرم سے اسکو بخشا ہے اور انکے طفیل ان کی  
ہنگام نصیب ملا ہے اور آخر تک ہمیشہ ہمیشہ ملا جاوے گا

سورہ کافرون مکتی ہے اس میں چھ آیتیں ہیں چھبیس کلمے ہیں ننانوے حرف  
میں روایت ہے ایک کافرون کی گروہ ابو جہل عاص و لید امیہ نے حضرت عباس  
کی زبانی حضرت نبی صاحب کی خدمت میں یہ پیغام کہلا بھیجا اور اپنی ہوتو فی سے  
اس طرح صلح کرنے لگے اور کہنے یا محمد ایک برس تم ہمارے خداؤں کی بندگی عبادت  
کرو ہم بھی ایک برس تک تمہارے خدا کی بندگی کریں گے اور ایک روایت میں یہ ہے  
جو یہ سب ملکر حضرت عباس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے پاس گئے اور انکو  
کہا تم جا کر اپنے بھتیجے سے بھائی کے بیٹے سے کہو ہمارے بات قبول کریں یہ بات کہیں  
جو یہ بہت ہمارے شفاعت خدا کے پاس کرواویں گے اور جو وہ ایک ہمارے معبودوں  
کی بندگی کریں تو ہم ایک ہفتہ ان کے معبود کی بندگی کریں گے اور جو وہ ایک ہفتہ  
ہمارے خداؤں کو پوجیں تو ہم ایک مہینہ ان کے خدا کو پوجیں گے اور جو وہ ایک مہینہ  
مکت یہ کام کریں گے تو ہم ایک برس تک خدا کی بندگی کرتے رہیں گے حضرت عباس نے  
ان کو یہ پیغام پہنچایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہوئے اور کچھ نہ فرمایا چیکے ہوئے  
اور اس پیغام سے ناخوش ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہ سورہ بھیجی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ کہو یا محمد اسی گروہ کافرون کی لا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ بندگی  
نہیں کی میں نے کبھی پچھلے وقتوں میں اور اب بھی بندگی نہیں کرتا ہوں اس چیز کی جس  
چیز کی تم بندگی کرتے ہو یعنی ان تہوں کی بندگی جن کی تم کرتے ہو میں نہ کبھی آگے  
کی ہے نہ اب کرتا ہوں وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا اَعْبُدُ اور نہ تم پوجنے والے ہو بندگی

کر نیوالے ہو آگے کو اس پاک پروردگار کے جسکے اب میں بندگی کرتا ہوں پوچھا ہوں  
 وَلَا اَنَا عَابِدٌ لِّمَا عِبَدُتُمْ اَنْتُمْ اور نہ میں پوجنے والا ہوں بندگی کر نیوالا ہوں کبھی آگے کو  
 جسکو پوجا تم نے جس کی بندگی کی تم نے لینے اُن بتوں کو جو تم آگے سے پوجتے آئے ہو  
 میں کبھی ان کو پوجنے والا نہیں وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبَدُ اور نہ تم بندگی کر نیوالے  
 ہو اب بھی اور آگے کبھی جسکی بندگی کرتا ہوں میں ہر حال میں اور ہر وقت میں  
 لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاِلٰہَ دِيْنِ الْاِنْسَانِ اِلٰہِ الْاِنْسَانِ اور مجھ کو سزاوار ہے بہتر ہے دین میرا  
 تم اپنے طریق کو دین کو چھوڑ دینے کے نہیں میں بھی اپنے طریق کو دین کو چھوڑ نیوالا نہیں  
 تم کو تمہارے دین کی جزا ملے گی بدلا ملیگا خوارسی عذاب آگ و زرخ اور مجھ کو میرا  
 دین کی جزا ملے گی بدلا ملیگا عزت دولت رحمت بہشت دیدار خدا تعالیٰ کا اس سورۃ  
 کا حکم جب جہاد کرنے کو لڑائی کر نیکو کافرون کے ساتھ مومنوں کے تین فرمایا منسوخ ہوا  
 اور یہ بات جو تمہارا دین تم کو تمہارا دین ہم کو موقوف ہوئی حکم ہوا اللہ تعالیٰ کا  
 جو ان کافرون مشرکوں کو کہو ایمان لاؤ میں اور نہیں تو ان کو مارو قتل کرو اور اس  
 آیت میں مومن کو یہ فائدہ ہے جو ہر طرح اپنے دین ایمان کو قائم رہے مضبوط  
 رہے کوئی کسی طرح سے کسی راہ سے بے راہ کیا چاہے ہرگز اس کا تابع نہ ہو وے  
 اس سے یہی کہے تو اپنی راہ چلا جائے اپنی راہ میں جانا ہوں مجھ کو تیرا راہ سے  
 کچھ کام نہیں اور اس سورت میں یہ بات معلوم ہوئی جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے پیغمبر ہونے سے پہلے بھی کبھی سوائے خدا تعالیٰ کے اور کبھی چیز کی بندگی نہیں کی  
 تھی جیسے اور اصحاب سلمان ہونے پہلے نادانی سے بت پوجتے تھے حضرت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول سے آخر تک اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی میں رہے خدا تعالیٰ  
 ہی کی عبادت کرتے رہے اور اس سبب اللہ تعالیٰ نے ان کافرون کے جواب میں فرمایا  
 جو اُن سے کہو میں نے نہ آگے ایسا کام کیا ہے نہ اب کرتا ہوں نہ پھر کبھی کرونگا ہمیشہ

خدا نے تعالیٰ کی حمد کی کرنی ہی میرا دین ہے میں اسی اپنے دین پر قائم ہوں تم جانو  
اور تمھارا دین اور یہہ خطاب ان کافروں کے ساتھ ہے جو ہمیشہ کافر رہے کبھی  
مسلمان نہ ہوئے اللہ تعالیٰ اہل مومنوں کے لئے ان کو اپنے رسول کے طفیل سے دین و ایمان میں  
قائم رکھے محکم رکھے آمین آمین ۵۵۵ سورۃ اذا جاء مدنی ہی اس میں تین  
آیتیں انیس کلمہ ستانوے حرف ہیں یہہ سورت ۵۵ کلمہ کے فتح کے پیچھے  
نازل ہوئی جب دین مسلمان کا خوب قائم ہوا آدمی ہر طرف سے فوج فوج اس  
دین میں آنے لگے مسلمان ہونے لگے تب اس نعمت کی شکر گزاری کو ارشاد فرمایا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَالْفَتْحِ جَسُوتِ اُمِّي يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ دِيْنِي مَدْدُ كَرْنِي خُدَا كِي اور فتح ملے کی اور لوگوں کی  
فتح و آیت الناس يدخُلون فی دین اللہ افواجا اور دیکھا تو نے آدمیوں کو  
داخل ہوتے ہیں خدا کے دین میں مسلمان بن کر وہ گروہ گروہ فوج فوج بہت بہت فتح  
بجائے بہت بہت اس مدد اور فتح کی شکر گزاری میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہو یا محمد  
پاک جاؤ اللہ کو جھوٹھہ کہنے سے جھوٹھا وعدہ کرنے سے اور پاک سمجھو خدا تعالیٰ کو  
سب عیبوں سے نقصانوں سے شکر کرو خدا کا اپنے پیدا کر نیوالے پالنے والے کا  
جو انی بڑی بڑی نعمتوں کا دینے والا ہے ظاہر باطن کی فتح کثایت بخشنے والا ہے  
تم کو اور تمھاری امت کو حمد کرو ثنا صفت کرو تعریف کرو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے  
سچ کر نیکیے اوپر اس آیت میں اشارت ہے جو مومنوں کو چاہئے اللہ تعالیٰ کی تسبیح  
کے ساتھ حمد بھی ملاوین سبحان اللہ کو الحمد للہ کے ساتھ کہیں اور اول یہہ بات  
جانین یقین کریں کہ وہ پاک پروردگار تمام خلق سے بے نیاز ہے سب طرح کی مخلوق  
حاجتوں سے پاک ہے کسی بات کا محتاج نہیں سب خلق کو جو پیدا کرنا نہ بنانا ہر  
خدا کی ہر ایک ذرہ نقصان نہوتا اور اب چاہے تو ایک دم میں سب کو نیست و نابود

کر دیوے تو اسکی یاد شاہی میں کچھ نقصان نہ آوے ہر طرح سے وہ غنی ہی۔ پاک  
 ہے پھر اس بات کے ساتھ یہ بات جانیں جو اس پاک پروردگار نے اپنی بے نیازی  
 کے ساتھ مہربانی سے فضل کی راہ کرم کے سبب سب خلق کو پیدا کیا اتنے سبک یا نئے  
 والا ہی روزی سینے والا ہی تاکہ لائیو لائیو بنی جانوں کو نیا آلا، دینا آخرت کے کام  
 بندوں کے آپ کر دینے والا ہی اپنے دین کو آپ قائم کر نیا والا ہی محکم کر نیا آلا  
 حمد اور تعریفیں اچھی اس خاوند ہی کو لاتی ہیں اور سیکولائیٹ نہیں اور جسکو وہ خاوند  
 ایسی تعریف کے لاتی کر دیکھتے ہیں اپنے محبوب محمد رسول اللہ کو لاتی کر دیا اور ان کی  
 امت کے مقبول لوگوں کو کر دیا ہے یہ بھی اسی خاوند کا فضل ہی کرم ہی واستغفر  
 اَللّٰہُ کَانَ تَوَّابًا اور معافی مانگو یا محمد خدا تعالیٰ سے اپنے امت کے گناہوں کی  
 اور بخشش چاہو تحقیق سچ وہ پاک پروردگار توبہ کا قبول کر نیا والا ہی جو کوئی  
 بخشش بختائش چاہے اسکے گناہوں کا بخشنے والا ہی اور اس آیت میں اشارت  
 ہے جو اس فتح کے ہونے میں اور فتح میں ہوئی کسی یا راہ صحابہ کسی مومن مسلمان کے  
 دل میں یہ خطرہ آجاوے جو یہ فتح کافروں کے اوپر مشرکوں کے اوپر ہمارے  
 محنت سے ہماری تدبیروں سے ہوئی ہے تو چاہئے اس پر توبہ کرے استغفار کرے اور  
 اس طرح جو کسی مومن کا دل ایمان کے نور سے معمور ہو جاوے برخطرے جا رہے  
 نفس اور شیطان کے اوپر فتح پاوے تو چاہئے کہ یہ بچائے کہ میری محنت سے ریاضت سے  
 ہوئی جو ایسا خطرہ آوے تو استغفار کرے گناہ جانے اور جانے کہ سب قدرت خدا ہی  
 کی ہے بغیر اسکی مدد مہربانی کے کچھ نہیں ہوتا خبر میں آیا ہے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 اس آیت کے آنے سے پہلے ہر روز ستر بار استغفار کرتے تھے خدا تعالیٰ سے بختائش چاہتے  
 تھے جب یہ آیت نازل ہوئی تب سے ہر دن سو مرتبہ استغفار کرنے لگے اور نبی جی علیہ  
 رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس سورت کے نازل ہونے کے چھ نہ دیکھا میں نے پیغمبر کو جو ناز پر ہوئی

اور اسکے پیچھے استغفار نہ کیا ہو ہیشہ ہر فرض نماز کے پیچھے استغفار کرتے تھے اور اس آیت میں سب مومنوں کو ارشاد ہے یوں سمجھیں بوجھیں کہ جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کا حکم ہوا تو اور کوئی امت کے آدمیوں میں دوسرا کون ہے جو آپ کو استغفار کا محتاج نہ جانے سب مومنوں کو کیسی ہی ولایت کے ذریعہ پہنچیں کیسی ہی عبادت بندگی کرتے رہیں خدمت میں حاضر رہیں چاہئے آپ کو قصیر وار ہو بوجھتے رہیں گناہگار جانتے رہیں ہمیشہ توبہ اور استغفار کرتے رہیں بخشش اور بخشاؤں مانگتے رہیں اپنا کچھ حق اللہ تعالیٰ کے اوپر بندگی کا شکر کا ذکر فکر کا ثابت نہ کریں ہمیشہ اس پاک پروردگار کا حق فضل و کرم کا احسان کا ہر طرح کی نعمتوں کا جان مال میں بوجھتے رہیں اپنے تئیں قصیر ہر طرح سے سمجھ کر گناہوں کی معافی مانگتی رہیں اس لئے میں فضل و کرم کے امیدوار رہیں اور اس سورت میں یہ اشارت ہے جو یہ مسلمان کا دین اللہ کا دین ہے اس دین کو دین اللہ فرمایا اور یقین جانا چاہئے کہ جو اب مقبول دین ہے وہ یہی دین ہے اور دین اب کوئی مقبول نہیں جو کوئی مسلمان کے دین میں رکھ سکے گا کام کرے گا اسی کو قبولیت خدا تعالیٰ کی حاصل ہووے گی سب مقصدوں کو آپ سے آپ اس دین کا صاحب پہنچا دیوے گا اور جو کوئی اور دین کا کام کرے گا کب ہی ہو جائے خواہ پانی کے اوپر چلے خواہ ہوا میں اڑے آخر کو دبوچا نیچے گرے گا خواہ ہو بیکار نام مقبول ہی رہے گا اور اس دین کا محکم ہونا قائم ہونا جو بہت بڑی نعمت تھی اپنے محبوب کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشی اور ان کے طفیل سے تمام امت کو بخشی اس نعمت کی شکر گزار ہی سب کے اوپر لازم ہے پھر اس نعمت کی شکر گزار ہی میں جو کچھ قصیر ہو جاوے اس واسطے استغفار کا حکم ہوا اس حکم میں سب کو لازم ہے جو اپنے دین ایمان کی سلامتی کا شکر کرتے رہیں اور اس شکر کرنے میں شکر کا حق ادا کرنے میں آپ کو قصیر وار بوجھتے رہیں ہمیشہ استغفار کرتے رہیں گناہوں کی بخشش مانگتے رہیں یہ سورت قرآن کی سورتوں میں

آخر کو نازل ہوئی ہے آخر کی سورت اترنے میں یہی سورت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ سورت اتر سی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور فرمایا ایک بندے کے تئیں خدا تعالیٰ نے اختیار دیا ہے دنیا میں رہنے کا اور وفات کا جسے دنیا میں رہے چاہے وفات پاوے اس بندے وہ بات اختیار کی جو آپ کو حق تعالیٰ کی طرف پسند آئے حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ اس بات کو سمجھے جو حضرت اپنی بات فرماتے ہیں یہ سمجھ کر ان کی جدائی یاد کر کے روئے پھر دوسرے کے پیچھے حضرت پیغمبر نے حجۃ الوداع آخر کا حج کیا ان دنوں میں یہ آیت نازل ہوئی ایووا کملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و مرضیت لکم الاسلام دینا اس آیت کے اتر نہیں اور وفات میں حضرت کی اتنی دن کا تفاوت تھا پھر یہ آیت اتر سی یَسْتَقْبِلُكَ قُلُوبُ اللَّهِ هَتِكَ فِي الْكَلَالَةِ اس آیت سے اور وفات سے تینتیس دن کا فرق تھا پھر اس کے پیچھے یہ آیت نازل ہوئی و اتقوا يوما ترجعون فیہ الی اللہ تقویٰ کرو یہ ہر گاہ کی کرو اس دن کی واسطے جو رجوع کرو گے اس دن میں اللہ تعالیٰ کی طرف اور قیامت کے دن کا کام جس دن میں خدا تعالیٰ کے حضور میں حاضر کئے جاؤ گے دنیا میں کر رکھو پھر یہ آخر آیت ہے قرآن مجید کی۔ اس کے پیچھے کوئی آیت نہیں اتر سی اکتیس دن کے پیچھے ایک روایت میں ساٹھ دن کے پیچھے ربیع الاول کے چھینے میں بارہویں تاریخ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی حضرت کا وصال ہوا دنوں جہان کے مقصود کو پہنچے صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم سودہ لہب ملی ہے اس میں پانچ آیتیں ہیں کلمے کا سی حرف ہیں خبر میں آیا ہے پہلے دنوں میں حضرت نے کچھ حکم احکام پیغمبری اور ایمان اسلام کے کسی کے اوپر پہنچائے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی و انذر عشیرتک الا قرین یعنی خبر و قیامت کے دن کی سختی کی اپنے خویش قرابتوں کو جو بہت ہیں راہ ہدایت کی بچاؤ اور اپنی



پیغمبر کی بات ظاہر کرو اس حکم کے آئیے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ایک دن  
 باہر نکلے پہاڑ کے اوپر جس کا صف نام ہے تشریف لائے بیٹھے اور اپنے سب خویش بھائیوں بندوں  
 کو بلا بھیجا سب آئے جمع ہوئے پوچھا تم کو کس واسطے بلایا ہے تم نے حضرت نبی صاحب نے  
 فرمایا تم میرے تین بیٹے جانتے ہو میرے سچ کہنے کے اوپر یقین رکھتے ہو بھون نے کہا  
 ہم تم کو سچا جانتے ہیں کبھی تم سے کوئی جھوٹے بات ہم کو معلوم نہیں ہوئی پھر فرمایا جو میں  
 تم کو خبر دوں کہ ایک دشمن تمہارا لوٹنے مارنے کے واسطے آتا ہے فلاں وقت آوے گا  
 لوٹے گا اس بات کو میری سچ جانو بھون نے کہا مقرر تم کو راستہ کو سچا جانے لگے پھر  
 حضرت نے فرمایا میری مثال اور تمہاری ایسی ہے جیسے ایک شخص کہیں جاتا تھا ایک فوج  
 دشمن کی آگے دیکھی اسکے قوم کے لوٹنے مارنے کے واسطے آتی ہے ان نے یہ بات معلوم  
 کر کے شتاب کر اپنی قوم کو خبر دی جو دشمن تمہارے اوپر آتا ہے شتابی سے اپنا اپنا  
 ٹھکانا پکڑو آپ کو بچاؤ سبھا لو سب طرح سے میں تم کو آخرت کے حال کی سختی کی خبر  
 دیتا ہوں تم ایمان لاؤ مسلمان کا دین اختیار کرو بتوں کے پوجنے کو چھوڑو آخر کو اللہ  
 کے حضور میں جانا ہے جو کوئی ایمان لاوے گا اچھا کام کریگا نجات پاوے گا اور جو کوئی بہت  
 کونہ سینے گا دوزخ کے عذاب میں پڑے گا پھر اس طرح کی باتیں فرما کر ہر ایک آدمی  
 سے اپنے اہل بیت میں خطاب کیا اسی فاطمہؓ محمدؐ کی بیٹی اسی صفیہؓ عبدالمطلبؐ کی بیٹی  
 محمدؐ کی بیٹی اسی عبدالمطلبؐ کی اولاد اسی بنی ہاشم اسی فلاں نے میں مالک نہیں اللہ تعالیٰ  
 کے حکم میں کسی خیر کا جو ایسے حال کے اوپر رہو گے تم کو خدا کے عذاب سے دوزخ سے  
 چھڑا نہ سکونگا اس بات کے اوپر بھروسہ رکھو جو تم میرے خویش قرابتی ہو میرے  
 نزدیک ہو پھر تم اس شرک اور کفر میں رہو اور میں تم کو عذاب سے چھڑا سکوں مجھ کو  
 یہ قدرت نہیں ایمان لاؤ مسلمان ہو مسلمان کے کام کرو حضرت نبی صاحب نے جب  
 اس طرح کی باتیں کہیں ہدایت فرمائی جن کسی کو سعادت مند ہی نصیب تھی خوش ہوا ایمان

لایا مسلمان ہوا راہ پائی اور جو لوگ بے نصیب تھے ناخوش ہوئے ابو لہب حضرت بنی صاحبہ کا چچا تھا مشرک تھا یہ باتیں سن کر بہت ناخوش ہوا اور کہا یا محمدؐ تو نے ہم کو اسی بات کے واسطے بلایا تھا جمع کیا تھا تنقب لک ہلاکی ہووے تجھے کو ایسی بے ادبی کی باتیں کہہ کر اٹھ گیا اور اور لوگ بھی چلے گئے تب یہ سورت نازل ہوئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَبَّتْ یَدَا اَبْنٰی لَہْب ہلاک ہووین ٹوٹیں جاتے رہیں دو لون ٹاٹھ ابو لہب کے دنیا آخرت اسکی جاتی رہے ہلاک ہووے ابو لہب وَتَبَّتْ اور ٹوٹ گیا ہلاک ہوا ابو لہب دنیا آخرت کی خوبی اسکی جاتی رہی بے ادبی کر نیکی سبب رسولؐ کی خدمت میں روایت ہی جب یہ سورت اللہ تعالیٰ نے بھیجی ابو لہب کو خبر ہوئی غصے ہو کر ایک پتھر ٹاٹھ میں لے کر حضرت کی طرف قصد کیا حضرت بنی صاحبہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین ابو بکرؓ کے بیٹھے تھے حضرت ابو بکرؓ نے اسکو اسحال میں دیکھ کر عرض کی یا رسول اللہؐ وہ ملعون غصے سے آتا ہی حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا پرواہ نہیں وہ مجھ کو نہ دیکھ سکیگا پھر وہ نزدیک آیا حضرت ابو بکرؓ کو دیکھ کر پوچھا تیرا یہاں کیا ہے مجھ کو خبر پہنچی ہے جو وہ میری ہجو کرتا ہے برا کہتا ہے حضرت ابو بکرؓ نے کہا حضرت رسولؐ نے تیری ہجو نہیں کی خدائے تعالیٰ تیری برائی کی حقیقت بیان کی ہے اُن نے کہا جو میں اسکو یا تا تو منہ میں پتھر مارتا یہہ بات کہہ کر پھر گیا حضرت پیغمبرؐ کو دیکھ نہ سکا پھر ہمیشہ دشمنی کرتا تا آخر کو ہلاک ہوا اور جہنم میں پراودا سکے بیٹے کا نام عتبہ تھا حضرت پیغمبرؐ صاحب کا داماد تھا بی بی رقیہؓ کی بیٹی اسکے نکاح میں تھیں جب تبت یدنا نازل ہوئی ابو لہب نے بہت دشمنی سے اپنے بیٹے سے کہا میری خوشی چاہتا ہی تو رقیہ کو طلاق دے عتبہ نے طلاق دیا اور اور بے ادبیان کہین حضرت بنی صاحبہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بد بخت کو بہت آزر دہ ہو کر ہمدعا کی فرمایا اُہی اسکے اوپر اپنے کنوٹوں سے ایک کتا موکل کر اس بد دعا کے سبب

ایک دن راہ میں مسافرت میں ایک شیر نے اسکو پکڑ کر مار ڈالا کھا گیا مگر آغشی عتہ مالک  
 و ماکسب دور نہ کیا دفع کیا اس دنیا آخرت کی خواری خرابی کو دوزخ کے جذاب کو  
 اس ابو لہب سے اسکے مال نے اور اس چیز نے جو کب کیا لینے اسکا مال اولاد اسکے اور  
 کچھ کام نہ آئے سوداگری کے مال اور اسکے بیٹوں نے اسکو کچھ فائدہ نہ دیا کسی چیز نے  
 اسکو دوزخ کے جذاب سے نہ چھڑایا سب صلی نا اذات کھٹ شتاب داخل ہووے گا  
 دوزخ کی آگ میں شعلہ مار نیوالی بھڑکنے والی جو ہمیشہ بھڑکی رہے گی کبھی بجھنے کی نہیں  
 و آخرتہ اور داخل ہووے گی ابو لہب کے ساتھ اس جلتی دوزخ کی آگ میں جو رو اسکی  
 ام حبیب حمالہ آنکھ ابٹھا نیوالی لکڑیوں کی فنی چیدھا حبل عن مسد گردن میں  
 اسکی رسی ہی خرما کے درخت کے پوست کی اس آیت میں کئی باتوں کی طرف اشارت ہے  
 ایک یہ بات ہے جو اس آیت میں ابو لہب کی اور اسکی جو رو کی خست بخیلی کم ہمتی کم بخیلی کا  
 بیان ہے مال دولت اسکے پاس بہت تھی اس فراغت کے ساتھ بخیلی کے سبب اپنے گھر کی  
 لکڑیاں جلانی جنگل سے توڑ کر خرما کے درخت کے پوست کی رسی سے پشتار باندھ کر  
 پیچھے کے اوپر دھر کر لاتی تھی ابو لہب کا مال کچھ کام نہ آیا دنیا میں وہ اور اسکی جو رو دونوں  
 اس خواری میں آئے اور آخرت میں مالکے ساتھ دوزخ میں پڑینگے جس کجعت کے اوپر خدا  
 کا غضب پڑتا ہے اسکا یہ حال ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مومنوں کو اپنے غضب سے پناہ میں رکھے  
 اور دوسری یہ بات ہے جو وہ ام حبیب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسائے میں  
 رہتی تھی اور حضرت کی خدمت میں اور حضرت کے یاروں کے ساتھ بہت ہنس مونی رکھتی  
 تھی رسی گلے میں ڈال کر باہر جنگل میں جاتی اور وہاں سے کانٹے ببول کے توڑ کر پوچھا  
 باندھ کر لاتی اور حضرت جو کبے میں نماز کے واسطے جاتے تھے وہ کانٹے راہ میں ال  
 دیتی تھی بہت اصحاب یا حضرت کے تنگے پانوں پر تھے تھے حضرت کے مبارک قدموں  
 میں اور یاروں کے پانوں میں کانٹے لگتے چھتے درد پہنچتا اللہ تعالیٰ نے اسکو برے

حال سے مارا یکدن بوجھا باندھ کر لاتی تھی راہ میں ایک بڑا پتھر تھا اس بوجھ کو پتھر  
 کے اوپر رکھ آپ اس پتھر کے اوپر آرام کر نیکے واسطے لیٹی وہ بوجھ اس کی طرف سرکا دی  
 گئے میں رسی پڑی رہی سو گئی وہ بوجھ حکم سے خدا کے نیچے زمین کے گر گیا وہ رسی  
 اس کے گئے میں بند ہو گئی گلا گھٹ کر ٹرپ ٹرپ مر گئی اس طرح دوزخ میں چلی گئی اور میری  
 بات یہ ہے اس بد بخت عورت کا یہ بڑا کام تھا سخن حبیبی کرتی تھی ایک جگہ کی بات  
 دوسری جگہ میں لے جاتی تھی ادھر کی ادھر لگاتی لوگوں کے درمیان دشمنی ڈال دیتی  
 لڑائی کرواتی مسلمانوں کی باتیں لئے پھرتی یہ بہت بُری خصلت ہے جس میں یہ  
 خصلت ہے وہ ایسا ہے جیسے کوئی آگ جلا نیکے واسطے لکڑیاں ڈھونڈھ لکڑیاں آگ میں  
 ڈالتا جاوے آگ بھڑکا تا جاوے اسی طرح سے مرد و سخن چین عورتیں ہوتا ہیں باتیں  
 ادھر ادھر کی لے جا کر دشمنی کی آگ آپس میں جلاتی ہیں اس سبب اپنی گور میں آگ  
 لگاتی ہیں اس واسطے یہ کس بد بخت عورت کو حوالہ "الحطب لکڑیاں ڈھونڈھنے والی  
 ایسی باتیں کہیں فرمایا اور جو تھی یہ بات ہے اس بد بخت کو انکاموں کے سبب ان  
 باتوں کے عذاب میں دوزخ کے درمیان آگ کی لکڑیاں بہاڑ برابر بوجھ باندھ کر  
 عذاب کے فرشتے اس کی گون پر پیٹھ پر رکھ کر دوزخ کی آگ میں دھکیل دینگے اور  
 دوزخ کی بڑی بڑی لوہے کی زنجیروں کو ستر ستر گز کی اس کے حلق میں ڈال کر بھیجے  
 گی راہ سے نکال کر اس کے گلے میں پھانس کر دوزخ میں گھسیٹ کے کھینچے اس طرح  
 ہمیشہ عذاب کرتے رہینگے اور اس کا گھار سی سے گھونٹ گھونٹ کر عذاب کریں گے  
 مومنوں مسلمانوں کو چاہئے ایسی بُری خصلتوں سے جو کسی میں ہو وہیں توبہ کریں  
 کسی مسلمان کو آزار نہ دیں غیبت سخن حبیبی چغوری نہ کریں جھوٹے تہمت کسی پر  
 نہ دیں اور جو بُری غولین بد خصلتیں ہیں چھوڑ دیں مسلمانوں کے اچھے کام اچھی  
 باتیں اچھی نیک راہ اختیار کریں جس سے عذاب میں دوزخ کے گرفتار نہ ہوں

بہشت میں پہنچیں خوبیاں پاوین آرام پاوین آمین آمین آمین  
 سورہ قل ہو اللہ کی ہی اس میں چار آیتیں پندرہ کلمے سٹائیں حرف میں تفسیر  
 میں لکھا ہے کہ بعض آدمی حضرت موسیٰ کی امت یہود حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی خدمت میں آئے سوال کیا پوچھا اے ابوالقاسم تو ہمارے آگے اپنے خدا کی  
 صفت اگر تعریف کریم بوجھیں سمجھیں تو تیرے خدا کے اوپر ایمان لاوین ہم نے تیرے  
 میں خدا کی صفت دیکھی ہے ہم جانتے ہیں تم کہو خدا کیا چیز کھاتا ہے کیا بیٹا ہے  
 کا ہیکا ہے کسی چیز کا بیٹا ہے سونے کا ہے یا روپے کا ہے اسنے کس کی میراث  
 پائی ہے پھر اس سے کسکو میراث پہنچی اس بات کے جواب میں یہہ سورت نازل ہوئی

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قل هو اللہ احد کہو یا محمد ان لوگوں کے جواب میں جو خدا بتالی کی صفت پوچھتے  
 وہ خدا ایک ہی اپنی ذات میں صفات میں اور کوئی دوسرا اسکا سا جی نہیں  
 کوئی اسکا شریک نہیں نہ ذات کسی کی خدا کی سی ذات ہے نہ صفت کسی کی خدا کی سی  
 صفت ہے اللہ الصمد اللہ تعالیٰ صمد ہے بے نیاز ہے کسی بند کا کچھ کا محتاج  
 نہیں کھانے کی پینے کی اسکو حاجت نہیں سب کوئی اور سب کچھ اسکے محتاج ہیں ہم  
 اور فہم سب کی اسکی معرفت اسکے پہچاننے میں عاجز ہیں عقل اسکی ذات اور صفات  
 کے کمالوں کو خوبیوں کو تمام پا نہیں سکتی بعد خوبیاں ہیں اسکی ذات میں بے نہایت  
 کمال ہیں اسکی صفتوں میں جتنا اسنے آپ کو بتایا ہے اتنا ہی عقولوں نے پایا ہے  
 کم کیلئے نہیں جتنا اسنے کسی کو کوئی اسکا بیٹا نہیں نہ عزیز علیہ السلام جیسے یہود زنادنی  
 سے کہتے ہیں نہ عیسیٰ جیسے نصارا کہتے ہیں وکم یؤفکون اور نہیں جانا گیا کسی سے وہ پا  
 پروردگار کیسا بیٹا نہیں کسی نے اسکو جانا نہیں وہ ہمیشہ آپ سے آپ سے نہ اسکا  
 کوئی مابا پ ہے نہ کوئی بیٹا ہے نہ جو روہی نہ فرزند ہے سب کوئی اسکے پیدا ہوئے

بنائے ہوئے بندے ہیں اور جو کوئی ماباپ جو را اور فرزند رکھتا ہے وہ خدا نہیں بنائی  
 کے لایق نہیں اور خدا تعالیٰ سب طرح کے عیبوں سے نقصانوں سے پاک ہے وَاَلَيْكَ لَمَّ  
 كَقَوْلِ أَحَدٍ اور نہیں ہے خدا کا کفو برابر کوئی وہ بے ہمتا ہے بے مانند ہے ایسا ہے یا  
 ویسا ہے یہاں ہے وہاں نہیں ایسی بات کو ایسی ذات اور صفات میں راہ نہیں جو ہر سے  
 جو رو سے جفت سے پاک ہے اس پاک خاوند کی برابر کسی طرح کچھ کو سزاوار نہیں  
 اس سورت میں تمام حقیقت توحید کی اور معرفت پروردگار کی اور ہر کسی سب طرح  
 کی صفات کا بیان ہے ایک صمد کے نام میں سب طرح کا بیان ہے بے نیاز ہے وہ  
 پروردگار ہر طرح سے جو بے نیاز ہے تو ہر طرح کے کمال اس میں چاہئیں علم حیات  
 قدرت سمیع بصیر کلام رحم کرم اور سب صفات اور سب خوبیاں اس بے نیاز کو لازم  
 ہیں جو ایک صفت کمال کی ہر دوسے تو محتاج ہووے بے نیاز نہ کہا جائے اور سب طرح  
 عیبوں سے پاک چاہئے جو ایک بھی عیب ہووے کسی طرح کا تو بے نیاز نہ کہا جائے صمد کا نام  
 فرمایا جس میں سب طرح کی بات ہے اور اس سورت میں بہت بیان درکار ہے بہت  
 کچھ باتیں بھید کی بھری ہوئی ہیں حدیث میں فرمایا ہے سورہ اخلاص کے پڑھنے میں  
 تہائی قرآن تیسرے حصے قرآن کے پڑھنے کا ثواب ہے تین بار پڑھنے میں تمام قرآن  
 کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور اس بات کا ایک بھید یہ ہے بڑے بزرگ لوگوں نے  
 دین کے فرمایا ہے قرآن کے سب طرح کے بھید ہزاروں بھید ہیں و سب بھید میں  
 قسم ہیں ایک قسم بیان ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت کا توحید کا ثناء صفت کا دوسری قسم  
 شریعت کے حکم کے احکام کا بیان ہے قصے مثالیں سب اس قسم میں داخل ہیں  
 تیسری قسم بیان ہے آخرت کا وعدہ وعید بہشت و دوزخ اور جو کچھ اس جہان کی بات  
 ہے ان تین قسموں میں ایک قسم کی بات ثناء صفت توحید تزیہ معرفت پروردگار  
 کی وہ اس سورت میں تمام ہے اس واسطے قرآن مجید کے تیسرے حصے کے برابر ہے اس کے

پڑھنے کی بڑی بڑی اور بہت تفصیلت ہے احدیث میں بہت تفصیلتیں اس سورت کی فرمائی ہیں فرمایا ہے جو کوئی قل ہوا احد ہر نماز کے پیچھے دس بار پڑھے ایک دس بار کے پڑھنے میں ایک محل بہشت میں پڑھنے والے کی واسطے تیار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس سورت کو کہتین مومنوں کے نصیب کرے آمین آمین آمین — سورہ فلق اور سورہ ناس مدنی میں سورہ فلق میں پانچ آیتیں تیس کلمے ہر حرف میں تفسیر وں میں بیان ہے کہ ایک یہود کا تھا لعید اعصم کا بیٹا اس لعید کی دو بیٹیاں تھیں بڑی ساحرہ جادوگر تھیں ان بھائیوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر جادو کیا وہ ایسا جادو تھا جو اور کسی کے اوپر ہوتا تو شتاب مر جاتا حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت پر بیماری کا اثر ہوا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے ہمیں حضرت پیغمبر صاحب اپنے عیال کے ساتھ صحبت نہ کر سکے اور چلنے میں اس طرح ہوئے تھے جیسے کسی نے پاؤں کو بند کیا ہے پھر اس طرح ہوئے جو اکثر لینے رہتے اٹھنے کی طاقت کم ہو گئی ایک دن حضرت فرماتے لگے کہ میں کچھ سوتا تھا کچھ جاگتا تھا کہ جبریلؑ اور ایک فرشتہ جو اس فرشتے کو میں نے کبھی دیکھا نہیں تھا آئے جبریلؑ میرے دہنے سرمانے کی طرف آکر بیٹھے اور وہ فرشتہ بائیں کو بیٹھا اس فرشتے نے حضرت جبریلؑ سے پوچھا کیا ہوا ہے کیا آزار ہے انکے تین جبریلؑ نے کہا جادو کیا ہے کسی نے پھر اس فرشتے نے پوچھا کن نے جادو کیا ہے جبریلؑ نے کہا لعید اعصم یہود کی بیٹیوں نے کیا ہے پھر اس فرشتے نے پوچھا کیا کیا ہے کس طرح کیا ہے کس جگہ رکھا ہے جبریلؑ نے کہا حضرت کی لنگھی کرتے ہوئے دندائے میں اسکے بال لگا تھا اس بال میں ایک صورت بناٹی ہے کمان کے چلنے میں اس سب کو جمع کر کر گیارہ گریہیں دین میں پھر ایک خرے کی لکڑی میں رکھ کر فلاںے کوٹے میں ایک پتھر کے نیچے گاڑ دیا ہے پھر اس فرشتے نے پوچھا کیا کیا چاہئے جو اثر جاتا رہے جبریلؑ نے کہا کوئی آدمی دانا جادو اس کو بے سے وہ نکال

لاوے وے گرہیں کھلین تب چٹکے ہو وین یہ بات کہ دو نوں فرشتے غایب ہو گئے  
 حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں تمام سنیں حضرت امیر المومنین علی رضی  
 اللہ عنہ کو بلا یا فرمایا اس جگہ کو لے گئے وہ سب کچھ نکال لاؤ حضرت امیر المومنین حکم کے موافق  
 جا کر وہ سب جنس نکال لائے حضرت جبریلؑ نے جس طرح کہا تھا اسی طرح پایا پھر وہ  
 گرہیں لوگوں نے بہت چانا کھولیں نہ کھلین جبریلؑ اس وقت یہ دو نوں صورتیں لائے  
 اللہ تعالیٰ نے اس جادو کے دور ہو نیکی واسطے یہ دو نوں صورتیں بھیجن دو نوں  
 سورتوں کی گیارہ آیتیں ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت پڑھتے تھے  
 ہر ایک آیت کے پڑھنے میں ایک ایک گرہ بغیر ہاتھ لگائے آپؐ کھل جاتی تھی گیا  
 آیتوں کے پڑھنے میں گیارہ گرہیں کھل گئیں اس وقت حضرت پیغمبر صاحبؐ کا تمام آزار  
 جاتا رہا اس طرح معلوم ہوا جس طرح کوئی بندہ میں زنجیر نہیں بندھا ہوا تھا چھٹ گیا  
 ان سورتوں کی برکت سے رہا میں بھاگ گئیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قل اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلٰکِ کہو یا محمدؐ پناہ پکڑتا ہوں میں خلق کے پروردگار کی جسے رت  
 اندھیا رسی سے صحیح کی سفیدی نکالی اندھیا رسیے اجالا کر دیا اور ہر ایک بند کا کھونچو  
 بندہ ہی چیزوں سے چیزیں نکالتا ہی تخم سے دانے نکالتا ہی تخم میں دانے بندہ میں  
 پھر زمین میں پڑتے ہیں بندہ پڑتے ہیں درختوں کو نکالتا ہی حکم سے ہر بند کا کھونچو  
 ہی کھینچاں پیدا کرتا ہی اگر بندہ برساتا ہی بادل سے باران کھوتا ہی حیوان کی  
 خلقت آدمیوں کی پیدائش اول کہیں بندہ تھی کھول ہی پھر ہر آدمی ایک وقت اپنے باپ کی  
 پیٹھ میں بندہ ہی وہاں سے کھول کر کسی ما کے پیٹ میں پہنچاتا ہی پھر پیٹ میں بھی بندہ  
 ہی ایک درجے سے اور درجے میں لا کر باہر دنیا میں نکالتا ہی اس قید سے چھٹا رہا  
 پھر دکا پن کی قید میں رہتا ہی کچھ کام نہیں کر سکتا وہی خاوند قوت بخشا ہی زور



بجشتا ہی جوانی کے درجے میں پہنچاتا ہی سب کام کے لائق کر دیتا ہی پھر اس حال میں  
 بھی بہت بہت قید و ن میں بند ہوتا ہی دنیا کے کئی حلقوں کی قید میں کھانے پینے  
 کی ہر چیز کی حاجت میں بند پڑتا ہی پھر ان بندوں کو بھی وہ خاوند کھول دیتا ہی سب کا  
 کام کر دیتا ہی روزی رزق کی راہ بنا دیتا ہی ہر ایک کو ہر ایک طریق سکھا دیتا ہی پھر  
 بھی قید و ن میں بند ہی جہاں کے نادانی کے کوٹے میں پڑا ہوا ہی اپنے پیدا کر نیوالے  
 روزی دینے والے کو نہیں پہچانتا ہی اسکے اوپر ایمان نہیں لاتا اسکی بندگی نہیں کرتا  
 اس راہ کے بنا نیوالے جو پیغمبر ہیں امام ہیں پیغمبروں کے خلیفے ہیں مادی ہیں سر ہیں  
 مرشد ہیں انکو نہیں پہچان سکتا اسکے اوپر ایمان نہیں لاسکتا مرنیکے پیچھے کی بات سے  
 غافل ہی آخرت کی کچھ خبر نہیں اس جہاں کا کیا برا ہی کیا اچھا کچھ نہیں سمجھتا دنیا ہی کے  
 برے بھلے کو سمجھتا ہی دنیا کے بھلے کا جو اپنی طبیعت کے موافق ہووے جس میں نفس  
 کی خوشی ناخوشی کے وہی کام کرتا رہتا ہی یہ قید ایسی بری قید ہی جو اس سے دنیا میں  
 نہ نکلے تو ہمیشہ ہمیشہ خوار ہی میں بند پڑا رہے ایسا گہرا کو ان ہی جواب اس ننگا کافی  
 میں اس کوٹے سے باہر نہ آوے تو خوار ہووے ہمیشہ ڈوبتا ہی چلا جاوے پھر وہ ایسا  
 خاوند ہی جو اس نے اس قید سے نکلنے کی کھلنے کی راہ بنا دی پیغمبروں کو بھیجا کتاب میں  
 بھیجیں قرآن بھیجا اسطر سے لاکھوں کڑوں کی بندیں کھول دیں سب قیدوں سے  
 انھیں چھڑا دیا ہمیشہ کے آرام کے گھر میں پہنچا دیا اور جو کوئی اس بات کو نہ سمجھا نہ بوجھا  
 اور مسلمان کے دین کی قدر نہ بوجھی مسلمان کے کاموں کو بہت بڑا کام نہ لکھا اس بھاری  
 قید میں اس بھلا کے گہرے کوٹے میں پڑا رہیگا خراب ہوتا چلا جاوے گیگا ہی ایک بھیدی ع  
 حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ فلک ایک کوٹے کا نام ہی دوزخ میں جب  
 اس کوٹے کا منہ کبھی کھلتا ہی تو اس کے عذاب کی سختی سے سب دوزخی فریاد کرنے لگتے  
 ہیں آگ کی گرمی بہت بڑھ جاتی ہی فرمایا اس کوٹے میں کئی قسم کے آدمیوں کی جگہ ہے

ایک بادشاہ حاکم جو ظالم ہیں ظلم کرتے ہیں حق ناحق کو نہیں پہچانتے اور وے لوگ جو  
یثیموں کے مال لیکر اسمین حیانت کرتے ہیں ان کو محروم کرتے ہیں اور وے لوگ جو حاکموں سے  
بادشاہوں سے مسلمانوں کے ضروری کاموں کے واسطے مال لیتے ہیں جیسے مسجد بنانا بل  
کوان سرے اور خیر خیرات پھر ان کا مومنین نہ لگا کر آپ تغلب تصرف کرتے ہیں کھا جاتے  
ہیں اور وے لوگ جو حاکموں سے سرداروں کو گون کی چٹلیاں کھاتے ہیں بات منگاتے ہیں  
نہ ہواستے ہیں لٹواتے ہیں ان لوگوں کا نام عریق ہے عریق فی النار یعنی ایسے لوگ  
جو کسی کا حال حاکموں کو بتا دیتے ہیں دوزخ میں جاویں گے اور وے لوگ جو امر و نہی کو  
ساتھ لواطت کرتے ہیں برا کام کرتے ہیں اور وے لوگ جو ایسا کام کرواتے ہیں ان سب  
لوگوں کی اس عذاب کے کوئے میں جگہ ہوگی عذاب کھینچتے رہیں گے ایسی ایسی طرح کے  
قیدوں اور بندوں میں آدمی گرفتار ہونے میں بندہ پر نہیں ایسے محکم قیدوں سے نادانی  
کی طبیعت کی عادت کی وہی پروڑگار نکال دینے والا ہی ان قیدوں کا کھول دینے والا  
ایسے قادر مہربان خاوند کی پناہ لیتا ہوں میں شہر ماخلق برسی سے برائی سے اس  
چیز کی جو پیدا کیا ہے اس نے پناہ مانگتا ہوں ان چیزوں کی شرارت سے جو پیدا کیا ہے دکھا  
دینے والے ضرر پہنچا نیوالے آدمی جان بھوت بلا شیطان باگھ بھیڑ یا سانپ بچھو اور  
سب بلائیں و میں شہر ماخلق اذ آؤ ب اور برسی برائی سے اندھیرا رات کی جوت  
در آتی ہے عالم میں داخل ہوتی ہے اندھیرا اس کا سب چیز کو گھیر لیتا ہے سب بلائیں  
اسی وقت نکلتی ہیں چر جن بھوت باگھ بھیڑ یا سانپ بچھو یہ سب چیزیں اندھیرا میں  
رات کے ظاہر ہوتی ہیں اپنا کام کرتی ہیں اسی طرح جہان گہن جس دلیں علم کا نور ایں  
کا نور نہیں اور وہ نور جس نور سے سوجھ پڑتی ہے نہیں ہے بلکہ جہل کا نادانی کا بے ایمانی  
کا اندھیرا اس دِل میں چھار ہا ہے ایسے ہی دلوں میں ایمان اور اسلامی کے کام سستی  
اور غفلت کے سبب درست نہیں ہوتے اور برسی خونین جھلنیں بھر گئی ہیں شیطان جو

لیطرح آن کر جو کچھ پھوڑا بہت ایمان اور مسلمان کا خزانہ ہے چرا لیتا ہے ہزار ہزار  
مکر فریب پیچیدے کر لوثتا ہے ایسی اندھیاری میں بڑی خطرہ کے سانپ بکریاؤں  
کے بچہ بچل ٹھکڑے آدمی کی حقیقت کو کاٹتے ہیں اب دنیا میں لاکھوں کڑوڑوں آدمیوں کو  
کچھ خبر نہیں ہے آخرت میں بدرد و دکھ خرابی اوپر آوے گی ظاہر ہو جاوے گی  
ایسی بلاؤں سے ان اندھیاریوں کی پناہ مانگتا ہوں وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ  
اور پناہ مانگتا ہوں اس خاوند کی جو کھولنے والا ہے بدی برائی ضرر کو ان غور توں کی  
جو سحر کرتی ہیں جادو کرتی ہیں منتر پڑھ کر پھونکتی ہیں ڈوریوں کی گڑبوں میں وَمِن  
شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ اور پناہ مانگتا ہوں میں پروردگار کی بدی برائی ضرر سے حسد  
کر نیوالے جادو کر نیوالے کی جو وقت وہ اپنے حسد کو دشمنی کو ظاہر کرے بدی پہنچایا  
چاہے اس سورت میں اول پر چیز کے شر کو عام فرمایا پھر تین شروں کے بدیوں کو خاص  
کیا ایک اندھیاری رات کی بدی بہت بڑی شر ہے اسکی اندھیاری کی کچھ حقیقت معلوم  
ہوئی بیان میں آئی کیسی طرح کا اندھیارا ہو کہ ہر طرح بڑا ہی شر ہے دوسری شرارت  
جادوگری کی یہہ شرارت بھی بہت بڑی ہے ایمان اور جادوگری آپس میں جمع نہیں ہوتے  
بغیر بے ایمانی کے جادو نہیں ہو سکتا جس بات سے ایمان جاوے اسبات کے اوپر لات مارے  
خاک ڈالے اور تیسری بدی حسد کی یہہ بھی بہت بڑی بلا ہے آدمی کے درمیان میں یہہ  
بلا سب سے بہت بڑی ہے اس سے بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں حدیث میں فرمایا ہے  
الحسد یا کل الحسنة کما تاكل النار الحطب یعنی حسد کرنا جس کسی میں ہوتا ہے  
وہ اسکو خوار کرتا ہے جو کسی مومن مسلمان میں ہو تو اسکے نیک عملوں کو اچھے کاموں کو  
اس طرح سے کھا جاتا ہے دور کرتا ہے جس طرح آگ ٹکڑیوں کو کھا لیتی ہے نیت نابود کر دیتی  
ہے جس کسی میں حسد ہوتا ہے اسکے نیک عمل جاتے رہتے ہیں حسد نشانی ہے قیامت  
میں خالی ہاتھ جانے کی حسرت میں پشیمانی میں افسوس میں پشیمانی حضرت ابن عباس رضی اللہ

کہتے ہیں جسے کفر کی ایج ہی کافروں کی جڑ ہے اول سب گناہوں میں تکبر تھا اور حسد تھا شیطان نے حضرت آدمؑ کے اوپر تکبر کی حد بھی کیا کافر ہو گیا کئی لاکھ برس کی جنگ اسکی خاک میں مل گئی جاتی رہی مردود ہو گیا پھر دنیا میں آدمیوں میں پہلا گناہ جو پیدا ہوا حسد تھا قابیل نے ہابیل کے اوپر حسد کیا دونوں بھائی تھے حضرت آدمؑ کے بیٹے قابیل نے حسد کر کے ہابیل کو مار ڈالا کافر ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اسکا ایمان گناہ کے سبب دور کر دیا مردود کر دیا حسد بڑی سخت بلا ہے مومنوں کو چاہئے کہ ان سب شہروں بدیوں سے بلاؤں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہیں ایمان اور مسلمانی کے قائم رہنے کی فکر کرے تہیں ظاہر باطن کے گناہوں سے بھاگتے رہیں تو امید ہے کہ وہ پاک خواہ و مذکور اپنی پناہ میں رکھے

سورہ قل اعوذ برب الناس

مدنی ہی بعضے کہتے ہیں مکی ہے اس میں چھ آیتیں ہیں کلمے اچھے ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قل اعوذ برب الناس کہو یا محمدؐ اور جو لوگ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہیں سب کو خطاب ہے ہر ایک مومن مسلمان کو چاہئے کہ پناہ لیتا ہوں میں آدمیوں کے پالنے والے کی مثل اللہ الناس آدمیوں کے پادشاہ کی اللہ الناس آدمیوں کے معبود کی جسکی بندگی سب کو لایق ہے وہی معبود برحق ہے من شئ الا وسواس الخناس بدی سے شرارت سے وسوسے سے خطرے سے شیطان کے چھپ جانے والا بھاگنے والا جب ذکر کیا جاوے

الذی یوسوس فی صدور الناس وہ خطرہ دیتا ہے وسوسے داتا ہے آدمیوں کے سینوں میں لوہیں میں الخناس والناس جنوں میں اور آدمیوں میں سے جو کوئی ان ونون گروہ میں شیطان میں خطرہ میں دھکتے ہیں بے پروا کرتے ہیں مومنوں کو بھگاتے ہیں بری باتوں میں بجز انوعین اللہ خدا کی یاد بندگی سے غافل کر دیتے ہیں نیکی باتوں میں لگا کر آخر کے کاموں کو بھلا دیتے ہیں اسے پاک و دگاری جو سب کا بادشاہ ہے جو برحق ہے پناہ مانگتا ہوں وہی درکار شیطانوں کی بربادی سے ہے چاروں آیتوں میں فرمایا شیطان آدمی کے دینا ن گمراہ

ہر طرح پھرتا ہے طرح سے ہلوگ کہیں نہ آئے اور فرمایا ہے شیطان آدمی کے دلوں پر جگہ پڑتا ہے جتنا ہے اتنے کو بھی  
 کے دلوں پر کھڑے ہوتا ہے ہر طرح سے خطر ڈھکی لاکر تاہی ی باتیں کہ خیال سمجھایا کرتا ہے اس سب آدمی  
 کے دل میں آتا ہے کہ زنا کرے حرام کرے شراب پئے کسی کو مار دے جو اٹھیلے اچھی راہ نہ جاوے  
 علم حاصل نہ کرے اچھی بات نہ سمجھنے بری صحبت میں جہان حرام زندگی کی باتوں کا چرچا ہو  
 وہ میں ایجاوے بیٹھا وے ایسی ایسی باتیں سننا و خوار کر دے دین دنیا کی خوبی کو بھلاوے  
 پھر جو کسی مومن مسلمان کو خدا بیتالی کے ذکر کی یاد کی دولت نعمت ملی ہے اور دل میں  
 اخلاص سے وہ مومن اپنے خاوند کو یاد کرنے لگا اسی وقت وہ بھاگ جاتا ہے وہ  
 شیطان دور ہو جاتا ہے خدا بیتالی کے سچے اخلاص یاد کے آگے شیطان کو طاقت  
 نہیں جو کھڑا ہو سکے اس پاک نام کے ساتھ اس جنت خناس ناپاک کو ٹھہرنے کی مجال  
 نہیں جب تک مومن اخلاص سے یا مین رہتا ہے شیطان دور رہتا ہے اور جب یاد سے  
 غافل ہوتا کسی وقت شیطان آپہنچتا ہے اسکے دل پر مسلط ہوتا ہے پھر سو سے خیال میں  
 ڈالنے لگتا ہے جاہل کا فریب ایمان کا دل ہمیشہ غافل رہتا ہے بے خبر رہتا ہے ایسا دل شیطان  
 ملک ہے شیطان کا شہر ہے شیطان کا گھر ہے ہر طرح شیطان چاہتا ہے امین اپنا کام  
 کرتا ہے اپنا گھرانہ پیارا پاکروٹاں ملتا ہے موتا ہے ایسے دلوں کو خراب کرتا ہے  
 جس کرتا ہے ناپاک کرتا ہے اور جہل میں ایمان ہے اور خدا بیتالی کی یاد نے خلاص  
 کے ساتھ جگہ پکڑی ہے ایسے دلوں میں شیطان کا گزر نہیں وہ دل روشن ہے اجالا ہے  
 پھر وہ دشمن دور سے نظر کرتا رہتا ہے دیکھتا رہتا ہے انتظار میں لگا رہتا ہے  
 کہ غافل ہو جاوے یا د سے کچھ نفسانی خطرہ رہا کا خطرہ آ جاوے تو میں اس دل میں جا  
 بیٹھوں شتاؤں جا بیٹھوں اور اس دل کو اپنا خاص گھر کر لوں اور اس دل کو اندھیار  
 کروں خرابی میں لے کر ڈالوں شیطان مردود اسی کام میں دشمنی میں رہتا ہے پھر کسی  
 طرح برے آدمیوں کی بری صحبت کی حقیقت ہے جب کوئی مسلمان مومن ایسی صحبت

میں جاتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ کا کچھ بندہ کچھ نہیں ذکر نہیں اور کچھ آخرت کے بھلے کی باتیں ہیں  
 حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں ہے کہ بائیں حیرکی باتیں اور دنیا کی وسوسے باتیں  
 جو دین کے کام آویں۔ ضرورت کے کام کی باتیں ہو ورنہ نہیں بے فائدہ باتیں ہوتی ہیں  
 گلاب شہابی ٹھٹھا غیبت بدگوئی بخش لا یعنی جھوٹے مکر صریح ادھر ادھر کے نالائقی قطع  
 ہوا کرتے ہیں ایسی صحبتیں بھی بہت بری صحبتیں ہیں ایسی صحبتوں میں جانے شیطان بہت  
 خوش ہوتا ہے آپ خاطر جمع ہو کر بیٹھتا ہے جو کام اسکو کرنا چاہئے سو وہ لوگ اس طرح کے  
 آدمی آپس میں کام کر لیتے ہیں غفلت کے دروازہ کھل جاتے ہیں دونوں کے اوپر ایمان  
 اور مسلمانوں کے فخر چھپ جاتے ہیں جہالت کا نادانی کا اندھیا را پڑ جاتا ہے اعتقاد  
 مسلمانوں کے بگڑ جاتا ہے اپنی صحبتیں دور ہوتی ہیں بری خصلتیں دلیمن بیٹھتی جاتی  
 ہیں دل مرجاتا ہے اندھا ہوتا ہے خیر کی راہ گم ہوتی ہے مگر ایسی آتی جاتی ہے جو بیٹھنے والے  
 ایسی صحبتوں کے اس طرح کی صحبتوں سے توبہ اور استغفار کر کر اٹھیں تو کچھ شک نہیں کہ  
 خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی مینت کی برکت کے سبب مگر ایسی سے بچ رہیں نہیں  
 تو بڑی مشکل ہے ایسے لوگوں کی صحبت سے ان کی آشنائی سے اللہ تعالیٰ اپنی پناہ  
 میں رکھے ایسے بُرے آدمیوں کی صحبت سے ان کی آشنائی سے ان کی باتیں سننے  
 سے خدا تعالیٰ نے منع فرمایا ہے پناہ مانگنے کو حکم کیا ہے جب کوئی بُری صحبت میں  
 بیٹھتا ہے آپس میں ادھر ادھر کی بے فائدہ باتیں کہہ کر ایک دوسرے کے دل میں  
 وسوسا ڈالتا ہے اور اکثر خافلوں کی صحبتیں ایسی ہی ہوتی ہیں اس واسطے حضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا ہے **تَحْذَرُوا النَّاسَ كَهَذَا لَوْ أَنَّكُمْ لَعَلَّكُمْ يَكُونُ مِنْكُمْ** یعنی آدمیوں سے ایسا بھا  
 دو رہو جاسیے تو باگھ سے بھاگتا ہے دور ہو جاتا ہے باگھ جان کا تن کا دشمن ہے  
 یہ لوگ خافل ایمان کے دشمن ہیں ہمیشہ یہ دونوں آدمی کو مارا چاہتے ہیں اس واسطے  
 آدمیوں کی صحبتوں میں بیٹھنے سے منع کیا ہے اچھی صحبتوں میں بیٹھنے کا حکم کیا ہے حضرت نبی

صاحب کی حدیث میں آیا ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الحواریون  
 من عیسی روح اللہ من ائی الناس فجاء قال من یدکر اللہ دویتہ وینید فی  
 علمکہ منقطعہ دیر غبکم فی الاخرۃ عملہ یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا ہے جو حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یاروں اصحابوں نے اُسے  
 پوچھا ہم کن لوگوں کی کیسے لوگوں کی صحبت میں بیٹھیں انھوں نے فرمایا جسکی  
 صورت دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی یاد بختر سے دل میں آجاوے اُسکے کلام سے  
 اور اسکی باتیں سننے سے دین کا علم بختر ازیاوے ہو جاوے اور اسکا عمل طور طریق  
 دیکھنے سے دنیا کی رعبت کم اور آخرت کی زیادہ ہو جاوے یہ علامتیں ہیں اچھوں  
 کی ایسے ہی لوگوں کے پاس بیٹھو ایسوں ہی سے صحبت رکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا  
 وكونوا مع الصادقين یعنی سچوں کے ساتھ رہو سچے لوگوں کی صحبتوں میں بیٹھو جہاں  
 ایمان زیادہ ہو اچھی راہ کی سوچھو پڑے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو بخدا اینتالی کی  
 بندگی کا شوق بڑھنے لگے اس پروردگار کی یاد محبت اخلاص دل میں بیٹھ جاوے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت بڑھ جاوے دین کے علم کی راہ کھل جاوے اچھے عمل کرنے  
 آسان ہو جاوے برے کام کرنے برے لگین جس مومن مسلمان کو ایسی اچھی صحبت نصیب  
 ہووے چاہئے قدر بوجھے شکر احسان و ذکر کا بجا لاوے جسے ایسی نعمت کی توفیق بخشی  
 یہی علامت ہے اللہ تعالیٰ کی پناہ دینے کی چاہئے اپنے دل میں معلوم کرے کہ اس طرح  
 اس پاک پروردگار نے اپنی پناہ میں لے لیا سب برائیوں سے ہو چھٹا دیا ہدایت  
 کی نجات بخشی آرام کے گھر میں پہنچا دیا اللہ تعالیٰ اس عاجز بندے گنہگار کو اور اسکے  
 یاروں کو دوستوں کو اور سب مومن مسلمانوں کو اچھی توفیق بخشے دین دنیا کی برائی  
 سے جنوں شیطانوں کے آدمیوں کی شرارت سے بری راہ برے کام سے اپنی پناہ  
 میں رکھے اچھی راہ میں چلاوے اچھے کام کرواوے اپنی بندگی میں یاد میں محبت میں

اخلاص میں اپنے رسول محبوب کی پیروی میں قائم رکھے اور اپنے رسول محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے دنیا آخرت کی بلاؤں سے بچا کر دوزخ سے نجات دیکر بہشت میں پہنچا دے اور اپنی رضا مندی کی نعمت بخش کر اپنے خاص بندوں کے ساتھ اپنی دیدار کی دولت نصیب کرے پھر ہمیشہ ہمیشہ اس دولت میں اس نعمت میں قائم دایم رکھے  
 آمین آمین آمین

**خاتمہ کتاب حمد اور شکر کا سجدہ لائق ہے سزاوار ہے پاک پروردگار**  
 کے تین جن خاوند نے اپنے فضل و کرم سے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے طفیل سے ہم سب کی تفسیر ہندی زبان میں تمام کروادی اور اس عاصی گنگا مراد اللہ انصار کی سبب سے تفسیر ہندی خطی کو یہ خدمت فرما کر توفیق بخش کر اسکے دل میں اپنے پاک کلام کا بیان بخشا زبان کو ماتھون کو قوت بخشی قلم کو کاغذ کے اوپر جاری کروایا یہ خبر کا کام پورا کر دیا پھر اس تفسیر کا نام خدا کی نعمت مقرر کروایا یہ تفسیر محرم کے چھینے کی چوبیس تاریخ جمعے کے دن گیارہ سو چوبیس برس ہجری تمام ہو کر پچاسی شروع ہوا تھا جو تمام ہوئی اللہ تعالیٰ فضل و کرم سے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے یہ بندہ عاجز گنگا امیدوار ہے جو تفسیر کے لکھنے میں اور پڑھنے میں اور پڑھانے میں یہ بندہ اور جو کوئی ہو پڑھے پڑھاؤ ہمیشہ ہمیشہ دنیا میں قبر میں آخرت میں اسکی برکتوں سے محروم نہ ہو لکھنے کا پڑھنے پڑھانے کا سمجھنا سیکھنے کا سکھانے کا عمل کرنے کا اور کو عمل بتانا نیک ثواب پاتا رہے بہترین خوبان لیتا رہے اور رحمت خدا کی اور عنایت اور فضل خدا کا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ پہنچاتا رہے احمد للہ تعالیٰ  
 اول و آخر



# خاتم الطبع

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعين  
بعد اسکے مسلمان بھائیوں کی رائے انور پوشیدہ نہ رہے کہ یہ کمترین  
مستوفی اجر عظیم قاضی ابراہیم ولد قاضی نور محمد صاحب پلندری  
اور نور الدین بن جیو خان صاحب نے اس کتاب ہدایت  
انتساب کو تصحیح جناب فضایل مآب مولوی جلیل رضا شہرپوری  
میرزہ علی صاحب حافظ کی شہرہ پوری کے مطبع

حیدری میں تاریخ ۱۶ ذیقعدہ

۱۲۸۵ ہجری کو جلیہ طبع

سے آراستہ کیا

طبع کی تاریخ جناب شیخ عبدالقادر صاحب المتخلص وفاتے فرمائی موزیل میں تحریر ہوئی

## تاریخ طبع کتاب تفسیر مراویہ وفا

طبع خاص عام رامطبع شہ

نسخہ ہر حق مطبع شہ

۱۲۸۵ ہجری

چاپ شد چون این کتاب مستظا

زود رقم کلکے فاتا تاریخ سال

اللہم غفر لکاتبہ و مطبعہ و صحیحہ و محمد و آلہ و صحابہ